

الذخیر

جایز الفاظ مفرو و مرکب اصطلاحی و استعمال فارسی زبان و مقولهای عجم مترجم با سنا
مقتدین و متاخرین مسلمة الاستناد و برای هر یک لفظ ترجمه یا محاوره

زبان اردو مع اسناد کلام زبانان هند

جلد ششم
مولفہ خان دریس العلماء احمد الغریز ناظمی (زواج خجابت و) وظیفہ یاب حسنة
سرکار آصفیہ

جميع حقوق این تالیف وقف عام است پانصد

نسخهای این کتاب که طبع میشود از اہم و نفوذ و اہم کتب برگزینہ

دارد کہ پابندی قواعد مندرجہ اعلان کہ بر آخر کتاب چاپ شدہ است ازین قضاقت بشود

۳۳۰ ہجری مطابق ۱۳۲۱ فیصلی

غریز المطلب مع حیدر آباد دکن

اصف النفاث

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز | (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقا سے ولی نعمت حضور پر نور سیدگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لے لیا ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جو بلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) مین ہرکسنسی لارڈ ٹیو بالقا بہم گور زخبرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھ کو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈیوٹیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب ریڈینٹ حیدر آباد پریس مراسلہ نشان (۲۲۵۸) ۲۴ جون ۱۹۵۹ء مجھ کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہرکسنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین ادنیٰ یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت | (۳) مین ہرکسنسی ویراے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے

باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح

وہ شائع ہوتی جائے پان پانسوروپہ کا آنریریم (صلۃ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) میں اپنے آقائی ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت و کن

مضو پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکر یہ بجان دول ادا

رہا ہوں کہ سرکارِ مدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے

مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس طرح وہ شائع ہوتی جائے

پان پانسوروپہ کا انعام صلۃ تالیف عطا کیا جائے (دیکھو مراسلہ معتمد فینانس

نشان (۳۰۹۱) مورخہ ۱۶۔ آبان ۱۳۱۶ء کثیف موسومہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور

(۵) حیدرآباد کے امراء عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر

معین المہام صنیۃ تعلیمات و عدالت و طبابت و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی

شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سورت

کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی

صرفہ بقدر اللہ سکتہ محبوبہ ہے اور معادنین بالتقاہم کی امداد کا مجموعہ ہو

لیکن تقریباً ہر ایک سکتہ محبوبہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے

میں نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھا کر جملہ نسخہ

مطبوعہ کو مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے

معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ (۲۸) جلد کی کتاب ہے اور کمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے میں ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر محکمہ صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وہو علی کل شئی عذیر۔ اعلان وقف آخر کتاب پر طبع ہوا ہے۔

پبلک کافرائی

احمد عبدالعزیز ناطی
(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز خٹک بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اکبر کہ نوبت بہ آغاز جلد ششم این کتاب رسید۔ ماقطع نظر از ضعف و ناتوانی
 خود کہ هنوز بطور خلیفہ المرضیہ جان ماست از شدت مرض طاعون کہ در دار السلطنت
 فرخندہ بنیاد حیدر آباد شائع شد بخلی سراسیمہ و پریشان بودیم و آنرا فائز برمی
 انتظام می ترسیدیم۔ تعداد موات روزانہ این شہر تا بہ سہ صد نفری رسیدہ بود۔ بیاری
 از ساکنین این شہر خانہای خود را الوداع گفتند و بہ دشت و بیابان پناہ بردند و بسیار
 از میان ورمضانات شہر نقل مقام کردند۔ ہمدراہ این اثنا آقامی ولی نعمت ما میر محبوب علیا
 والی ریاست حیدر آباد داعی اجل را لبیک اجابت گفت و تہلکہ عظیم در کار و بار
 سلطنت افتاد۔ سجد اللہ کہ ولیعهد س میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ عثمان
 حکومت را بہ دست گرفت و اطمینانی نصیب رعایا شد۔ اندرین قیامت صغری چیزیکہ

ما را اعانت استقلال طبیعت کرد کار همین یک کتاب بود - نمی خواستیم که این را در معرض التواء ابرجم - حالا بافضال خداوندی مرض طاعون دفع و بمن فرمانروای بخت اطمینانی نصیب خاص و عام شده است - خیال می کنیم که تا ختم تابستان این کار سرانجام پذیرد و در او اکل باران ششمنی جلوه اشاعت در برگیرد - انشاء الله المستعان و بحوله و قوته قطعه تاریخی و فات آقایی ولی نعمت ما غفران مکان نورالتدمر قدس و جلوس میمنت مانوس و یعهدش ادام الله اقباله طبعرا و مولف این کتاب است که بیادگار تفریت و تهنیت همدرا اینجا بدیه ناظرین می کنیم

دخول

دخول النجان رفیعنا محبوبنا المکمل الذی فی کل اوصاف صفی

بدايه

بدايه قلنا ولا استه القوی

پیش از این فرمان گشت اهل ملکته تابع

جوان گردید دولت از عروج صف سابع

۱۳۲۹

چو بر تخت دکن عثمان علیخان جلوه آراشد

ولا سال جلوسش پر خنج سادوم گفته

خاک رنوزیغک و لا

افزار (۳) یعنی خیمه که دبان دره باشد و این معنی مجازی است که تشکاف و دهن از خیمه
 افزون شود بنا بر علیه فارسیان خیمه را بجا از افزار گفتند و حالا استعمال این متروک و آنچه صاحب
 برهان و خان آرزو و افزار یعنی افزاینده نوشته - حیرت افزا است که افاد یعنی فاعلی از امر
 حاضر نمی شود تا آنکه با اسمی مرکبیش نه کنند چنانکه حیرت افزا و غیر ذلک - پس مجرد افزار را بمعنی
 افزاینده گفتن خطاست (۱) و (۲) زیاد - بقول آصفیه - افزون - بهشت (۲) زیاده که
 امر حاضر - (۳) جاهی - بقول آصفیه - اسم نوشت - تازه - نهایت که بی غناه کثرت خمار
 و بیداری سے منہ کھول کر سانس لینا - شکل دربی و اسے جاهی اور اہل یو رب جاهی بولتے ہیں -
 افزار [بقول برهان و جامع بر وزن رفتار (۱) بمعنی کفش و پای افزار باشد و (۲) بادبان کشتی
 و (۳) آلات پیشہ و ران عموماً و قمتین جولاہگان خصوصاً و (۴) ادویہ گرم کہ در طعام کنند همچون فلفل
 و زیرہ و مانند آن صاحبان سروری و ناصری و جہانگیری ہر جہا بمعنی بالا را ذکر کردہ اند و بمعنی
 مخصوص را کہ بذیل معنی سوم است ترک فرمودہ (امیر خسرو ؒ) ہو کلاہ سری سید ہدیتہ با جہا
 کہ از کلاہ سلاطین سپایش افزار است (۵) حکیم عاقانی ؒ افزار ز پس کنند و رنگ و خطا
 ز پس آورند بر خوان (۶) صاحب رشیدی گوید کہ افزار و فزار آلت چیزی کہ آواز را نیز گویند ازین
 بہت کفش و پا پوش و بادبان کشتی و آنچه در دیگ ہند برای خوشبو چون زیرہ و فلفل - آواز
 افزار گویند و تنہا استعمال این نیامدہ بلکہ مرکب همچون پا افزار - بو افزار - صاحب ناصری ہر
 کردہ کہ آواز را مبدل این است - خان آرزو و در سراج بہتر کہ معنی دوم ہر سہ معنی بالا را نوشتہ
 است و خیال او درست است کہ معنی سوم اصل باشد و دیگر ہر سہ معانی مجاز آن کہ کفش پای آواز

رفتار سفر است و او در گرمی سبب بوی خوش و موقوف عرض کند که با و بان هم در سفر
 جهاز است الحاصل بخمال باصل این معنی سوم حقیقی اوزار است و او به فایده بدل شد همچون و ام
 و تمام و کنش را اوزار پایا پا اوزار نام باشد و جهاز اوزار هم گفتند و اوزار کشتی با و بان است و
 بجای مجرور اوزار هم اوزار یک معنی است که اوزار و اوزار متعلق به معنی چهارم است و آنچه اوزار
 را به او اصل گفته ایم صراحت آن یعنی و هم اوزار که نه ایم که برای جمله دوم گذشته است (اردو)
 (۱) و یکم اوزار پایا - (۲) با و بان - بقول آصف فارسی اسم مذکر ده پرده جو هوا بھرنے کی واسطے
 نام و یا جهاز پرنگا سترهین تاکہ جلدی چھے (۳) آفات - اوزار مذکر - (۴) گرم حاصل یا مصداق
 و یکم اوزار کے چود چودین معنی -

افزار پایا	اصطلاح - بقول صاحب بحر صمیم	بلند کردن و (۳) بلند شدن - دیگر کسی از
بر بان کنش و پا پوش	باشد مراد اوزار پاکه به	محققین فرس ذکر این نکرد و (ب) بقول سرو
رای هملہ سوم بعوض ز	ای مجھے سوم گذشته معنی	معنی زیادہ و منکر کردن فرماید کہ اوزار ایش بر او
نظمی آکہ پاکہ در وقت رفتار پایا پوشی	مرگب ہم آورده و بقول رشیدی معنی	فرونی صاحب دارد
اضافی - و پا اوزار طلب	اضافہ ہین است کہ	این حاصل بالمصدر اوزار و نیدن
بجای خود شی می آید (اردو)	و یکم اوزار پایا -	نوشتہ (جامی ۵) است از خوشش و بنمایشان
(الف) افزایدن	(الف) بقول انبجاء	است از و کاهش و افزایش ما و (ج) بقول
(ب) افزایش	فرنگ فرنگ معنی (۱)	بجز زیادہ کردن و زیادہ گردانیدن و کامل تصدیق
(ج) افزاییدن	زیادہ کردن و (۲)	مضارع این افزاید و بقول صاحب است

بهر سه معانی (الف) مؤلف عرض کند که (ج) افزودن بقول صاحب بحر بالفتح و واد
اصل است یعنی بنیة بحر و معنی دوم و سوم بنیة معروف (د) زیاد شدن و (ه) زیاد کردن
صاحب انشدندی می خواهد (ج) مرکب از کامل التصریف و مضارع این افزاید صاحبان
اسم جامد افزا که گذشت فارسیان زیاد است تحتانی و اور و رشیدی و اندیم و گراین کرده اند (الف)
در آخرش افزای کردن همچون پاد پائی هرگاه (ه) نیز گند و افزایم شوی پاد افزود و نیز
بقاعده فارسیان یای معروف و علامت مصدر تا کم شوی (د) صاحب (ه) بمقتضای بیای و ی
بروزیاده کردند افزایدن شد و الف مخففت افزود و رنگام خطه کرد و شمع سجکا هم گرم تر روانه
این و (ب) حاصل بالمصدر برود و آنچه صاحب بقول مؤلف عرض کند که مضارع این و اصل
موازد (ب) را حاصل بالمصدر افزودن و افزود بود و مضارع نای هنوز و فتح و اد و مگر فارسیان
افزودیدن گفته خطاست که حاصل بالمصدر افزود استعالمش نه کرد و تسامح صاحبان تحقیق است
افزاست به وزن امر و حاصل بالمصدر افزود که افزاید مضارع این نگاشته اند که افزاید
افزون که می آید (ار و و) (الف) و (ج) (ا) مضارع افزایدن است که گذشت مخفی باشد
زیاده کرنا - (ب) افزایش بقول امیر فارسی که افزودن مرکب است از افزود و علامت
مؤث - زیادتی - آپ سے بھی تسامح ہو اور مصدر دن - افزو مبدل افزاست که گذشت
که اس کو افزودن کا حاصل بالمصدر لکھا ہے الف بقاعده فارسی بدل شد به واد همچون تاریخ
(مومن ه) تہا تپہ لطف تو پے افزایش و توغ و افزا اسم جامد فارسی است چنانکہ بجای
الم نہ صکر غیر ہو گئے اس سے تھا عبت نہ و کر کرده ایم و آنچه فرودن بدون الف مل می آید

اصل است و در افزودن الف وصلی زیاده بر وزن امر (ا ر و و) را زیاده هونا کرده اند حاصل بالمصدر این افزا باشد (۲) زیاده کرنا -

افزون | بالفتح بقول مبروری و انند (۱) معنی زیاده (انوری سنه) همیشه با بجهان و کمی را افزونی است به حسود جاه توکم باو عترت افزون باد و فرمایند که آفرزون هم به همین معنی آمده صاحب نوادر هم بذیل افزونیدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند که افزون بدون الف اصل این واسم جامد فارسی زبان است و حقیقت است که اکثر صاحبان تحقیق از افزون کناره کشیده اند و صاحب کنره محقق ترکی زبان است - افزون را ذکر کرده گوید که لغت فارسی است - پس فارسیان بقاعده خود الف وصلی در افزون آورده افزون کردند و این اسم مصدر را افزونیدن است که می آید و اشتغال این با مضار فرس هم آمده که در ملحقات مذکور شود (۲) اهل سیاق عجم مجازاً جمع و سیرانی را افزون نام نهاده اند که شامل با جمع و میران گذشته و رقم حال و شان این در نقشه ذیل نوشته ایم -

تاریخ	ابواب داخل	رقم	افزون	تاریخ	ابواب خارج	رقم	افزون
یکم مهر	داخل زرعت	ص		یکم مهر	خارج مشاهره	ص	
دوم مهر	ایضاً	ص	ص	دوم مهر	ایضاً	ص	ص
سوم مهر	ایضاً	ص	ص	سوم مهر	ایضاً	ص	ص
چهارم مهر	ایضاً	ص	ص	چهارم مهر	ایضاً	ص	ص

(اردو) افزون - بقول امیر (فارسی) (۱) زیادہ - بڑھ کے (۲) مونث - میسران سابق
درقم حال کا مجموعہ (ناخ ^{۱۵}) شقاق سب ہیں برسے افزون ہلال کے پ: دنیا میں ^{۱۵} تہ
نہیں صاحب کمال کے پ:

افزون بودن استعمال صاحب آصفی شیرازی (۵) جنون افزون شود دیوانہ را در
ذکر این کرده کہ بمعنی زیادہ بودن است (خرینا) ہر سرماہی پ: مرا سی روز در دینچہ یارب چہ
(۵) انہی نرم نادمین جان است حریق پ: نامت این پ: (اردو) زیادہ ہونا۔

حذر افزون بود از مردم ہوار مرا پ: (اردو) افزون کردن استعمال - صاحب آصفی
زیادہ ہونا۔ افزون ہونا - جیسے پ: آپ کا ذکر این کرده کہ بمعنی زیادہ کردن است (شاپور)
اقبال روز افزون ہوئے صاحب آصفی (۵) چو شمع نیم سوزم خاک پر لب خوشتر
روزی ہجوم پ: سوزا نم کہ افزون می کنی سوز و گداز
روز افزون کو لکھا ہے۔

افزون ساختن استعمال - صاحب آصفی را پ: (۲ اردو) زیادہ کرنا - بڑھانا۔

ذکر این کرده کہ بمعنی زیادہ کردن است (امیدی) افزون گردیدن و گشتن استعمال - یعنی
رازی (۵) دیوانہ کہ افنون سازد جنونش افزون شدن است کہ گذشت (ظہوری)
افزون پ: دیوانہ کہ بخون شاگردا دست صلت سعى فرامی کہ سیاب شوی از تف شوق پ:
(اردو) زیادہ کرنا۔ کہ اگر کشہ شوی قدر تو افزون گردد پ: (اردو)

افزون شدن استعمال - صاحب آصفی زیادہ ہونا۔

ذکر این کرده کہ بمعنی زیادہ شدن است (۱) افزون نمودن استعمال - صاحب آصفی

<p>و یای معروف و علامت مصدر - بقول متقنین فرس مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی که فرق و تعریف هر دو بر لفظ اسم مصدر گذشت (اردو) دیکھو افزودن -</p>	<p>ذکر این کرده که معنی افزودن کردن زیاد هفتن است (متین اصفهانی ۵) می کشان را ساق نوحه کند بهوش تر به خواب را افزودن نماید بوی برسمان در بهار به (اردو) بڑھانا زیاد ه کرنا</p>
<p>افزونی بقول انند بجوانه فرنگ افزونی کردن بقول انند بجوانه فرنگ فرنگ (۱) زیاد ه از ضرورت خواستن و از در گذشتن و بی اعتدالی کردن دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) ضرورت سے زیاد ه چاہنا - (۲) حد سے گزر جانا - بی اعتدالی کرنا -</p>	<p>افزونی بقول انند بجوانه فرنگ و زیادتی است - مؤلف گوید که یای مصدری بر لفظ افزودن زیاد ه کرده اند دیگر هیچ - همچون زبون و زبونی (اردو) بیشی - زیادتی نوشت افزودن بقول بحر معنی افزودن لازم و متعدی هر دو - کامل التصریف - مضارع این افزودن - صاحب سوار مضارع این افزودن</p>
<p>افزونی بقول انند بجوانه فرنگ افزودنی نوری ماه برای سپری شدن (مث) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و سن ذکر این کرده از معنی محل استعمال ساکت مؤلف (مولوی منوی ۵) طلق حیوان چون برید گوید که فارسیان این مثل را بزوال کسی استعمال شد بعد از خلق انسان رفت و افزودن کنند یعنی چون به بنید که مرتبه عروج کسی از حد فضل و بنیال با این مرکب است از افزودن گذشته است می گویند و بدین مثل مثال دهند که اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر است که زمانه نزول قریب است (اردو) وکنین</p>	<p>افزونی بقول انند بجوانه فرنگ نوشت مؤلف گوید که تسامح دوست که افزائی مضارع افزائیدن است نه افزودنیدن - (مولوی منوی ۵) طلق حیوان چون برید گوید که فارسیان این مثل را بزوال کسی استعمال شد بعد از خلق انسان رفت و افزودن کنند یعنی چون به بنید که مرتبه عروج کسی از حد فضل و بنیال با این مرکب است از افزودن گذشته است می گویند و بدین مثل مثال دهند که اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر است که زمانه نزول قریب است (اردو) وکنین</p>

کہتے ہیں چراغ بھڑکا ہے خدا خیر کرے۔ کہ چراغ بجھنے کے قریب بھڑک اٹھتا
چراغ بھڑک کر بجھتا ہے۔ یعنی عروج کی حد ہے۔ یہ مثل ان معنوں میں مستعمل
ہو گئی۔ نزول کا اندیشہ ہے۔ بدین تم ہوئی ہے۔

(الف) افترول (الف) بقول برہان با زامی فارسی بروزن مقبول (۱)
(ب) افترولندہ (ب) معنی تقاضا و (۲) انگیز و (۳) پریشان و (ب) معنی (۱) تقاضا
(ج) افترولیدن (ج) کندہ و (۲) با انگیزندہ و (۳) دور کنندہ و پریشان سازندہ و
(ج) (۱) معنی تقاضا نمودن و (۲) براختن کجیگہ و ہر سرکار و رون و (۳) پریشان ساختن
و دور کردن ہر چیز را خصوصاً گردی کہ بر جامہ نشیند۔ صاحب ناصر می بر (الف) ذکر (ب)
(ج) ہم کر وہ و ذکر ہر سہ معانی بالا ہم و فرماید کہ فابو ابدال ہم شود یعنی افترولیدن ہم ہمین
معنی آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانہ۔ صاحب سروری بر الف ذکر معنی اول و دوم
و بر (ب) و (ج) ذکر ہر مغنیش و صاحب رشیدی بذیل الف ذکر (ب) و (ج) و صحت
ہر سہ معنی بالا فرمودہ۔ صاحب بحر (ج) را ہر سہ معنی بالا نوشتہ فرماید کہ کامل التصریف
است و مضارع این افترولد۔ صاحب موارد و را ہر سہ معنی بالا (۴) معنی پریشان
شدن و (۵) شتاب کردن و (۶) افشاندن و پکازدن ہم نوشتہ گوید کہ افترول حاصل مصدر
باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر فارسی زبان است ہر سہ معنی بالا۔ و
فترول بدون الف نیامدہ پس الف اول اصلی است نہ وصلی فارسیان بر ہمین اسم جامد بقاعدا
خود یای معروف و علامت مصدر زیادہ کردہ مصدری ساختند ہر سہ معنی اول الذکر کہ (ج)

مذکور است حیث است که برای هر ستمی آخر الذکر صاحب موار و سندی پیش نشد جا دارد
 که معنی چهارم را مجاز معنی شوم گیریم معنی پنجم مجاز معنی اول و معنی ششم باخود از معنی سوم باشد بریل
 مجاز و (ب) اسم فاعل (ج) بالجملة تقنین فرس (ج) را مصدر جعلی نام نهند و باصول باصدا
 اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و ما تعریف اصلی و جعلی بر لفظ اسم مصدر عرض کردیم
 (۱ و ۲) (الف) (۱) تقاضا - مذکر - (۲) و یکو آغال کے پہلے معنی (۳) پریشان (ب) (۱)
 تقاضا کر نیوالا (۲) بجا کر نیوالا (۳) پریشان کر نیوالا (ج) (۱) تقاضا کرنا (۲) بجا کرنا - و
 آغا لیدن کے پہلے معنی (۳) پریشان کرنا (۴) پریشان ہونا - (۵) جلدی کرنا - (۶) جھٹلنا - و
 افسا | بقول برہان بروزن ترسا معنی رام کنندہ و افسون گر و بقول صاحب ناصر فیون
 خوانندہ و افسون گر و فرماید کہ برای رام کنندہ مار و غیرہ گفته اند صاحب جامع فرماید کہ افسای
 بزیارت تحفانی در آخر ہم آمدہ و افسا بیدن کہ می آید مصدر این است صاحب جهانگیری از لفظ
 سند و ہد (۵) فسون گر ار اگر گرفت و رفت پنگمان بر دم کہ مار - افسای را کشت پد مولف
 عرض کند کہ افسا (۱) مبتدل و مخفف افسون است - و ابقاعہ فارسی بدل شد بالف
 همچون و ترج و ارج و ونون آخر حذف شد افسا بماند کہ معنی افسون باشد و افسای زیاد
 تحفانی در آخر موافق قاعدہ فارسی فریہ علیہش همچون جابجای و پای و ہمین است
 اسم مصدر افسا بیدن کہ فارسیان بای معروف و علامت مصدر بر افسای زیادہ کردہ مصدر
 ساختند کہ معنی رام کردن بافسون بجای خودش می آید و مصدر افسا بیدن از افسون وضع
 شد کہ بحث آن بجای خودش کنیم - پس از مصدر افسا بیدن امر حاضرش افسای و مخفف آن

(۲) افسا باشد یعنی رام کن با فسون و ظاهر است که امر حاضر سجاات ترکیب با اسی افاد و معنی اسم فاعل کند چنانکه بار افسا یعنی رام کند بار با فسون - صاحب نامصری بذیل همین لغت آورده (ع) قتل مار افسا نباشد جز بار افسا - بیان (۳) مجرد افسای را مجازاً بمعنی فسون گر استعمال کرده چنانکه در کلام نظامی بار گذشت - و افسا بخلاف تحتانی مخفف این همین معنی توان گرفت این است تحقیق افسا (اردو) (۱) افنون - بقول امیر مذکر - جاد و سحر و یکهو افنون - (۲) افنون کر - افنون کرنا که امر حاضر (۳) افنون کر - افنون ساز - بقول امیر جاد و گر (ریشک ۵) افسه جنون چشمان افنون ساز خوشی کا همون محو دشت مجنون کیا کر و بکا مسکن آهونمین ۶

افسار | بقول برهان بروزن رفتار (۱) یعنی افسا باشد و (۲) چیرگی را گویند که از چرم و تار آن سازند و بر سر اسب و استر و اشال آن بکند بهار گوید که آنچه بر سر و گردن اسب و خر بندند که بدون افس قار هم آمده معنی دوم و بالفاظ بر سر زدن و کشیدن و در حلق کردن مستعمل مؤلف گوید که حقیقت استمالش با مضاد و فرس از لطافات ظاهر شود صاحب نامصری ذکر هر دو معنی کرده و بقول صاحب جامع افسا و افسار و افسای هر سه معنی اول مرادف یکدیگر نیست افسار فرمایند که معروف - صاحب - شیدی گوید که این همانست که عوام آنرا آنچه گویند و معنی آن نوشته که نکته و آنچه نام زبان بندیت (خان آرزو و سرارج) و صاحبان سرور می و وارسته بر معنی دوم طالع (سلیم ۵) آن کی افسار خضر بر سر کشید و بر سر خود کرده چون خرمی و دیده صاحب مؤید مذکر معنی اول فرمایند که آنچه بدان اسب بندند و بقول زفا گویند آنچه لسان بندند مؤلف

عرض کند کہ معنی اول مزید علیہ افسا باشد کہ فارسیان بقا آندہ خود را می مہلہ در آخر زیادہ کردہ اند
 همچون شتا و شتار و معنی دوم مزید علیہ افسر کہ معنی تاج آندہ فارسیان الف را بد بعد سین مہلہ
 زیادہ کردہ افسار کردہ و نیز می رانام نہادند کہ از چرم سازند و بر سر و وی اسپ و امثال این
 بند تا بوسیلہ آن زن و چہ اسپ و رکلم باشد و این از قبیل بجام است و همچو بجام و در و بن اسپ
 داخل نمی شود بلکہ بر حصہ بالائی دہنش و بر بینی و حصہ زیرینش چسیدہ باشد و یک و دوش متصل
 پیشانی اسپ ہم جا گیر و در بعضی افسار بر حصہ بالائی او سلس گیری آویزان کنند تا اسپ
 بحرکت سر خود بوسیلہ آن از پشتہ و نگہا محفوظ ماند۔ باتی حال این ما خود از افسر است زیادہ
 الف دوم و اسم جامہ زبان فارسی مخفی مباد کہ بہار غلط کردہ است کہ این را بہ گردن اسپ
 و خر متعلق کردہ و صاحب غیاث فرمایہ کہ (۳) این ریشمانی است کہ اسپ را بدان بستہ می کنند
 و بہندی یا گڈور نامند (ارو و) (۱) و یکھو افسا کے تیسرے معنی (۲) نکتہ بقول آصفیہ اسم
 مذکر۔ سر دیوال۔ نہری۔ سر بند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے منہ پر رہتا ہے۔ لہاری مؤلف
 عرض کرتا ہے کہ جب گھوڑا مضطرب رہتا ہے تو کتہ اس کے منہ پر پنا دیتے ہیں اس کا
 ایک تسمہ سر کے اطراف کپٹیوں سے متصل اور دوسرا تسمہ ناک اور جبرون کے اطراف پٹا
 ہوا رہتا ہے اور بالائی تسمہ میں چرمی جہاز گھوڑے کی آنکھوں پر آویزان رہتی ہے جب
 وہ سر کو ہلاتا ہے تو اس جہاز کے ذریعہ سے بچہ اور کہتیاں اوسکی آنکھوں تک نہیں پہنچنے
 پاتیں نیز اس نکتہ کے ذریعہ سے گھوڑا مطلق انسان نہیں ہوتا جب چاہا کتہ کو تمام کراسکورک
 لیا۔ مالش اور پانی پلانے کے وقت سائیں اسکو اسی کے ذریعہ سے اپنے قابو اور صلہ میں رکھتا ہے

وکن میں عام لوگ اسکو نختہ کہتے ہیں۔ اسکی تخفیس کچھ گھوڑوں ہی سے نہیں۔ بلکہ اونٹ اور
 خچر کے مندر پر بھی باندھا جاتا ہے (۳) باگڈورہ بقول آصفیہ - اسم ہونٹ - پانہنگ - ورتسی
 جو گھوڑے کے لگام میں باندھ کر سائیں اسے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

افسار برسرزدن (مصدر اصطلاحی) این برلفظ افسار کردہ ایم۔ ہر سہ محققین بالا
 مراد ف افسار برسر کشیدن باشد کہ گذشت
 بہار ذکر این برلفظ افسار کردہ (ملاستانی) اسپ را بجام انداختن نوشته اند قائل دارند
 تکلوس (۵) اگر خود پرست بر خر عیسی شود مکنتہ چڑہا ناکتہ پہنا تا گھوڑے یا خچر یا اونٹ
 سوار بہ و جال دیو بر سرش افسار می زند و غیرہ کو۔

(۱۱ دو) دیکھو افسار برسر کشیدن - افسار و حلق نامہ کردن (مصدر اصطلاحی)

افسار برسر کشیدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر: افسار و حلق کردن برلفظ افسار کردہ

بقول بحر و بہار و وارثہ مراد ف (اسپ را) و از معنی ناکت و شد ملا فوقی یزدی پیش کشیدہ

بجام انداختن (استناد ہر سہ محققین از ہمین یک) (۵) سواری کہ تاز وشت گفتار بہ چنین در

شعر و الہ ہر وی است (۵) خضم از تربیت حلق نامہ کردہ افسار بہ مؤلف عرض کند کہ

خر عیسی شود چہ شد: خواہم کشید بر سرش افسار و رین شعر افسار کردن مجازاً بمعنی بر آوردن

و شنی بہ مؤلف عرض کند کہ بجام خیر دیگر است اسپ از مقامش باشد کہ چون اسپ را از

و افسار خیر دیگر یعنی لگام را در دہن اسپ و اصطبل بیرون آید لجامش در دہن کند یا افسار

استرو مماثل آن کند و افسار را بر سر اصرحت بر سرش کشد کہ ہمین دو خیر اسپ را در اختیار

و محکوم دارد - اگرچه افسار متعلق به سراسپ و خر و نام سراسپ قرار داده پس افسار و حلقه و ماشل آنست ولیکن درین شعر مجازا معنی سراسپ نام سراسپ کردن کنایه باشد از بر آوردن نام سراسپ اول آنرا متعلق به حلق کرده از آنکه فاعل این از حبیب یا کیسه یا بغل و غیر ذلک (۱) اردو سواری است که یک تاز دشت گتار است خط نخانا -

افسان

بقول برهان و جامع بر وزن ترسان (۱) آهنی و سنگی را گویند که بدان کار و دست و مانند آن تیز نکند و (۲) معنی افسانه و سرگذشت هم گفته اند و (۳) افسون گر را نیز گویند صاحب (وری و پهلوی) بر معنی اول قانع و صاحب ناصری بر معنی اول و دوم (فخاری ۵) از کین عدد بر زمین زندم پتا نعل چو بخور کند بر افسان (قطران ۵) هزار و ده هفت از هفت خوان روین و در پافزون شنیدم و خاندن من از هزار افسان پد صاحب سروری بذر معنی اول گوید که این را افسان و سان و اوسان هم گویند و ایشان نیز ذکر معنی دوم هم فرموده و بکذا رشیدی - خان آرزو در سراج آورده که اغلب که اصل این به بای فارسی آسان بوده باشد و نمی فرماید که چرا نسبت معنی سوم گوید که برهان خطا کرده و بدین معنی افسای به تسمانی آخوه باشند و نوی مؤلف عرض کند که فسان و فن و سان هم معنی اول آمده که مخفف این باشد ماصر ختش هدر اینجا کنیم - با بمله اصل این معنی اول آب رسان است اشاره این بر آسان کرده ایم ممدوده به مقصوده بدل شد و این چیرنی نیست که نتیجه لب و لجه مقامی است و با موحده بدل شد به فاما چون زبان و زبان درای بمله کثرت استعمال حذف شده فسان شد پس افسان مبدل آسان باشد که گذشت و فارسیان سنگی یا آهنی را بدین نام موسوم کردند

که کار و دشمنی و امثال آن را آید اگر کند و آید رساند و این اسم مصدر را فسانیدن است
 که می آید و معنی دو هم مخفف فسانه به حذف یای جز و معنی سوتم تبدیل افنون که و ابالف
 بدل شد چون و ترح و انسج و فسون مجازاً معنی فسون کرده (دار و دارا) و یکم و ابسان
 (۲) افسانه - بقول امیر (فارسی) مذکر حال سرگزشت - در و در - دلق - است و چه است
 اس کا افسانه پاکس بریر و کا به یه و یوانا (۳) و یکم و ابسان

<p>افساندن بقول صاحب شمس کره و سبک شمس متعلق است به معنی سوتم که مجاز باشد و جز آن از غده دور کردن و دور کردن آنچه یعنی دور کردن سوس از غده و گرد از جان بر جامه و امثال آن بسته باشد (مرا فافسانیدن) من وجه و اصل معنی فاییدن باشد پس تجمال فافسانیدن دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این کرد صاحب و افسانیدن هر دو مراد فاییدن است بهر بحر را فسانیدن فرماید که بالفتح معنی (۱) رام معنی بالا و مرکب از فسان و نامت مصدر کردن و فسون گری نمودن و (۲) افسانیدن و در فسانیدن یای معرف هم تل علاست و (۳) فاییدن و است کردن آمده (کامل مصدر که موافق قاعده فارسیان است مخفی التصریف) و مضارع این افایید و فرماید که تبدیل مباد که افسان یعنی سنگ و آهنی گذشت که نون بیای حطی در غیر سالم این مصدر سماعی است کار و دشمنی و غیره بدان تیز کننده که رنگ از و صاحب مؤید هم ذکر افسانیدن کرده بر معنی اول و در شود و اسلحه مذکور بوسیله آن صاف و پاک و سوتم فارغ و صاحب ضمیمه برهان همزبان و درست و درست شود و فارسیان طحاط این مؤلف عرض کند که معنی بیان کرده صاحب معنی این مصدر را یعنی تیز کردن کار و</p>	<p>افساندن بقول صاحب شمس کره و سبک شمس متعلق است به معنی سوتم که مجاز باشد و جز آن از غده دور کردن و دور کردن آنچه یعنی دور کردن سوس از غده و گرد از جان بر جامه و امثال آن بسته باشد (مرا فافسانیدن) من وجه و اصل معنی فاییدن باشد پس تجمال فافسانیدن دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این کرد صاحب و افسانیدن هر دو مراد فاییدن است بهر بحر را فسانیدن فرماید که بالفتح معنی (۱) رام معنی بالا و مرکب از فسان و نامت مصدر کردن و فسون گری نمودن و (۲) افسانیدن و در فسانیدن یای معرف هم تل علاست و (۳) فاییدن و است کردن آمده (کامل مصدر که موافق قاعده فارسیان است مخفی التصریف) و مضارع این افایید و فرماید که تبدیل مباد که افسان یعنی سنگ و آهنی گذشت که نون بیای حطی در غیر سالم این مصدر سماعی است کار و دشمنی و غیره بدان تیز کننده که رنگ از و صاحب مؤید هم ذکر افسانیدن کرده بر معنی اول و در شود و اسلحه مذکور بوسیله آن صاف و پاک و سوتم فارغ و صاحب ضمیمه برهان همزبان و درست و درست شود و فارسیان طحاط این مؤلف عرض کند که معنی بیان کرده صاحب معنی این مصدر را یعنی تیز کردن کار و</p>
--	--

شمشیر وغیرہ استعمال نہ کر دند کہ معنی حقیقی ^۱ این عرض می شود کہ افسانہ باشد بہ نون پنجم پنجم
مصدر بود و بلکہ معنی مجازی را استعمال کر دند کہ صاحب سحر بہ تخیلی پنجم افسانہ نوشتہ قابل غور
نابیند و راست کردن است بطور عام ^۲ است زیرا کہ افسانہ مضارِع افسانیدن است
برای غلہ باشد یا جامہ یا آئینہ یعنی دوم این کہ ہر دو تخیلی می آید و تصدیق ادعای متنا
و معنی دوم افسان بہمانہ گذشتہ و از پنجم نیز ازندی شد و تبدیل نون بیامی تخیلی یا یا لکسر
متعلق است معنی دوم این مصدر و افسانہ ^۳ این خلاف قیاس (اردو) (۱) افسون کرنا قبول
سومش کہ گذشت افسون گر است و این متعلق امیر مباد در کرنا - ستر پیونگنا (ناصرہ) کسی
باشد با معنی اول این مصدر با جملہ لفظ افسانہ کیسی حسرتوں کا عاشقوں کی خون کیا پوچھ
کہ ذکر ماخذش سجائش کردہ ایم اسم مصدر فسانہ و ظالم تری آنکہون نے کیا افسون کیا پوچھ
پس فسانیدن بقول متقنین و کن مصدر جعلی است عرض کرتے ہیں کہ افسون گری کرنا بھی کہ سکتی ہیں
و افسانیدن باصول شان مخفی باشد باصول (۲) افسانہ کہتا قبول امیر سرگذشت سنانا -
نکہ بر لفظ اسم مصدر بیان کردہ ایم افسانیدن حال بیان کرنا (میر) متوف غم اومیر
و افسانیدن ہر دو مصدر اصلی است کہ از شب ہو چکی ہدم پہلے ات کو پیر باقی یہ فسانہ
اسم جامد فارسی زبان وضع شد و نسبت مضامین گئے : (۳) ملنا - راست کرنا -

افسانہ | بقول بران دنا صری و جامع بر وزن متانہ (۱) سرگذشت و حکایات گذشتگان
(۲) مشہور و شہرت یافتہ - صاحب رشیدی فرماید کہ حکایت پیشیان کہ غرابت داشتہ
باشد - صاحب جہانگیری فرماید کہ معنی اول معروف و معنی دوم مشہور و متوقف گوید کہ معروف

مجهول داشتن دور است از شان تحقیق صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم کرده خان
 آرزو در سراج فرماید که حکایت های گذشته و آنچه بعضی گویند که حکایت گذشته که غراب و عجب
 داشته باشد اصلی ندارد و بعد نیز آمده و (۳) بمعنی خبر مشهور بی اصل و حرف غیر واقعی مجاز
 است و بخذف الف اول مخفف - صاحب گوید بذكر معنی دوم فرماید که انسون نیز ازین
 لغت است چهار گوید که حکایات گذشته و فرماید که بالفظ خواندن و کشادن متصل و نیز بمعنی مشهور
 که بالفظ کردن متصل و بمعنی چیزی بی اصل و حرف غیر واقعی که بالفظ شدن آمده - ما گوئیم که استعمال
 این با مصداق فرس انحصاری ندارد و هر چه از نظر گذشته و ملحقات می آید بالمله بنجیال مؤلف
 افسانه مرکب است از فسون که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی کلماتی که غرام خوانان ساحران
 بجهت مقاصد خوانند و بمعنی کرد و حیل و تزویر هم پس فارسیان های نسبت در آخرش زیاده کرده
 فسانه کردند و الف وصلی در اولش آمده افسانه شد یعنی چیزی که منسوب است به فسون -
 سرگذشت باشد یعنی (۱) حالات پیشینان و حالات گذشته خود هر دو که اثر می کند در دل
 سامع همچون انسون و (۲) مجازاً بمعنی شهرت گرفته نیز و (۳) خبر بی اصل و حکایات غیر واقعی
 (ظهوری ۱۵) ز برق اشک بسوزد و سرای خواب ایدیل به چرخ مجلس افسانه نور طور مکن
 (دوله ۱۵) بخت بید از رختیم تو فسونی آموخت به که کند خواب ترا عاشق افسانه ما به (دوله
 ۱۵) گو گوش بگیر و عافیت جو به افسانه من بلای خواب است (صائب ۱۵) چیدن
 هزار شیشه دل را بنگ زد به افسانه است اینکه دل یار نازک است به سند معنی سوم بر
 (افسانه بندهان) می آید (ار و و) افسانه - بقول امیر - مذکر (۱) سرگذشت - حال - روداد

دیکھو افسانہ (۲) مشہور (بحر ۵) بیشتر اجاب دریا دیکھتے ہیں خواب میں بحر کیا حال
 گریہ جب سے افسانہ ہوا: (۳) داستان - قصہ کہانی - غیر واقعی ہے اصل بات (درو ۵)
 دسے ناوالی کہ دقت مرگ یہ ثابت ہوا: خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو شب افسانہ تھا: (آتش
 ۵) صور اسرافیل کا پھنکنا اسے افسانہ ہے نکشتے ہے جو تیرے بالاسے قیامت خیز مکا: (۵)

افسانہ آرا میدان استعمال - بمعنی آرا
 آتش شوق پدا آمد از دل زربانم کہ زبان گرم
 افسانہ وحکایات دل فریب بیان کردن چنانکہ (اردو) افسانہ کہن۔

ظہوری گوید (۵) خرامتاکر در سنبل و گل غنچہ
 افسانہ افگندن استعمال - صاحب صفی

بیداران: بحرف روی و سوئی کردہ افسانہ نوکراین کردہ کہ معنی آغاز کردن افسانہ باشد
 آرا (۱) بیاد (۵) بحرف ماہ روی کردہ دم و از سندش کہ پیش کردہ است مصدر افسانہ

افسانہ آرائی: بہارک باو خواب خلق را خوش
 سیالی: چمنی سراو کہ افسانہ آرا (۱) حاصل بالمصدر بجایش ہم قائم کردہ ایم ظہوری سے تاظرہ

است از میں مصدر مرکب (اردو) افسانہ کہ
 است بخوبی نہ بیند و گشت است: افسانہ دستی

کونا کہ سکتے ہیں داستان گوئی - افسانہ گوئی
 بیان در آنگہ (اردو) افسانہ چیرنا - بقول

کوزیت دینا - و لغریب حکایتیں بیان کرنا -
 میر قصہ شروع کرنا: سرگزشت بیان کرنے

افسانہ از دل زربان آمدن استعمال -
 لکنا - (آتش ۵) چیرتے ہیں جو ہم افسانہ گوئی

بر آمدن افسانہ از زبان باشد و افسانہ گفتن چنانکہ
 در ازین صبح ہوگی زہے گی شب یلدا باقی: (۵)

عنی گوید (۵) آہ ازین شرم کہ افسانہ از
 افسانہ انگاشت استعمال - صاحب صفی

<p>ذکر این کرده که معنی حکایت بی اصل نه شدن است چنانکه ابو الفضل گوید "داستان بو غطت را افسانه نگاشته" (ارو) افسانه سبھا سبھو آپ نے میرے بیان کئے ہوئے واقعات کو افسانہ سبھا۔</p>	<p>افسانہ بستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی افسانہ ایف کردن است و بقول صاحب بحر ترتیب و ادق فہ بہار ہم ذکر این کرده (سجرا کاشی) برگ کا ہی نیست کوہ بیستون پیش غم بزمین کجا بود دم کہ تو افسانہ فرما دست بد (ظہوری) برایم</p>
<p>افسانہ برتا فتن گوش استعمال - به معنی پذیرفتن گوش افسانہ را کہ صاحب بحر عجم برتا فتن را بمعنی پذیرفتن آوروہ کہ حاصلش شنیدن افسانہ باشد (ظہوری (۵) رفتہ در خواب آرزوی سرفرازی فارغ غم پذیر گوش ما افسانہ فرزندون بدست (ارو) نتنا۔</p>	<p>افسانہ بنا کردن استعمال - مراد افسانہ بستن باشد کہ گذشت چنانکہ عربی گوید (۵) تا کرد و بنا غنم افسانہ ہجران را بد و خواب قنا رفتم افسانہ چنین باشد (ارو) ویکھو فنانہ بستن</p>
<p>افسانہ بردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ معنی افسانہ گفتن است (ظہوری) نیشا پوری (۵) گرفت خواب دیدہ سخت و امید را از بس زوعدہ ہای تو افسانہ بردہ (ارو) افسانہ کہنا۔</p>	<p>افسانہ بندان استعمال - بمعنی مصنفین حکایات افسانہ اسم فاعل ترکیبی است چنانکہ ظہوری گوید (۵) آملکہ بر افسانہ بندان بستہ اند بہ کاوڑ افسانہ خواب افسانہ است بد (ارو) مصنفین و مرتبین افسانہ۔</p>

(۱۱۱)

(۱۱۱)

(۱۱۱)

<p>افسانه پذیرفتن استعمال - صاحب مصفی ذکر این کرده که معنی قبول و رغبت و باور کردن افسانه باشد چنانکه طالب آمل گوید (هـ) محمول تو افسانه و شون نه پذیرد و با بیخردی چند غلط نه پذیرد (ار دو) افسانه قبول کرنا - کهمانو کوما (الف) افسانه پر داختن استعمال - صاحب</p>	<p>و ذکر این کرده که مبنی درخواست و خواست افسانه کردن است و حکم دادن به افسانه گوئی (شفا) افسانه (صفهانی هـ) زند چون تکیه بر باین من افسانه می پرسد باین تقریب احوال دل دیوانه می پرسد (ار دو) افسانه کی خواست کرنا - داستان گوئی کی درخواست کرنا -</p>
<p>(ب) افسانه پر داز مصفی ذکر الف و سند (ب) پیش کرده (الف) یعنی افسانه بستن باشد که گذشت و (ب) اسم فاعل تریب باشد و چهار ذکر (ب) کرده هر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مراد فافسانه ساز و مراد از مصنف و مرتب افسانه باشد (فیضی هـ) از خوا این فافسانه را از پیکش خواندین فافسانه پر داز (ظهور)</p>	<p>افسانه پنداشتن استعمال - صاحب مصفی ذکر این کرده که معنی حکایت غلط پنداشتن است (حیرانی همدانی هـ) چو با تو در دل گویم مراد یون پنداری پذیرد و گریش تو شرح دل کنم افسانه پذیرد (ار دو) افسانه سمجنا - قصه کهانی خیال کرنا - (الف) افسانه تراشی مصدر مظامی -</p>
<p>(ب) افسانه تراشیدن (ب) مراد افسانه بستن باشد و (الف) حاصل بالمصدر کندی تا خواب شیرین تر بچشم افسانه پر داز حدیث تلخ کامی های ما افسانه می سازد (ار دو) (عفی هـ) عفی افسانه تراشی بخموشی بفرست (الف) افسانه تهنیت (ب) مصنف افسانه - افسانه پرسیدن استعمال - صاحب مصفی افسانه سازی - مونس (ب) و یکم افسانه بستن -</p>	<p>(ب) افسانه تراشیدن (ب) مراد افسانه بستن باشد و (الف) حاصل بالمصدر کندی تا خواب شیرین تر بچشم افسانه پر داز حدیث تلخ کامی های ما افسانه می سازد (ار دو) (عفی هـ) عفی افسانه تراشی بخموشی بفرست (الف) افسانه تهنیت (ب) مصنف افسانه - افسانه پرسیدن استعمال - صاحب مصفی افسانه سازی - مونس (ب) و یکم افسانه بستن -</p>

افسانہ جستن استعمال - صاحب آصفی پرداز می و افسانہ خوانی و از چہین است	
ذکر این کردہ کہ مرادف افسانہ پرسیدن است مصدر مرکب	
(۱۶۱) (د) افسانہ خوانی کردن بمعنی (الف)	افغانی شیرازی (۵) (مکروی گوش برگفت
کسی الگو کہ شد عاشق و پی خواب از فغانی شہر (ظہوری ۵) مانہ بالین چیدہ در عین اثر از	
افسانہ می جوید (۵) (ارو) و بگو افسانہ پرسیدن - خواب بومی و باد از موسیش مگر افسانہ خوانی می کنند	
(الف) افسانہ خواندن استعمال - صاحب (ارو) (الف) و (ب) و (د) داستان کہنا -	
آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت مضمون گفتن داستان گوئی کرنا (ج) داستان گوئی - موش	
(۱۶۱) (۷) افسانہ داشتن استعمال - بمعنی صاحب	باشد (حافظ شیرازی ۵) برو فغانہ بخوان و
فسون دم حافظہ بکرین فغانہ و افسون پس فغانہ بودن چنانکہ عرفی گوید (۵) خزان جو	
مرایا و است و - - - - - زلف او در از افسانہ و در و پنہمین گویم کرین گشت	
(ب) افسانہ خوان شدن اہم مرادف این یہ بل جار می باید (۵) (ارو) صاحب افسانہ	(۱۶۱) (۸) است کہ مصدر مرکب است از اسم فاعل ترکیبی ہونا - محاورہ بین یون استعمال ہوتا ہے اس کو
ظہوری ۵) می شود گاہی جرس افسانہ جو رج و جفا کی ایک طویل داستان ہے	
خوان مار بان و جذبہ تشنگان راہ ہماری یعنی اس کا ظلم و ستم ایک طویل داستان	
می زند و حاصل بالمصدر الف - - - - - رکتاب ہے	
(ج) افسانہ خوانی است چنانکہ ملا جامی افسانہ در افگندن استعمال - بحث این بر فغانہ	(۱۶۱) (۹) گوید (۵) زینچا چون شنید آن ہر بانی فسون افگندن گذشت (ارو) و بگو افسانہ افگندن -

افسانہ رسیدن استعمال - صاحب آصفی است (آصفی شیرازی سے) گری ساخت	افسانہ رسیدن استعمال - صاحب آصفی است (آصفی شیرازی سے) گری ساخت
ذکر این کردہ کہ معنی شہرت رسیدن است - کوہ کن را افسانہ عشق شیرین پیدایم	ذکر این کردہ کہ معنی شہرت رسیدن است - کوہ کن را افسانہ عشق شیرین پیدایم
نظامی (۵) از دبستان نقشی بہر خانہ پیرسیدہ افسانہ ساز و گیر (فغانی شیرازی سے) افسانہ	نظامی (۵) از دبستان نقشی بہر خانہ پیرسیدہ افسانہ ساز و گیر (فغانی شیرازی سے) افسانہ
بہر کشور افسانہ پیر (اردو) شہرت ہونا - ایسے پندگویان افسانہ ساخت مارا پناہ آن پری	بہر کشور افسانہ پیر (اردو) شہرت ہونا - ایسے پندگویان افسانہ ساخت مارا پناہ آن پری
لفظ افسانہ کی ذیل میں افسانہ پہنچا - کی سندھیں گویا تادبر ابراہیم پیر تحقیق (۲) مراد	لفظ افسانہ کی ذیل میں افسانہ پہنچا - کی سندھیں گویا تادبر ابراہیم پیر تحقیق (۲) مراد
معنوں میں دی ہے (آتش سے) ماحات کا افسانہ بستن ہم و سدا میں از کلام تہوری بہ	معنوں میں دی ہے (آتش سے) ماحات کا افسانہ بستن ہم و سدا میں از کلام تہوری بہ
تہاری دور دور افسانہ پہنچا ہے چین سو افسانہ پرداخت گذشت (اردو) (۱) مشہور	تہاری دور دور افسانہ پہنچا ہے چین سو افسانہ پرداخت گذشت (اردو) (۱) مشہور
باغبان نے کہو و کر پھینکا ہے سوسن کو پیرنا - (۲) دیکھو افسانہ بستن -	باغبان نے کہو و کر پھینکا ہے سوسن کو پیرنا - (۲) دیکھو افسانہ بستن -
افسانہ رفتن استعمال - صاحب آصفی (الف) افسانہ سگال استعمال - صاحب	افسانہ رفتن استعمال - صاحب آصفی (الف) افسانہ سگال استعمال - صاحب
ذکر این کردہ کہ معنی کارگر شدن افسانہ باشد - (ب) افسانہ سگالیدن انڈو کراف	ذکر این کردہ کہ معنی کارگر شدن افسانہ باشد - (ب) افسانہ سگالیدن انڈو کراف
نقصی (۵) افسانہ زفت و رعلایش پیرن کردہ از معنی ساکت و صاحب آصفی (ب) را	نقصی (۵) افسانہ زفت و رعلایش پیرن کردہ از معنی ساکت و صاحب آصفی (ب) را
مگرفت و رمزایش پیر (اردو) افسانہ کارگر ہونا نوشتہ و سندش (الف) راست (خسرو سے)	مگرفت و رمزایش پیر (اردو) افسانہ کارگر ہونا نوشتہ و سندش (الف) راست (خسرو سے)
باز بستند از و حکایت حال پیر اوشداز را از خود موثر ہونا -	باز بستند از و حکایت حال پیر اوشداز را از خود موثر ہونا -
افسانہ ساختن استعمال - صاحب آصفی افسانہ سگال پیر مؤلف گوید کہ سگالیدن معنی	افسانہ ساختن استعمال - صاحب آصفی افسانہ سگال پیر مؤلف گوید کہ سگالیدن معنی
ذکر این کردہ کہ (۱) معنی شہور ساختن است گفتن ہم آیدہ (کذافی بحر عجم) پس (ب) معنی	ذکر این کردہ کہ (۱) معنی شہور ساختن است گفتن ہم آیدہ (کذافی بحر عجم) پس (ب) معنی
بہار ذکر افسانہ ساز کردہ از معنی ساکت - ہم افسانہ گفتن باشد و (الف) اسم فاعل ترکیبی	بہار ذکر افسانہ ساز کردہ از معنی ساکت - ہم افسانہ گفتن باشد و (الف) اسم فاعل ترکیبی
فاعل ترکیبی باشد و سندش - سند صاحب آصفی معنی افسانہ گو (اردو) (الف) افسانہ کنو و لا	فاعل ترکیبی باشد و سندش - سند صاحب آصفی معنی افسانہ گو (اردو) (الف) افسانہ کنو و لا

شہور شدن باشد - صاحب بحر ہم ذکر معنی	(ب) افسانہ کہنا -
دوم کرده (اشرف مازندرانی ۵) گفتیم	(۱) افسانہ سنج استعمال (۱) بہار
پر گوئی ناصح گمراہیم بخود حرف او خود از بر	(۲) افسانہ سنجی بذکر این از معنی است
رحتم افسانہ شدہ (سیف اسفرنگی ۵) یاد می	(۳) افسانہ سنجیدن مؤلف گوید کہ
و مردیت افسانہ شدہ ہر پڑا مار جو د حاتم و	اسم فاعل ترکیبی است معنی افسانہ گوئی مطلق
انبار زال و سام پڑا (ارو) افسانہ ہونا (۱)	بالمصدر (۳) (طالب آملی ۵) افسانہ سنج
معنی افسانہ قرار پانا جیسے "کیسے بدست سو	نیت لب خونچکان مابہ صد جاگزیدہ حرف
رہے ہو - ہمارا کر اہنا آچکے لئے افسانہ ہو گیا ہے	چکد از دہان مابہ (۲) حاصل بالمصدر (۳) باشد
(۲) مشہور ہونا - اسکی مثال کلام آتش سے	معنی افسانہ گوئی (صاحب ۵) چند و افسانہ
لفظ افسانہ پر گزری -	سنجی روزگارم بگذرد و تا کی بیدار باشم ہر خوا
(۱) افسانہ شنوینیدن استعمال صاحب	دیگران پڑ صاحب آصفی ذکر (۳) کردہ کہ معنی
(۲) افسانہ شنیدن آصفی ذکر (۲)	افسانہ گفتن است (خرین ع) افسانہ سنج
کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) مستعدی است	زیار ان بیوفا پڑا (ارو) (۱) افسانہ گو - افسانہ
یعنی سماعت دیگر می آوردن افسانہ و (۲)	خوان - بقول امیر قصہ گو - داستان کہنہ والا
لازم است معنی سماعت کردن افسانہ (ظہوری	(۲) داستان گوئی - مونت (۳) افسانہ کہنا -
(۵) حرف من نقل شبستان طرب سازان	افسانہ شدن استعمال - صاحب آصفی گو
مبادیہ شنو (افسانہ ام کس خواب غم می آورد	این کردہ کہ (۱) معنی افسانہ قرار یافتن و (۲)

<p>(حزین اصفهانی ۵) نمی فهمد کسی افسانه مارا درین مجلس پند من شمیم داغ از دولت آتش زبانه‌ها (اردو) افسانه بهجنا -</p>	<p>را قراشی ۵) زمن باید شنید افسانه عشق که خوردم از ازل پیمایه عشق (اردو) افسانه سنو انا - (۲) افسانه ستنا -</p>
<p>افسانه فروختن استعمال - صاحب آصفی ذکر افسانه کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر</p>	<p>(۱) افسانه فروختن استعمال - صاحب (۲) افسانه فروش آصفی ذکر (۱) کرده از معنی ساکت بخیال مؤلف (۲) اسم فاعل ترکیبی است از قبیل استخوان فروش و جد فروش یعنی کسی را افسانه فروش گفتند که افسانه را ذلیل می کند یعنی افسانه ادبگوش کسی رود و اثر نکند این معنی بر استخوان فروش کرده ایم که گذشته و (۱) مصدر این است یعنی افسانه را ذلیل کردن (حزین اصفهانی ۵) همچون جرس فضا فروش است خرد شمع پند بیابی دل آه مر از اثر انداخت (اردو) (۱) افسانه کو ذلیل کرنا - (۲) ده شخص جوابی افسانه کو ذلیل کرنا - افسانه فهمیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی فهمیدن سرگشته است</p>
<p>شهر کردن و شهرت دادن (حافظ ۵) مارا تشیع افسانه کردند پیران جاہل شیخان گمراه پند (ظهور می ۵) کردی ظهور می را چنین افسانه در نامحرمی پند رسم که شهر و کوی را از راز پنهان کن (۲) افسانه قرار دادن (حزین اصفهانی ۵) خن افسانه کرد آخر بهر مجلس غم دل را پند (ظهور می ۵) سخن گرمی غمی تو گرافسانه کنند پند خواب را بهر بالین همه آتش باشد (۳) افسانه گفتن (ملاجا (۵) نام تو گفتن نیارم یک مقصودم توئی پندگر حدیث سرو یا افسانه گل می کنم (اردو) (۱) (۲) افسانه قرار دینا (۳) افسانه بهنا افسانه کشادون استعمال - صاحب آصفی ذکر</p>	<p>افسانه فروختن استعمال - صاحب (۲) افسانه فروش آصفی ذکر (۱) کرده از معنی ساکت بخیال مؤلف (۲) اسم فاعل ترکیبی است از قبیل استخوان فروش و جد فروش یعنی کسی را افسانه فروش گفتند که افسانه را ذلیل می کند یعنی افسانه ادبگوش کسی رود و اثر نکند این معنی بر استخوان فروش کرده ایم که گذشته و (۱) مصدر این است یعنی افسانه را ذلیل کردن (حزین اصفهانی ۵) همچون جرس فضا فروش است خرد شمع پند بیابی دل آه مر از اثر انداخت (اردو) (۱) افسانه کو ذلیل کرنا - (۲) ده شخص جوابی افسانه کو ذلیل کرنا - افسانه فهمیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی فهمیدن سرگشته است</p>

این کرده که معنی آغاز کردن افسانه باشد (طالب	جان بخش اسیری که تودانی به افسانه افسون
آلی (۵) ای دل افسانه دلبر کشا: فصل گنجینه	میجانم توان گفت به صاحب (۲) اندر ذکر نمبر (۲)
گوهر کشا: (اردو) افسانه چهره نا- ویکهونما	کرده و صاحب ناصر می (۲) را بر یاد تهنیت
افندن-	آخره (افسانه گوشت) نوشته فرماید که کنایه از رنقا
افسانه گردیدن استعمال - مراد افسانه	و قصه گوی باشد مؤلف گوید که بیج کنایه
شدن است که گذشت (ظهوری ۵) زشتگی	نیست معنی حقیقی است و اسم فاعل ترکیبی امر
خواب دیوانه گردد: اگر حرف زلف تو افسانه گردد	حاضر (۱) هم (اردو) (۱) افسانه کهناد (۲)
(اردو) ویکهونما افسانه شدن-	افسانه گو- بقول امیر قصه گو- داستان کهنودا
افسانه گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر	افسانه خوان - افسانه که-
این کرده (شفائی اصفهانی ۵) چنان عشق	افسانه گوش کردن استعمال - معنی افسانه
تو افسانه جهان گشتم: که شد حکایت من نقل محفل	شنیدن است (معنی ۵) تاکی ایدل بن
همه کس به ظهوری (۵) گشته افسانه حرف روز	افسانه غم گوش کنی: شکوه پیش کسی از منی نشاء
سیاه: این فعل بر سپیده دم که دیده (اردو) بر بنه (اردو) افسانه سنا-	
ویکونما افسانه شدن-	افسانه نوشتن استعمال - معنی اطلاع
(۱) افسانه گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر	تحریری دادن به کسی از سر گذشت باشد-
(۲) افسانه گو (۱) کرده که معنی بیان کردن	(ظهوری ۵) خبر خواب زبیدی اری اوبالیتی بنو
افسانه باشد (اسیری بلاجی ۵) با آن لب	افسانه خود را به پدر بنویسد (اردو) افسانه لکه بهیجا

(۱۹۱۱)

(۱۹۱۱)

افسانیدن | این همان است که ذکر ماخذ کردن بافسون - فرماید که مضارع این فسانیدن
تعریف کامل این برافساندن کرده ایم (اروی) و حاصل بالمصدر این افسون و بجوالة ملحات
دیکھو افسانیدن - نوشته که بمعنی مالیدن ریز است کردن هم -
افسای | بقول برهان افسونگر و رام کننده صاحب نوادر هم ذکر معنی اول کرده و صاحب
و بقول سروری افسون خوان و رام کننده جامع بذیل لفظ افسای این را آورده و رلف
و بقول زخان آرزو در سراج (افسونگر و رام گوید که صاحب موارد مذکور جانی آخر الذکر تاج کرده
کننده مار و فرماید که این مشتق است از افسانیدن است و آن متعلق به افسانیدن است که باطن
که بدو تهمانی است - صاحبان جامع و رشیدی پنجم و تهمانی ششم گذشته به تحقیق ما این
و (دوری و پیلوی) هم ذکر این کرده اند و رلف مرکب است از افسای که ذکرش برافسا کرده ایم فارسی
گوید که صراحت ماخذ و تعریف کامل این برافساندن و علامت مصدر برافسای مصدر
افسا کرده ایم و سند این هم پھر راجع مذکور - ساختند و ما در بیان ماخذ افسا نوشته ایم که اصلش افسون
(ارو) و دیکھو افسا - است از اینجا است که حاصل بالمصدر این افسون آمده
افسانیدن | بقول موارد بمعنی نرم و رام (ارو) افسون کے ذریعہ مطیع کرنا -

افسر | بقول برهان و سراج و سروری و رشیدی و مؤید بر وزن برسر (ا) بمعنی تلج و
آزاد بربی اکیل خوانند - صاحب ناصر و جامع گوید که بمعنی تاج پادشاهان است بهار گویند
که ظاهر اسم بدل افسر (فرید علیہ بسر) بمعنی برسر یا مخفف ابرسر (فرید علیہ برسر) است و
بجای بمعنی تاج استعمال یافته - صاحب کثر که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته

انچہ ہار نسبت ماخذین خیال خود ظاہر کردہ است درست است کہ اصل این تہر بود و الف
اول وصلی است و بای موعده بہ فاعیل شدہ افسر شدہ همچون زبان و زلفان (حکیم سانی) ^(۱)
چہ بشدار بر سر تو افسر نیست (خود افسر است بر سر نیست) (صائب) (۲) بر سر سزای
افسر سخت یاد نیست بدین تاج از سر است کہ شوق چون تلم شود بہ تحقیق (۳) استعارہ
معنی حاکم و فرمانروا ہم آید کہ بالادست باشد و سدا این در لکھات بر افسرستان می آید
(اردو) (۱) افسر بقول امیر (فارسی) تاج - (بکر) (۲) لاتاری ہے فقیروں کے برابر بانی
پرین افسر و چتر سلاطین کے سمر مارے ہیں (سودا) (۳) کون دنیا میں آج ہے تجھ کو سا بے گناہ
تحت و صاحب افسر (۲) افسر بقول امیر سردار عالم (نسیم) ہمارا افسر خسروان
وہ کلفام نہ پالاتاج الملوک رکھ نام رفیقہ امیر) یہ تو کوئی فوجی افسر معلوم ہو گا کہ نہ

افسر آراستن	استعمال - صاحب آصفی	بر افسر قنادن می آید (اردو) دیکھو افسر قنادن
ذکر این کردہ کہ معنی زیب و زینت دادن	افسر اعظم	استعمال - ترکیب معنی است
تاج است (قاسمی گونا بادی) (۱)	سردار تاج	بقول صاحب اندر بکار کشف معنی آفتاب
دولت بر آراستہ نہ پر ہما افسر آراستہ (اردو)	و این کنایہ باشد	صاحب شمس ہم ذکر این
افسر کو آراستہ کرنا - تاج کو زیب و زینت دینا	کردہ حقیقت است کہ سندی پیش آراستہ (اردو)	
افسر از سر افگندن	استعمال - بحث این	دیکھو آفتاب
بر افسر افگندن می آید (اردو) دیکھو افسر افگندن	افسر قنادن	استعمال - صاحب آصفی
افسر از سر قنادن	استعمال - بحث این	ذکر این کردہ کہ معنی جدا شدن تاج از سر و تیر

اتاقون است (قاسمی گونا بادی ۵) فنا دہ تاج سر سے کرنا۔

از فرق بر سر فراز نگونا رشد چون جس طبل افسر انداختن استعمال صاحب آصفی
سازہ موافقت عرض کند کہ این سند افسر از ذکر این کردہ و سندی کہ پیش کردہ از ان افسر
سر نشان است کہ گذشت (اردو) تاج بر ہوا انداختن پیدا است از اینجا ست کہ ما نیز
بجائش قائم کردہ ایم و گنایہ باشد از فرط است

سر سے کرنا۔

افسر اخراجت استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ معنی بلند کردن تاج است کہ
گنایہ باشد از پوشیدن تاج بر سر (ظہوری ۵) بردارند و بر ہوا بلند کنند (کلمہ ہدائی ۵) چون

فرازدند افسر خسروی پناہ ضعیفان بہ سخت
توی پمختی ساد کہ از سند پیش کردہ اش افسر
فراختن پیدا است بھی ندارد کہ فراختن
مؤقتہ فراختن است (اردو) تاج پتہ

افسر انگندن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کردہ و از سندش افسر از سر انگندن پیدا
از اینجا ست کہ ما این را بجای خودش قائم کردیم (نامعلوم ۵) آیا ہے جب سوساتی اند

(قاسمی گونا بادی ۵) خزان بکہ بر لالہ بیداد
کردہ فلند از سرش افسر و داد کردہ (اردو) اچھا لیتے ہیں

اچھا لیتے ہیں

(۱۰۱)

افسر اندازان کردن

اصطلاح - افسر

بر سر نهادن و پادشاه قرار دادن است
چنانکه انوری گوید (ه) بخارا یکدیگر است
بنامت و نیار نه بخدا یکیک بر افراشت بفرقت
(اردو) تاج سر پر کهنه - تاجدار بنانا - پاد
بنانا - شاهی عطا کرنا -

افسر اسم فاعل ترکیبی و الف و ونون در آخر بر
نزد علییه آن مکرر سیان قدیم زیادت الف
ونون بر آخر اسم فاعل ترکیبی افاد و هندی حاصل
بالمصدر گرفته اند و ترکیب آن بامصدر کردن

افسر بر تارک زدن

اصطلاح - صاحب
آسانی ذکر افسر زدن کرده و سندی که پیش
است از آن افسر بر تارک زدن پیدای شود
که معنی تارک بر سر گردنت (عالی شیرازی) - افسر
عقل چو بر تارک فز زان زنده گل داغی خوشتر
بر سر دیوانه زنده (اردو) تاج پنهانا -

معنی افسر اندازی کردن پیدا کرده اند یعنی
کسی را بر زمین انداختن و ذلیل کردن (ظهور)
(ه) تیز کامانیکه اندوز ندخلین رست تارک
آر ایان برشان افسر اندازان کنند تا توانا
شک کویت بهر بالین چیده اند و خارجی چینه
شاید بهتر اندازان کنند سهل باشد رشک
بال افشان آزادان باغ غنچه نخت مرغانیکه در

افسر بردن

استعمال - صاحب آهنگی ذکر
این کرده که معنی حاصل کردن تاج است
(ظهوری) - سرفرازی باید اندر سرفرازی
که از خاک پایت برد افسری (اردو) تاج
حاصل کرنا -

افسر بردن
و هست پراند از آن کنند ساده نشان خوانند
جمله از بر کرده اند و وقت شد که چون ظهوری
د فتر اندازان کنند (اردو) ثوبی سر
گرنا - ذلیل کرنا -

افسر بر سر کشیدن

استعمال - صاحب صفی

افسر بر افراختن

استعمال - به معنی تاج

(۱۰۲)

<p>تاج سر پر کینا</p> <p>مصدر افسر بر سر کشیدن حاصل می شود که بمعنی افسر بر فرق نشستن استعمال بمعنی قائم</p>	<p>ذکر افسر کشیدن کرده و از سب پیش کشیده اش</p>
<p>تاج بر سر نهادن است (خسرو ۵) یک شدن تاج بر سر است چنانکه از کلام خاتامانی</p> <p>خلعت از در زینبی سر کشد بر سر صدیچکلی افسر پیداست که صاحب آصفی بر افسر نشستن نقل</p> <p>کشیده (ارو ۵) تاج پنهانا - تاج سر پر کینا کرده (۵) مهر بر یک بانا و کز فلک پز برق</p> <p>تاجدار بنانا -</p>	<p>تاج بر سر نهادن است (خسرو ۵) یک شدن تاج بر سر است چنانکه از کلام خاتامانی</p> <p>خلعت از در زینبی سر کشد بر سر صدیچکلی افسر پیداست که صاحب آصفی بر افسر نشستن نقل</p> <p>کشیده (ارو ۵) تاج پنهانا - تاج سر پر کینا کرده (۵) مهر بر یک بانا و کز فلک پز برق</p> <p>تاجدار بنانا -</p>
<p>افسر بر سر گرفتن استعمال بمعنی تاج سر پر قائم بنانا -</p> <p>پوشیدن است - صاحب آصفی ذکر افسر افسر بر گردانیدن از سر استعمال بمعنی کلاه</p>	<p>افسر بر سر گرفتن استعمال بمعنی تاج سر پر قائم بنانا -</p> <p>پوشیدن است - صاحب آصفی ذکر افسر افسر بر گردانیدن از سر استعمال بمعنی کلاه</p>
<p>گرفتن کرده و سندی که از کلام مغزی بنانا</p> <p>آورده از ان افسر بر سر گرفتن پیدای شود باشد از گدائی کردن (ظهوری ۵) نباشد شمتی</p> <p>(۵) شاه چین را داد حکم آسمانی گوشمال در جگر نعلین پوشانش پد گدای کوی عشق از سر گستر</p> <p>تا چرابی حکم تو بر سر می افسر گرفت (ارو ۵) افسر بزرگ داند (ارو ۵) تو پی سرے آنا زانو</p> <p>تاج پنهانا -</p>	<p>گرفتن کرده و سندی که از کلام مغزی بنانا</p> <p>آورده از ان افسر بر سر گرفتن پیدای شود باشد از گدائی کردن (ظهوری ۵) نباشد شمتی</p> <p>(۵) شاه چین را داد حکم آسمانی گوشمال در جگر نعلین پوشانش پد گدای کوی عشق از سر گستر</p> <p>تا چرابی حکم تو بر سر می افسر گرفت (ارو ۵) افسر بزرگ داند (ارو ۵) تو پی سرے آنا زانو</p> <p>تاج پنهانا -</p>
<p>افسر بر سر نهادن استعمال بمعنی تاج بر سر نهادن اختن (مصدر اصطلاحی)</p> <p>کردن است - صاحب آصفی ذکر این کرده بحث این بر افسر انداختن گذشت (ارو ۵)</p> <p>اطفای شهیدی (۵) ز رونق بود مایه افشرد و بگو افسر انداختن -</p>	<p>افسر بر سر نهادن استعمال بمعنی تاج بر سر نهادن اختن (مصدر اصطلاحی)</p> <p>کردن است - صاحب آصفی ذکر این کرده بحث این بر افسر انداختن گذشت (ارو ۵)</p> <p>اطفای شهیدی (۵) ز رونق بود مایه افشرد و بگو افسر انداختن -</p>
<p>که سلطان دین می نهد بر سرش (ارو ۵) افسر بر سر نهادن استعمال بمعنی تاج بر سر</p>	<p>که سلطان دین می نهد بر سرش (ارو ۵) افسر بر سر نهادن استعمال بمعنی تاج بر سر</p>

(ارو ۵)

(ارو ۵)

بنادون و پوشیدن (ظهوری ه) کی پای نهم افسردادن استعمال - صاحب تفسیر
 زکریا تحت کی پنجم زناک پای تو افسردنمنا ذکر این کرده که معنی عطا کردن تاج است
 (ارو) تاج سر پر گهنا - تاج پنهان - کنایه از عطا کردن حکومت و شاهی باشد حافظ
 افسر خدای اصطلاح - بقول صاحب تفسیر از سی ه ازمانه افسر رندی ندان و خبر کسی
 بادشاه و خداوند تاج است مؤلف گوید که سر نزاری عالم دین مکمل دانست به صاحب
 قلب اضافت خدای افسر باشد یعنی صاحب افسر ه) گوید باغی که بر آرم زگریبان سرخوش
 و کنایه از پادشاه - صاحب اند شمس هم ذکر این من گرفته که فلک افسر زرد او مرا (ارو) تاج عطا
 کرده (ارو) تاجدار - پادشاه - مذکر - کنایه حکومت عطا کرنا - تاجدار بنانا -

افسردگی بقول بهار بحواله خان آرزو یک حالت نشاط و شادوبست و دیگر حالت غم و اندوه
 اما وقتی که شادی و آفتاب طبعیت نبود و غم و کرمی هم عارض حال نگردیده باشد این حالت
 بین بین را افسردگی گویند و فرماید که بالفاظ کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند که خصوصیت با همین یک
 مصدر کشیدن ندارد - بلکه استعمال این با مصداق متعدد و فارسی بنظر آمده که در محققاتی آید - مخفی باد
 که اصل این افسرده باشد که اسم جامد زبان فارسی یعنی پرموده که بحث کمالش بجای خودش
 آید و مصدر افسردن مرکب و موضوع است از همین اسم جامد بجذوف های هوز آخروه و زیاده
 علامت مصدر بر دو افسردگی حاصل با مصدر افسردن - فارسیان از افسردگی هم مصدر را
 ساخته اند و افسرده را با مصداق فارسی مرکب هم کرده اند و از افسرده مصدر مفرد هم (ظهوری
 ه) سوخت در آتش افسردگی خود را به پیش مستی ز جگر لخت کبابی نکشد به (وله ه) ظهور

خوش خویش انگن ضرور است تقدیر گیری بکہ از افسردگی بادت شادان بزرگو نام (اردو)
 ایسر نے لفظ افسردگی کو ترک فرمایا ہے اور صاحب آصفیہ نے بھی لیکن صاحب آصفیہ نے
 پژمردگی کی تعریف میں افسردگی کا استعمال فرمایا ہے اور دکن میں افسردگی اسی حالت کو
 کہتے ہیں جس سے حالت کا اثر پایا جاسکے۔

افسردگی بودن | استعمال - صاحب محمد | افسردگی دیدن | استعمال - صاحب آصفیہ
 ذکر این کرده کہ معنی لاحق شدن افسردگی و ذکر این کرده کہ به معنی یافتن افسردگی در کسی است
 افسردہ بودن کسی است (رسمی یزدی) (عزین آصفہانی) کای آفتاب را می چو
 پس از کشتن ز عشق افسردگی نبود شہیدان دل فسرده: افسردگی ندیدہ کسی در جهان صبح
 کہ این آتش باب خنجر خطا و نہ نشیند (ظہوری) (اردو) افسردگی پانا - افسردہ رکھنا۔

(۵۱۶)

(۵) افسردگی وبال دم تپکس مباد: ای سینہ افسردگی رفتن از دل | استعمال - معنی
 و نفس نہ کشیدی زانہ: (اردو) افسردہ ہونا دفع شدن افسردگی است (ظہوری) (۵)
 افسردگی عائد حال ہونا۔ افسردگی ز دل بہ تف نالہ می رود: پرہیز از پی

افسردگی داشتن | استعمال - صاحب صفی | کہ بہ تخیالہ می رود: (ولہ) رفت
 ذکر این کرده کہ معنی افسردہ خاطر بودن است افسردگی از دل بگندیم برون: ای خوش
 (نطقی تبریزی) (۵) دلم گر شعلہ دوزخ بود آندل کہ در شعلہ آہی باشد: (اردو) فسرگی
 افسردگی دارد: پگلن ختم گرا ز محبت بود: پر مردگی دفع ہونا۔ باقی نہ رہنا۔

دارد: (اردو) افسردہ ہونا۔ افسردگی کشیدن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده که معنی مبتلای افسردگی شدن و
 افسرده دل گردیدن است (منهید بلخی ۵)
 همچو زگرگس تازه دارد زنگ مخموری مرا بزمی کشم
 افسردگی هر که خمار آخرشود (ار دو) مبتلای
 افسردگی هونا - افسرده دل هونا -
 افسردگی یافتن | استعمال - صاحب اصفی
 ذکر این کرده که معنی دیدن و معلوم کردن افسردگی
 کسی است (شرحین اصفهانی) از استیلای هموم
 آن شوق و شغفی که بعلم و تحریر و تقریر معارف بود
 افسردگی یافت (ار دو) افسردگی پانا -
 افسردن | بقول برهان بر وزن افسردن
 (۱) معنی سرد شدن و (۲) سنج بستن و منجمد شدن
 و (۳) از چیزی کسی دل سرد شدن هم - صاحب
 بحرید که هر سه معانی با ال انبیت معنی سوم صحت
 فرماید که دست و دل کسی بجاری ز رفتن و
 فرمایند که کامل التصریف است و مضارع این افسرد
 خان آرزو در سراج به نقل قول برهان فرمایند که
 تحقیق آنست که در اصل معنی پیر مردن است
 از منجبت گل و برگ خزان را افسرده گویند پس
 معانی دیگر مجاز باشد - صاحبان نوادر و موارد
 و جامع و مؤید و مهفت و انند هم ذکر این کرده اند
 مؤلف عرض کند که فارسیان از اسم جامه پند
 که بجایش می آید های هوز را حذف کرده علامت
 مصدر (دن) بر آخزش زیاده کردند افسردن
 شد و از دو ال مهمله که بیک جامع شد یکی حذف
 شده افسردن باقی ماند معنی حقیقی این سرد شدن
 آب است و حقیقت این معنی از ما خند فقط
 افسرده ظاهر شود که بجای خودش می آید پس
 معنی اول که مطلق سرد شدن است مجاز باشد
 و معنی دوم هم مجاز که سنج بستن و منجمد شدن آب
 از سرد شدنش صورت گیر و معنی سوم این
 مجاز مجاز باشد و خصوصیت بادل ندارد چنانکه
 محققین عالیشان نوشته اند بلکه سرد شدن چیزی
 است و تفصیل آن در ملحقات سرد شدن می آید

حقیقت ماخذین متقاضی آنت کہ این را بنفع قائم کند تا مح اوست و مخفف این است
 سین مہملہ خوانیم چنانکہ از سبب افسردہ طما فسر د ن بازار ہم کہ بجای خودش آید ظہوری
 می شود و لیکن فارسیان این را بضم سین (۵) زدم شان فسر د است بازار شعریہ
 مہملہ استعمال کنند و این تصرف اہل زبان نکو میفر و شد طومار شعریہ (اردو) بازار
 باشد و فسر د ن کہ بجایش می آید مخفف این سرد ہونا - دکن میں مستعمل ہے - بازار مندا
 (اردو) (۱) سرد ہونا (۲) منجد ہونا - حجم جانا ہونا - بقول آصفیہ سرد بازار می ہونا - خرید
 (۳) کسی چیز کا سرد ہونا - اس کی تفصیل ملحقہ و فروخت کم ہونا -
 افسردن سے ظاہر ہوگی -

افسردن چراغ

مصدر اصطلاحی -

افسردن آتش

مصدر اصطلاحی -

بہار بذیل لفظ افسردہ چراغ افسردہ را قائم
 ہمان است کہ بر آتش افسردن در مہدودہ گذشتہ کردہ کہ متعلق از ہمین مصدر است و این کنایہ
 (اردو) دیکھو آتش افسردن -
 باشد از کم شدن روشنی شمع و چراغ (طما فطر)

افسردن بازار

مصدر اصطلاحی -

(۵) ولی تیرہ همچون فسر دہ چراغ پزولی بی
 طراوت چو بہ گشتہ داغ پز مخفی مباد کہ درین
 شعرا استعمال مصدر فسر دن چراغ است بدون
 بکہ بازار آتش افسردست پز از خجالت غریب
 بحر تب است پز بہار بذیل لفظ افسردہ بسند ترجمہ چراغ نمنما - چراغ ٹٹما ہے - صاحب
 ہمین شعر ملا فقی مصدر افسردہ شدن بازار آصفیہ نے لفظ چراغ کے ذیل میں اسکا ہم معنی

<p>(اردو) افسردہ دل ہونا۔ افسردہ دل بقول کہ چراغ کا بجھنے کے قریب ہونا۔ اور چمکانا فرمایا ہے کہ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکانا۔ افسردن خون مصدر اصطلاحی۔ یعنی</p>	<p>کوئی استعمال نہیں لکھا۔ البتہ ٹٹا نام پر لکھا ہے کہ چراغ کا بجھنے کے قریب ہونا۔ اور چمکانا فرمایا ہے کہ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکانا۔ افسردن خون مصدر اصطلاحی۔ یعنی</p>
<p>افسردن سینہ مصدر اصطلاحی۔ یعنی جوش باقی نماندن در سینہ و سینہ افسردہ ازین مصدر است (ظہوری ۵) آتش پر شعلہ بر سینہ افسردہ رخت بہ وجہ پریاہ از شہم بی غم جوش زدہ (اردو) سینہ میں جوش باقی نہ رہنا۔</p>	<p>سرد شدن خون باشد کہ گرمی و جوش نثار دینا صائب گوید (۵) ہر کہ عاشق نیست خون در پیکرش افسردہ است نہ گفتگو بانا ملقین خون مرده است (اردو) خون سرد ہونا دکنین متعل ہے یعنی خون کی گرمی اور جوش</p>
<p>افسردن لفظ مصدر اصطلاحی۔ یعنی شگفتہ ہونا لفظ کہ دل نہ چسپ نہ ہونا۔ (۵) گرم ہوا کی داری دکن ہر کہ شگفتہ لفظش</p>	<p>باقی نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے خون سفید ہونا یعنی بے مہر ہی ظاہر ہونا لکھا ہے۔ لیکن یہ نادر کا خالص ترجمہ نہیں ہے۔</p>
<p>افسردہ و سفیش زربون می آید (اردو) لفظ شگفتہ ہونا۔ دل چسپ نہ ہونا۔ افسردہ بقول بہار الفتح و ضم میں جملہ معنی (۱) سرد شدہ (۲) بخ بشتہ و این ہر دو بخاری افسردہ ہو یا دمرگ نیست ز داغ تو جگر اگر (۳) پر مرده باشد۔ صاحب نوادر بذیل</p>	<p>افسردن دل مصدر اصطلاحی۔ یعنی افسردہ و طول شدن دل باشد کہ شگفتگی و خوش دلی باقی نماندن و دل افسردہ و افسردہ از ہمن مصدر است (ظہوری ۵) بد دل افسردہ ہو یا دمرگ نیست ز داغ تو جگر اگر (۳) پر مرده باشد۔ صاحب نوادر بذیل</p>

مصدر افسردن ذکر این کرده گوید که معنی پژمرده
 و سرد و صاحب بحر بذیل مصدر فرماید که (هم) معنی
 بقاعده خود بای موجهه را به فاعل کرده و همچون
 ملول و دلگیر هم (عربی ۵۵) عربی اندر عشق اگر زبان و زلفان و ممدوده بکثرت استعمال لب
 تا مقص بود افسرده نیست به صید عشق از خام و لهجشان بمقصوده بدل شد افسرده باقی
 باشد نیم خورده آتش است به (دوره ۵۵) افسرده ماندی بایست که بجا تا ماخذ سین مبله مفتوح
 را نصیب نباشد دل کباب به آن یا بدین گوییم و لیکن در محاوره و روزمره عجم بالفهم
 که جهان آتش است به (نظوری ۵۵) متصل است و این تصرف عوام است بجا
 گویند بحر من متناثر بر آتش به کز تاب کینه خسته عدم علم از ماخذ مصدر افسردن که گذشت
 سخن در زبان کس به (صائب ۵۵) نیست از همین اسم جاد و وضع شد پس معنی اول مجاز
 در عالم افسرده بگر سوخته به بچه امید بر آید معنی حقیقی است بدون خصوصیت آب و معنی
 شرار رنگ مرا به جمع این بقاعده فاعلی دوم هم مجاز آن که آبی که نمجد شود و یخ بندد
 افسردگان باشد (صائب ۵۵) تا خندنگ بسیار سرد می باشد که کثرت سردی سبب انجام
 عمر یال و پریشانی می کند به خون ما افسردگان است و معنی سوم و چهارم مجاز معنی اول باشد
 رقص روانی می کند به مولف عرض کند بر بیل استعاره که چیزی که سرد شود پژمرده گردد
 که این اسم جاد زبان فارسی است و مرکب از و گرمی در و باقی مانند ازینجا است که فاعل میان
 آب و سرد و در آتش سرد و های نسبت باشد چیز پژمرده و شخص ملول و دلگیر را افسرده گفتند
 که افاده معنی مفعولی دهد پس آب سرد که گرمی و جوش ندارد و گویا مثل آب سرد است

فارسیان این را با مصادر فرس مرکب هم کرده
 کہ در لغتات می آید (اردو) (۱) سرد۔ بقل
 اصفیہ۔ ٹہنڈا۔ است۔ ڈھیلا۔ افسردہ
 (۲) منجھ۔ بقل آصفیہ سردی سے جا ہوا ہے
 ٹھہرا ہوا۔ (۳) افسردہ۔ بقل امیر مہجایا
 ہوا (خلیل) افسردہ ہے داغ دل و عشق
 ہمیشہ پناہ دار کے گھر میں نہیں ہوتا ہے تو اگر
 (۴) افسردہ۔ بقل امیر۔ اداس غلگین (بجر
 ۵) کوئی دم غم غلط احباب میں ہو جاتا ہے
 دل افسردہ کو ہلاتی ہے صحبت کسی سے (فقیر میر)
 غیر تو ہے آپ اتنے افسردہ کیوں ہیں ؟
 افسردہ آمدن سخن | مصدر اصطلاحی کہ کنایہ از پوچ گو و بیمزہ گو کہ سخنش بردل زب
 افسردگی روداد و تشنگی پیدا نہ شدن از سخن (صائب) سخن آنت کز وزندہ دلی
 چنانکہ ظہوری گوید (۵) ز خویش تمانی گو سخن گرم شود و لب افسردہ بیان و لب گو کہ
 افسردہ می آید و برویش تمانی بنیم نگہ پرمزہ می
 (اردو) سخن سے تشنگی ظاہر نہونا۔ کلام روا
 ہونا۔ یہ لطف ہونا۔
 استعمال۔ بمعنی ملول
 بودن است (ظہوری) چرا افسردہ باشم
 از برای خود زخم خالی و چون از گرم خوانست
 شبالی برو بندم (اردو) افسردہ ہونا۔
 استعمال۔ صاحب اصفی
 افسردہ بودن
 ذکر این کردہ کہ معنی پرمزہ بودن است (خرن
 اصفہانی) افسردہ بود بکہ باط چمن چن
 ایام گل گذشت و بہار ان ندید کس
 (اردو) افسردہ ہونا۔
 اصطلاح۔ بقل صائب
 بجر عجم یعنی آنکہ سخنش بردلما اثر کند۔ بہار گوید
 کہ کنایہ از پوچ گو و بیمزہ گو کہ سخنش بردل زب
 (صائب) سخن آنت کز وزندہ دلی
 گرم شود و لب افسردہ بیان و لب گو کہ
 اسم فاعل ترکیبی است یعنی بیان
 افسردہ کنندہ (اردو) وہ شخص حکایان مخلوق
 کے دل پر اثر نہ کرے یا وہ گو۔ ہرزہ گو۔ ہماری

را سے میں افسردہ بیان اور مقرر بے اثر
بہی کہ سکتے ہیں۔

افسردہ پستان | اصطلاح - بقول صاحب

بجھرجم و بہار زن عقیم وزن پیر کہ از زادن
باز مانده باشد (خاقانی ۵) کیسر شود اہما

دوران پستہ رحم و فسرده پستان پمؤلف

گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و افسردن

پستان علامت این است کہ نوبت بہ شیر

نرسد و درین سند فسرده پستان بدون لف

اول متصل عیچی ندارد (اردو) وہ عورت

جو بانجہ ہو یا ضعیفی کی وجہ سے حاملہ نہ ہوگی

(الف) افسردہ جان | اصطلاح - بقول

صاحب بجھرجم و بہار (۱) مردم مرده دل

(۲) سخت دل ولی مہر (نظامی ۵)

نشاط اندر آرد بخوانندگان پمفرح رساند

بدانندگان پفسردہ دلا ز اور آید بکار بجم

آودگان را شود غمگسار پمؤلف گوید کہ بر

منفی دوم طالب سند باشیم کہ استعمال این

بدین معنی از نظر مانگہ شبت و معاصرین عجم جم

ساکت و از ہمین اصطلاح متعلق است

(ب) افسردہ جانی | زیادت یا مفسد

(ظہوری ۵) در گداز طغہ افسردہ جانی

نیستم پداغ دل صدینہ دارم در گریہ است

باز (اردو) (الف) (۱) دیکھو افسردہ دل

(۲) سخت دل - بے مہر (ب) افسردہ دل

مؤث -

افسردہ جگر | استعمال - مراد ف افسردہ

دل است کہ می آید یعنی غمگین (ظہوری

۵) بگاہ گریہ گرد از جو بار رگ برانگیشت

خوش آن کز گریہ گاہ خود جگر افسردہ می آید

(اردو) دیکھو افسردہ دل -

افسردہ حال | استعمال - بقول صاحب

اندر بخوالہ منظر العجائب معنی عاشق حیف

کہ سدی پیش نشد و دیگر کسی از محققین ذکر

<p>این نکرد خیال ما اسم فاعل ترکیبی است معنی کسی که حال او افسرده باشد مراد افسرده دل استعمال - بمعنی کسی که دل</p>	<p>سرد ہو جس کے دسترخوان پر گرما گرم غذا نہ ہو</p>
<p>و غمگین و جادوگر کہ کنا تہ عاشق را گویم طالب بند باشیم (اردو) عاشق - بقول آصفیہ - مذکر - نہایت دوست رکھو والا - چاہنے والا - مریض عشق - فریقہ شد - افسردہ خاطر استعمال - بقول صاحب</p>	<p>اوسرو باشد و کنایہ از ملول - اسم فاعل ترکیبی است (میر مغزی سے) آب حیات آتش افسردہ دامن است و بمن است و بمن عبت بدامن صحرا نمی رود و (اردو) ملول غمگین افسردہ -</p>
<p>بجز آنکہ ملول و دلگیر بود و بقول انند دل شکستہ مؤلف عرض کند کہ مراد افسردہ دل است اسم فاعل ترکیبی (اردو) افسردہ خواطر - بقول امیر اداس - رنجیدہ جس کا دل شکستہ ہو -</p>	<p>افسردہ درون استعمال - بقول صاحب بجز عجم مراد افسردہ جان (کہ گذشت) صاحب اندہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و مراد بمعنی اول افسردہ جان باشد و با معنی دوم بیخ تعلق نہ اردو خیال ما بر افسردہ جان ہمین است طالب بند باشیم (اردو) و یکسو افسردہ جان -</p>
<p>افسردہ خوان استعمال - بمعنی کسی کہ خوان او گرم نیست بلکہ سرد است اسم فاعل ترکیبی مراد سرد خوان (ظہوری سے) پی داغ خون جگر گستراند یا افسردہ خوانان صلائی رسانم (اردو) و شخص جس کا دسترخوان</p>	<p>افسردہ خوان استعمال - بمعنی کسی کہ خوان او گرم نیست بلکہ سرد است اسم فاعل ترکیبی مراد سرد خوان (ظہوری سے) پی داغ خون جگر گستراند یا افسردہ خوانان صلائی رسانم (اردو) و شخص جس کا دسترخوان</p>

عرض کند که مرادف معنی اولش فقط و معنی دوم بر این تعلق نیست و همین است خیال نسبت افسوده جان هم که همدراختاد گرش کرده ایم و معاصرین عجم هم این را به معنی طول و دلگیر استعمال کنند چنانکه صاحب یوسف سراج آورده (نثر) چون در خزانه عامره چنانکه وزیر ذکر نموده نقصان نمود مشاهده شده بود و بنا بر این هم ازین جهت افسوده دل بودم (ظهوری ۵) و پس پرد نماند مگر افسوده دلی و داغ یک نخت سرد که در سینه کشتم (عرفی ۵) جز دل سوخته را صوفی افسوده دست و در خم طره با باز فغانی از بخت (ب) افسوده دلی بجای صدری حاصل شراباش (ار دو) و بگو افسوده جان -	سکتین - استعمال - بقول بهار مراد افسوده بیان (میز راضی دانش ۵) نیست بر ناله افسوده و مان گوش مرا به بلبل کوه صغیرش بر دانه هوش مرا به (ار دو) و بگو افسوده بیان افسوده روان استعمال - بقول بهار مرادف افسوده جان که گذشت (تخیال مافرد معنی اولش باشد فقط و با معنی دومش هیچ تعلق ندارد و همین خیال نسبت افسوده جان هم ظاهر کرده ایم (صاحب) از صحبت افسوده روانان بجزرباش به جویای جگر سوختگان همچو بجای صدری حاصل شراباش (ار دو) و بگو افسوده جان -
بالمصدر افسوده دل بودن و شدن است (ظهوری ۵) افسوده دلیم و زبان داشت هر آه لبید زبانه برخاست (ار دو) (الف) افسوده دل - و بگو افسوده خاطر (ب) افسوده دلی - یعنی پرمرد دلی ورنجیدگی و ملال خاطر که	(الف) افسوده شدن استعمال - بمعنی طول و دلگیر شدن است بهار بذیل لفظ افسوده مصدر افسوده شدن را ذکر کرده است عرض کند که فارسیان استعمال این برای انسان و غیر ذوی الارواح هم کرده اند چنانکه -

<p>مہران بوی دل سوزی نمی آید نہ ز پامی گل گنج ناله زاری نمی کشم خود را نہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرادف سردمهر - از ہین قبیل است</p>	<p>بمعنی حقیقی افسر معنی این تاج فلک یا تاج جہان گیریم و کنایہ از آفتاب جہاں تاب و کہ اسم فاعل ترکیبی است مرادف سردمهر - از ہین قبیل است</p>
<p>(ب) افسر دیر بلند کہ بقول صاحب ناصر کنایہ باشد از آسمان و گیر کسی از محققین ذکر این نکرد عیبی ندارد کہ موافق قیاس است و صاحب ناصر از اہل سنا</p>	<p>(اردو) سردمهر - بقول آصفیہ کم توجہ - بومہر بے محبت بیرحم - (الف) افسر دیر اعظم اصطلاح بقول صاحب بحر آفتاب و صاحب برہان گوید کہ</p>
<p>کبیر رابع کنایہ باشد از آفتاب - صاحبان مؤید و جامع و اندہم ذکر این کردہ اند دوسرے معنی -</p>	<p>صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بہ فتح دال مہملہ و کسر رای دوم است مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است کہ فارسیان کنایت دیر اعظم فلک را گویند و جہان را نیز بہر افسر را بسوی او مضاف کردند و درین جا افسر - حکومت اور بادشاہی حاصل کرنا -</p>
<p>افسر بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پادشاہی گرفتن از کسی است چنانکہ خسر گوید (س) آدغم از پی کا ربودنہ کا فسر و تعلیم تو انہم ربودنہ (اردو) افسر ساختن مصدر اصطلاحی کنایہ</p>	<p>افسر ساختن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از بر سر نهادن و کمال تعظیم کردن (ظہری) (س) افسر تارک اقبال ظہوری سازم بکف</p>

خاکستر اگر از در شہ بردارم پند (ار دو) سر پر کن
 بقول آصفیہ تعظیم کسی چیز کو اٹھا کر سر پر رکھنا پند
 تعظیم و تکریم کرنا۔ (جرت ۵) اتھ جرت
 کے جو کل سنگ دریا رنگا پیکہی چپاتی سے لگایا
 و انچہ برہان معنی دوم قائم کردہ است اغلب
 کہ تسامح اوست۔ اتفاق اہل تحقیق بر معنی اول
 کہی سر پر رکھا۔

افسر سگز می | بقول بحر و جامع (۱) نام
 سازی و (۲) نام تصنیفی از بار بد۔ بہار گوید کہ
 کبسرین مہلہ بجاف فارسی و زای تازی نام
 کہ ساز را نو گفته از اینجا است کہ مختصرات مصنفات
 سازی کہ زمانہ قدیم در ملک سیتان متعارف
 نوشت (ار دو) فارسیوں نے افسر سگز می ایک
 بودہ خان آرزو و سرخ فرمایہ کہ این درستی
 ساز کا نام رکھا ہے جس کا موجب بار بد تھا اور
 لمن داؤدی داخل نیت معنی اول صحیح است
 زمانہ سلف میں سیتان میں اس کار و اج تھا
 و سگز می سیتانی را گویند۔ صاحب رشیدی
 افسر شدن | بقول برہان کنایہ از پادشاہ
 و سروری بر معنی اول قانع (منوچہری ۵)
 شدن۔ صاحبان سراج و جامع و بحر جہر نام
 بکیر بادہ نوشین و نوش کن بصواب پند بانگ
 و صاحب ناصری در خاتمہ کتاب بذیل ستار
 شیشم و یا بانگ افسر سگز می پند صاحب ناصری
 و کنایات این را بند کلام نظامی آورده و کہند
 فرمایہ کہ نام نوایت از مصنفات بار بد و سگز
 خوردہ (۵) چون بر سر خردان افسر پند
 کہہ سیتان را گویند و سگز می منسوب بہ سیتان
 اندیشہ باشد از اسکندرم پند مؤلف عرض کنند

ازین سند مصدر افسر شدن حاصل تہی شود و آن بہا و شرف بہ غبار موکب او دار و آن
 بشاہنا مصری برخلاف اوست و ہر زبان صاحب
 استعمال این مصدر بمعنی حاکم و بالادست شدن
 است و این کنایہ باشد کہ تاج ہم بالای ہمہ بنا
 است (اردو) افسر ہونا۔

افسر گرج (اصطلاح) بقول صاحب اتند

افسر گرج نہادون (مصدر اصطلاحی) کنایہ
 باشد از رعنائی چنانکہ یار راج کج گلاہ گویند یعنی
 تاج را بر سر مائل کردن کہ ادای معشوقان است
 (نہوری ۵) چتر افراشتہ از جلوہ پردہ از بفرشتہ
 باد از شعلہ چراغ نہ ہند افسر شمع (اردو) کج

کلاہی - بقول آصفیہ مؤنث - بانگین مصغی
 (۵) کج کلاہی نہ گئی تا سر شرکان اس کی
 اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی درانی کا بیاب
 فارسی مصدر کا تعلق ترجمہ تاج کو مائل کرنا
 ایک جانب جہکانا۔

افسر کردن استعمال بمعنی تاج ساختن
 است (نہوری ۵) خال مرکب او دارد
 این کردہ و این ہانست کہ بر افسر بر سر نہادون

افسر نہادون استعمال - صاحب آصفیہ کہ
 مگر سینہ سفید ہوتا ہے فارسی مین پرستو کہتہ ہیں
 (اردو) (۵) خال مرکب او دارد

(اردو)

(اردو)

گذشت و مجروحان فرستادن ہم مراد و آنت چشمی کہ حیران گشت بر رخسار زیبایش (اردو)
 (ظہوری ۵) کسی را کہ دل دست بر سر تلخ پانا - حکومت پانا - پادشاهی حاصل کرنا
 ہند بہ فلک راز نعلین افسر ہند (اردو) تاجدار ہونا -

تاج پنا نا - افسر یا قوت | اصطلاح - مرکب اضافی

افسر یا فتن | استعمال - صاحب آصفی فکر و بقول صاحب انسکتا یہ از خو رشید باشد -
 این کردہ کہ معنی تاج یافتن و کنایہ از حکومت دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف
 و شاهی یافتن باشد (حدین اصفہانی ۵) است کہ سندی پیش نشد - بخیاں ماحلاف
 تواند شد کہ فرقم افسر نقش قدم یا بدین اگر گامی قیاس نیست و آفتاب را تاج یا قوت توان
 فرود آرا و مع استغنائی پارا (ظہوری ۵) گفت کہ همچون یا قوت می درخشد (اردو) پیکو
 خوش فرتی کہ افسر یافت از خاک کف پایش بنوا آفتاب کے دوسرے معنی -

افستین | بقول برہان کبیر ثلث سکون نون و فو قانی بہ تحانی رسیدہ و بنون زردہ نوعی
 از بوی مادران کوہی است - گل آن با نوحان و تلخی آن بصیرت زدیک است - در چشم راست
 دارد - صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و سکون فاد فتح سین و کسرتای فو قانی اسم رومی است و
 گویند لغت یونانی باشد عبری خرق و بلغت مصر نوع زیون آرا و سیسہ و نوع جلی آرا
 ربل و بفارسی مرودہ و موی بخوشہ و ہندی مجتہری و شتا رو گویند و آن نیاتی است برای
 معده و جگر و خصوصاً بہت فم معده نافع - بقول شیخ گرم در اول و خشک در سوتم - منفتح قابض
 جالی لطف مجفف و منافع بیا رد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا شہو

نام مستثنیٰ کہہا ہے اور مردہ اور خرق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک قسم کی گہانس ہے جس کا پہول باپونہ کے پہول سے مشابہ ہوتا ہے۔

افسور | بقول صاحب اندکجوالہ فرنگ فرنگ بضم اول و ثا ث و ر ا می ہملہ لغت فارسی است (۱) بمعنی شرم و خجالت و (۲) نوعی از حیوان دشتی است و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم از معنی دوم این لغت ساکت حقیقت معنی اول جز این بنا کہ فارسیان از افسوس کہ می آید سین ہملہ را برخلاف قیاس بہ ر ا می ہملہ بدل کرده باشند باقی حال طالب سند۔ استعمال با شیم (۱) اردو (۱) شرم۔ دیکھو از رم (۲) ایک حیوان دشتی کا نام افسور کہا گیا ہے اور صاحبان تحقیق اسکی صراحت فریدتہ ساکت اور ہم قاصرین۔

افسوس | بقول برہان و جامع و ناصری با و اد پہول بروزن محبوس (۱) بمعنی ظلم و ستم و جبرای و (۲) دریغ و حسرت و (۳) بازی و ظرافت و سخر و لاغ و (۴) نام شہر قیاوس و بقول بعض بمعنی چہارم لغت عربت۔ صاحب رشیدی فرماید کہ معنی دوم بالفتح باشد و بمعنی سوم بالضم و بحدف الف ہم آید۔ صاحب جہانگیری بذکر سہرہ معنی اول الذکر ہر کی بر آید و ہد (استاد ملیح سرخسی ۱۵) ای صدر نابی بولایت فرست نوید مغزول کن معینک سنخوس و زورنا رزہای بیشمار بافسوس می بردند آخر شمارا و لیکن از بہر ضرورت (حافظ شیرازی ۱۵) افسوس از ان کسان کہ ندانند ایتقد رذکر قرآن خوشست کہ یک لحظہ با ہم اند (ناصر خسرو ۱۵) برخیزید افسون سحر و افسوس کنند و انگی جز کہ ہمہ تنبل و افسون نخرند فرماید کہ معنی سوم بدون الف ہم آید صاحب سروری بمعنی سوم و چہارم قانع و برای ہر دو سندی آورده۔

گذشت و مجرد افسر نہادن ہم را دف آنت چشمی کہ حیران گشت بر رخسار زیبایش (اردو)
 (ظہوری ۵) کسی را کہ دل دست بر سر تلج پانا - حکومت پانا - پادشاہی حاصل کرنا
 ہند بہ فلک راز نعلین افسر ہند (اردو) تاجدار ہونا -

تاج پہنا نا - افسر یا قوت | اصطلاح - مرکب اضافی

افسر یا فتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر و بقول صاحب انسکتا یہ ازخو رشید باشد -
 این کردہ کہ معنی تاج یافتن و کنایہ از حکومت دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف
 و شاہی یافتن باشد (خرین اصفہانی ۵) است کہ سندی پیش نشد - بخیاں ما خلاف
 تواند شد کہ فرم افسر نقش قدم یابد بہ اگر گامی قیاس نیست و آفتاب را تاج یا قوت توان
 فرود آرا و مع استغنائی پاراؤ (ظہوری ۵) گفت کہ همچون یا قوت می درخشد (اردو) پیکو
 خوشافر قی کہ افسر یافت از خاک کف پایش بنوا آفتاب کے دوسرے معنی -

افستین | بقول برہان بکسر ثالث سکون نون و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بنون زدہ نوعی
 از بوی مادران کوہی است - گل آن بانوان و تلخی آن بصیر نزدیک است - در چشم رسو
 دارد - صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و سکون فا و فتح سین و کسر تائی فوقانی اسم رومی است و
 گویند لغت یونانی باشد بھربہ خرق و لغت مصر نوع زبون آنرا و تیسہ و نوع جلی آنرا
 ربل و بغارسی مرودہ و موی بخوشہ و ہندی مختبری و شتا رو گویند و آن نباتی است برای
 عمدہ و جگر و خصوصاً بہت فم عمدہ نافع - بقول شیخ گرم در اول و خشک در سوم - منفع قابض
 جالی لطف مجفف و منافع بیا ر دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا شہو

نام مستثنیٰ کہا ہے اور مردہ اور خرق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک قسم کی گہانس ہے جس کا پہول باپونہ کے پہول سے مشابہ ہوتا ہے۔

افسور | بقول صاحب اندکجوالہ فرنگ فرنگ بضم اول وثالث ذرا می ہملہ لغت فارسی است (۱) بمعنی شرم و خجالت و (۲) نوعی از حیوان دشتی است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم از معنی دوم این لغت ساکت حقیقت معنی اول جز این بنا کہ فارسیان از افسوس کہ می آید سین ہملہ را بر خلاف قیاس بہ رای ہملہ بدل کردہ باشند باقی حال طالب سند۔ استعمال با شیم (اردو) (۱) شرم۔ و یکھو از رم (۲) ایک حیوان دشتی کا نام افسور کہا گیا ہے اور صاحبان تحقیق اسکی صراحت فرید سے ساکت اور ہم قاصرین۔

افسوس | بقول برہان و جامع و ناصری با و اوچول بروزن محبوس (۱) بمعنی ظلم و ستم و سیراہی و (۲) درین و حسرت و (۳) بازی و ظرافت و سخر و دلاغ و (۴) نام شہر و قیاس و بقول بعض بمعنی چہارم لغت عربت۔ صاحب رشیدی فرمایا کہ بمعنی دوم بالفتح باشد و بمعنی سوم بالضم و بحذف الف ہم آمد۔ صاحب ہماگیری بذکر سرسہ معنی اول الذکر ہر کی براسد دہد (استاد علی سرخسی ۵) ای صدر نابی بولایت فرست نوہ مغزول کن معینک نخوس ذر و نا زہای بیشمار بافسوس می بردید آخو شمارا دکن از بہرہ و راہ (حافظ شیرازی ۶) افسوس از ان کسان کہ ندانند ایتقد رنہ کز قرآن خوشست کہ یک لحظہ باہم اندہ (ناصر خسرو ۷) برخوید افسون سخرہ و افسوس کنندہ و انگہی جز کہ ہمہ تنبل و افسون نخرندہ فرمایہ کہ بمعنی سوم بدون الف ہم آمدہ صاحب سروری بر معنی سوم و چہارم قانع و برای ہر دو سندی آورده۔

(حکیم انوری ص ۵۵) آخر انوستان نیاید از انک بملک و دوست مرثت افسوسی است چہ صاحب
 نامری نسبت معنی اول صراحت کند کہ معنی ظلم و ستم کردنست۔ بخمال با تسامح اوست کہ از ہم
 جامہ معنی مصدری پیدا می کند۔ خان آرزو در سراج آورده کہ این کلمہ است کہ در وقت درین
 گویند و معنی درین نیز و معنی بیکار کہ سخرہ گویند و بجا کہ برہان زکر معنی اول ہم کرده فرماید کہ آنچه
 بجاگیری معنی لارغ و سخر نوشتہ خطا است و آنچه رشیدی یعنی تسخر گفتہ غلط است و گوید کہ معنی چهارم
 غیر فارسی است۔ بہار بزرگ معنی دوم و سوم فرماید کہ دو واژہ تشبیہات اوست و با لفظ خوردن و دوشن و کھن
 مذکور متعلق صاحب مؤید گوید کہ معنی سخن دروغ است و ذکر معنی چهارم ہم کند مولف غرض
 کند کہ ہم جامہ فارسی زبان است و آنچه خان آرزو معنی بیکار آورده غلط کرده حیف است کہ سندی
 پیش نکرد و آنچه بجاگیری در رشیدی اعتراض کرده غلط است کہ استعمال جملہ معانی تذکرہ شدگان
 اہل زبان ثابت و فسوس مخفف این باشد و فوسیدن مصدرش کہ بجای خودش مذکور شود و آنچه
 صاحب رشیدی فتح اول را معنی دوم و ستم اول را معنی سوم مخصوص میکند موجب نیست و اتفاقاً
 محققین بالفتح باشد برای جملہ معانی و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است ذکر معنی چهارم
 کرده کہ لغت عرب باشد و معنی بیان کرده صاحب مؤید مجاز معنی سوم است و پس۔ در اربع
 (۱) ظلم۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ ستم۔ جو رنجی۔ بے رحمی۔ زبردستی (۲) افسوس۔ بقول
 امیر فارسی۔ مذکر۔ حسرت۔ رنج۔ تاسف۔ آپ فرماتے ہیں کہ کبھی حسرت و تاسف کی جگہ آہ
 اور آہ کے مثل یہ کلمہ زبان پر آتا ہے وہاں رنج کے معنی نہیں دیتا بلکہ حالت رنج کو ظاہر
 کرتا ہے (۳) ٹھٹھول۔ بقول آصفیہ (ہندی) ہنسی۔ طرافت۔ مذاق (۴) ایک شہر کانام

زبان عرب میں افسوس ہے جو قیاس سے منسوب ہے۔

افسوس غاسق | استعمال - صاحب صحفی کھانا لکھنؤ میں نہیں بنا۔

ذکر این کردہ کہ معنی صدای افسوس بلند شدہ | افسوس و اشتیاق | استعمال - صاحب

باشد (اثر فیضی سے) | آن ساز ناکہ چون زنی | صنفی ذکر این کردہ کہ معنی متأسف شدن

کوس بنخیزد ز جهان ہزار افسوس | (اردو) | باشد (اثر شیرازی سے) | خوش افسوسی نہ

صدای افسوس بلند ہونا۔

افسوس خوردن | استعمال - صاحب صحفی | آگہ و ناگہم درد بان دارو | (اردو) | افسوس

ذکر این کردہ کہ معنی متأسف و افسوس کردن | استعمال - متأسف ہونا۔

افسوس ناک شدن باشد (اثر شیرازی سے) | افسوس ریختن | استعمال - صاحب صنفی

لی ہمین و ابان و ضارع جهان افسوس خوردن | ذکر این کردہ و از سندیش کردہ اش (افسوس

چہ کہ شد بہ خوان ہستی میہان افسوس خوردن | فرد ریختن از دہان) | پیدا می شود کہ معنی ظاہر شد

(صاحب سے) | رد و ستان رفتہ چہ افسوس ریختن | افسوس و پیدا شدن صدای افسوس از دہان

با خود اگر قرار اقامت نداده ایم | (اردو) | باشد (حافظ شیرازی سے) | و اگر تم طلب نیم تم

افسوس کھانا - بقول امیر تأسف کرنا - اظہار

قلق کرنا - (ظفر سے) | جب کہی کرتے ہیں ہم نہ (اردو) | افسوس ظاہر ہونا - منہ سے نکلنا۔

سے میان احوال غم نہ ایک عالم اے ظفر فیکہ | افسوس فرو ریختن از دہان | استعمال

شکر کھائے ہے | آپ فرماتے ہیں کہ افسوس جہان است کہ بر افسوس ریختن مذکور شد۔

(ارو) دیکھو افسوس نچتن۔

افسوس کردن | استعمال - صاحب صفی من آہن شست (ارو) افسوس کرنا۔ (فوق)
 ذکر این کرده کہ معنی متأسف شدن است (۵) حال پر اس کے کر کے کچھ افسوس بخانا
 (حافظ شیرازی ۵) نرگش عربہ جوئی اپنا کیا اھلا لبوس پ

افسون | بقول برہان بر وزن افیون (۱) خواندن کلماتی یا شمر غراٹم خوانان سحران
 راجتہ حصول مقاصد خود (۲) یعنی حیلہ و تزویر ہم۔ صاحب نامری فرماید کہ خواندن
 کلماتی است بطریق غراٹم برای دفع چشم زخم و حفظ چیزی۔ و بقول صاحب رشیدی خیرک
 برای جادوی کسی بخوانند یا بنویسند و بقول سروری سحر است و حیلہ و فرماید کہ اوسون
 نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول بجوالہ رشیدی کردہ و معنی دوم را بجوالہ
 برہان نوشته فرماید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است بہا رگوید کہ بالفظ سبق و خواندن
 و وسیدن و گردن بستن۔ مؤلف عرض کند کہ انحصار این ہر چہا نیست کہ اولحقار و غایہ
 شود بالحد بلکہ بتحقق ما این اسم بامد زبان فارسی است معنی غریت مطلقاً و فسون سحر
 الف حقیق و اوسون بہ و او تبدل این (عرفی ۵) اوسون عاقبت بر میفرورم رو
 زرد و زمرج من بخار و وزخ و افسون کی است (۵) (ظہوری ۵) داد از چشمان کہ خون
 را با فسون بستہ اند (۵) آب از چشم ترم بر نیل جیون بہ اندہ (صاحب گلشن از سروری
 ۵) ہمہ افسانہ و افسون و بند است بہ بجان خواجہ کاینہار شیخند است (۵) (ارو) افسون
 بقول امیر (فارسی) مذکر (۱) جادو و سحر (۵) کیا ہاتھ من اس انھی گیسو کو لگاؤں

<p>خور و میش پنازین نہ فسون خوردن کجذب فسون جدائی بر اعضا و مید پناہر است کہ از سندیالافسون جدائی کجذب انقب اول پیدا عیبی ندارد (اردو) فسون جدائی کہ سکتہ میں</p>	<p>راہو طالب کلیم (۵) دم تیغ را ساحری شد پدین فسون جدائی بر اعضا و مید پناہر است کہ از سندیالافسون جدائی کجذب انقب اول پیدا عیبی ندارد (اردو) فسون جدائی کہ سکتہ میں</p>
<p>دہ جاد و ستر جو و شخصوں میں مفارقت پیدا کرنے اور جدائی کے لئے افسون نگر کرتے اور پڑھتے ہیں افسون خوان استعمال بقول بہار - مراد ف افسون پر دواز اسم فاعل ترکیبی است (نظامی)</p>	<p>دہ جاد و ستر جو و شخصوں میں مفارقت پیدا کرنے اور جدائی کے لئے افسون نگر کرتے اور پڑھتے ہیں افسون خوان استعمال بقول بہار - مراد ف افسون پر دواز اسم فاعل ترکیبی است (نظامی)</p>
<p>آن فسون خانان کہ در تن جان با فسون می دمند پیش آن لعل فسون خوان لب فسون بستہ اندہ از سندی پیش شدہ فسون خوان کجذب افسا اول پیدا است عیبی ندارد - (اردو) دیکھو</p>	<p>آن فسون خانان کہ در تن جان با فسون می دمند پیش آن لعل فسون خوان لب فسون بستہ اندہ از سندی پیش شدہ فسون خوان کجذب افسا اول پیدا است عیبی ندارد - (اردو) دیکھو</p>
<p>افسون خوردن استعمال بقول بہار - (اردو) فسون جاننا - و بحر معنی فریب خوردن است متعلق بہ معنی دوم لفظ افسون (مولوی معنوی ۵) زن بر وزن آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی خواندن فسون بانگ کا ی ناموس کیش پمن فسون تو نخواہم</p>	<p>افسون خوردن استعمال بقول بہار - (اردو) فسون جاننا - و بحر معنی فریب خوردن است متعلق بہ معنی دوم لفظ افسون (مولوی معنوی ۵) زن بر وزن آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی خواندن فسون بانگ کا ی ناموس کیش پمن فسون تو نخواہم</p>

<p>افسون ساز ترا صد کافرتان در بیل و ظاہر است کہ درین مصرع استعمال فسون بدون الف اول است یعنی ندارد (ارو و) (۱) افسون مینورده (حافظ شیرازی) مید کهرش فنی کرنا (۲) افسونگر - ویکھو افا -</p>	<p>(نشر) لب روزگار از غایت صدق افسون ہر بر رویش میدہ (عرفی) چراغ بزم تقیم نہ شمع اہل دہل کہ زو میدن افسون آن دین میرود (حافظ شیرازی) مید کهرش فنی کرنا (۲) افسونگر - ویکھو افا -</p>
<p>افسون شنیدن استعمال - صاحب صفی ذکر این کردہ کہ بمعنی باور کردن افسون و حیلہ بازی و در فریب آمدن باشد (خرین اصفہانی) (۳) مشغول فسون زدہ کہ در تیرہ خاک ہند نہ ہر کس نیات دولت دنیا فقیر شد نہ ظاہر است کہ ازین</p>	<p>و معلوم نشد نہ کہ دل نازک او مائل افسانہ کیست (ارو و) افسون پیونکنا - بقول امیر منتر پڑھ کر دم کرنا - (دراغ) پڑھا جو میرے وقت فوج تو نے منھ ہی منھ میں کچھ نہ پڑھی کبیر یا کچھ پڑھ کر افسون دستان پھونکا نہ</p>
<p>افسون شنیدن بحدف اول پیدا است یعنی ندارد (ارو و) فریب میں آنا - دھوکا کھانا - افسونگر استعمال - بقول بہار مراد فسون ساز مؤلف گوید کہ افسون کنندہ را گویند ام</p>	<p>افسون ژبند استعمال - بقول صاحب بمعنی افسون آتش پرستان باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است دیگر پیچ (ارو و) آتش پرستون کا افسون -</p>
<p>افسون ساختن استعمال - صاحب صفی فاعل ترکیبی است و زیادت یا می مصدری ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن باشد و بہار - افسون سازی استعمال - بقول بہار مراد فسون ساز انوشہ کہ بمعنی افسونگر و ہم سازی ہم کہ حاصل بالمصدر افسون ساختن است فاعل ترکیبی است (حشت اصفہانی ع) چشم (ظہوری) در ان شہری کہ باشد و کسٹر</p>	<p>افسون ساختن استعمال - صاحب صفی فاعل ترکیبی است و زیادت یا می مصدری ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن باشد و بہار - افسون سازی استعمال - بقول بہار مراد فسون ساز انوشہ کہ بمعنی افسونگر و ہم سازی ہم کہ حاصل بالمصدر افسون ساختن است فاعل ترکیبی است (حشت اصفہانی ع) چشم (ظہوری) در ان شہری کہ باشد و کسٹر</p>

<p>نظوری قدر افسونگر چہ باشد (نظامی ۵) ماری افسون گرگی دروہ سراماسی از سر بزرگی چہ عمریت کور اچندین خطرین بافسونگر می برد دروہ (اردو) بہیڑی کی سی مکاری۔ یعنی باید بسرو (اردو) افسونگر۔ ویکھو افسا۔ دھوکہ گہری دھوکہ بازی جس سے دوسرا شخص واقف بازی۔ فریب دہی۔ (جادو گرگی)۔ افسون بانی نہ ہو سکے۔ بھی کہہ سکتے ہیں۔</p>	<p>افسون گرگی استعمال۔ ذکر این بذیل مذکور افسون گرفتن در فراج استعمال صاحب گذشت (اردو) ویکھو افسونگر۔ اصطلاح۔ مرکب اضافی است</p>
<p>افسون گرگی استعمال صاحب گذشت (اردو) ویکھو افسونگر۔ افسون مسیحا اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ افسون در فراج باشد (فیضی ۵) افسانہ رفت (اسیری لاهیجی ۵) با آن لب جان بخش میر در علاجش پڑ افسون نہ گرفت در فراجش (اردو) کہ تودانی پڑ افسانہ افسون میخان توان گفت پڑ افسون کا اثر کرنا۔ صاحب آصفی سجوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ</p>	<p>افسون گرفتن در فراج استعمال صاحب گذشت (اردو) ویکھو افسونگر۔ افسون مسیحا اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ افسون در فراج باشد (فیضی ۵) افسانہ رفت (اسیری لاهیجی ۵) با آن لب جان بخش میر در علاجش پڑ افسون نہ گرفت در فراجش (اردو) کہ تودانی پڑ افسانہ افسون میخان توان گفت پڑ افسون کا اثر کرنا۔ صاحب آصفی سجوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ</p>
<p>افسون گرگی اصطلاح۔ بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ افسون در فراج باشد (فیضی ۵) افسانہ رفت (اسیری لاهیجی ۵) با آن لب جان بخش میر در علاجش پڑ افسون نہ گرفت در فراجش (اردو) کہ تودانی پڑ افسانہ افسون میخان توان گفت پڑ افسون کا اثر کرنا۔ صاحب آصفی سجوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ</p>	<p>افسون گرفتن اصطلاح۔ بقول بہار و صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ افسون در فراج باشد (فیضی ۵) افسانہ رفت (اسیری لاهیجی ۵) با آن لب جان بخش میر در علاجش پڑ افسون نہ گرفت در فراجش (اردو) کہ تودانی پڑ افسانہ افسون میخان توان گفت پڑ افسون کا اثر کرنا۔ صاحب آصفی سجوالہ صہبائی دہلوی فرماید کہ</p>

<p>در کلام اسیری لاجبی یعنی اشارهٔ اعجاز افسونی بقول بہار و در رستہ و انشائیہ میما بزبان فغانیش کردہ و بدین وجہ کہ مقصود شاعر از بیان تفوق اثر لب جان بخش یار بود و نحو است کہ اعجاز میما را اعجاز نام نہند (اردو) و گویند اعجاز میما -</p>	<p>افسون زودہ (محسن تاثیر - ۵) افسونی چشم نیم مستی است نہ آن ز کس ذوالنظار جادو ذوالنظار نام شخصی است کہ بسی را از اعدا بطعن نیزہ از جادو آورده صاحب اتند</p>
<p>افسون نمودن استعمال - صاحب معنی گوید کہ ذوالنظار نام او عوف بن الربیع ابن ذی النضر و وجہ تسمیہ او آنکہ او در سقن زن خود کہ او را خار ہم می گویند مقابلہ کردہ اکثری را بہ نیزہ زد بہلم نہ کنون ز دل لبدا افسون نمی شوی چہ کنم نہ ازین سند فسون نمودن بچند لف پیدا است عیبی نہ دارد (اردو) و گویند فسون کرنا و ہر کس از مجرمان او را پر سیدہ شد کہ کد کم ترا زخمی کرد گفت ذوالنظار - (اردو) فسون زدہ وہ شمنض جس پر جادو او منتہر کا اثر ہو چکا ہو -</p>	<p>افشا بقول بہار بالکسر معنی ظاہر و آشکار کردن و بالفظ دا و ن و شدن و کردن مستعمل - مولف عرض کند کہ لغت عربست صاحب منتخب ذکر این کردہ - فارسیان معنی حاصل بالمصدر یعنی ظاہر و آشکار استعمال کنند برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در لغت می آید (ظہوری ۵) و ز زبان قصہ پر دازان سخن کوتاہ شد نہ از آنکہ در افشائی گنج غم پنهان مانہ (ولہ ۵) بکام دشمن از افشائی راز دل نمی بردم نہ تلف حسرت اگر سحر و خون از آشک غمیزی نہ (اردو) افشا - بقول امیر فاش (برق ۵) خواب میں شکوہ دل پہ</p>

نه آيا هرگز نبدمر نه کے ہي افشا نه مرا از مر واپا

افشا دادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر عدل تو هر جا و در افشا (۱) و (۲) افشا ہونا۔
 این کردہ کہ بمعنی ظاہر شدن است (سجراکشی) اسکی مثال لفظ افشا پر کلام برتن سے گزری ہر
 (۵) سترازل و راز ابدی مدوحی چون دیکھو افشا۔

افشا دن | بقول انند بکوال فرنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی (۱) افشا دن و افشا دن
 و (۲) نیز بمعنی سخن فاش گفتن حیف است کہ نہ این پیش نہ شد و دیگر کسی از تحقیق ذکر این مصدر
 نکر و خیال منخف افشا دن بحدف رای مہملہ توان گرفت و معنی دوم مجاز باشد کہ سخن فاش گفتن
 مخاطب را افشا دن است طالب سند باشیم و بیان ماخذ این ہر افشا دن بایا ارو و
 دیکھو افشا دن۔

افشار | بقول برہان باشین لفظہ دار بر وزن دسار (۱) بمعنی افشا دن باشد یعنی آب
 از چیرمی بزور دست گرفتن و ریختن پی در پی (۲) ریزندہ نیز (۳) خلانیدن و (۴) امر
 بین معنی ہم معنی بخلان و بیفتا۔ و بریزو (۵) بمعنی مد و معاون و شریک و رفیق ہچون وز افشار
 و (۶) نام طائفہ از ترکان۔ غالب و ہلوی در قاطع برہان گوید کہ صیغہ امر بمعنی مصدر و قائل
 آوردن غلط است و بمعنی مد و معاون و شریک و رفیق ہم نیست و در ذر و افشا بمعنی مد و کار زدن
 نباشد بلکہ آنکہ وزور با مال گیر و چیرمی از وی بزور بتا ند و بگذارد۔ یعنی چنانکہ بپیش و تاب دادن
 جامہ نمناک آب گیرند ہچنین مال از دزد گرفت و نام قومی است از مغول ایرانیہ نہ طائفہ از
 از ترکان (الخ) صاحب جہانگیری ذکر معنی چہارم و پنجم و ششم کردہ صاحب رشیدی فرما

که قبیلۀ از ترکان و افشار بنده و امر با افشار دن و شریک همچون دزد افشار و د (۲) بمعنی د شام
 فحش - صاحب سروری آورده که پای پی ریزنده و افشار بنده همچون آب افشار و بمعنی جلا ننده
 همچون خارا افشار و نیز امر به سختن و نشردن و بمعنی بهرزه و فحش و هرزه گوینده و امر باین بمعنی نیز
 و صاحب نامری فرماید که بمعنی افشردن و جلا نیدن و بیفشاردن بمعنی معین و شریک و نام طائفه از
 ترکان که از اولاد افشار خان است که با افشار مشهور شد صاحب جامع ذکر معنی سوم و چهارم و
 پنجم و ششم کرده خان آرزو در سراج گوید که بمعنی افشار بنده و امر به افشار دن و فحش و د شام
 و شریک و قبیلۀ از ترکان - صاحب بهار عجم فرماید که چیزی که بزور سر نخه از هم افشردۀ شود چون
 سیم دست افشار و زردست افشار - الخ مؤلف - عرض کند که محققین تدقیق پسند و نازک
 خیال راه بحقیقت نبرده اند به تحقیق با افشار بزبادت الف و صلی در اولش فرید علیه قمار است
 و افشار اسم جامد فارسی زبان که مرکب یافته می شود از فش و آ و صاحب منتخب فرماید که فش در
 عربی زبان بالفتح و تشدید شین بمعنی بیرون شدن باد از شک و بهشتاب و دو شدن شیر از ناله
 و آروغ دادن و پیروی و زدوی کردن و جای جمع شدن آب و سفله و نادان و سخن چینی کردن
 (الخ) و آرا امر حاضر از آوردن که چون با اسمی مرکب شود افاده معنی اسم فاعل کند - پس درین
 ترکیب تشدید شین معجمه فش و مد الف امر باقی ماند و افشار بمعنی دو شیدگی آورده بصورت اسم فاعل
 ترکیبی قرار یافت و فارسیان آنرا بطور اسم جامد کنایه بمعنی ضغظه استعمال کردند که بقول منتخب
 بمعنی فشارش و سختی و تنگی باشد که در آیه دو شدن شیر است و تعلیق دارد با معنی حقیقی ماخذ همین
 است تحقیق معنی اول و مصدر افشار دن که می آید از همین اسم جامد وضع شد آنچه غالب دهلوی

گوید که صاحب برهان صیغه امر را بمعنی مصدری آورده درست نیست - فشار در اینجا اسم جامد است نه صیغه امر و ممکن است که بعد از آنکه ازین اسم جامد مصدری وضع کنیم امرش هم همین باشد آید که ذکرش بر معنی چهارم کنیم ولیکن در اینجا فشار را امر نتوان گفت بلکه اسم جامد و اسم مصدر باشد و بیچاره برهان و نیز بعض دیگر محققین نتوانستند که معنی اسم جامد را بصراحتی بیان کنند که ما کرده ایم و عادت شان است که اسم جامد و حاصل بالمصدر را بمعنی مصدری بیان می کنند از اینجا است که برهان مورد اعتراض غالب دهلوی شد - حالا عرض میشود نسبت معنی دوم که بقول برهان ریزنده باشد و صاحبان رشیدی و سروری و خان آرزو و سراج هم همین معنی را نوشته اند و صاحبها عجم همین معنی را بصورت مفعول ذکر کرده قول ما نیست که تسامح ایشان است که معنی فاعلی مفعولی از فشار پیدا نمی شود تا آنکه با اسمی دیگر مرکب نگردد باید که اول فشار را امر گیریم از مصدر فشار و دوباره آنرا با اسمی مرکب کرده اسم فاعل یا اسم مفعول ترکیبی قرار دهیم درین صورت البته معنی اسم فاعل از فشار پیدا شود ولیکن نمی شود که بدون ترکیب از مجرد لفظ فشار این معنی را پیدا کنیم قتال اکنون نظریاید کرد بر معنی سوم که بقول برهان خلا نیدن است و مقصودش از خلش باشد که حاصل بالمصدر خلا نیدن آمده طرز بیان او در کما همچنین است که در بیان حاصل بالمصدر بمعنی مصدری را استعمال کند بائی حال این معنی بیچ تعلق با ماخذ ندارد و جادار و که مجاز گیریم که بقول صاحب بحر خلا متعدي خلیدن و خلیدن بمعنی چیزی در چیزی فرو رفتن است و در انشودن هم گشتن هست در چیز معمول بزور فرو می رود و پس - نسبت معنی چهارم عرض کنیم که امر است از مصدر فشار دن که می آید و شامل بر همه معانی آن در کمال اسمعیل

(س) بنواک پات که آب حیات از وی بچکد: اگر مسوده شعر من بیتا ری: و
 معنی پنجم با یاخذ تعلق کلی دارد که نقش بمعنی پیر روی و زری کردن هم آمده چنانکه بالا مذکور شد
 اگر چه در ماده این تخصیص است با دزد و لیکن فارسیان این را بطور عام بمعنی مدد و معا
 و شریک و رفیق گرفته همچون دزد و افشار بمعنی معاون و دزد آنچه غالب دهلوی دزد و افشار را بمعنی مخا
 و د گرفته متعلق باشد با معنی اول افشار و ازین لازم می آید که معنی پنجم نباشد و ما برای معنی بیان کرده
 غالب از مولوی معنوی سندی هم یافته ایم (س) و لم دزد نظر او دزد آن دزد و پنجم آن دزد
 و دزد و افشار چیست: بالا عرض می شود نسبت معنی ششم که اتفاق اهل تحقیق است که نام
 طائفه است از ترکمان و صاحب ناصری وجه تسمیه این طائفه بیان کرده است که بالا مذکور
 شد که مورث اعلامی این طائفه او شارخان نام شخصی بود پس لفظ او شار که جزو نام او است
 به تبدیل از و یا تا (مطابق معاهده فارسی همچون و آم و نام) اسم قبیله مذکور شد - مهند صا
 لغات ترکی هم صراحت کرده که نام قومی از ترکمان قزلباش باشد آنچه غالب دهلوی بترویج
 این معنی زحمت برده است و این نام قومی از منول ایرانیان پنداشته بتحقیق نرسیده و اگر فرض کنیم که
 در ایران هم نام قومی از منول باشد دلیل عدم وجود نام قومی از ترکمان قزلباش نباشد - بحر
 قول غالب دهلوی برخلاف همه محققین و خصوصاً محقق لغات ترکی اعتبار را نشاید و آنچه صا
 رشیدی در خان آرزو معنی هفتم را ذکر کرده حیف است که سندی پیش نکرده و از محققین فراموش
 خصوص کسی با او نیست و اگر معنی پنجم را تسلیم کنیم تو انیم قیاس کرد که مجازاً متعلق باشد بمعنی
 سخن چینی که بر لفظش در همین بحث گذشت (اردو) (۱) دباؤ - بقول آصفیه بوجه - زود

و آب (۲) پلکنے والا ٹپکانے والا پنچوڑنے والا - (۳) غلش بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
تکلیف کی پین - کھٹک (۴) پنچوڑ - چو - پنچوڑنے اور پیونے کا امر (۵) تہ - سعاد - شریک
رفیق - (۶) ترکون کے ایک طائفہ کا نام انتشار ہے جو اوٹار خان کی اولاد سے سمجھا جاتا ہے
(۷) فخش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - گالی دشنام - پیو وہ کام

انتشار دن | بقول صاحب بحر بالغ وری مؤید گوید کہ مراد فیلیدن باشد مؤلف عرض
موقوف (۱) آب بزور دست از چیزی گرفتن کند کہ ما بلفظ انتشار حقیقت و ماخذش ذکر کردیم
و یختن و (۲) این محکم کردن کامل التصریف و این مرکب است از همان اسم جا بد پس معنی حقیقی
مضارع ابن انتشار در صاحب نواد نسبت معنی چیزی را تنگ گرفتن و زور کردن و بقصد انداختن
اول فرماید کہ چیزی را سخت بهم گرفته زور کردن است و مجازاً بزور پنجه از چیز آبدار آب برآوردن
آخلاصه آن بیرون آید و (۳) خلاصیدن - باشد فارسیان استعمال این برای چیزی غیر آبدار
فرو بردن چیزی بر چیزی و نسبت معنی دوم و نیز برای انسان هم کرده اند چنانکہ در لغات
گوید کہ محکم و استوار شدن و کردن است - مثلاً این آید و این قریب است بمعنی حقیقی و معنی دوم
موارد و معنی اول زور پنجه را داخل کند یعنی زور و سوم بکار آن پنجه صاحب بحر یاری را داخل محکم
پنجه خلاصه آن بر آوردن و فرماید کہ انتشار محال دوم کرده درست نیست ما در این خصوص
بالصدا این است - بہا نسبت معنی اول گوید صاحب نواد اتفاق است - بالجلد اصل انتشار
کہ ترجمہ این در عربی عصر است و صاحب منتخب بدون الف چنانکہ بلفظ انتشار صراحت کرده ایم
نسبت عصر گوید کہ نشر دن انگور و جز آن - و صاحب انتشار دن و انتشار دن بحدف الف و دوم مخفف

این کہ می آید (اردو) (۱) پنچوڑنا (۲) جمنّا [افشا شدن] استعمال - صاحب آصفی ذکر
 جمنّا - جیسے قدم جمنّا - قدم جمنّا - بقول آصفیہ این کردہ کہ معنی ظاہر و آشکارا شدن است
 پافشردن کا ترجمہ محکم ہونا - استوار ہونا - محکم (تائید ہونے) قناری و محبت با معنی
 کرنا - استوار کرنا - مضبوط کرنا (۳) چبونا - ٹھونسا می با ختم پہنان پرخنی آمد برون از پرزہ و آن
 افشارون کسی [استعمال - معنی تنگ و دربر راز افشا شدہ (اردو) افشا ہونا -

اگر فتن کسی را کہ بجای معنی اول لفظ افشار است [افشا کردن] استعمال - صاحب آصفی ذکر
 (صاحب ۵) سخت می خواہم کہ در آغوش این کردہ کہ معنی ظاہر و آشکارا کردن باشد
 تنگ آرم ترا ہر قدر افشردہ دل را بیفشارم والد ہروی ۵) من نیز ہر آنچہ ترو اخطا دل
 ترا (اردو) چٹنا - پٹنا - گلے لگانا - داشت بر تو کردم افشا (اردو) افشا کرنا -

افشارون (۱) مسودہ شعر [مصدر مصطلحی] افشاگر [اصطلاح - بقول صاحب بحر و ہما
 مرکب افغانی - معنی غور کردن و خلاصہ و ریاضت فتن معنی آشکارا کنندہ (میرزا جلال الدین اسیر ۵)
 از مسودہ شعر باشد - صاحب موارد در افشار اگر آہی کشم افشاگر مصدر را زنی گردوید اگر مفرگان
 معنی خلاصہ بر آوردن ہم نوشتہ و این بجای معنی زخم بر ہم پر و زنی گردوید مولف گوید کہ اگر
 اولش باشد (نجیب الدین گلپایگانی ۵) بجای کلمہ ایست کہ با اسمی مرکب شدہ افادہ معنی ناک
 پاست کہ آب حیات از وی بچکد اگر مسودہ شعر من کند و اگر این را مخفف گرای گیریم کہ امر مصدر
 پیشاری (۲) (اردو) مسودہ شعر پر غور کرنا و اسکا اگر آیدن است جا دارد (اردو) افشا
 خلاصہ معلوم کرنا - اسکا مطلب سمجھنا - کرنے والا -

افشان | بقول بیار (۱) آنچه بر کاغذ و جز آن از طلا و نقره مملوک کنند و این را در عرف افشان
 بخار گویند و (۲) کاغذ و جز آن که بر آن افشان کرده باشند و کاغذ را افشان و کاغذ را افشانی و
 کاغذ افشان و کاغذ افشانی هر چهار مستعمل و افشان کاغذ انواع است بعضی را افشان سر مور
 و افشان خشم مور گویند و بعضی را آپاشه خوانند - بهر تقدیر با لفظ و اشتقاق و شدن و کردن مستعمل
 همان آرزو در سراج فرماید که با شفع (۳) افشانده و (۴) امر با افشاندن و کاغذ را که ز افشان
 گویند بدان سبب که اوراق طلا و نقره را حل کرده بر آن ریخته و افشانده و صحیح کاغذ را افشان
 یا کاغذ افشانی یا کاغذ را افشانی بزیادت باشد و کاغذ افشان بدون یای نسبت بنظر نیاید
 و هم او در چراغ گوید که افشان آنچه بر کاغذ کنند از طلا و نقره و شکر و غیره کاغذ و آنچه بدان
 مانند که بر آن افشان کرده باشد - صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چهارم فرماید که چیزی که افشانده
 شود و صاحب مؤید نوشته که ریزان و ریزنده و بریز مولف عرض کند که این بکتاب است
 از فیش و آن - صاحب برهان گوید که فیش بافتح و فارسی زبان بمعنی پریشان باشد و بقول
 خان آرزو در سراج بحواله قوسی یعنی زینت و نمایش هم پس فارسیان الف و نون را در
 آخرش و الف و صلی در اولش آورده افشان کردند که مزید علیه فیش باشد بمعنی پریشان و برگشته
 یا زیب و زینت و مجازا مستعمل شد بمعنی اول که عمل افشان - کاغذ و چهره را زینت بخشد و
 رشحات زرد و طلار پریشان کند و همین است اسم جامد و اسم مصدر را افشاندن و افشانیدن
 که می آید حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که بیار و خان آرزو ذکرش کرده به تحقیق ما افشان
 بمعنی کاغذ یا چیزی دیگر افشان کرده شده - نیامده - کاغذ افشان و کاغذ افشانی و کاغذ

زرافشان و کاغذ زرافشانی بقاعدہ فارسی درست است مخفی مباد کہ تخصیص زر با افشان چنانکہ
 بہار گفتہ درست نیست کہ افشان شجر فی ہم ہما شدہ رسیدہ و خان آرزو ذکرش کردہ و تخصیص
 کاغذ چنانکہ خان آرزو کردہ درست نباشد کہ افشان بر غیر کاغذ ہم می شود از اینجاست کہ بہار پیشتر
 کردہ - یعنی سوم بیان فرمودہ محققین نازک خیال نتیجہ تسامخ افشان باشد کہ خیال اسم فاعل
 ترکیبی در امر حاضر معنی فاعلی را ذکر کردہ اند و این نمی شود تا آنکہ امر حاضر با سہمی مرکب نگردد و چون
 کاغذ زرافشان کہ درین تمثیل زرافشان معنی افشان زر دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و این
 معنی در مجرد لفظ افشان نیست اکنون باقی ماند معنی چہارم و آن امر حاضر مصدر افشانند افشان
 است و بس - اقسام افشان بمعنی اول و استعمال این لفظ با مصداق و رنرس و تحقیقات می آید (ص ۱۰۰)
 ۱۔ بین بد و لبش خط عبیر افشان را اینکہ چون شراب برون دادہ و از پہنان را بہ تحقیق
 با افشان یعنی (۱) گریہ آمد و این استعارہ باشد (نہروی ۱۰۰) زود پر نخل ہوس نے بارہما ند
 نہ برگ ہار لڑا ہرست چہین گرمی دہد افشان ماہ (اردو) (۱) افشان - بقول امیر (فارسی)
 موشت - عورتین نقیش یا گوشتے کو باریک کتر کے آرایش کے لئے ماتھے پر چھتی اور بالوں پر
 پہنرتی ہیں (امیر زاد میر ۱۰۰) لیلای شب کے حسن کی دولت جوٹ گئی یہ افشان جہین سے
 مہر و افشان کی چہٹ گئی یہ (بحر ۱۰۰) بالوں پر افشان جو مٹھوڑی سی چھڑک دی یار نے یہ ہر
 عارض کی کرن ہر موے کا کل ہو گیا یہ افشانی کاغذ کا ذکر بہی امیر نے فرمایا ہے - یعنی افشان چھڑکا
 ہوا کاغذ افشترہ امیر افشانی کاغذ پر ایک رقمہ اور گیارہ اشرفیان اس پر رکھو کہ ہیڈین ص ۱۰۰
 آئینہ نے نگہا ہتھ کہ چھڑکا کہ کسی رنگ یا کوئی چمکدار چیز چھڑکی ہوئی - چاندی سونے کا برادہ

جو آرایش کے واسطے ماتھے وغیرہ پر چھڑکتے ہیں (۲) افشانی کا غد - افشانی چہرہ - مذکر (۳) چھڑکتے والا - اسم فاعل (۴) چھڑک - امر حاضر - (۵) گریہ - مذکر -

افشان چشم مور | اصطلاح - بقول افشان داشتن | استعمال - صاحب صاحب بحر عجم مراد افشان سمر مور کہ آصفی ذکر این کردہ و سندش همان است کہ می آید نوعی از افشان کہ بر کاغذ وغیرہ کند و بر افشان چشم مور از کلام محمد قلی سلیم گذشت کہ این را در عرف افشان غبار گویند چشم مور و بمعنی افشان دار بودن است (اردو) افشان و سمر مور بایشی بسیار خورد و وریدہ اطلاق کیا ہوا ہونا -

کند و آستہ ہم ذکر این کردہ (ربیع و غطا) افشاندن | بقول صاحب مور و نولود | جو حرف دائہ خالص قلم مذکور می سازد و ورق و بہاردا) یعنی نخیتن و پاشیدن صاحب بحر عجم را گریہ ام افشان چشم مور می سازد و خان آرد و ذکر این کردہ فرماید کہ مخفف افشانیدن و کاغذ افشان در چراغ ہم این را آورده (سلیم ۵) صنوف و مضامین این افشانہ مولف عرض کند کہ این رنگین خوان خود سلیمان جلوہ داد و از سرشاک مرکب است از افشان و علامت مصدر و ن عا جزان افشان چشم مور داشت و بہار ہم نہ و ما بر افشان ذکر ماخذش کردہ ایم و معنی حقیقی این لفظ افشان سند این آورده (میرزا عبد الغنی پریشان پس افشاندن مصدر است از ہمین اسم قبول ۵) بمحو جم گوی پریشانہ است دیوانم جاد و اسم مصدر بمعنی پریشان کردن و معنی مخفف و پاشیدن از معنی حقیقی پیدا شد مخفی مباد کہ افشانہ (اردو) نہایت باریک افشان - مونث - بدون الف اول اصل باشد و افشاندن

زیادت الف وصلی مزید علیہش کہ حقیقت این
 بر افشان مذکور شد و ضرورت ندارد که این را
 مخفف افشانیدن گیریم بلکه مراد ف آن است (آمی ۵) رقم شکین فشا مذکک را رقم غالباً
 در افشاندن یا بی تختانی قبل علامت مصدر
 زائد باشد و افشانی حاصل بالمصدر نیست
 که بجای خودش می آید (اردو) چهر کنا -
 (۲) افشانیدن - بقول صاحب موارد و نواد
 و مؤید یعنی نشان کردن - صاحب بحر عمیم ذکر
 این کرده (توزین الصنفانی صحیح) جبریل باین حرکت
 نفرد است که بیان را در پروانه شدت و رتبه هم یا
 فشانم بد (جای ۵) گردست و در هزار چشم
 در پای مبارکت فشانم ذیعی ندارد که ازین سند
 افشان جان پیدا است که بدون الف اول است
 و این مجاز معنی تحقیقی است که یعنی اول ذکرش کردیم
 (اردو) نشان کرنا - چهر کنا -
 (۳) افشانیدن - بقول موارد و معنی نوشتن همچون
 رقم افشانیدن مؤلف عرف کند که نور نفرموده
 هم ذکر این کند و هر دو از کلام حکیم خاقانی مذکور شده

(۵) رزمی کہ بود خلاص کافی پند آواز دہجہ ڈالنا۔

برفشان پند مولف عرض کند کہ این سند برفشان (۸) افشاندن - بقول صاحب موار و معنی
است نہ افشاندن طالب سند دیگر با شیم بالکل کاشتن - چون تخم افشاندن - انہم متعلق و مجاز
این ہم مجاز معنی حقیقی است (اردو) روپیہ یا معنی حقیقی است - (صائب ۵) ہر کسی تخمی
آشرفی وغیرہ کو انگوٹھے کی حرکت سے اڑا کر پکنا ہوا کاشناک افشاند و مادہ انجان پند انداز نجیر و زانا
(۶) افشاندن - بقول صاحب موار و معنی ہر کاشناک (اردو) ہونا۔

چون چلہ افشاندن دیگر کسی از محققین مصادرت (۷) افشاندن - بقول صاحب موار و معنی ہر
این نکرد و این ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی است - چون رخت افشاندن و رخت افشاندن -
(حسین ثانی ۵) بی عتاب تیر ہر سو شمشیر (۵) ہر گاہ تا شیر غم را داد و آں غوم
افگندہ ام پند ارشت ہر چون برکات شادی - رخت افشاندن - رخت افشاندن (اردو)
افشاندہ ام (اردو) لگانا - باندہ شمشیر (۵) ام و پر شمشیر رخت افشاندن
کمان پر لگانا - باندہ صفا۔

(۷) افشاندن - بقول موار و معنی رخت افشاندن - عرض کند کہ این ہم متعلق و مجاز معنی حقیقی
ہمچو افشاندن پر تو دافشاندن خاکہ بر سر - است (اردو) پڑنا۔

افشاندن جرمہ - دیگر کسی از محققین مصادرت (۸) افشاندن - بقول صاحب موار و معنی
این نکرد و سند ہر کی بجای خودش در زمین پر دافشاندن است چون افشاندن دست از خیر
می آید و این ہم مجاز معنی حقیقی است سند اردو - مولف گوید کہ بخیال افشاندن دست از خیر

<p>چا ولی کند - صراحت کامل این بر آشناندن غل متعلق گرداند (مولوی منوی ۵) طبع سیر می آید - (اردو) اسانا - پچوڑنا - و یکھو آمد طلاق از وی بر انداخت پست بروی کرد (افشاندن غل)</p>	<p>بہتر از برداشتن است کہ معنی مجاز را با حقیقی متعلق گرداند (مولوی منوی ۵) طبع سیر می آید - (اردو) اسانا - پچوڑنا - و یکھو آمد طلاق از وی بر انداخت پست بروی کرد (افشاندن غل)</p>
<p>دست از وی نشانید (اردو) کہنیا - چٹکنا (۱۱) افشاندن - بقول صاحب موارذ معنی کردن چنانکہ افشاندن کرشمہ (عرفی ۵) کلام (اردو) دیکھو آستین افشاندن -</p>	<p>دست از وی نشانید (اردو) کہنیا - چٹکنا (۱۱) افشاندن - بقول صاحب موارذ معنی کردن چنانکہ افشاندن کرشمہ (عرفی ۵) کلام (اردو) دیکھو آستین افشاندن -</p>
<p>افشاندن اشک مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - همان است کہ بر اشک افشاندن دشمنان تو ام نہ دو صد کرشمہ پیشاند در مبارکنا گزشت (اردو) دیکھو اشک افشاندن -</p>	<p>افشاندن اشک مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - همان است کہ بر اشک افشاندن دشمنان تو ام نہ دو صد کرشمہ پیشاند در مبارکنا گزشت (اردو) دیکھو اشک افشاندن -</p>
<p>افشاندن بال مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی گریز مرغان است یعنی رنگین (۱۲) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>	<p>افشاندن بال مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی گریز مرغان است یعنی رنگین (۱۲) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>
<p>افشاندن پرتو استعمال - مرکب اضافی ہوا جدا شدہ غلہ خالص بزمین می افتد - دہم (۱۳) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>	<p>افشاندن پرتو استعمال - مرکب اضافی ہوا جدا شدہ غلہ خالص بزمین می افتد - دہم (۱۳) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>
<p>افشاندن پرتو استعمال - مرکب اضافی ہوا جدا شدہ غلہ خالص بزمین می افتد - دہم (۱۳) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>	<p>افشاندن پرتو استعمال - مرکب اضافی ہوا جدا شدہ غلہ خالص بزمین می افتد - دہم (۱۳) افشاندن بقول صاحب موارذ معنی صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن غلہ مؤلف گوید کہ انہم متعلق و مجاز معنی گریزین آنا - بقول آصفیہ پرنڈو کا پر جھاڑنا -</p>

چنانکه ظهوری گوید (ه) آفتاب عشق عالم
 نشانده روی گوید (ه) آفتاب عشق عالم
 شدیه روزی گذشت به از سودا شام پر تو
 بر سخن شمر معنی متعدی و معنی نشانده در اینجا
 بر سخن نشانده ایم چون برون آمد که را ای
 مجاز معنی حقیقی است (ظهوری ه) بر سر
 بجائی می رود و پر تو دیدار بر بام نظر نشانده ایم
 کوی خرابی جان و دل گردیده فرش به از نهال
 مخفی مباد که معنی نشانده در بین جابجا معنی
 آرزو و بر خود شمر نشانده ایم (ه) (اردو) پهل گانا
 حقیقی است که بلفظ نشان گذشت (اردو) شمر حاصل کرنا -

پرتو ڈالنا - سایہ ڈالنا -
 نشانده جان | مصدر اصطلاحی معز

نشانده تازه روی | استعمال - معنی
 تازه رو کردن و تازگی بخشیدن و معنی نشانده
 ورنیجا مجاز معنی حقیقی است (ظهوری ه) و از عرفی هم یافته ایم (ه) در صتم نیست که
 بروی گریه من خندید غنچه او به صد باغ تاز و ریای تو جان نشانده به یک می آید از
 روی نشانده به یکجا (ه) (اردو) تازگی نختا - دیدن بالای تو خوش (ه) (اردو) جان نشانده
 نشانده تخم | استعمال - مرکب اضافی کرنا - صاحب آصفیه نے پھر کنا پر جان پر
 معنی کا تخم تخم است که تخم را بر زمین می ریزند
 می نشانده معنی نشانده در بین جابجا معنی نشانده جان جمده | استعمال - مرکب اضافی

است از معنی حقیقی و سند این بر معنی هتم لفظ
 نشانده گذشت (اردو) تخم بونا -
 معنی هتم نشانده (عرفی ه) از جرعه نمون

(اردو)

اگر بنجاک افشاغم بہ دریای محیط از دشتی گذرنا
(طالب ۵) ماصبوحی طلبان صوفی صافی او پر لگانا۔

نقسیم بہ جبرعہ بر صبیح فتان لب میخوارہ مانہ (۱۰) افشاندن چیری از آستین (مصدر

۵) اگر شراب خوری جبرعہ فتان بر خاک (اصطلاحی) ظاہر کردن آن چیز باشد و عرضہ

از ان گناہ کہ نفعی رسد بغیر جہ پاک بہ (ارو) داودن آن چنانکہ غنی گوید (۵) ہزار حسن

گھونٹ پینینا۔ بقول آصفیہ شراب مقدار کہ شعرم ز آستین افشانند کہ روضہ روضہ گلیم

جبرعہ زمین پر ڈالنا تاکہ اسکے نشہ میں فرق نہ ہو (۱۰) از دماغ می رویدہ افشاندن درینجا متعلق

یا نظر نہ لگ جائے۔ شرابیوں کا دستور ہے معنی حقیقی است (ارو) کسی چیز کو ظاہر

کہ جب وہ شراب پیوے ہین تو اسہین سے ذرا کرنا۔ پیش کرنا۔

زمین پر گرا دیتے ہین (خیر ۵) کیا خاک پر افشاندن خاک استعمال۔ مرکب اضافی

ساقی ہین ساقی کی شوخیان بہ پینکے زمین پر معنی افکندن و انداختن خاک است و

میری نسبت کے گھونٹ ہین بہ متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (وحشی جو سقانی

افشاندن چلہ بہ کمان (مصدر اصطلاحی) ۵) پینچان گشتہ ام از نصفہ کہ می افشاغم

مرکب اضافی یعنی افشاندن و بستن چلہ پر خاک کو ی تو باداد صبار بہر خوشی (ارو)

کمان است و کمان را زہ کرین متعلق یعنی خاک ڈالنا۔

ستہم افشاندن۔ سند این چہرہ بنجا مذکور افشاندن خزان (مصدر اصطلاحی) مرکب

شد (ارو) چلہ چڑھانا۔ بقول آصفیہ اضافی یعنی دور کر دین خزان باشد و این

متعلق و مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ۵)

خوش آنکه باو بهار وصال افتادند ز نخل گلشن

امید ما خرافانی چند (اردو) خزان کو مفت کرنا

افشا ندين خورشيد و ماه | مصدر صطلک

مرکب اخافی - کنایہ باشد از روشن کردن -

(ظہوری ۵) شیعہ اقبال شہستان تمنا درگرفت

یک جهان خورشید و مبر بام و دور افشاندہ ایم

(اردو) روشن کرنا۔

افسانہ دن خون

اضافی - بمعنی رکبتیں خون است کہ متعلق و مجاہد

معنی حقیق است (عربی) گرنہ اظہار حقیق

می کند از کشتن حیدر: خون مرغان ز چرخ و چنگ

باز آفتاب و ماه و نوری سے خون دل پر خاک

می افشایم از دولا بچشم بنامرا سودای آن

چاه زرخندان آمد استغ (اردو) خون چهر

افتادنی دامن از خیری

بیرک اضافی - کنایه باشد از اعراض و کنار آمدن

100-717

1677

<p>افشاندن دست و پا مصدر اصطلاحی</p>	<p>کہ گذشت و افشاندن گوہر و گہر کہ می آید و این</p>
<p>مرتب اضافی یعنی دست و پا زدن باشد کہ در</p>	<p>مبتلع بہ معنی دوم افشاندن است (عرفی ۵)</p>
<p>وقت نزاع بسبب و مانند آن بتوقع آپ صاحب</p>	<p>گردول اہل حقیقت در از افشانند زاہ از دامن</p>
<p>موارد بر مبنی چہارم افشاندن ذکر این کردہ در باب</p>	<p>دل گرد مجاز افشانند (اردو) گوہر شمار کنا</p>
<p>پس از کشتن خلاصی و در بندہ شیعہ</p>	<p>چہرہ کتاہی کہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ چہرہ کتا قبول کاشی ۵)</p>
<p>باقراۃ مبادا دست و پائے در دم جان کندن</p>	<p>آصفیہ بمعنی شمار کنا متعل ہے۔</p>
<p>افشاندن (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔</p>	<p>افشاندن دُر د استعمال - مرتب اضافی</p>
<p>افشاندن دو دِل بر روی دعا و عاملہ</p>	<p>است بمعنی انداختن و انگندن دُر و دِخواری</p>
<p>افشاندن درینجا متعلق بمعنی حقیقی است</p>	<p>۵) خندہ شیرین بجام تلخ در کار است بازہ</p>
<p>داین کنا یہ باشد از سوثر کردن دعا و دعا بصدد</p>	<p>در دجام تلخ کامی بر شکر افشانند ایم ۵) (اردو)</p>
<p>دل کردن (عرفی ۵) نور عل و ادب شمع صفائی</p>	<p>دُر و چہرہ کنا۔</p>
<p>دول افشاندن بروی دعا ۵) (اردو) صدق</p>	<p>افشاندن دست بر چہری مصدر اصطلاحی</p>
<p>دل سے دعا کرنا۔</p>	<p>مرتب اضافی ہر ادف افشاندن دامن از چہری</p>
<p>افشاندن راحت مصدر اصطلاحی</p>	<p>است کہ گذشت (ظہوری ۵) از تو غیر از تو</p>
<p>مرتب اضافی - بمعنی راحت رساندن است</p>	<p>نمی خواہد ظہوری ہیچ چیز دست بر ہر آرزوی</p>
<p>دستعلق بہ معنی نہم افشاندن شد این ہمد را بجا مذکور</p>	<p>مختصر افشانند ایم ۵) اشارہ این بر مبنی دہم لفظ</p>
<p>شد (اردو) راحت پہنچانا۔ راحت بخشنا۔</p>	<p>افشاندن گذشت (اردو) ہاتھ کھینچنا۔</p>

افشاندنِ رحمت | مصدر اصطلاحی - مرکب
 و این مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (عرفی) ^۵
 اضافی بمعنی مورد رحمت کردن و متعلق بہ نفع
 افشاندن سدا این ہمدراشجا مذکور شد (اردو) ^۵
 زلف ایاز افشانند (اردو) سلسلہ جنبانی کرنا
 رحمت نازل کرنا۔

افشاندنِ رقم | مصدر اصطلاحی - مرکب
 اضافی کہ معنی رقم کردن و نوشتن باشد مانند
 این بر معنی سوم افشاندن کردہ ایم و سندین ^۵
 ہمدراشجا مذکور (اردو) لکھنا تحریر کرنا
افشاندنِ زلف | مصدر اصطلاحی - ^۵
 چھڑکنا - جیسے نمک چھڑکنا۔

افشاندنِ غمیر | استعمال - مرکب اضافی
 آن و این متعلق و مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد
 (صائب) ^۵ بیا در جلوہ ای سرور و ان تا
 جان بقیٹا غم بہ بقیٹان زلف کا فرکیش تا ایان
 بقیٹا غم بہ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔ یہ
 محبوبون کے ناز و ادا میں داخل ہے۔
 غمیر چھڑکنا - خوشبو پھیلانا۔

افشاندنِ سلسلہ | مصدر اصطلاحی - ^۵
 مرکب اضافی - بمعنی حرکت دادن سلسلہ خیریت
 افشاندنِ غلہ | استعمال - مرکب اضافی (۱)
 بمعنی رنجیتن غلہ از بالا زیر تاخس و خاشاکش

افشاندن کرشمہ مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی	در هوا بہ پردہ غلہ خالص بر زمین بلند ہونے سے
یعنی کرشمہ کردن است و مجاز معنی حقیقی و سدا این معنی یا زد ہم افشاندن گذشت (اردو) کرشمہ کرنا افشاندن گرد استعمال - مرکب اضافی	طریقہ فلاحان ہند و عجم و معاصرین عجم استعمال این کنند غلہ را بباد دادن مرادف این و (۲) غلہ را بہ غلہ افشان و چا ولی صاف و
متعلق و مجاز معنی حقیقی است بمعنی دور کردن گرد و من وجہ بمعنی دواز دہم افشاندن تعلق دارد و سدا این از کلام عربی بر افشاندن در گذشت (اردو) گرد چٹکنا -	پاک کردن ہم کہ بعربی نصف خوانند - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) بھوسی اڑانا - یہ دکن کا محاورہ ہے یعنی غلہ کو بلند پرستے گر اگر صاف و پاک کرنا تاکہ ہوا سے بھوسی
افشاندن گلاب استعمال - مرکب اضافی متعلق بمعنی حقیقی افشاندن است بمعنی پاشنا	و غیرہ اڑ جائے - اور غلہ خالص زمین پر گرے - حضرت امیر نے اس کو سانا کہا ہے
گلاب (عربی) شاد حسن ازان خون شہید ان طلبید نہ کان گلابیت کہ در دا ناز افشانند (اردو) گلاب چٹکنا -	(۲) پھوڑنا - افشاندن قطرہ استعمال - مرکب اضافی است متعلق بمعنی حقیقی (عربی) کہ ام
افشاندن گوہر و گہر مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - مرادف افشاندن دُور است کہ گذشت (عربی) انچہ در انجن اہل صفا جلوہ کند نہ دست ہر زردہ بر و گوہر از افشانند	قطرہ خوی لیلی از جبین افشانند کہ گاہ گزیدہ از دوشیم بمنون شد نہ (اولہ) عرق شبنم تخلہ است ہر آن قطرہ خوی نہ کہ سمند تو بگاہ تک و تا ز افشانند (اردو) قطرہ ٹپکانا

باجت گهر عجز و نیاز افشاند به حسن مغرور
بر و طغنه زند بهت و ناز افشاند (اردو) ناز
بر و در این ناز افشاند (اردو) گوهر چرکنا و ادا کرنا -

گوهر نثار کرنا -
افشاندن نغمه از لب | مصدر مطلق

افشاندن لب از گفتار | (مصدر مطلق) مرکب اضافی یعنی آغاز کردن نغمه باشد و

مرکب اضافی کنایه باشد از ساکت شدن

سرودن مجاز معنی حقیقی است (عرفی ۵)

از ظهوری ۵) بحمد الله عمل نگذاشت بچشم علم را

اثر نیش دهد و در دل ریشم عرفی ۵) مطرب آن
ضائع ۵) لب از گفتار افشاندم بکردارم در آردن نغمه ترک لب ساز افشاند (اردو) گانا

افشان ساختن | استعمال - صاحب صفتی
(اردو) خاموش هونا -

افشاندن مرهم | مصدر مطلق مرکب
و کرا این کرده که مراد افشان کردن است

افشاندن مرهم بر زخم است
افشاندن مرهم بر زخم است

صاحب مواردند این را به معنی سوم افشاندن
صاحب مواردند این را به معنی سوم افشاندن

مستحق کرده تاج اوست ماسدی از کلام
مستحق کرده تاج اوست ماسدی از کلام

جمهوری بر افشاندن دامن نوشته ایم که مصرع
جمهوری بر افشاندن دامن نوشته ایم که مصرع

اول آن ندان باشد (اردو) مرهم لگانا -
اول آن ندان باشد (اردو) مرهم لگانا -

افشاندن ناز | (مصدر مطلق) مرکب
بجربست (۱) گوید که نوعی از افشان که بر کاغذ

افشاندن ناز | (مصدر مطلق) مرکب
غیره کنند مراد افشان چشم مور که گذشت

افشاندن ناز و ادا کردن است چنانکه عرفی
افشاندن ناز و ادا کردن است چنانکه عرفی

افشاندن ناز و ادا کردن است چنانکه عرفی
افشاندن ناز و ادا کردن است چنانکه عرفی

در آخر نوشته و از تاثیر سند آورده (۵) ابر جانا آکو جم جم نصیب ہوئے اور نشان چنا
 سر لوح بیاض انبساط عاشق است و از ترشح اور لگانا کو نشان جانا کا مرادف لکھا ہے
 چون ہوا نشان سرسوری کند بنجیال (۲) (دو) (۱) یا پیشانی و ابرو بہ چنے کا نشان
 یای وحدت ہم توان گرفت (اردو) (۱) آج محراب عبادت میں چراغان ہوگا
 (۲) نہایت نازک نشان جس کو نشان غیا (مونس) (۵) تارون کے ٹوٹنے کی جو سیر
 کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ انکو بھاگنی: نشان لگا لگا کے چھڑائی تمام
 نشان کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر آپ ہی نے نشان چھڑکنا پر فرمایا ہے کہ بانو
 این کردہ از منی سکت مؤلف گوید کہ جان پر نشان ڈان (آتش) (۵) نشان چھڑک
 نشان ساختن است بسنی حقیقی یعنی کاغذی کے یارنے زلف سیاہ پر پتہ دکھلا دیا و ہستے
 یاروئی را بان نشان زیب و ادون (فکری صفائی جو تھے مالدار سانپ: آپ ہی نے نشان
 (۵) گل گل عرق کہ بر رخ پر خال کردہ پتہ کاغذ پر فرمایا ہے کہ نشان چھڑکا ہوا کاغذ
 نقرہ بر ورق آل کردہ: (اردو) نشان کننا نشان گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
 صاحب آصفیہ اور امیر نے اسکو مخصوص فرمایا این کردہ کہ بعضی نشان شدن و نشان قرار
 رنگ کے ساتھ حالانکہ نقطہ نشان میں صرف یافتن است (طغرای مشہدی) (۵) نشان
 رنگ کی تخصیص نہیں ہے۔ امیر منظور نے داغ چرن دم طاؤس گشتہ ام: داغ ازین کہ
 نشان جانا پر فرمایا ہے کہ سلیقے سے پیشانی اور غیر کد رخی شود: (اردو) نشان ہونا۔ نشان
 رخسارون پر نشان لگانا مسرور (۵) نشان کی جانا۔ نشان قرار پانا۔

<p>این هاست که برافشادن مذکور شد یای زائده قبل علامت مصدر زائده است مطابق قاعده فارسی که در مصداق جعلی می آید و باصول ما مصدر صلی است که هم جا بد فارسی زبان وضع شد (ارو) و یکو افشادن (۱) افشای صاحب شمس فر (۱)</p>	<p>افشانی حاصل بالمصدر افشاندن - و افشاندن باشد - چنانکه بال افشانی که از مصدر مرگ افشاندن بال است (ظهوری ۵) کرده بر تارک های تخت بال افشانی پشایان دل بدام خط و خال انداختیم (دوله ۵) هلیان</p>
<p>(۲) افشای راز کردن کرده و صاحب اند (۲) یا آورده مؤلف گوید که ضرورت این محتمل که افشا و افشا کردن بجایش مذکور شد و یای تشا در (۱) زائده است موافق قاعده فارسی و در (۴) زیاد تحتانی بضرورت اضافت است بسوی راز دیگر مضارع این افشا نه مؤلف عرض کند که غلط است (ارو) (۱) و (۲) و یکو افشا و افشا کردن -</p>	<p>طایر دل ذوق بال افشانی دارد و در ان بتان که از پرهای مرغان دام میرود پند (ارو) چمخ کاو - مذکر - افشاندن بقول صاحب بحر و موارد و نوادر مراد افشاندن که گذشت کامل الف مضارع این افشا نه مؤلف عرض کند که غلط است (ارو) (۱) و (۲) و یکو افشا و افشا کردن -</p>
<p>صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بصفتین بمعنی سخت و دین و خوشی نمودن در خدمت است دیگر کسی از محققین ذکرش کرده مؤلف عرض کند که قولش اعتبار نداشته که بااضه بیچ تعلق ندارد و سندی بر ادعای خود نیارد کسی از محققین با او نیست بخمال باغز این نیست که (الف) بحد الف دوم مخفف افشا باشد که گذشت و ماخذش همدرا بخانه کور شد و اصل این فشر است بدون الف و صلی چنانکه اصل افشا بدون الف اول فشا باشد - و جا دار که فشر را اصل گیریم و فشا را</p>	<p>(الف) افشر (ب) افشر دانیدن (ج) افشردن صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بصفتین بمعنی سخت و دین و خوشی نمودن در خدمت است دیگر کسی از محققین ذکرش کرده مؤلف عرض کند که قولش اعتبار نداشته که بااضه بیچ تعلق ندارد و سندی بر ادعای خود نیارد کسی از محققین با او نیست بخمال باغز این نیست که (الف) بحد الف دوم مخفف افشا باشد که گذشت و ماخذش همدرا بخانه کور شد و اصل این فشر است بدون الف و صلی چنانکه اصل افشا بدون الف اول فشا باشد - و جا دار که فشر را اصل گیریم و فشا را</p>

فرید علیہ آن زیادت الف بہر و صورت ماخذ این نقش است کہ ذکرش بر افشا کردہ ایم۔
 اگر اصلیت فشر تسلیم کنیم رای ہملہ را بر آخر لفظ نقش زائد گیریم۔ چنانکہ فارسیان فشر را
 کردہ اند بائی حال (افشر) و (فشر) اسم جامد زبان فارسی و بہمہ معانی افشا و فشا شامل
 فارسیان از ہمین اسم مصدر مصدر (ب) و (ج) ساختہ اند۔ صاحب بحر عم نیست (ب) گوید کہ
 متعدی (ج) باشد و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ (ب) متعدی بہ
 مفعول است و (ج) متعدی بیک مفعول و مرادف افشا ر دن کہ گذشت۔ صاحب بحر
 (ب) فرماید کہ (۱) آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی در پی و (۲) خلا نیدن و
 (۳) پامی محکم کردن۔ سالم التصریف و مضارع این افشر و بقول صاحب موارد و نوادر
 مرادف افشا ر دن۔ خان آرزو در سراج نیست (ج) فرماید کہ آب از چیزی بر آوردن است
 مطلقاً نہ زور دست از ہمین است افشرہ گر کہ بمعنی عصار آردہ چنانکہ توسی گفتہ و ذکر معنی دوم
 ہم کردہ و در چرخ ایدایت معنی سوم را ہم نوشتہ بالجملہ این مرادف افشا ر دن باشد بہرہ معانی
 کہ تصفیہ آن ہمد را بخاک کردہ ایم۔ انچہ خان آرزو برخلاف جمہور محققین زور دست را از معنی
 ادل خارج می کند و بتائید خیال خود افشرہ گر بمعنی عصارہ را پیش می فرماید قابل غور است۔
 بخمال ما و از افشرہ گر و عصارہ رسید کہ زور دست داخل عمل است یا فی۔ عصار لغت زبان
 عربست بمعنی روغن گر و افشرہ گر ترجمہ آن در فارسی است و در زمانہ پیشین عصارہ ان چیزی را
 کہ روغن از وی خواستند در ہاوندش می گفتند و پس از ان بزور دست می افشر و ہذا روغن
 می بر آمد و زمانہ ما بعدش آئہ از برای این کار وضع شد کہ بدون زور دست بوسیلہ آن

می بر آید - همین سبب باشد که تحقق نازک خیال زور دست را از معنی مصدر افشردن میخواید
که دور کند دمی و اندک ماخذ این نقش است در معنی نقش هم غور نمی فرماید که دوشیدن شیر است
و دوشیدن شیر زور پنجه می خواهد قائل (اردو) (الف) دیکهو افشار (ب) (۱) پنچو ژوانا
(۲) دیکهو ژوانا (۳) جوانا - قسیم کروانا (ج) دیکهو افشار دن -

(۱) افشردن آستین مصدر جفون افشردن پا پاره بر ای اگر کریم سر بر پا
(۲) افشردن آستین بر دیده اصطلاحی گمیر (اوله) بر غم یا بهر غیر افشردن بصر
(۱) کنایه باشد از در گردانیدن و پروا نکردن دست خود را بیوفا کرد (عربی) (عربی) از عهد
(۲) یعنی صاف و پاک کردن اشک از چشم و فلک زود کردی اسید این قیامت که افشردن
ولا ساشدن و غمخواری کردن (ظهوری) (الف) پانی دارد (اردو) قدم گاژنا - بقول
برنجوشد تا باشک از سینه گوهرهای غم و بیم آصفیه پا دن جانا - جم هو جانا - ثابت قدم
بر دیده تراستین افشردن ایم (اردو) (۱) هونا بهی که سکت هین -

و یکهو آستین نشاندن کے پہلے معنی (۲) غمخواری مصدر اصطلاحی - مرکب
کرنا - دلا ساوینا - اضافی کنایه باشد از غالب آمدن بر حریف

افشردن پا (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی پنجه کردن - صاحب بحر ذکر این بر پنجه افشردن
یعنی محکم کردن پامی و ثابت قدم بودن که پانچو کرده می آید - مخفی سواد که معنی حقیقی این محکم
سواد علی نباشد و این متعلق است به معنی سوم کردن پنجه باشد متعلق با معنی سوم افشردن
افشردن (ظهوری) (الف) بر دل آشفته طغیان و پیچیدن پنجه مجاز آن که چون در مقابل پنجه می

(۱۴۶۳)

(۱۴۶۴)

محکم و قائم شود چنانچه مقابل خود را معانی می پیچد و (طالب آملی ۵) آنم که هر دو سه زجر اغم فشرده
غالب می آید - صاحب موارد با ستنا و کلام اندیشه صبح از تبسم گل داغم فشرده اندیشه خیال
صائب بذیل افشردن معنی پیچیدن را نوشته و این را جادو دارد که این را استعلق کنیم به معنی دوم افشردن
سند این باشد (۵) فشرده پنجه عقل بلند باز که محکم و استوار شدن و کردن آمده اند نیز صورت
را این کسی بتاک زبردست بر بنی آید (ار دو) هیچ ضرورت ندارد که معنی آفریدن و ایجاد
پنجه پیرنا - پنجه لجانا - پنجه موثرنا - بقول آصفیه کردن را ایجاد کنیم (ار دو) پیدا کرنا - ایجاد کرنا
غالب آنا - مغلوب کرنا - هاتمه موثرنا - حاصل کرنا - ادربار می رومی آخری که لحاظ
افشردن پی | مصدر اصطلاحی - مرکب محکم مونا - استوار مونا - محکم کرنا - استوار کرنا -
اضافی - همان افشردن پا باشد که گذشت افشردن چغیری بدل | مصدر اصطلاحی
(میر خسرو ۵) این سخن گفت و پی بکن فشرده مرکب اضافی - بدل گرفتن پنجه باشد یعنی چغیری
او فکندش ز زین و مرکب برد (ار دو) و بگویم را بدل جای را دن و این مجاز معنی دوم
افشردن پا - افشردن است (صائب ۵) دندان قل
افشردن چغیری از چغیری | مصدر اصطلاحی چگونه فشارم که می شود و لب باز کردنت پر پر و
مرکب اضافی صاحب موارد بذیل افشردن بوسه را پنجه مقصود شاعر این است که دندان
معنی آفریدن و ایجاد کردن هم آورده و جا یا را چگونه بدل خود جای دهم که اگر اولب خود
دارد که از معنی اولش مجاز گیریم ولیکن حاصل بازی کند و می کشاید - بوسه را و لبش پر پر
کردن بهتر است از ایجاد کردن و آفریدن می شود - یعنی حالت بوسه به پر و از آید و باقی

(از خیال)

(از خیال)

نماند (اردو) کسی چیز کا خیال دل میں جمانا یا رہنا یا دوا دے دند ان پر جگر افشردہ است
تاکم کرنا۔

افشردن خیال | مصدر اصطلاحی مرکب

اضافی بمعنی قائم کردن خیال باشد و متعلق به

سوم افشردن (قاسم شہدی ۵) ز بس

خیال سر زلف او بدیدہ فشر دم نہ بہر کجا کہ

نکاح ہم فادر شک خفت شد (اردو) خیال کہ کسی چیز کی خواہش کرنا میلان کرنا۔

تاکم کرنا۔

افشردن دل | مصدر اصطلاحی مرکب

اضافی کنایہ باشد از آوردن دل بقبضہ کہ

مجاز معنی اول افشردن باشد سندان از کلام

صائب بر افشار دن کسی گذشت (اردو)

دل لینا۔

افشردن دندان بر چیزی | مصدر اصطلاحی

مرکب اضافی بمعنی دندان را بچیزی فرو بردن یا در گلو افشردہ را ماندہ مؤلف عرض کند

کنایہ از میل و خواہش آنچیز کردن (صائب کہ اسم مفعول مصدر افشردن است و بس و

۵) بوی خون می آید امر و ز اذ لب میگون آنچه در روز مرہ عوام آبلہ متعل است

اصل آن افشره باشد کمی آید (اردو) پنچا ترشت هر چیز که او را افشرده باشند و بعضی
 بها - امیر نے افشره کی ذیل میں فرمایا ہے کہ فشر عصارہ گویند - صاحبان رشیدی و جامع
 ہی اردو میں مشتمل ہے (ظفر ۵) بوسہ پنچا و سروری ہم ذکر این کرده اند (سراج الدین
 لب شیرین کا ترش رو ہو کر وہ جو دیتا تو ہم راجی ۵) افشره خون دل از چشم او پڑختہ
 افشردہ لیمو پتیہ
 بالاولون مرگان فردوز خان آرزو در سراج

افشگر استعمال - بقول صاحب جہانگیری فرماید کہ لفتح اول و سکون دوم و ضم شین بمعجمه
 عصارہ باشد و بقول جامع روغن گرد صاحب درای ہملہ مفتوح پنچہ از چیزی بیشترند و بجا
 (دری دہلوی) ہم ذکر این کردہ بخیاں ما اصل این فشرہ قوسی فرماید کہ عصارہ ہر چیز شل غورہ و آلود
 باشد کہ بمعنی کشدہ عرق است مطلقاً دال ہملہ اشال آن و عوام آنرا اشد کہ بد و قصر خوانند
 و ہای ہوز تخفیفاً حذف شد افشگر باند فارسیا غلط عوام است و افشره لفظ موضوع و مقرر
 بر سبیل مجاز عصارہ را بدین نام موسوم کردند است و معرب این افشرج و فرماید کہ حکم
 اگرچہ کارش مخصوص است بہ روغن گرد و اگرچہ کلمہ اشد مداً و قصر نمیتوان کرد
 (اردو) تیلی - بقول آصفیہ (ہندی) ہم مذکر - روغن کش - روغن گرد - ایک قوم کا نام
 جس کا پیشہ روغن کشی ہے -

افشره بقول بہار مرادف و مخفف افشردہ مخصوص آب میوہ ہای آب دار است کہ مالیدہ
 کہ گذشت و بقول بہار بنفہم ثالث و فتح رای پاکو بیدہ فشرودہ آب آنہا بگیرند خواہ بر آتش

بقوام آرد که رُب نامند و یار آفتاب گذارند مفردات طب اعنی صاحب محیط صراحت
 تا غلیظ شود که عصاره گویند و بالفعل عبارت خوشی کرده است معاصرین عجم هم از افشره
 است از آب افشرده فواکه مائی رسیده ترش همین معنی خاص مراد گیرند - چنانکه صاحب محیط نوشته
 و چاشنی دار مانند انار و آلو یا لودوت و در شک (اردو) پنچوڑا هوا - اسیر نے لفظ افشره
 یا آب لیمو یا ترنج و یا سرکه انگوری و یا عرق پر لکھا ہے کہ اسم مذکر - افشره کا مخفف وہ سب
 تناسع و ترہندی محلول بہ آب و یا آب نہ جو لیمو وغیرہ کے عرق سے ترش کیا گیا ہو آتش
 خام و فاسد و جامن و امثال اینہا کہ صاف (۵) افشرے کا بوسہ بازی مین مجھے ملتا ہے
 کردہ و بقدر حاجت قند یا شکر داخل کردہ و آب لطف و قند کی ڈلیان وہ لب مین غالب مین فانی
 نیز آن مقدار کہ خوش مزہ گردد با طعام یا بدن افشرہ گر | اصطلاح - همان افشرہ گر است
 آن بنوشند - مزاج ہر افشرہ بر طبع ہر میوہ است کہ بدون ہای ہوز گذشت و حقیقت و ماخذ
 کہ از ان افشرہ سازند ولیکن طبع اکثر با دوا این ہدرا بنجانہ کور - صاحبان رشیدی و بحر
 و طب است مؤلف عرض کند کہ محقق بہار ذکر این کردہ اند (اردو) و دیکھو افشرہ گر -

(۱) **افشک** | بقول برہان و جہانگیری و جامع (۱) بروزن شمشک و (۲) بروزن
 (۲) **افشک** | خربچنگ شبنم کہ گویند کہ بر روی سبزہ و گل دلالتہ نشند - صاحب نامری
 بفرہود و برای (۱) سندی آورده (اردوگی ۵) باغ ملک آمد طری از رشخہ کلک و زیت
 زانکہ افشک می کند مرغان و بشان رطری: صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ انجہ
 افشاندہ شود مراد از شبنم - صاحب سروری بدیل (۱) ذکر (۲) ہم کردہ خان آرزو در سر

نسبت (۲) فرماید که مخفف افشانک باشد معنی هر چه افشاند شود و کاف آخر برای نسبت باشد
 و (۱) مخفف (۲) و مجازاً بمعنی ششم شهرت گرفته مؤلف عرض کند که شک نیست که
 (۱) مخفف (۲) باشد بخذف نون و اگر (۲) را مخفف (افشانک) گیریم و کاف آخره
 عربی را برای نسبت اندرین صورت معنی افشانک آنچه منسوب به افشان است و
 کنایه از ششم مخفی مباد که فشک و فشنگ هر دو لغت ترکی و بقول کنز بمعنی حشو بار و دشت
 و صاحب تذکره فشک گوید که معاصرین عجم کار توس بدوق را گویند مؤلف عرض کند که جاد دارد که فارسی
 قدیم بر همین لغت ترکی الف وصلی زیاده کرده بمعنی قطره ششم استعمال کرده باشند و الله اعلم
 واضح باد که ایشک به بای فارسی بوضع فابهمین معنی بجای خودش گذشته است و از
 ماخذش هم همد را اینجا چیزی نوشته ایم و لیکن مقابله هر دو در اینجا عرض کنیم که ایشک بدل
 ایشک باشد که فاب به بای فارسی بدل شد همچون سفید و سپید و ماخذ ایشک آنچه خان آذر
 بیان کرده قرن قیاس است (ارو) و بگوید ایشک -

افشنه بقول برهان و ناصری و جهانگیری بفتح اول و ثالث و نون و سکون ثانی
 نام دهی است از ده های بخارا - گویند ولادت شیخ بوعلی آنجا شده - صاحب
 رشیدی گفته که در قاموس بخذف الف است - خان آرزو در سراج فرماید که وجه آوردن
 صاحب قاموس در لغات عربی هیچ ظاهر نشد مؤلف گوید که بقول صاحب منتخب که محقق
 زبان عرب است فشن بالضم و هیت در مصر پس بخزین نیست که فارسیان الف
 وصلی در اول و بای نسبت در آخرش زیاده کرده نام دهی نهادند که در بخارا واقع است

(اردو) افشنہ۔ دیہات بخارا سے ایک دیہہ کا نام ہے جو شیخ بوعلی سینا کا مولد کہا جاتا ہے
افشو | بقول صاحب اتند بخوالہ فرنگ فرنگ بالفتح وضم شین منقوطہ لغت ژبندو
 پازندہ معنی بیا۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و حال استعمال این متروک است اگر
 معنی بیان کردہ صاحب اتند را تسلیم کنیم مصدر این افشوتن باشد لیکن محققین مصادر
 ذکر این نکرده اند (اردو) آ۔ آنا کا امر حاضر۔

افشون | بقول برہان ورشیدی و سروری و جامع دسراج بر وزن افشون خیری
 باشد اند پچہ دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلہ کوفتہ شدہ بر باد دہند تا گاہ
 از ان جدا شود مولف عرض کند کہ معنی این افشانندہ باشد یعنی پریشان کنندہ مرکب است
 از فش و ان۔ صاحب برہان بر فش گفتہ کہ معنی پریشان است و بر کلمہ ان آوردہ کہ برہمی
 و اخل شدہ افادہ معنی فاعل کند همچون فشان کہ معنی فشانندہ متعل است الف بقا عدہ فارسی
 بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ تا فشان شد پس الف وصلی در اولش آوردہ افشون
 معنی افشانندہ آلتی را نام نہادند کہ غلہ را بواسطہ آن پریشان کنند و یاد دہند بقصد خالص
 (اردو) وہاں وہ ٹوکری جس میں غلہ ڈالکر اساتے ہیں یعنی داتے ہوئے غلہ کو ٹوکری میں رکھکر
 ہوا کے سرخ پر اڑاتے ہیں تاکہ بہوسا نکلکر غلہ صاف و پاک ہو جائے۔

افشہ | بقول برہان ورشیدی و ناصری و جہانگیری و سراج و جامع بر وزن کفشہ (۱) معنی
 بلعور باشد و ان غلہ ایست کہ در سیاخورد کنند و بکنند چنانکہ آرد نشود۔ صاحب سروری
 گوید کہ (۲) معنی شبنم است و او شہ نیز آردہ۔ مرادف ہمان افشک کہ گذشت و صاحب شمس

گفته که گیاهیت - صاحب نبط و کز این نکرد و بر بنور فرماید که عصبیه باشد و بر عصبیه نوید
که طعمی است مصنوع و لیغور هم گویند و از هر است فرید ساکت صاحب هر بار بر بنور
فرماید که بر وزن پر زور هر چیز در هم شکسته و در هم کوفته عموماً و گندم نیم نبطه خصوصاً که در آ
انداخته شکسته باشند و آشی را نیز که زان نبطه باشند بنور خوانند و صاحب نبط بر عصبیه
فرماید که نوع علو است و پس مؤلفان عرض کنند که آتش یعنی اول فرید علیه نشه باشد که
الف وصلی در اولش آورده آتش کردند و نشه زیادت بای نسبت که افاده معنی مفعولی کند
معنی پریشان شده که نش بقول برهان یعنی پریشان آمده پس آتش کنایت غله را نام نهادند
که در آسیا خورده باشند چنانکه نوبت به آرد نرسد - صاحب جهانگیری سنادین از رضی الله
نیشاپوری آورده (ع) گندم آتش که مهو داست و نسبت معنی دوم عرض می شود که
مرادف (آتشک) باشد که بصراحت ماخذ گذشت بعوض کاف نسبت بای نسبت درین
است و آتش که همین معنی می آید مبدل این (ارود) (ا) دلا هو غله جو آمانه هو هو
(۲) و کپو آتشک -

افشین | بقول برهان بروزن تسکین نام شخصی که کریم و صاحب هست مانند حاتم بود و خان
آرزو در سراج فرماید که نام امیری است از امرای خلفای عباسیه که مانند حاتم و معین
کریم بود و فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظراست و صاحب باصری صراحت نکند که
اصلش از عجم بود و نزد خلیفه بغداد ملازمت یافته و معتصم او را سردار کرده بجنگ بابک فرستاد
و بابک را مغلوب و شکوب کرد و آخر الامر تمام بلغیان و کشته شد (قطران ه) یکی چون

مستقیم دایم ز نشان است در مجلس پیکری دایم بمیدان در سرفشان است چون افشین بن
(سوزنی ۵) ای مہ بہر مندی از صاحب و از صہابی پدوسے بہ بہ جو انہر دی از حاتم و از
افشین بن مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این جزاین نباشد کہ این مبدل افشان است الف
بہ یای تھانی بدل شد چون تازانہ و تازیانہ و این امالہ باشد و بدین وجہ کہ کریم بود و زرافشان
مہی کرد افشین نامش ہنادہ باشند واللہ اعلم (اردو) افشین ایک عجیب شخص کا نام تھا جو شل
حاتم کے کریم تھا۔ اور خلفای عباسیہ کے دربار میں درجہ امارت پر پہنچا تھا۔

(۱) **افضال** الف عرب است بقول نقیب بالکسر نیکوئی کردن و افزون کردن و بالفتح
بخشش و افزونہا فارسیان استعمال این بالفتح کنند و نیز آرا با مصدر کردن مرکب ساخته
معنی مصدری گیرند پس

(۲) **افضال کردن** | بمعنی بخشش یا کردن آمدہ چنانکہ سعدی فرماید (۵) سوال
نیست مگر بر خزانہ کر مش پڑ بہر آنکہ نہ امروز می کنند افضال ہمیشہ در کر مش بودہ ایم و در
نغمش پڑ نہ آستان مرتی کجا روند اطفال پڑ (اردو) (۱) افضال - بقول امیر (عربی) مذکور
بخشش اور مہربانی کرنا۔ مولف عرض کرتا ہے کہ بالفتح بخشش کی جمع اردو میں مستعمل ہو
(دو نری ۵) غزل بے مثل کہتا ہوں وزیر افضال آئد سے پڑ نہ میری طبع عالی ہے نہ میری
فکر عالی ہے پڑ (۲) بخشش کرنا۔

افضلی | صاحب مؤید بذیل لغات عرب گوید کہ بالفتح بزیادت یا ی نسبت بمعنی نسبت
بافضل - عرف خاقانی باشد کہ نامش بفضل الدین و تخلص خاقانی بود و ظاہر است کہ فضل

اسم تفضیل است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) افضلی خاقانی کاغذ
(۱) افطار | بالکسر - بقول بہار بمعنی روزہ کشادن و بالفتح کردن مستعمل صاحب صنفی
فرماید کہ بالفتح نمودن نیز مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم
ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند چنانکہ یہ وقت افطار
رسید و برای معنی مصدری با مصدر فرس چنانکہ -----

(۲) افطار کردن | بمعنی روزہ کشادن است (ملاطفاً) غم روز و بر من بسی
(۳) افطام نمودن | بار کردن چو ساغر می باید افطار کرد (نثر خزین اصغیان) ۲
در دوسہ روز یکبار بلب نانی اکتفا و افطار نمودی " (اردو) (۱) افطار - بقول سیر
(عربی) مذکر - روزہ کھولنا - روزے کی ضد (غالب ۵) افطار صوم کی کچھ لگے
دستگاہ ہوئے اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے (۲) و (۳) افطار کرنا - روزہ
کھولنا (رند ۵) بوسہ شیرین کالیا وصل کی شب میں یہ افطار کیا خرے سے
روزہ رمضان کا یہ

افعی | بقول صاحب اتد بالفتح و آخر الف بصورت یا لغت عربست بمعنی بویہا می
خوش و نیز نوعی از مار سیاه کہ بنایت زہرناک و بزرگ باشد و گویند کہ افعی از دیدن
زمرّد کور می شود و افاعی جمع آن (ظہوری ۵) افعی دست در غم زخم خوردن و بے ساغر
از دست تو تریاک باد (انوری ۵) نمود عکس نگینت بچشم دشمن ملک چنانکہ عکس
زمرّد بدیدہ افعی را (اردو) افعی - بقول امیر ایک قسم کا سانپ جو کالا اور بہت زہر آلود

ہوتا ہے اور مجازاً اہر سانپ کو کہتے ہیں (بحر ۵) ہے اگر اقبال اپنا کیا کر گئی زلف یا نہ
کیون فریدون کو نہ کاٹا افنی صٹھاک نے پ

افنی آتشین دم | اصطلاح - مرکب توصیفی از کسی کہ دم او شل افنی است یعنی سمنش -
بقول صاحب بحر و اندوغیات بفتح دال مہملہ بہ مخلوق اثر بہ کند و زہر افنی را ماند - اہم فاعل
بندوق را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد ترکیبی است (محمد اسحق شوکت ۵) یا افنی
نظر بر تشبیہ بندوق با افنی در طوالت و آتشش و مان نامہ می نویسم چہ منتقش ز ہر زمرہ رنگینہ
کہ از نالش بیرون رود دم افنی را ماند - انچہ (اردو) زہر یلا - بقول آصفیہ قنہ انگیر شریہ
صاحبان تحقیق دال مہملہ را مفتوح گرفتہ اند بہ ذات غضباک -

قابل نظر است زیرا کہ تشبیہ بندوق اندرین افنی زار | استعمال - بقول بہار و اند
صورت معکوس می شود زیرا کہ دستہ بندوق معروف مؤلف عرض کند کہ از قبیل لالہ زار
مشابہ سرافنی است نالش با آتشش کہ از ویرون و گلزار یعنی جائی کہ در آن کثرت افاعمی باشد
شود مشابہ دم افنی نہ دم آن کہ از دم خارج (محمد اسحق شوکت ۵) عاقلان از دیدن
شود (اردو) بندوق - بقول آصفیہ دعویہ اقبال دولت غافل اند پاد خویش را زین دست
اسم مونث - نموی سنی گولی - اصطلاحی وہ لوبہ افنی زار بیرون کردہ اند (اردو) وہ جگہ
کی نلی جمین بار و دبھر کر چوڑین تنگ - جہان سانپ کثرت سے رہیں (مونث)

افنی دم | اصطلاح - بقول بہار و اند مرفوع (۱) افنی زرد دم | اصطلاح - مرکب
مؤلف عرض کند کہ بفتح دال مہملہ باشد کنایہ (۲) افنی زرد غام | توصیفی - (۱) بقول

خان آرزو و رسراج کنایہ از قلم و (۲) بقول و ہین کے جنگل میں پیدا ہوتا ہے مؤلف
 بحر و برہان و جامع قلم واسطی مؤلف عرض کہتا ہے کہ اس قلم کا رنگ سیاہ ہوتا ہے و زندگی
 گندہ قلم واسطی بچون افی دراز باشد و سیاہ رنگ افی زر فام | اصطلاح - بقول بحر و صمیم
 و صناعان بر نقش دام کنند یعنی بزبانہ خام برہان و مؤید (۱) قلم و (۲) زبانہ آتش -
 بودنش کہ زرد باشد رشتہ رنگ دام بر پینچہ مؤلف عرض کند کہ رومی قلم سیاہ
 و چون پختہ و سیاہ شود رشتہ را دور کنند و نقشی بعد از تراشیدنش از رنگ داخلی زرد می باشد
 زرد مانند دام بر وقائم شود ہین است حقیقت و زبانہ آتش ہم بالای آتش سرخ و زرد
 زرد دام و بدین وجہ کہ رومی قلم سیاہ بعد تراشیدنش آید بچون زریں افی زر فام کنایت قلم و زبانہ
 زرد نمایان شود یعنی رنگ داخلی بیرون می آید آتش را گفتند صاحبان آند و ہفت این را
 کنایت قلم واسطی و سیاہ را افی زر فام گفتند کنایتہ بمعنی (۳) فلک و زمانہ گفتہ اند و از معنی
 و خیال ما نیست کہ خان آرزو ہم زرد فام نوشتہ اول و دوم ذکر می نکردہ حیف است کہ نہ
 باشد قلم کا تب آرزو و دام کرد زیرا کہ غلبہ بر پیش نشد خیال ما این است کہ قلم کا تب ہفت قلم
 محققین بر زر فام است و صاحب آند گوید کہ (۲) قلم را فلک و زبانہ را زمانہ نوشتہ و صاحب آند
 کنایہ از زبانہ آتش ہم و محققین دیگر این معنی را نقل برداشت و آند اعلم (اردو)
 بر افی زر فام نوشتہ اند کہ می آید حیف است (۱) دیکھو افی زر فام (۲) گو - بقول آصفیہ
 کہ سندی پیش نشد (اردو) (۱) و (۲) واسطی بقول صاحب موت - شعلہ - پٹ - لہب - زبانہ آتش
 آصفیہ ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہرہ اسطسما ہوتا ہو اور (۳) آسان - مذکر - زمانہ - مذکر -

افسی قربان

افنی قریان اصطلاح - بقول برہان

و بجز و سراج و مؤید و رشیدی و جامع و نفیست

کنایہ باشند از کان تیر اندازی - صاحب

جامع صراحت کند که مکسر قاف باشد و قاف

بخت دارند فرماید که مصروف است مو

عوض کند که مرکب توصیفی است و قرار دارد باضم

میسو باشد که بقدر متخلف لغت است

معنی ہر نشہ در ہر فوہ کہ ہر نشہ در ہر فوہ

یہی ہم سین ہیں اسی نہ ہم سین سیریا ہمارے

میرا ست لہایہ با ستدا رحمان (الوری سے)

سر حفت لند امی قریان و چه آن دیدن پریا

مندکر کس ترکش طیران را: (اردو) کمان

بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔

اس خفیہ واقعہ کا نام جس کے وسیلہ سے تیر

چلائے ہیں۔

فعلی کاہ ربایکیر | اصطلاح - مرکب

وصیفی است بقول بحر و برهان - کنایہ از

تتش باشد صاحب رشدی و جامع و سراج

<p>ڈرتا ہے۔ و غا کھایا ہوا یا نقصان پایا ہوا ہو ادنیٰ کام بھی سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور فتنہ ہاتھ نہیں ڈالتا۔ مرجان عصب ہر دو اسم فاعل ترکیبی</p>	<p>برہان و بحر جامع و ہفت و اندر مراد مؤلف عرض کند کہ مرجان رنگ و مرجان عصب ہر دو اسم فاعل ترکیبی</p>
<p>است بمعنی رنگ مرجان و عصب مرجان دارندہ و ہر دو صفت افعی و کنایہ از</p>	<p>(۱) افعی مرجان رنگ اصطلاح (۲) افعی مرجان عصب ہر دو مرکب</p>
<p>شعلہ کہ سرخ نیم رنگ می باشد همچو مرجان (اردو) (۱) و (۲) دیکھو فی کاہ رباعی</p>	<p>توصیفی است (۱) بقول خان آرزو در سراج کنایہ از شعلہ و (۲) بقول صاحب</p>
<p>افغان بقول برہان باغین نقطہ دار بر وزنستان (۱) بمعنی فریاد و ناری و (۲) نام قبیلہ است مشہور و معروف و ہمیش افغانہ بر وزن فراغہ بطریق جمع عربی۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نالہ باشد و بخذف اول نیز آید صاحب امری و معنی اول بایرہان متفق و نسبت معنی دوم گوید کہ اصل ایشان از مصر بود و بعد وہو از میان بنی اسرائیل بیرون رفتہ بہندوستان افتادند و در انجا بکوستان قلعہ خیر نام بنیاد کردند و بتدریج حکومت و سلطنت در ملک ہندوستان یافتند اکنون افغانان محکوم قوانین آہناست و صاحبان سروری و توتید ہم ذکر این بہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح نالہ باشد و فغان مخفّش و ضم فغان ہجہ عراقیان است اقتضای آن دارد کہ افغان نیز بضم اول باشد و نام قبیلہ معروف کہ چند گاہی پیش ازین سلطنت ایران از سلاطین صفویہ گرفتند و در ہندوستان بعد از سلطنت خضر خانیم</p>	<p>افغان بقول برہان باغین نقطہ دار بر وزنستان (۱) بمعنی فریاد و ناری و (۲) نام قبیلہ است مشہور و معروف و ہمیش افغانہ بر وزن فراغہ بطریق جمع عربی۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نالہ باشد و بخذف اول نیز آید صاحب امری و معنی اول بایرہان متفق و نسبت معنی دوم گوید کہ اصل ایشان از مصر بود و بعد وہو از میان بنی اسرائیل بیرون رفتہ بہندوستان افتادند و در انجا بکوستان قلعہ خیر نام بنیاد کردند و بتدریج حکومت و سلطنت در ملک ہندوستان یافتند اکنون افغانان محکوم قوانین آہناست و صاحبان سروری و توتید ہم ذکر این بہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح نالہ باشد و فغان مخفّش و ضم فغان ہجہ عراقیان است اقتضای آن دارد کہ افغان نیز بضم اول باشد و نام قبیلہ معروف کہ چند گاہی پیش ازین سلطنت ایران از سلاطین صفویہ گرفتند و در ہندوستان بعد از سلطنت خضر خانیم</p>

بادشاهی کردند و نیز شیر شاه ازین قوم هلیون بادشا و ولد بابر شاه را شکست داد و اکثر ملک را
 تصرف در آورد و چند گاه برادر و سپه او ماند و آخر به نیروی قدرت آهلی باز هلیون شای
 هندوستان را چون عروس دولت بکنار تصرف در آورد پس در هندوستان و ایران سه
 باین قوم سلطنت رسید صاحب اند و بهار بجواله تاربخ فرشته و او بجواله مطلع الانوار آوده
 که افغانه از نسل قطیبه فرعون اند و قتی موسی علیه السلام بران کافران غالب آمدند بسیار
 از قبطیان توبه کرده بدین موسی متحلی گشتند و جماعتی که از ایشان از کمال جبل اسلام اختیار
 نکردند جلای وطن گردید و بهندوستان آمده در کوه سلیمان که مابین ملتان و پشاور است
 ساکن شد و قبائل ایشان چون بسیار شد موسوم بافغان گردید و چون اولاد ایشان بسیار
 شد بمعموره هندوستان مثل کرمان و پشاور تصرف شد و راجه لاهور که بار راجه اجمیر خوشی
 داشت قصد دفع فتنه ایشان نمود اما افغانه با دادر مردم کابل خلیج چند کثرت دفع کفار کردند
 و کفار بجهت خوف آب نیلاب بمقام خود در برسات مراجعت می کردند و مردم کابل و طنج
 نیز بخانه های خود می رفتند و هر که ازیش می پرسید که احوال مسلمانان کوستان کجا انجامید ایشان
 جواب می دادند که کوستان گومید و افغان بگویند که بجز افغان و غوغادر اینجا چیز دیگریست
 و ظاهرا بدین سبب مردم فارس اکنه ایشان را افغانستان و خودشان را افغان میخوانند
 (۵) افغان ز تو شوخ ناسلمان افغان بی افغان ز تو آفت دل و جان افغان بی افغان
 بچه در دل تو رحمی نیست بی از دست تو افغان بچه افغان افغان بی مؤلف عرض کند که
 بهار بر لفظ افغان بدین الف اول صراحت کرده است که باقسم - اما مشهور بکسر است و

فرید علیہ آن افغان پس مستحق شد کہ الف اول وصلی است و اصل این فغان کہ اسم جا
 زبان فارسی باشند او فرماید کہ اکثر بمعنی نالہ متعل و لیکن حقیقت آنست کہ نالہ - فریاد و درو بند
 است خواہ حقیقت خواہ مجاز و فغان شور و فریاد باشد (ع) کہ آہنگ بی پردہ افغان
 بود یعنی ہر صدائی کہ موافق پردہ اسمی از مقامات موسیقی نباشد آن را سرود نمیتوان
 گفت بلکہ فغان محض است کہ گوش را اذیت رساند (ظہوری ۵) چنین برد و غم او گر تو آن
 مردم را نہ عجب کہ نالہ ساز و فغان مردم را نہ ازین شعر مستفادی شود کہ نالہ در کیفیت آواز
 زیادہ از فغان است - غایتش بجز بمعنی نالہ شہرت گرفتہ (ظہوری ۵) تا بر برگہای جان
 بستیم از قانون دروہ میزند خوش ناخنی بر سینہ ہا افغان مانہ (الخ) نسبت معنی دوم عرض
 می شود کہ عجبی نیست کہ فغان فرید علیہ نفع بفتح اول باشد کہ بقول ربان بلفت فرغانہ
 و ما و را را نہر بمعنی بت و صنم و کنایہ از جوانان خوبصورت و صاحب حسن آمدہ (الخ)
 پس جاودہ کہ فارسیان این طائفہ را نظر بر حسن و خوبی صورتش فغان نام کردند و
 الف وصلی در اولش آمدہ افغان شد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) افغان قبول
 امیر (فارسی) (۱) فریاد - شور و نالہ آپ فرماتے ہیں کہ اسکی تذکیر و تانیث میں
 قطعی حکم نہیں ہو سکتا اس لئے کہ وقت استقرارے کلام شعرا جو شعر لے ہیں اُن میں شور
 و فغان یا نالہ و افغان موزون کیا گیا ہے اور بول چال میں افغان کا استعمال ہی نہیں
 آپکی رائے یہ ہے کہ فغان پر قیاس کر کے تانیث کو ترجیح دیجائے (ناسخ ۵) تقدیر
 مشق ہی نالہ و افغان کی ہمیں بنیاد محبوب میں ہم طرز سخن بھول گئے نہ (قلق ۵)

جوش گریہ سے خوف طوفان تہا لب ساحل پہ شور و افغان تہا لب صاحب رسالہ تذکیر و تائیت نے اسکو تذکر کہا ہے اور حضرت امیر مفسور کی رائے کا بھی اشارہ فرمایا ہے (موت) (۵) بسبب کیونکہ لب زخم بہ افغان ہو گا یہ شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہو گا یہ (۲) افغان - بقول امیر مسلمانوں میں ایک قوم ہے جس کو پٹھان کہتے ہیں -

افغان بر آوردن استعمال - بمعنی نالہ - بکھانا - بلند ہونا -

دفعان کردن است (صائب ۵) از گران افغان شکستن بسینه استعمال - بمعنی جانان جدائی قابل افسوس نیست و در فرق بند شدن و کردن نالہ و فغان باشد (ظہوری) شگ افغان چون فلاحن بریارہ (اردو) (۵) ریش کردی سینہ تاثیر راہ در لب بیچارگی افغان شکن (عربی ۵) من و شکن نالہ و فغان کرنا -

افغان رویدن استعمال - بمعنی نالہ و فغان بر آمدن باشد (ظہوری ۵) چہ کار مرا نہ (اردو) نالہ و فغان کا بند ہونا ناگو یا معنی می زند اشب بیکہ طور دیگر افغان بند کرنا -

از ہنہا و چنگ می روید نہ (اردو) نالہ و فغان افغان کردن استعمال - بمعنی نالہ و فغان

افغان سرزدن استعمال - بمعنی بر آمدن کردن باشد (ظہوری ۵) ازین افغان کہ و بلند شدن نالہ و فغان باشد (ظہوری ۵) بلبل کرد در دام نہ تہا خود چمن را و رقص افغان زبان سرزده از سینہ و دہخ و آتش کرد نہ (اردو) نالہ و فغان کرنا -

ہجران تو گریستہ شراری نہ (اردو) نالہ و فغان افغان کشی کردن استعمال - بمعنی فغان

(۱۰۶۱)

(۱۰۶۲)

(۱۰۶۳)

(۱۰۶۴)

(۱۰۶۵)

(۱۰۶۶)

کردن است که گذشت (عربی ۵) در بزم و آوازونه سازد پی (اردو) ناله و
دی بادیلی کن افغان کشتی انجا به بانغمه بی شعبه افغان کرنا.

(۱) افغانه | بقول جهانگیری با اول مفتوح ثبانی زده و کاف عجمی بچہ را گویند که مار سیده
از شکم مادر بیفتد و آنرا آفغانه بالف محدود و فغانه بحدف الف نیز خوانند و صاحب سر و
و مؤید فرماید که اعم است برای بچہ آدم یا حیوان که از شکم مادر افتاده باشد (امیر خسرو ۵)
فلک را همش از در خانه افتد حوادث از شکمش افغانه افتد و صراحت نکرده که بکاف عربی
است یا فارسی (ثنائی از ناصری ۵) خام گم نام رفته از خانه پنه که بود خیر چنین افغانه پنه
صاحب هفت صراحت کاف پارسی کرده و در تقسیم معنی با سروری و مؤید اتفاق دارد و ثنائی
آرزو در سراج فرماید که این مخفف افغانه است که در محدوده گذشت و هم او در محدوده بر افغانه
به کاف فارسی نوشته که اغلب که ما خود است از افگندن لیکن هنوز معنی ترکیبی آن بوضوح
نه پیوسته مؤلف عرض کند که حالا وقت آن رسید که معنی ترکیبی بوضوح پیوندد - بخيال ما
اصل این فغانه بدون الف اول بکاف عربی است که فارسیان بر لفظ فک (که در عربی
زبان بقول منتخب معنی جدا کردن و چیز بهم در شده از یکدیگر و در استعمال فارسیان معنی حاصل
بالمصدر انداختن آمده همچون فک اضافه) کلمه آنه زیاده کردند که برای اظهار لیاقت آید
چون جرمانه و جدا دارد که آنه را کلمه نسبت گیریم همچون ما پانه و سالانه و روزانه (بحث این
بر آنه گذشت) بامتی حال فغانه بمعنی حقیقی - لائق فک یعنی لائق آنه محقق و افتادن باشد و کثرت
باشد از بچہ تا تمام پس الف وصلی در اول این آورده افغانه کردند - آنرا که این را بکاف فارسی

گرفته اند مبدل این باشد که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و کند که معنی آله تناسل آمده و آنچه در محدوده بای عربی و فارسی آنگانه و آنچه گانه و در مقصوره ابکانه و ابکانه گشت هم مبدل است که فاء بای عربی و فارسی بدل شود چنانکه زفان و زبان و سفید و سپید و آنچه در آنگانه و آنچه گانه و آنگانه مقصوره بمحدوده بدل شد نتیجه لب و هجیه مقامی است (اردو) دیکهو آنگانه -

صاحب اند ذکر (الف) کرده که امر (ج) است و هم اور (ب) را	(الف) افکن
بحواله فرنگ فزنگ معنی افتادگی و بندگی و فرسودگی آورده که حال	(ب) افکنندگی
بالمصدر (ج) باشد و بقول ضمیمه برهان کنایه از فروتنی و فضل و	(ج) افکندن

(ج) بقول موارد (ا) معنی انداختن و بر زمین زدن فرماید که بکاف فارسی است و مرا این ابگندن و اوگندن و فگندن و اوگندن و اوگندن و بیگندن مؤلف عرض می کند که ما بر ابگندن بای عربی اشاره این کرده ایم و ابگندن به بای فارسی هم گذشته و این هر دو مبدل (ج) است و نسبت دیگر مرادفات این بجایش ذکر کنیم بائی حال (ج) بقول متفنین فرس مصدر سماعی است و اصل و بقول ما قیاسی و محلی که اصل این فگندن به و ن الف و صلی با کاف عربی است و مرکب بالغت عربی فگ و نون زائد و علامت مصدر حرکت فک بر آن گانه کرده ایم - آنانکه این مصدر را بکاف فارسی گرفته اند خیال بر اخذ نموده اند و جز این نباشد که آن را مبدل این گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و کند پس الف اول این و صلی است و بقول صاحب بحر معنی انداختن باشد (کامل التصریف) و مضارع

این افکند (کلیم ۵) کلیم از فکر آن لب های پر شور و نمک در دیگ سودا بیش افکنند (اردو)
 (۱) ڈال - ڈالنا کا امر (۲) دیکھو افتادگی - فضلہ - بقول آصفیہ (عربی) مذکر بولی و برہان
 چرک - (۳) ڈالنا - گرانا -

(۲) افکندن - بقول موار د معنی گذشتن همچون واپس افکندن و این مجاز معنی اول است
 (خسرو ۵) آن حرم قدس چو واپس فکند از راه در اقصای مقدس فکند یعنی مخفی مباد که در مصرع
 ثانی این شعر راه افکندن متعلق است بہ معنی ہفدہم (اردو) چوڑنا -

(۳) افکندن - بقول موار د بہ معنی گستردن است چون افکندن سفرہ و بباط و خوان و این
 مجاز معنی اول باشد (کمال اسمیل ۵) ہر کجا چہرہ تو سفرہ خوبی فکند دہنت آورد آنجا
 بلبان شیرینی (ظہوری ۵) بگذازد افکندہ عشرت بباط و گنجیدہ در پست گل از شاخ
 (ولہ ۵) مگر افکند عشق خوان کرم و کہ کردند ہم کاسہ لاو نعم (اردو) بچہانا -

(۴) افکندن - بقول موار د بمعنی بریدن چون افکندن زبان یعنی بیکار کردنش کہ مجاز
 معنی اول است (جین ثنائی ۵) مگر ز باغ ارم با صفاش حرفی گفت و کہ تیغ باد سحر
 غنچہ را زبان افکند (اردو) کاٹنا -

(۵) افکندن - بقول موار د بمعنی مقابل شدن همچون با کسی افکندن (شیخ شیراز ۵)
 شکہ با موری بقوت بر نیایم ای عجب و با کسی افکندہ ام کو بکشد زنجیر با صاحب ضمیمہ
 برہان ہم این را بمعنی برابر کردن نوشتہ و سندی پیش نکرده و صاحب ناصری در ضمیمہ
 کتاب با ستناد ہمین شعر سعدی معنی برابر کردن را آورده مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است

(اردو) مقابل ہونا۔ ہماری راے میں پالا پڑنا۔ اس کا عمدہ ترجمہ ہے۔ بقول آصفیہ سابقہ پڑنا (مومن ۵) دل یتگی جو ہے کسی زلف دو تا کے ساتھ پالا پڑا ہے مجھ کو خدا کس بلا کے ساتھ؟

(۶) افکندن۔ بمعنی فرو د آوردن و خوابانیدن چنانکہ خمیہ افکندن یعنی خمیہ اتادہ را فرو د آوردن و خوابانیدن۔ صاحب نوادر ذکر این کردہ (۵) بمفکن خمیہ تا محل برانندہ کہ ہمایان این منزل روانند؟ ہم او بجوالہ خان آرزو فرماید کہ این منی منہ منی ہفتم است کہ می آید و خصوصاً چون منی توقف و اقامت در موضعی ملحوظ باشد گویند بادشاہ برکنار در ریاحیہ افکند اندرین صورت منی ہفتم مراد باشد مؤلف عرض کند کہ این متعلق و مجاز منی اول است و فرق با منی ہفتم ظاہر شود از صلہ و قرینہ یعنی چون گوئیم کہ از انجا خمیہ با افکندیم و روان شدیم معنی خوابانیدن خمیہ مقصود باشد و برخلاف این چون خویم کہ در انجا خمیہ افکند و مقیم شد معنی ہفتم مراد باشد (اردو) اتارنا۔ گرانا۔

(۷) افکندن۔ بقول موارد بمعنی نصب کردن و برپا نمودن همچون چار طاق افکندن و خمیہ افکندن ہم درین داخل است (شیخ نظامی ۵) فلک بر زمین چار طاق افکش نیزین بر فلک پنج نوبت زرش؟ مخفی مباد کہ این مجاز منی اول است (اردو) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ ڈالنا۔ جیسے خمیہ ڈالنا۔

(۸) افکندن۔ بقول موارد بمعنی کردن همچون شمار افکندن و شمار افکندن و گذر افکندن (نظامی ۵) چو در صید شیران شمار افکندی؟ بہ تیری دو پیکر شمار افکندی؟

(جای ۵) گذر افکن بهر باغ و بهاری به قدم نه بر لب هر جو یاری به وضع باد که این مجاز معنی اول است (اردو) کرنا -

(۹) افکندن - بقول موار و معنی بستن چون امید بخیری افکندن (فرخی ۵) چو زیر گشتم و نوید گشتم از همه خلق به امید خویش افکندم بدشگیر جهان به مؤلف گوید که مقصود از بستن سپردن باشد و این مجاز معنی اول است (اردو) سپرد کرنا - سوپ دنیا - وایسته کرنا -

(۱۰) افکندن - بقول موار و معنی نهادن همچون نپه در گوش افکندن و در آفتاب افکندن و دست بردوش افکندن و رخت افکندن و داغ بخیزی افکندن و بنیاد افکندن و راه افکندن و این مجاز معنی اول باشد (ضیاء الدین نجشی ۵) نپه اندر گوش خود باید افکند به تا جز از ذکر تو دیگر نشود (محسن تاثیر ۵) انداختم بروی تو چشم تراب را به چنگ در آفتاب افکندم گلاب را به (ظهوری ۵) چنان مست از شوق هر چیز هست که بر دوش شاخ افکند طبله دست به (مصائب ۵) دور میان در فراز کوه میدارند و ما به در رهیل حوادث رفت خواب افکنده ایم به (سلیم ۵) در عشق لاله ره سبب اعتبار شد و اعنی که ما بسینه صحر افکنده ایم به (میر خسرو ۵) چو این بنیاد بر او خود افکندی به نگاه خویش را بر من چه بندی به (انوری ۵) از تو آباد باد فرخ باد و آنکه بنیاد فرخ تو افکند به بنیال مؤلف برای بنیاد افکندن معنی قائم کردن بهتر از نهادن است و سدر راه افکندن بر معنی دوم گذشت پس بنیاد افکندن به متعلق به معنی مفید هم باید کرد (اردو) کرنا

(۱۱) افکندن - بقول مواردمعنی شکستن چون دندان افکندن (میر مغزی ۵) چو تیغ او شکند شیر شتر زه را چنگال پد چو تیر او فکند پیل مست را دندان پد موقت عرض کند که در اینجا مقصود از معنی دور کردن و جدا کردن است و مجاز معنی اول و همین معنی بر معنی چهاردهم می آید (ار دو) توڑنا - گرانا -

(۱۲) افکندن - بقول مواردمعنی محو و نابود کردن همچون پی افکندن (میر خسرو ۵) چو نتوانست خوغم را پی افکند پد گنا هم را سیاست بر وی افکند پد و این مجاز معنی اول است (ار دو) محو کرنا - مٹانا -

(۱۳) افکندن - بقول مواردمعنی کاشتن همچون افکندن تخم (ثانی ۵) بسکه این سازگاری کرد و من از درد خویش پد تخم خواب اندر دماغ پاسبان افکنده ایم پد موقت عرض کند که از قبیل افشاندن تخم است که گذشت یعنی چون خواهند که کاشت تخم کنند تخم را بر زمین بفیثاتند و بفیکنند و این متعلق و مجاز معنی اول است (ار دو) بونا -

(۱۴) افکندن - بقول مواردمعنی جدا کردن همچون دست از دامن افکندن و لباس افکندن و این مجاز معنی اول است (ثانی ۵) طاقم بگرگز ان تنی که بر سر خورده ایم پد در دلم ز دامن لب دست فغان افکنده ایم پد (طالب آملی ۵) آن دل که لباس خودی از خود بفیکنند پد زین دجله خون دامن خاکی گذرانید پد (ار دو) جدا کرنا - کینچ لینا - اتار دینا -

(۱۵) افکندن - بقول مواردمعنی زدن چون زخم افکندن و این مجاز معنی اول است (صاب ۵) کی به شود به مرهم ز کار آسمان پد زخمی که مابدل ز تفتنا فکنده ایم پد (ار دو)

ڈان - لگانا -

(۱۶) افکندن - بقول صاحب موار و معنی ساختن و درست کردن چنانکه شراب افکندن (علی خراسانی ۵) باد و گر خام است بزم عیش ما افسرده نیست بکرده ایم از خون صیوحی تا شراب افکنده ایم بمولف عرض کند که درین سدا افکندن شراب معنی ترک کردن است نه ساختن - اندرین صورت افکندن معنی ترک کردن و ترک گفتن باشد نه ساختن و این مجاز معنی اول است (ار و و) ترک کرنا - چوڑ کرنا -

(۱۷) افکندن - بقول موار و معنی ایجاد کردن و آفریدن باشد چنانکه نقش افکندن (قمر کاشی ۵) حافظ از شوق بباقر و پدر مرزبانش خویش نقش هر سجده که بر خاک مصلّا افکنم بمولف عرض کند که درینجا افکندن معنی ساختن و قائم کردن است و من و متعلق به معنی ششم توان کرد و مجاز معنی اول باشد (ار و و) قائم کرنا - کرنا -

(۱۸) افکندن - بقول موار و معنی منحصر و موقوف داشتن است همچون افکندن بر چیزی و این مجاز معنی اول است (صائب ۵) راه رورالنگه آرام در منزل خوشست خواب خود را در و برین برخلوت گور افکنده (ار و و) منحصر کرنا - موقوف رکنا -

(۱۹) افکندن - بقول موار و معنی نوشتن چنانکه بدفتر افکندن (خاقانی ۵) حدیث عشق را بر دفتر افکن بمولف عرض کند که درینجا افکندن معنی متعلق کردن هم باشد و من و وجه یا معنی دوم یعنی گذاشتن هم تعلق دارد و مجاز معنی اول است (ار و و) متعلق کرنا - چوڑ کرنا -

(۲۰) افکندن - بقول موار و معنی دادن باشد چون آب افکندن در چیزی و بر چیزی -

(جیلانی گیلانی ۵) برگ روید از محبت خوشه بند از وفای جای آب از خون مارتاک
انگوارا فلند: مولف عرض کند که در اینجا معنی ریختن و افشاندن بهتر از دادن است و این
متعلق و مجاز معنی اول است (اردو) دینا - ڈالنا -

(۲۱) افکندن - به تحقیق یا معنی آماده کردن باشد همچون افکندن به تقلید و افکندن بخون
که بجایش می آید و سندان هم همدرا بنجا مذکور شود (اردو) آماده کرنا -

افکندن آب | استعمال - این همان است هونا - پالا پڑنا - سابقه پڑنا -

که در مدوده بر آب افکندن بر چیزی گذشت افکندن به تقلید | استعمال - آماده کردن
متعلق به معنی بستم افکندن - سندان هم در مدوده پرتابید (ظهوری ۵) ساکنان گاهی کریمان

گذشت (اردو) و یکهو آب افکندن بر چیزی را بتقلید افکندن به خویش را اگر دم خراب آخر

افکندن اسید | استعمال - مرکب اضافی زبس ابرام خویش به و این متعلق باشد معنی

معنی اسید ستن و اسید وابسته کردن - متعلق معنی بست و کیم افکندن (اردو) مقلد بنانا مقلد

نهم افکندن و سندان هم همدرا بنجا مذکور (اردو) کرنا - تقلید بر آماده کرنا -

اسید وابسته کرنا - سوپ دینا - افکندن بخون | استعمال - آماده به قتل

افکندن با کسی | (مصدر اصطلاحی) معنی کردن و این متعلق به معنی بست و کیم افکندن

مقابل شدن با کسی و این متعلق است به معنی است (عرفی ۵) فرح شادی را بخون

پنجم افکندن و سندان از کلام شیخ شیراز افکند و گیرد دل کجاست به کافین بر دست

همه را بنجا گذشت (اردو) کسی کجاسته مقابل و تیغ عرفی غازی کند (اردو) قتل بر آماده کرنا

<p>انکندن برد فتر استعمال - بمعنی نوشتن برد فتر و متعلق کردن و گزشتن برد فتر ہم باشد این متعلق است بمعنی نوزد ہم انکندن و گزشت (اردو) بنیاد قائم کرنا - بنا ڈالنا سند این ہمدرا بنجانہ کور (اردو) دفترین لکھنا انکندن پنبہ در گوش مصدر اصطلاحی دفترے متعلق کرنا - چھوڑنا - مرکب اضافی بمعنی غفلت داشتن و بھولنا</p>	<p>انکندن بر کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن به کسی و بذلتہ کسی انداختن مجاز معنی اول است و سند این بر معنی دوازدم انکندن (اردو) سر مارنا - بقول آصفیہ کان مین ٹیل ڈال لینا - کان مین ٹیل ڈالنا دتے ڈالنا - سر ڈالنا (داغ) انکندن (اردو) اپنے کو بخیر اور ہر بابا لینا - دل آشفہ کا سودا دیکھنا اس کی زندگی بچہ نہ سنا - سے لیا اور میرے سر مارا</p>
<p>انکندن بی خیری مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی خودنا پدید کردن نشان آن چیز متعلق بمعنی خودنا پدید کردن - سند این انکندن و سند این ہمدرا بنجانہ گزشت (اردو) کسی چیز کو محو کرنا انکندن سفرہ کہ می آید (اردو) فرش بچکانہ شانا - بیے پنا کرنا -</p>	<p>انکندن بباط استعمال - مرکب اضافی بمعنی گستردن فرش باشد متعلق بمعنی سوم انکندن و سند این ہمدرا بنجانہ گزشت (اردو) کسی چیز کو محو کرنا انکندن سفرہ کہ می آید (اردو) فرش بچکانہ شانا - بیے پنا کرنا - انکندن بنیاد استعمال - مرکب اضافی - انکندن تخم مصدر اصطلاحی - مرکب</p>

افغانی - یعنی کاشتن و متعلق بہ معنی سیر و ہم
 افگندن - سنا این ہدر انجا گزشت و سندیکہ (۱) کسی چیز کو کسی چیز پر موقوف
 از کلام صاحب یافتہ ایم (۲) نیست صاحب کہنا جیسے سونے کو خلوت پر موقوف رکھنا
 غیر آہنا امید خوشی و تخم امید کی کہ من (۲) کسی چیز کو کسی چیز میں ڈالنا - جیسے بھونا
 در شورہ زار افگندہ ایم (۳) بیج بونا - و صوبہ میں ڈالنا - پانی بوتل میں ڈالنا -
 بیج ڈالنا - تخم ریزی کرنا -
 افگندن خوان | مصدر اصطلاحی - مرکب

افکندن چار طاق | مصدر اصطلاحی اضافی بمعنی گستردن خوان از قبیل افکندن
 مرکب اضافی - بمعنی برپا کردن خیمه - متعلق بمعنی
 مهتم افکندن و سندانین هاسنجا مذکور (اردو) و سندانین از کلام ظهوری همدرا سنجائز
 خیمه ڈالنا - خیمه استاد کرنا - (اردو) دسترخوان بچمانا -

(۱) افکندن خیری بخیری | مصدر | افکندن خیمه | استعمال - مرکب اضافی -

(۲) انگندن چیزی و چیزی اصطلاحی بمعنی فرو آوردن خیمه استاده و این متعلق
مرکب اضافی (۱) منحصر داشتن یک چیز چیز است بمعنی ششم انگندن و سدا این هدر انجا
دیگر باشد و (۲) نهادن و انداختن چیزی مذکور (اردو) خیمه تارنا- گرانما-

در پیزی چنانکه (۱) افکندن خواب بخلوت
و (۲) افکندن گلاب در آفتاب و افکندن
آب در شیشه و مائل آن و این متعلق بمعنی
افکندن و ارغ استعمال - مرکب اضافی
بمعنی نهادن و قائم کردن و زدن و ارغ باشد
سند این بر معنی و هم گشت که این متعلق بآن است

ار دو) داغ لگانا - داغ دینا - داغ ڈالنا افکندن دست بردوش استعمال	
افکندن دام استعمال - مرکب اضافی - مرکب اضافی - معنی نہاؤن دست بردوش	
معنی گسترون دام باشد متعلق بہ معنی سوم افکندن باشد متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این	
(عرفی ۵) دانمی ریزد و غافل می کن و غفلت	
نہان پوشیدہ صیاد بی افکندن دام است و	
بس (دولہ ۵) ز مشکلات محبت نیشکندم	
کہ مرغ عقل نسازد آب و دانه خویش (اردو)	
دام بچہانا -	
افکندن درجیب استعمال - معنی دہم افکندن	
متعلق یعنی نہاؤن درجیب (ظہوری ۵)	
درجیب گل افکندہ صبا نافہ بوی پژو یا کہ سری	
برزدہ از حلقہ نموی (اردو) جیب میں ڈالنا	
افکندن دست از دامان مصدر	
اصطلاحی - معنی جدا کردن دست از دامان	
باشد متعلق بہ معنی چہار دہم افکندن و سند این	
از شنائی ہمدرا بخاند کور (اردو) دامن سے ہاتھ جدا کرنا - کھینچ لینا - دامن چوڑ دینا -	
وسامان ڈال دینا -	

<p>افکندن زبان مصدر اصطلاحی - مرکب که این متعلق به آن است (ار دو) و بگوید اضافی یعنی بیکار کردن زبان و کنایه باشد افکندن خوان -</p>	<p>افکندن زبان مصدر اصطلاحی - مرکب که این متعلق به آن است (ار دو) و بگوید اضافی یعنی بیکار کردن زبان و کنایه باشد افکندن خوان -</p>
<p>افکندن زخم استعمال - مرکب اضافی - از همین مصدر است افکنده سم که می آید و این هدر اینجا مذکور (ار دو) زبان کاش و کنایه باشد از لنگ و عاجز شدن چار پایه</p>	<p>افکندن زخم استعمال - مرکب اضافی - از همین مصدر است افکنده سم که می آید و این هدر اینجا مذکور (ار دو) زبان کاش و کنایه باشد از لنگ و عاجز شدن چار پایه</p>
<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>	<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>
<p>افکندن شراب مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی یعنی ترک کردن شراب باشد</p>	<p>افکندن شراب مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی یعنی ترک کردن شراب باشد</p>
<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>	<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>
<p>افکندن سفره استعمال - مرکب اضافی - ترک کردن پیدایمی شود نہ ساختن و ما اشاره</p>	<p>افکندن سفره استعمال - مرکب اضافی - ترک کردن پیدایمی شود نہ ساختن و ما اشاره</p>
<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>	<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>
<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>	<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>
<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>	<p>افکندن ساید استعمال - مرکب اضافی - باشد (ار دو) گهوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا</p>

<p>افکندن شکار استعمال - مرکب اضافی شدن بسوی چغیری - صاحب بجزیرگان معنی شکار کردن باشد و متعلق با معنی هشتم افکندن و سندان همدراجا گذشت - نو سید شو عرتی و افکنده غنان باش چغیر (اردو) شکار کرنا - که از کبیله مقصود نشان نیست پنه مؤلف</p>	<p>افکندن شمار استعمال - مرکب اضافی عرض کند که چون خواهند که اسپ را بتیر از قبیل افکندن شمار است که گذشت معنی و تندی برانند غنان را می افکنند که از شمار کردن - سندان بر معنی هشتم افکندن تنگ غنائی اسپ نمیتواند که به تندی بدو مذکور (اردو) شمار کرنا - و از همین معنی حقیقی معنی مجازی پیدا شد لاری</p>
<p>افکندن کسی بچغیری مصدر اصطلاحی معنی منسوب کردن کسی به چیزی متعلق است معنی دهم و هفتم افکندن (ظهوری ۵) طرح محنت خانه افکنده ام در کوی دل بیک جهان فریاد و مجنون هر طرف مرد و ریاض (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا - افکندن گذر استعمال - مرکب اضافی معنی گذشتن باشد و سندان بر معنی هشتم افکندن مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - معنی حمله کردن به تعجیل و روان حمله کرنا - و با واکرنا -</p>	<p>افکندن طرح نهادن و انداختن و قائم کردن معنی دهم و هفتم افکندن (ظهوری ۵) طرح محنت خانه افکنده ام در کوی دل بیک جهان فریاد و مجنون هر طرف مرد و ریاض (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا - افکندن گذر استعمال - مرکب اضافی معنی گذشتن باشد و سندان بر معنی هشتم افکندن مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - معنی حمله کردن به تعجیل و روان حمله کرنا - و با واکرنا -</p>
<p>افکندن غنان بچغیری مصدر اصطلاحی معنی منسوب کردن کسی به چیزی متعلق است معنی دهم و هفتم افکندن (ظهوری ۵) طرح محنت خانه افکنده ام در کوی دل بیک جهان فریاد و مجنون هر طرف مرد و ریاض (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا - افکندن گذر استعمال - مرکب اضافی معنی گذشتن باشد و سندان بر معنی هشتم افکندن مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - معنی حمله کردن به تعجیل و روان حمله کرنا - و با واکرنا -</p>	<p>افکندن غنان بچغیری مصدر اصطلاحی معنی منسوب کردن کسی به چیزی متعلق است معنی دهم و هفتم افکندن (ظهوری ۵) طرح محنت خانه افکنده ام در کوی دل بیک جهان فریاد و مجنون هر طرف مرد و ریاض (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا - افکندن گذر استعمال - مرکب اضافی معنی گذشتن باشد و سندان بر معنی هشتم افکندن مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - معنی حمله کردن به تعجیل و روان حمله کرنا - و با واکرنا -</p>

<p>افکندن لباس استعمال - مرکب اضافی (اردو) (۱) ڈالا ہوا - گریا ہوا - ڈالنا - بیعتی و در کردن لباس باشد بصلہ ازوند اور گراناک اسم مفعول - مصدر افکندن کے این بر معنی چار دہم افکندن مذکور و این متعلق است بآن (اردو) لباس اتارنا -</p> <p>افکندن موج مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی (۲) مفعول (۲) میلا - بقول آصفیہ (ہندی) معنی بول و براز - فضلہ - مذکر -</p>	<p>افکندن موج مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی (۲) مفعول (۲) میلا - بقول آصفیہ (ہندی) معنی بول و براز - فضلہ - مذکر -</p>
<p>افکندن نقش استعمال - مرکب اضافی (۱) کنایہ از عجز و زاری بسیار و بقول صاحب بحر و بہار (۲) لنگ و عاجز و از کت باز مانده صاحب جهانگیری فرماید کہ کنایہ از عجز باشد مؤلف عرض کند کہ این اسم مفعول است برای جاریان سم دار یعنی چارپاییکہ شکستہ سم باشد و مجازاً بمعنی عاجز و ناتوانکہ معنی این عجز و زاری نوشته اند و این را مطلق و عام خیال نگورہ اند برای غیر چارپایان ہم یکند - می خوردہ اند قاتل (میر خسرو) رخش علل است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجازاً</p>	<p>افکندن نقش استعمال - مرکب اضافی (۱) کنایہ از عجز و زاری بسیار و بقول صاحب بحر و بہار (۲) لنگ و عاجز و از کت باز مانده صاحب جهانگیری فرماید کہ کنایہ از عجز باشد مؤلف عرض کند کہ این اسم مفعول است برای جاریان سم دار یعنی چارپاییکہ شکستہ سم باشد و مجازاً بمعنی عاجز و ناتوانکہ معنی این عجز و زاری نوشته اند و این را مطلق و عام خیال نگورہ اند برای غیر چارپایان ہم یکند - می خوردہ اند قاتل (میر خسرو) رخش علل است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجازاً</p>
<p>افکندہ بقول سروری بمعنی (۱) اندختہ (۲) یعنی سرکین - دیگر کسی از محققین ذکر این نگردد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر افکندن است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجازاً</p>	<p>افکندہ بقول سروری بمعنی (۱) اندختہ (۲) یعنی سرکین - دیگر کسی از محققین ذکر این نگردد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر افکندن است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجازاً</p>

ہر دو گم (۱) (اردو) (۱) سم گرا ہوا۔ سم ٹوٹا متعلق است با (۱) انکندن غنان بجزیری) کہ
 ہوا بجا رپایہ (۲) لنگڑا۔ عاجز۔
انکندہ غنان باشین | مصدر | مفعول آن سدا این ہمد را بجا مذکور شد
 اصطلاحی (۱) غنان را سنگ نہ کردن **انکندن** (اردو) (۱) باک ڈھیلی کئے ہوئے رہنا
 بجام تمام سپ تیر و تند بود (۲) کنایہ باشد تاکہ گھوڑا خوب دوڑے (۲) حملے اور دھاک
 از مستعد و آمادہ بودن برای حملہ دین کے لئے مستعد اور آمادہ رہنا۔

انکار | بقول برہان و جامع باکاف فارسی بروزن انکار (۱) جراحہ پست چارو
 را گویند کہ سبب سوار می و گرانی بار شدہ باشد و (۲) زمین گیر و بجا ماندہ و (۳) آزر و
 ہم۔ صاحب نامری ہم ذکر این کردہ ولیکن نسبت معنی اول بر پست ریش قناعت کند و
 و خان آزر و در سراج فرماید کہ اگر چہ بقول قوسی معنی اول مخصوص است بہ دواب
 ولیکن در استعمال اعم از ان است حتی کہ در جراحات و ہمہ نیز مستعمل چنانکہ خاطر انکار
 و خیال خود ظاہر فرماید کہ انکار بمعنی جراحہ پست دواب محل تامل بلکہ اعم باشد و فرماید
 کہ معنی زمین گیر و بجا ماندہ مجاز باشد و گوید کہ معنی سوم از مجرد انکار حاصل نمی شود بلکہ
 خاطر انکار و دل انکار بمعنی آزر و است و صاحب سروری بذکر ہر سہ معانی بالا نسبت
 معنی اول فرماید کہ در کلام اکابر بمعنی مطلق جراحہ آمدہ و بقول صاحب رشیدی (۴) ریش
 و مجروح و آوکار مبتدیان۔ بہار گوید کہ مطلق خستہ و مجروح مؤلف عرض کند کہ
 بنیال ما این از قبیل فشار و تیار است۔ اصل این (انکار۔ بکاف عربی) باشد کہ مرکب

از ننگ و آرزو بقول صاحب منتخب ننگ بزبان عرب بالفتح و تشدید کاف جدا کردن و حیر
 به هم در شده از یکدیگر فارسیان در استعمال خود تشدید را به تخفیف بدل کردند و با آنکه امر
 حاضر از آوردن است مرکب ساختن پس ننگ آرزو اسم مفعول ترکیبی بمعنی جدائی آورده شده
 و کنایه از مجروح که مقام جراحت در جسم نوعی جدائی پیدا کند و جادارد که اسم فاعل ترکیبی
 گیریم بمعنی جدائی آرزو کنایه از همان مجروح - و الف اول در آنکار و صلی باشد و فتحش
 خبری دهد ازین که ننگار هم بفتح فای بود - عوام ناواقف از ماخذ استعمالش بالکسر کردند و
 خان آرزو بر ننگار گوید که نکال به لام هم آمده و این مبدل باشد و کسر اول را نه نوشت
 و قناعت بر این کرد که مخفف آنکار قرار داد و تحقیق مابین عکس اوست یعنی آنکار مرید علیه
 آنکار باشد آنانکه آنکار را بدون صراحت کاف فارسی بجای عربی نوشته اند از آن تأیید خیال
 می شود و آنکه صراحت کاف فارسی کرده اند آنرا مبدل گیریم که کاف عربی به فارسی
 بدل شود همچون کند و کند حالا عرض می شود که معنی چهارم یعنی مجروح اصل است و
 معنی اول یعنی جراحت اعم از نیکه بطور عام گیریم یا مخصوص مجاز آن که معنی حقیقی ننگ آرزو
 به حیثیت اسم فاعل یا مفعول ترکیبی با معنی کنایه جراحت هم تعلق دارد - اکنون باقی ماند
 معنی دوم و سوم آنرا هم مجاز توان گرفت - مخفی مباد که زمین گیر بقول بهار کنایه از خیریت
 که از جای خود نتواند جنبید (الخ) معنی منتهای ناتوان و بجا مانده و صاحب بحر خوش
 تصریحی کند که افتاده و خاک را از زمین گیر گویند (انتهی) آنچه خان آرزو در سراج
 نسبت معنی سوم نوشته که خاطر آنکار و دل آنکار بمعنی آرزو است نه تنها ننگار قابل

غور است بخيال ما و غور نگرد - هرگاه افکار را معنی حقیقی مجروح تسلیم کردیم و معنی
آزبرده را مجازی گرفتیم هیچ محل اشکال نیست قاتل - فارسیان استعمال این لفظ
سینه بیشتر کرده اند و برای دل و خاطر و شخص هم چنانکه ظهوری گوید (۵۴) نباشد
لذتی در شور بخشی زندگانی را این که مهر و نئی نمک بر سینه افکار می ریزد و (صائب
۵۴) عشق فکر دل افکار رزمین دارد و بیش از دایه پرهنر کند طفل چو بیمار شود و (وله
۵۴) آه می باشد سلسل خاطر افکار را این در درازی نیست کوتاهی دل بیمار را
(وله ۵۴) قسمت خاصان بود هر چند در دو داغ عشق از عام کن این لطف را
بخشی باین افکار دود (اردو) چارپایون کی پیٹے کا زخم جو کثرت سواری یا
گرانی بار کی وجہ سے ہوا ہو - مذکر (۲) افتادہ - عاجز - صاحب فراش (۳) آرزو
دیکھو آرزو (۴) افکار - بقول امیر (فارسی) مجروح - زخمی - چاک چاک زانچ
(۵) پرگیا نثرگان قاتل کی جو تلواری کا عکس پر ہو گیا مانند شانہ وین افکار نثر

(۱۱۷۱)

افکار شدن	استعمال - بمعنی مجروح افکار کردن	استعمال - بمعنی مجروح
شدن باشد صاحب اند بوالہ فرنگ	کردن باشد (ظہوری ۵) باکہ زود ہجرت	
فرنگ این را بمعنی مانده و فتنہ شدن آورد	ومی کر عمر بزارش نکرد و سینه کو کر خراش	
عیبی ندارد کہ کار از معنی مجازی افکار گرفته	کینہ افکارش نکرد و نیز میر مغزی ۵	آن
(اردو) افکار ہونا - اس کی سند لفظ افکار	کل ز داغ دست خود افکار کرده است	
پر گزری - خستہ ہونا -	ہرگز کسی بدست خود این کار کرده است	

(اردو) مجروح کرنا۔ زکار من زبان ازکاری ماندن بپوشان

انکار ماندن | استعمال۔ بمعنی مجروح چشم از زخم گاہ انگاری ماندن (اردو) شدن است (نہوری ۵) چہ می پری و یکہو انگار شدن۔

افگانہ | بقول برہان ورشدی و جامع و (دری و پہلوی) بچہ نارسیدہ کہ از شکم مادر افتد مؤلف عن من کند کہ ہمان افگانہ کہ یکاف عربی گذشت۔ صراحت ماخذ ہمد را بنجا کردہ ایم و این سبتل آن باشد همچون کند و کند (اردو) و یکہو افگانہ۔

(۱) افلاطون | (۱) بقول برہان بضم طای حلی مخفف و معرب (۲) باشد و اولیٰ حکیمی

(۲) افلاطون | بود مشہور و معروف در زمان سکندر و استاد ارسطو است و سازاؤنو

مخترع ادست صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و (۲) بقول بیار افلاطون و فلاطون و

فلاطن مرادف یکدیکر (انوری ۵) کمینہ چاکر علت ہزار افلاطون پ کمینہ بندہ فضلت

ہزار اسکندر پ صاحب اند صراحت کند کہ افلاطون نعت یونانی است (اردو) فلا

اور فلاطون۔ بقول امیر یونان کے ایک بڑے مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد تھا

اور سقراط کا شاگرد (اسیر ۵) وہ مے کش ہون کہین سامان میخواری تو کیا غم ہے نہ

تن خاکی غم افلاطون کا چلو سا غم ہے نہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ پہلا حکیم ہے جس نے

حکمت اشراقی کے اصول درست کئے ۳۰ برس قبل پیدائش مسیح علیہ اسلام پیدا

ہوا۔ ابتدا میں اسکی طبیعت صنعتوں کی طرف متوجہ تھی اور شعر کہنے کا بھی شوق تھا

بیس برس کی عمر میں قصائد مثنویان اور کئی دیوان تصنیف کئے بعد اس کے حکمت و فلسفہ

کی طرف مائل ہو کر آٹھ برس تک سقراطیس کی خدمت میں رہا۔ سقراطیس کے مرنے پر
 علم کا بہت ذخیرہ جمع کر کے مقام اٹینہ میں ایک مدرسہ قائم کیا اور آخر عمر تک پڑھانے
 کا شغل رکھا۔ اسکی خوش بیانی کی دہوم بیان تک ہوئی کہ عورتیں بھی مشتاقی کلام ہو کر
 مردوں کے لباس میں آتی تھیں۔ ۷۷ برس کی عمر میں انتقال کیا یہ حکیم ذی اخلاق خوش
 صفت تہاترالیفات میں جو فلسفیات افلاطون کے نام سے مشہور ہیں پنتیس مباحث
 اور تیس مکتوبات ہیں جن میں مختلف فنون طبعیات منطق - سیاست - مدن - علم
 تہذیب اخلاق وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ شعراجو افلاطون کے ساتھ خم کا ذکر کیا کرتے ہیں
 اسکا نشانتر اجم افلاطون سے معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ صاحب غیاث اللغات نے بحوالہ
 کتب تاسیخ لکھا ہے کہ افلاطون اپنی آخر عمر میں ایک بڑے خم میں بیٹھ گیا شاگردوں نے
 اس کی وصیت کے موافق اس خیم کا منہ بند کر کے ایک پہاڑ کے غار میں رکھ دیا۔
افلاک بالفتح لغت عرب است جمع فلک معنی آسمان فارسیان این را با الفا
 فارسی مرکب کردہ استعمالش بمعانی خاص کردہ اند کہ در لطعات می آید (صاحب ۵)
 ایک دل بیدار در نہ پر وہ افلاک نیست نہ پر وہ خواب است گویا پر وہ این ساز ہا
 (اردو) افلاک - بقول امیر - فلک کی جمع - آسمان (بحر ۵) آج دنیا میں گلہ کرتے
 ہیں جو افلاک کا پیکل وہی زیر زمین شکوہ کریں کے خاک کا پ

افلاک شناسان	اصطلاح - بقول صاحب	این کردہ اند - صاحب نامری از کلام
بحر نجان - صاحبان ضمیمہ برہان و نوید ہم	نظامی سند آورده (۵)	دفتر افلاک

شنا سان بسوزنہ دیدہ خورشید پرستان بدو گستر۔ بادشاہوں کی صفت۔

مؤلف عرض کند کہ معنی قطعی این اندکان **افلاک نشینان** | اصطلاح۔ صاحب

احوال افلاک و سیارگان فلک پس کنایہ باشد اندکجاوہ بہار گوید کہ معنی منجمان است و بہار

از منجمان (اردو) منجمین۔ علم نجوم کے عالم

و اقف۔ همان شعر نظامی است کہ بر افلاک شناسان گذشتہ

افلاک ظل | اصطلاح۔ بقول بحر معنی بدین تصرف کہ در مصرع اول بجای افلاک شناسان

بسیار حمایت صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ مراد افلاک نشینان نوشتہ یہ دیگر کسی از محققین ذکر

آسمان سایہ معنی بسیار حمایت۔ صاحب مؤید این نکرد۔ بخیاں با قاسم اودیش نیست و جا

فرماید کہ معنی سخت حمایت کذا فی الادب دارد کہ لمحاظ معنی قطعی این کنایہ گیریم از گوایہ

و این صفت بادشاہی کہ سایہ لطف او محیط باشد و لیکن سداستعمال باید و نمیشود کہ منجمان را

جملہ عالم را مانند افلاک۔ پس معنی ترکیبی۔ سلاہ افلاک نشینان گوئیم قتل (اردو) و بکھو

ہمچون افلاک است چنانچہ شیر دل ای ل افلاک شناسان۔

ہمچون شیر است و این ترکیب در اصل صفت **افلاکیان** | بقول برہان و ہفت کبر

موصوف بود بر وجہ تشبیہ و بعدہ مقلوب گردند کاف (۱) کنایہ از ثوابت و سیارات و

مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۲) طائفہ باشد از بی دینان و بد مذہبان

معنی مثل افلاک سایہ گستر و شیر دل ہم ازین صاحب شمس بد کہ ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳)

قبیل است (اردو) مثل افلاک کے تائید کنایہ از ملائکہ ہم مؤلف عرض کند کہ ہر سہ معنی

خلاف قیاس نیست و هر سه کنا به باشد - پنجم فلک است (۱) و (۱) تارے (۲)، طائفه بی دینان را افلاکیان گفته اند و به آن ایک طائفه کا نام افلاکیان ہے جو بد مذہب این است کہ اعتقادشان بر سیارگان و اجرام اور بے دین ہے (۳) فرشتے - ملائک -

(۱) افند بقول صاحب نوادر و شمس معنی جنگ و خصومت - صاحب

(۲) افندیدن (دری و پہلوی) ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت

در محدوده ہم گذشت محدوده و مقصوره چیزیں نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است بہ تحقیق

ما این اسم جاہ فارسی زبان است و اسم مصدر (۲) و (۲) مصدریست مرکب از (۱)

زیارت یا ی معروف و علامت مصدر کہ بقول صاحب سحر و برہان معنی خصومت و جنگ

کردن است (سالم التصریف) صاحبان ناصری و جامع و سراج و نوادر ہم ذکر این

کرده اند و ہمین مصدر در محدوده ہم گذشت بخیاں ما اصلی است کہ از اسم جاہ فارسی زبان

وضع شد و بقول متفنین فرس حبلی کہ اصول شان بر لفظ اسم مصدر گذشت (۱) و (۱)

دیکھو آفند - (۲) دیکھو آفندیدن -

افواہ | بقول صاحب منتخب بالفتح جمع فوہ و چیزهای خوشبو کہ بدان بوی خوش را

اصلاح دہند و نیکو سازند چنانکہ تو ابل چیزی کہ بدان طعام را خوشبو کنند چون کشتیر و

جزآن و صاحب قاموس گوید کہ افواہ تو ابل یا پنچہ بدان بوی خوش را اصلاح کنند

و اقسام شگوفہ و انواع ہر چیز و احدش فوہ - صاحب غیاث فرماید کہ مجازاً بمعنی شہرت

مستقل مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بہ معنی بیان کردہ غیاث استعمال کرده اند

(ظہوری ۵) ناصح زبان بہ بند کہ صد سعی کردہ ایم تا مقصہ برگزیدہ افواہ گشتہ است
 (اولہ ۵) فادہ در دہن عام قصہ خاصان بہ حکایت از لب افواہ بزرگدانی ہم (انوری
 ۵) تاکہ در افواہ خلق ہست کہ از چار طبع بہ اصل فساد جہان فرع کہ گوہر شکست بہ
 (اردو) افواہ - بقول امیر (عربی) موت - فوہ کی جمع جکے معنی منہ یعنی کوئی بات
 بہت سے مہون میں پڑنا مجازاً اڑتی ہوئی خبر مشہور بات جس کی اصل نہ ہو (آتش ۵)
 چوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتون حور پنجک یقین لا تا ہے وانا دور کی افواہ کا پیر (میر ۵)
 کلی سہے کہتے ہیں منہ یا رکا پتہ نہیں معتبر کچھ یہ افواہ ہے بہ

افیلون | بقول برہان بالام بروزن شیخون درمنہ کو ہی را گویند - اگر خاکستر آزار بارون
 بادام بر موضع ریش بالند موی بر آرد و آزار عبری شیخ خوانند - صاحب ہفت و جامع
 ہم ذکر این کردہ صاحب محیط بر افیلن فرماید کہ افیلون و افلیون ہر سہ اسم شیخ جلی است
 کہ آزار بفارسی درمنہ کو ہی گویند و بر درمنہ گوید کہ کبسر دال ہلہ و سکون رای ہلہ و فتح میم و نو
 و ہا اسم فارسی است و بیونانی ساریقون و آقدینا و سور بیون و بسرانی ایر و تاد و بر روی
 ابریطون و عبری شیخ و ہندی جوہری جو این گویند و گویند کہ آن اشراس است کہ شیخ
 آن نشی و قسم سوم آزار بقول بعض فنستین البحر ی نیز نامند و جلی آزار بیونانی افیلون خوانند
 گرم و خشک در سوم و بقول شیخ گرم در دوم و خشک در سوم جمع اقسام آن محل ریح - قطع
 لطف و سکون و در آن قبض کمتر از نستین است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
 صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام ترک فرمایا ہے اور شیخ پر لکھا ہے کہ درمنہ ہی

جسکو عربی میں خشرک بھی کہتے ہیں ایک گہانس کا نام مشایہ برگ سداب - سدون کو کہہ جاتی ہے بلغم کو چھانٹتی ہے اور اورام کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے (الخ) اور بقول محیط اعظم اسکا ہندی نام جوہری جو این ہے۔

افیون | بقول برہان (۱) معروف است کہ تریاک باشد و لعربی لبن الخشخاش گویند اگر قدری ازان بخود گیرند ز حیر اسودد و (۲) کنایہ از سیاہ - صاحب ناصری فرماید کہ اصل این اپیون است و اپیون ہم ہر دو بہای فارسی و افیون سرب باشد و اکنون تریاک مشہور - دافع زہر و خود زہر - خان آرزو در سراج فرماید کہ ہمان شیرہ خشخاش کہ از تریاک نیز گویند لیکن تریاک در اصل بمعنی پازہر باشد و بمعنی افیون متحدت و فرماید کہ خود افیون (۳) بمعنی پازہر آمدہ چنانکہ ظہوری گفتہ (۴) زخم خوب است اگر سخرہ مرہم نشود پازہر من نیست اگر دستخوش افیون است پز صاحب جامع بر معنی اول قانع و دوا رستہ معنی اول و سوم را ذکر کردہ بہار گوید کہ معنی اول مبتدل اپیون باشد و بمعنی سوم ہم آمدہ و بہ صراحت سند ظہوری فرماید کہ من درینجا بمعنی چیری است شیرین کہ مثل ترنجبین ازہوا بریزد و منعقد گردد صاحب سخندان گوید کہ این را در فارسی اپیون و افیون و اپیون نام است و در سنسکرت آہیچین کہ مرکب است از آہی بمعنی مار و پین بمعنی کف کہ بحالت غیض و غضب وغیرہ از دہن انسان بریزد و بدین وجہ کہ از درخت خشخاش شیرہ اش کہ افیون است ہچو کف می ریزد و رنگش ہم سیاہ می باشد و از خوردنش ہوش ہم از سر رود - اہل سنسکرت این را آہی پین نام کردند (انتہی) صاحب سوار السبیل فرماید کہ یونانی این را اپیان نامند

صاحب خزائنہ اللغات آورده که اوراد را انگلیسی زبان او چیم نام است و در اردو فهم
 و صاحب محیط اسم یونانی این ابیون به بای عربی نوشته و افیون را معرب گفته و مانند
 ماخذ خاصیت و طبیعت این سببی مختصر بر ابیون کرده ایم که گذشت - صاحب برهان بنیون
 را به بای عربی هم آورده بالجمله این قدر متحقق است که انیون معرب یا سبدل را ابیون
 به بای فارسی است همچون سبید و سفید و آبیون مبدل (ابیون به بای عربی) چنانکه
 تب و تب و ابیون را لغت یونانی گیریم چنانکه بالاندکور شد یا خود ابیون را که بیای فارسی
 است مبدل (اُپیان یونانی) که فارسیان الف دوم را به واو بدل کردند همچون تاغ
 و توغ - بهر دو صورت بنیاد این از لغت یونانی یافته می شود و جادارد که لغت فارسی
 گیریم و اصلش ابیون باشد و تحقیقش بر ابیون بیان کرده ایم و نسبت بنیون عرض می شود که
 بقاعده فارسی تبدیل الف به های هوز آمده چنانکه انبار و هبنار و یاسا و یاسه (اردو)
 (۱) دیکھو ابیون - (۲) سیاه - کالا - (۳) تریاق - بقول صاحب آصفیہ (معرب اسم
 مذکر - زهر مہرہ - فاء الزہر - ایک خاص قسم کی مچون جو دفع زہر کے لئے بنائے ہیں -

<p>افیون خوردن حوادث بقول بجز ضخیمہ برهان کنایہ از معدوم شدن حوادث باشد مؤلف عرض کند کہ این خلاف قیاس است زیرا کہ افیون خوردن کسی را اورای معنی حقیقی آن کنایہ توان گرفت (مصدر اصطلاحی) معنی حقیقی</p>	<p>افیون خوردن حوادث بقول بجز ضخیمہ برهان کنایہ از معدوم شدن حوادث باشد مؤلف عرض کند کہ این خلاف قیاس است زیرا کہ افیون خوردن کسی را اورای معنی حقیقی آن کنایہ توان گرفت (مصدر اصطلاحی) معنی حقیقی</p>
---	---

صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت بخیا
زیادتی نشسته کردن (خسرو ۵) تا هر که باشد
مکنایه باشد از غافل کردن (خان آرزو ۵) یا رتو بخود شود در کار توبه ای زیر لب گفتار تو
در خور قسمت درین محفل رسد هر خشک و تر به
ساقی آرد می به محفل شیخ را افیون دهد به (ظهور ۵)
ساقی اندر قدم بازی گلگون کرد به در می کنه
جان دهد بچا رگی را چاره سازیهایی
چرخ بگذرد زهرم در گلو فریاد اگر افیون دهن

(ار دو) افیون که مانا - غافل کرنا -
افیون زدن | (مصدر اصطلاحی) بقول

(۱) افیون در بادیه نخوت
بجرو بهار معنی افیون خوردن (میز خسرو ۵) مصادر

(۲) افیون در بادیه کردن
این تنگنا نه موقع خواب است سر برار به افیون اصطلاحی

(۳) افیون در شراب نخوت
ز دست حارس دست است پاسپان به محاب

(۴) افیون در شراب کردن
(دلا فو قی زیدی ع) از برای منع انزال آنکه بحر ذکر

(۵) افیون در می کردن
افیون می زند به (ار دو) افیون که مانا - (۱) تا

(۶) کرده فرماید که معنی پشت دادن شراب
افیونی | بقول صاحب جامع (۱) تریاکی

ر اما مستی گذاره آرد - بهار ذکر (۱) و (۴) باشد و (۲) کنایه از عادت کردن بخیری که

کرده منی با صاحب بحر متفق و صاحب آصفی قدرت برک آن نداشته باشد مؤلف گوید

(۵) را نوشته از معنی ساکت مؤلف گوید که کنایه از مستاد و خو گرفته مطلقاً (ظهور ۵)

همه مرادف یکدیگر باشد معنی امداد شراب در
چرا افیونی زهرش نگر دم بکه خلقی را ز شکر بگذرانم

اقایا بقول برہان کبسر قاف و تھانی بالف کشیدہ عصارہ خاریست کہ پوست بادن
 و باغت کنند و آن صلب و سیاه رنگ می باشد و بعضی گویند کہ صمغ خار مغیلان است اگر خوب
 برگیرند قطع خون رفقن کند و بقول بوید صمغ درخت مغیلان کہ ہندی گیر نامند صاحب
 فرماید کہ بیریانی و عیا گویند و آن ہم یونانی عصارہ شجر شوقہ سمی بہ قرط است و قرط شتر شط کہ
 آن را بھری شو کہ آم غیلان و بفارسی خار مغیلان و ہندی ببول و لیکر نامند و صمغ آنرا
 صمغ عربی و اقایا کہ ہندی (لیکر کارس) و بفرنگی اکا گیا و آن عصارہ از مرن آن یارگ
 آن یا از ہر دو با ہم میگیرند گیلانی گفتہ کہ آن عصارہ مثر درخت بسیار خار دار است کہ اگر پوست
 و مرن درخت ادیم را و باغت می دهند و آن شجر را قرط نامند و صاحب صید نہ گفتہ کہ اقایا ہم
 رومی است و بیریانی و عیا قرطی و بفارسی بلبند و اطبا اختلاف درین نموده اند کہ آن از قرط است
 و اختلاف در صفت واقع شدہ جالینوس گفتہ کہ آن صمغ آنست واریا سوس گوید کہ آن عصارہ
 آنست کہ خشک می کنند و قرص می نمایند و شیخ الرئیس فرماید کہ آن عصارہ قرط است و شارح
 کاذرونی فرمودہ کہ قول حق آنست کہ شیخ در تعریف آن گفتہ و صحیح ترین اقوال آنست کہ
 عصارہ نوعی از ام غیلان باشد کہ قرط نامند و غیر مفسول آن سرد و راول و خشک در دوم
 و مفسول آن سرد و خشک در دوم بالجملہ اقایا مختلف و قابض و مانع سیلان خون و قاطع
 نفث الدم و مقوی معده و جگر و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) درخت لیکر یا ببول کا
 رس یا شیرہ - صاحب اصفیہ نے لیکر پر بول کا ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں اسکی
 جہاں سے چمڑا نکالتا ہے -

اقامت بقول بهارستان و برپاداشتن و فارسیان (۱) بمعنی درجای بودن و ممکن گرفتن با لفظ کردن استعمال کنند و (۲) بمعنی ضیافت شخصی که از جایی وارد شود با لفظ فرستادن استعمال نمایند - خان آرزو در چراغ گوید که لفظ عربیت بمعنی معروف و فارسیان بمعنی ضیافت شخصی که جایی وارد شود - نیز آرزو مؤلف عرض کند که ماصراحت استعمال این با مصادره فرس در ملحقات کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که احتمال این در فارسی بدون ترکیب با مصدر فارسی بمعنی حاصل بالمصدر باشد و بمعنی اول خصوصیت مصدر کردن نیست چنانکه از ملحقات ظاهر شود و نسبت سنی دوم خیال ما نیست که بعضی شعرا اقامت را با مصدر فرستادن مرکب کرده بمعنی سامان دهانی فرستادن گرفته نه ضیافت اگر چه ضیافت جزو مهمانی است ولیکن سازو سامان دیگر هم لازم آن است و این همه لوازم - مجازاً پیدایمی شود از معنی اول چنانکه حکیم شقای گفته (۳) چون آدم بدهر فرستاد آسمان پد صد گونه رنج و غصه به رسم اقامت و شرف ماند رانی در کلام خود اقامت بمعنی فروش و بباط آورد و این هم در سامان دهانی داخل باشد (۴) شب از هتتاب باش باج می دادی بهر منزل اقامت می فرستاد پد شاعر گوید که شب بام مدوح ما را با جگر از بود از هتتاب یعنی باج هتتاب پیش می کرد و در هر منزل باش از هتتاب بباط می گسترده - خصوصاً فرشی که آزاد رهندی چنانی گویند که با هتتاب تشبیه لفظی و معنوی دارد خان آرزو و بهار هر دو که با ستاد همین شعر معنی ضیافت را پدید کرده اند بخيال مادرست نیست زیرا که از هتتاب ضیافت بام کردن پیچ لطف ندارد و معنی سامان دهانی اندر نیم مقام دل چسب تر است و این معنی لفظ اقامت نظر بر معنی اولش

تعلق مجاز هم دارد قاتل (اردو) (۱) اقامت - بقول امیر - عربی - مونث - ایک
جگہ قیام کرنا - ٹھہرنا (۲) جهانی کا سامان - مذکر - جس میں فرش فروش سامان حوائج
ضروری - مقام اور ضیافت سب داخل ہیں -

<p>اقامت بالیتن استعمال - بمعنی ضرورتاً اقامت طلبیدن استعمال - بمعنی</p> <p>د لازم گردیدن و در کار گشتن اقامت باشد خواهش اقامت کردن است صاحب صفی (عربی ۵) تا بکی شاید معنی بکشد بند نقاب ذکر این کرده (صواب ۵) آنکہ از عمر یک عمر را بردارد و اندیشہ اقامت باید (اردو) سیر و فامی طلبیدہ لنگر از سیل و اقامت اقامت لازم ہونا -</p>	<p>اقامت دادن استعمال - بمعنی قائم استعمال -</p> <p>کردن است - صاحب آصفی ذکر این کرده اقامت فرستادن استعمال -</p>
---	--

<p>(خسر و بلوی ۵) قامت خود کرد و نمودن</p> <p>در ازین داد اقامت بستون نمازید (اردو) خان آرزو و بہار بلفظ اقامت ذکر این تاقم کرنا -</p>	<p>صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی تا</p> <p>معنی ضیانت فرستادن کرده اند و ہر دو از</p>
--	--

<p>اقامت داشتن استعمال بمعنی سکونت کلام اشرف مازندرانی سند آورده کہ بلفظ</p> <p>پذیر بودن است - صاحب آصفی ذکر این</p> <p>اقامت مذکور شد مؤلف عرض کند کہ معاصرین</p> <p>کرده (نثر خزین اصفہانی) او در آن شہر اقامت</p> <p>داشت (اردو) سکونت رکھنا -</p>	<p>عجم استعمال این بدین معنی نمی کنند و از متقدمین</p> <p>استعمال کسی کہ پیش است ہمین یک شہر اشرف</p>
---	---

<p>(هـ) سخن چون گرفت استقامت بمن ۛ اقامت کند تا قیامت بمن ۛ یعنی بمن اقامت بخشد تا قیامت ای بوجه سخن خود تا قیامت نام من زنده باشد (ار و و) قائم رکنا - اقامت کشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی قیام اختیار کردن است (خسرو) مؤذنتش اینجا که اقامت کشیدن قیامت موزون تواند رسید (ار و و) قیام اختیار کرنا - اقامت نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی سکونت اختیار کردن است (شیر) خرین آصفی (بالجمله از دو سال افزون در آن و) اقامت نمود (ار و و) سکونت اختیار کرنا -</p>	<p>ما ز ند رانی است که از ان معنی ضیافت را اول خان آرزو پیدا کرد و بهار پیر و می او نمود - خان آرزو برای این معنی بجز خودت طبع و معنی آفرینی خود سندی از صاحبان تحقیق نه گرفت و محققین فرس از از استعمال لفظ اقامت بدین معنی ساکت اند و ما خیال خود را نسبت این مصدر مرکب بر لفظ اقامت ظاهر کرده ایم که معنی سامان بهانی فرستادن است (ار و و) بهانی کا سامان بهیجا اقامت کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده مؤلف گوید که معنی قیام بخشیدن و قائم داشتن است چنانکه نظامی گوید اقامت نمود (ار و و) سکونت اختیار کرنا -</p>
<p>اقبال بقول بهار و منتخب همان کسی را قبول کردن و پیش آمدن و رو بچیزی آوردن و چیزی پیش کسی داشتن و سعادت مند شدن و رومی کسی بچیزی گردانیدن - بهار گوید که فارسیان (۱) معنی دولت و قوت و طالع استعمال کنند و این گویا از معنی سعادت مند شدن اخذ کرده اند و یکند از صفات اوست و بصله به و از مستعمل (صاحب هـ) بوسه ها بر دست خود داد است معمار ازل ۛ تا باقبال بلند آن طاق ابر و بسته است ۛ (طه هـ) از اقبال</p>	

محبت و مقامی می زغم جولان پیکه طفل فی سوار آید پشیم وار منصورش پ (شفیع اثر ۵)
 چون دولت زمانه محال است بی زوال پیکرم جو آفتاب شد اقبال من بلند پیمولف
 عرض کند که (۲) در استعمال فارسیان اقبال بمعنی قبول کردن هم بنظر آمده که در ملحقات بر
 اقبال خواستن می آید (اردو) (۱) اقبال - بقول امیر (عربی) - مذکر - ادبار کی ضد -
 خوش نصیبی - زمانے کا موافق ہونا - (کیف ۵) ہیکہ چار دن ہی کب تر اقبال اسے تم
 نہیں ملن کہ اک گہرین غلام بی وفا ٹھہرے پ (۲) قبول - گوارا - پسند (امیر ۵)
 جنت نہ ہاتھ آئے تو دوزخ قبول ہے پ

اقبال ایستادن استعمال - صاحب صفی	اقبال سکندر استعمال (۱) مرکب ضاتی
ذکر این کرده که بمعنی قائم و موجود بودن دولت	اقبال سکندری بقول بہار معروف
وطالعندی است (فیضی ۵) در ہای طرب	مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی و (۲) بہای
برو کشادہ پ اقبال بہر درایتادہ پ (اردو)	نسبت مرکب توصیفی - کنایہ از انتہای اقبال
اقبال قائم رہنا -	است (سیدی محمد عرفی ۵) اقبال سکندر
اقبال خواستن استعمال - صاحب صفی	بہمان گیر می نظم پ برداشت بیک دست
ذکر این کرده کہ بمعنی خواہش اقبال کردن است	تلم را و علم را پ (نظامی ۵) کنون بر بٹ
(حسن شہدی ۵) کش دامن ز بخت تیر	سخن پروری و زغم کوس اقبال اسکندری پ
گر اقبال می خواہی پیکه اقبال سیاہی می نشانہ	(اردو) (۱) سکندر کا اقبال (۲) انتہای
نقش خاتم را پ (اردو) اقبال چاہنا -	اقبال - بہت بڑا اقبال -

<p>غناک اور ہے</p>	<p>اقبال کردن مصدر اصطلاحی - بمعنی</p>
<p>استعمال - بیامی نسبت</p> <p>اقبالی کردن</p> <p>معنی صاحب اقبال کردن است - بہار بر</p> <p>لفظ اقبالی گوید کہ بمعنی کار اقبال است و نہ</p>	<p>پسند و قبول کردن - (خجوری ۵) محل گشتہ ختم</p> <p>دولت از خاکسرم آری پد بخاشاک وجودم آتش</p> <p>او کردہ اقبالی (اردو) قبول کرنا - پسند کرنا -</p>
<p>اقبالمند</p> <p>استعمال - بقول انند بجالہ فرنگی</p> <p>کہ از شیخ العارفین پیش کردہ مصدر اقبالی کردن</p> <p>راست (۵) ننگ در عشق و جنون نام مرا</p> <p>برہان مند بروزن قد بمعنی صاحب و خداوند عالی کردہ آمد ادا بار درین کوچہ و اقبالی کردہ</p>	<p>اقبالمند</p> <p>بقول انند بجالہ فرنگی</p> <p>کہ از شیخ العارفین پیش کردہ مصدر اقبالی کردن</p> <p>راست (۵) ننگ در عشق و جنون نام مرا</p> <p>برہان مند بروزن قد بمعنی صاحب و خداوند عالی کردہ آمد ادا بار درین کوچہ و اقبالی کردہ</p>
<p>صاحب اقبال کرنا - اقبالمند کرنا -</p> <p>از ہین قبیل است اسم فاعل ترکیبی - معاصرین</p> <p>اقبال یک ہفتہ اصطلاح - مرکب</p> <p>اضافی - بقول صاحب بحر و مؤید و ضمیمہ</p>	<p>صاحب اقبال کرنا - اقبالمند کرنا -</p> <p>از ہین قبیل است اسم فاعل ترکیبی - معاصرین</p> <p>اقبال یک ہفتہ اصطلاح - مرکب</p> <p>اضافی - بقول صاحب بحر و مؤید و ضمیمہ</p>
<p>برہان بمعنی دولت اندک روزہ مؤلف گوید</p> <p>خوش قسمت (در شک ۵) ارباب وصل کہ کنایہ باشد (اردو) چند روزہ دولت</p> <p>ہستہ ہین ہجورون پر بجا پد اقبالند اور ہے</p> <p>عارضی اقبال - اقبال چند روزہ -</p>	<p>برہان بمعنی دولت اندک روزہ مؤلف گوید</p> <p>خوش قسمت (در شک ۵) ارباب وصل کہ کنایہ باشد (اردو) چند روزہ دولت</p> <p>ہستہ ہین ہجورون پر بجا پد اقبالند اور ہے</p> <p>عارضی اقبال - اقبال چند روزہ -</p>
<p>بالکسر لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی آتش فرا گرفتن و علم آموختن -</p> <p>از کسی و فایده گرفتن - بہار ذکر این کردہ - فارسیان این را با مصداق کردن و نمودن مرکب</p> <p>کردہ بمعنی مصدری استعمال کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی استفادہ (صائب</p> <p>۵) نباشد از قباس نو چشم ماہ را سیری پد الہی پیچ کا فر نشکندان گدائی را پد (اردو)</p>	<p>بالکسر لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی آتش فرا گرفتن و علم آموختن -</p> <p>از کسی و فایده گرفتن - بہار ذکر این کردہ - فارسیان این را با مصداق کردن و نمودن مرکب</p> <p>کردہ بمعنی مصدری استعمال کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی استفادہ (صائب</p> <p>۵) نباشد از قباس نو چشم ماہ را سیری پد الہی پیچ کا فر نشکندان گدائی را پد (اردو)</p>

اقتباس - بقول امیر عربی - مذکر روشنی لینا کسی تالیف یا تصنیف سے کچھ انتخاب کر کے اپنے کلام میں داخل کر لینا (اسیر ۵) تارے ہر سے جب کفش یار کے چمکین پنجو کو ہوس اقتباس ہو کہ نہ ہو نہ

(۱) اقتباس کردن	استعمال - بمعنی کی پر شمشیر نظر باز آن تماشایش کنند ہم مگر
(۲) اقتباس نمودن	حاصل کردن نور اقتباس از روی زیبایش کنند نصیر

چیزی و فائدہ گرفت - صاحب آصفی ذکر ہمدانی (نشر ۲) از باطن فیض موطن جد بزرگوار این کرده از معنی ساکت (انور می ۵) انظار خویش و سایر روشندان آن سرزمین اقتباس

اقتباس من نور کم کای گفت چرخ بکافان نور بختیاری و التماس فتوحات غیبی نمودند از آفتاب ہمتش کرد اقتباس (صاحب ۵) (اردو) اقتباس کرنا کسی چیز کا حاصل کرنا یا تنہا کرنا

اقتدا - بقول بہار پیری کردن فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن متعل مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کرده - فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پیروی کنند و برای معنی مصدری با مصدر فرس مرکب سازند کہ در طعقات آید (اردو) پیروی - بقول آصفیہ (فارسی) اسم موند - تقلید کسی کے قدم بقدم چلنا - اطاعت - فرمان برداری -

اقتدا داشتن	استعمال - صاحب صفی
ذکر این کرده کہ بمعنی پیرو بودن و پیروی داشتن	ست بدشت از تو تہقہ در باغ بلبلان

تو دارند اقتدا (اردو) پیرو ہونا -

است (خرین اصفہانی ۵) آمونخت کبک (۱) اقتدا کردن استعمال - ہر دو بمعنی

<p>(۲) اقتدا نمودن پیروی کردن است عقل بدو اقتدا کرد که این کار اوست بنده صاحب آصفی ذکر هر دو کرده (سلمان باجمی) (نشرش اصفهانی ۳) او نیز اقتدا به سنن سنیه (سلف) جست تضادا و روی از پی کار جهان اجداد عالی ترا و نمود (اردو) پیروی کرنا -</p>	<p>اقترا ن بقول صاحب آصفی بمعنی نزدیک شدن و بقول اتند نزدیک شدن و یار شدن بدیگری مؤلف عرض کند که لغت عرب است فارسیان این را بمعنی نزدیکی و قرب استعمال کنند که حاصل بالمصدر باشد و برای معنی مصدری با مصداق فارسی مرکب سازند مخفی مباد که معاصرین عجم هم اقترا ن را بمعنی قرب آورده اند چنانکه صاحب یوسف سرخ گوید (نشر) پانزده روز از نوروز گذشته از اقترا ن مرتج و عقرب (اردو) قرب - نزدیک نزدیکی - مؤنت - دیکهو اتصال -</p>
<p>اقترا ن و ا و ن میان دو چیز استعمال یک جگه جمع کرنا - ملانا - صاحب آصفی ذکر اقترا ن و ا و ن کرده که بمعنی قرب اقترا ن یافتن استعمال - صاحب آصفی پیدا کردن است (خرین اصفهانی ۵) ذکر این کرده که بمعنی قرین شدن است (نشرش لطف میان معجز و سحر استراج و ادب لعلت اصفهانی) هر دو عا یکله از درگاه رب الغرت سکت میان آتش و آب اقترا ن دهد (اردو) می نمود بشراف اجابت اقترا ن می یانت (اردو) نزدیک</p>	<p>(الف) اقتراح بقول بهار بی اندیشه سخن گفتن و تجکم در خواستن چیزی مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عرب است - صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بالفظ کردن کرده اند بمعنی -----</p>

(ب) اقترح کردن | بمعنی بی اندیشہ سخن گفتن آوردہ اند (میر مغری ۵) از عقل و فضل کرد اقتراحی بہ وز و بخت و رجو کرد امتحانی بہ (اردو) (ب) بلا تامل کوئی بات کہند

(۱) اقتصار | بقول آصفی کوتاہی کردن و بربیک چیز ایستادن مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر بر چیزی ایستادن و کوتاہ کردن و بی کسی رفتن فارسیان این را با مصدر فرس مرکب کردہ بمعنی مصدری استعمال کردہ اند چنانکہ -----

(۲) اقتصار کردن | بمعنی قناعت کردن آمدہ (نشر خزین اصفہانی) آتا با باشد کہ

(۳) اقتصار نمودن | بدویت و کمتر از آن اقتصار کند و تجریر اندک از بسیار و یکی از ہزار اقتصار نماید (اردو) (۳۲) قناعت کرنا۔

اقتضا | بقول صاحب آصفی بمعنی خواستن مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول اندکجو الہ نتی الارب دایم باز خواستن۔ فارسیان استعمال این بمعنی خواہش و تقاضا کنند و برای معنی مصدری با مصدر فرس کہ در محقات آید (ظہوری ۵) گڑھوکی رقت رسوار و مریخ بہ اقتضای عشق پنهانیت این بہ (انوری ۵) بدست ماچوا این حل و عقد چیزی نیست بہ بعیش ناخوش و خوش کرد رضا دہیم سزا است بہ کہ زیر گنبد خضر چنان توان بودن بہ کہ اقتضای قضا ہای گنبد خضر است بہ (اردو) اقتضا۔ بقول امیر۔ عربی (مذکر) خواہش کرنا۔ تقاضا (سزا دار ۵) غم میں مسرور اوس کے دیدی جان بہ تہا یہی اقتضا محبت کا بہ

(۱) اقتضا فرمودن | استعمال۔ صاحب (۲) اقتضا کردن | آصفی ذکر این کردہ

(۳) اقتضا نمودن که معنی خواستن و تقاضا کردن است (نشر خسرو) بلکه نیز اعظم با داد و بهر روزی چنان اقتضا فرمود (نشر منشی)	سفرگزیند (ارو) پسند کرنا مقتضی بنوا - صاحب آصفیه نے مقتضی پر فرمایا ہے کہ خواہش
(۲) که جمعی اقتضای آن کرد (ظهور سی) این اقتضا کرد (الوری) و نیز هر آنچه رای تو کرد اقتضای آن تقدیر جز بعین ضیا تنگتر است با و (نشر خزین آصفهانی ۳) از مرکز دولت بهر طرف رای شریفش اقتضا نماید	اقتضایا فتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی مناسب بنظر آمدن و مناسب نمودن و مقتضی شدن است (نشر نصیر همدانی) از سواخ وقت و خواطف زبان آنچه در هر مقام اقتضایافت بر آن افزود (نشر ارجی) مناسب نظر آنا - مناسب رای مناسب حال بنوا
اقتضای لونی بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و کسره فوقانی و نون بالف کشیده و لام به و او و قاف به یارسیده لغتی است یونانی و معنی آن در عربی شوکه البیضا است و آن را بغارسی باد آور دگویند و آن بوت را غارمی باشد سفید - صاحب محیط بر باد آور د فرماید که این را انگر سفید نیز گویند و به رومی لوفینیقی و بسریانی سانا حورو بیونانی قتنا لونی و اقطا لونی و عبری شوکه البیضا که معنی غار سفید است و بقول بعضی بهندی جو آسا و ده تاها شبیه بخار خک الا این در سپیدی شدید تر و غارهای این در از تر از ان گرم و خشک در اول و گویند در دوم - در پنج این تبرید و تحفیف با اندکی تحلیل و در تخم این قبض برای نزوف است و منافع بسیار دارد (ارو) بقول محیط جو آسا - صاحب	

جامع الادویہ نے جو اس پر اشترخار لکھا ہے اور وہاں کا ذکر یہی فرمایا ہے جو جو اس کے
سوا ہے اسے رشوکۃ البیضا پر جو اسے ہندی۔ ہماری تحقیق میں اشترخار اور پخیر ہے جس
کا بیان گزر چکا ہے۔ صاحب مخزن نے بھی باد آور کا عربی نام رشوکۃ البیضا اور ہندی
نام جو اس لکھا ہے اور صاحب ساطع نے جو اس پر غار شتر کا اشارہ کیا ہے ہم خیال کرتے
ہیں کہ مشابہت نے یہ اختلاف پیدا کیا ہے۔

اچمنوش | بقول برہان باجم و نون بر وزن ند پوش ریم آہن باشد کہ آن را بعرابی
خست الحدید خوانند۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر خست الحدید صراحت کافی فرمودہ
و این همان است کہ ذکرش بر اسقورون گذشت و این ہم لغت یونانی است (اردو)
و یکہو اسقورون۔

اچچہ | بقول ضمیمہ برہان لغت ترکی است بمعنی درم و فارسیان احتمال این کرده اند۔
صاحب مصطلحات ہم این را نوشته (فوقی زیدی ۵) از اچچہ میتوان کرد کام از بوج
حاصل یارب کہ هیچ معلم فی سیم وزر نباشد: (اردو) درم۔ بقول اصفیہ در ہم کا مخفف
ایک چاندی کے سکے کا نام نسل چوٹی کے ۱/۳ ماشہ کا وزنی۔

اچخوان | بقول برہان لفتح اول و حامی حطی بر وزن ارخوان معرب اچخوان است کہ
شکوہ ریحان و بابونہ باشد۔ گویند اگر آب آزا بگیرند و بنصیہ و آلت مردی طلا کنند نہایت
قوت مجامست دہد و آن را بعرابی احمد ابق المرضی و خیر الغراب خوانند و در موصل شجرۃ
الکافور و در شیراز بابونہ کا و گویند و بضم اول و ثالث ہم بنظر آمدہ۔ صاحب محیط فرماید کہ

بعض ہجرہ و سکون قاف و ضم حای مہملہ و فتح واد و الف و نون لغت عربی است - و
 اعداق المرضی و عین البقر و غرار و خیر الغراب نیز گویند و مبصر کرکاش و بہ مغرب
 شجرہ مریم و مومل شجرہ الکافور و بافریقہ کاتوریہ و رجل الدجاجہ و بیونانی ادیانس و ایسیا
 و سیریانی فرابیون و عبرانی نیفانقا و بفارسی بابونہ کاو و بابونہ کا و چشم و بہار و گل کا و چشم
 و گوہلہ و کرہاگ و ہندی سوہیل گویند مؤلف گوید کہ این ہا نہایت کہ تعریف این برہاس
 گذشت (اردو) دیکھو سامیں -

اقرار | بقول بہار گفت خود ثابت کردن چیزی را و گفت خود ثابت شدن و فرماید کہ
 بالفاظ آوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ
 بالکسر لغت عربست بقول صاحب منتخب ثابت کردن برخو چیزی را و بقرار آوردن کار را و
 آرام دادن و خنک گردانیدن - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اعتراف
 استعمال کنند کہ ضد انکار باشد (ظہوری ۵) بمعنی رضی روکن نقد قبولت در کف است نہ
 صد زبان بہتر یک انکار اقراری بخیر نہ و (۲) بمعنی وعدہ و پیمان کہ سند این بر اقرار شکنستن
 می آید - (اردو) اقرار (۱) - بقول امیر (عربی) مذکر - انکار کی ضد - اعتراف (فقہہ میہ)
 مجھے تو آپ اپنی خطا کا اقرار ہے - (۲) بمعنی وعدہ (اسیر ۵) غیر ممکن ہے کہ پورا ہو
 کوئی وعدہ وصل نہ متون سے یہی اقرار چلے آتے ہیں نہ (صبا ۵) دیکھئے آج وہ
 تشہیف کہان فرمائیں نہ ہم سے وعدہ ہے جدا غیر سے اقرار جدا نہ

(۱۵۷۱)

اقرار آوردن | استعمال - صاحب صفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اقرار و اعتراف کردن است

(۱۳۷۱)

<p>اقرار شدن استعمال - بمعنی معترف گردانیدن و باقرار آوردن و اقرار گرفتن - و قبول کنانیدن (انوری ۵) ای وقف چو قضا و قدر آورد اقرار (اردو) اقرار کرنا کرده دولت مورد وث وکتب به بر تو قضا و بقول امیر اقبال کرنا (فقره امیر) اپنی خطا کا اقرار کرنا کونسی بے عزتی ہے اعتراف کرنا - قبول کرنا -</p>	<p>نشر نصیر مہدانی) در خود به ازین کمال ندارم کہ بی ہنر ہیامی خود اقرار آرم (انوری ۵) گشت بر محض اقبال بزرگیش گواہ بہ ہر دو گیتی چو قضا و قدر آورد اقرار (اردو) اقرار کرنا بقول امیر اقبال کرنا (فقره امیر) اپنی خطا کا اقرار کرنا کونسی بے عزتی ہے</p>
<p>اقرار دادن استعمال - صاحب مصنفی (۱) اقرار شکستن - مصدر اصطلاحی - (۲) اقرار شکستہ صاحب بحر عجم و ہما نسبت (۲) فرماید کہ اقراری کہ درست بنا (میرزا طاہر وحید ۵) دلی دارم چو اقرار شکستہ پستش کن بگفتار شکستہ خان آرزو ہم در چرخ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی سپاہ شکستن و برخلاف وعدہ عمل کردن است و (۲) مرکب توصیفی و اسم مفعول آنست بمعنی لازم یعنی بیانی کہ وفات شدہ باشد و این متعلق بمعنی دوم لفظ اقرار باشد (اردو) (۱) عہد توڑنا - وعدہ خلافی کرنا - (۲) جھوٹا</p>	<p>اقرار دادن استعمال - صاحب مصنفی (۱) اقرار شکستن - مصدر اصطلاحی - ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول و اعتراف کردن (نظامی گنجوی ۵) تا بتو اقرار خدائی دہد بہ بر عدم خویش گواہی دہد بہ (انوری ۵) کرد چرخش بسروری تسلیم دادہ دہرش بہ بندگی اقرار بہ (اردو) دیکھو اقرار آوردن - اقرار داشتن استعمال - صاحب مصنفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مقرب بودن است و اعتراف داشتن (طالب آملی ۵) اگر عشق کفر است از منکر انہم و گر کفر دین است اقرار دارم بہ (اردو) مقر ہونا - اقرار کرنا - معترف ہونا -</p>

و عده - و ده وعده جس کا ایفا ہوا ہو - گرفت از زبان کہ زار دل را بیرون نیاورد -

اقرار کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر (۱) اقرار لینا - بقول امیر و عده لینا -

این کرده کہ (۱) بمعنی اعتراف کردن است - عہد لینا (ر شک ۵) جو سمجھے کہ ہے انجام

(نظامی ۵) نیکی او بین و بر و کار کن پڑ بر بیا بین خاطر شکنی پڑ تھے اقرار ہم اے عہد شکن

خوشتین اقرار کن پڑ و بہ تحقیق ما (۲) اظہار کیوں لیتے -

رغبت و گوارائی کردن ہم کہ متعلق و مجاز معنی اقرار کہ مشروط شود اقرار نیست کہ خوش کن

اول لفظ اقرار باشد (ظہوری ۵) بہر چہ (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده

و جفا اقرار کردم در وفاداری پڑ ولی از رشک و از معنی محل استعمال ساکت ما از معاصرین عجم

می ترسم کہ در انکار اندازد (۱) (اردو) (۱) ہمین مثل را باختلاف جزئی شنیدہ ایم معنی چون

اقرار کرنا - اعتراف کرنا (۲) گوارا کرنا - اظہار کسی پیمان و وعده را مشروط بہ شرطی کند طبع

رغبت کرنا - گوید کہ "اقرار چو مشروط شود نیست مقرر"

اقرار کشیدن استعمال - صاحب آصفی نمی دانیم کہ صاحب محبوب الامثال الفاظ کہ

ذکر این کرده از معنی ساکت بخیاں ما بمعنی اقرار خوش کند "را بعض " نیست مقرر " چگونه

گرفتن است یعنی پیمان گرفتن و این متعلق بمعنی نوشت جادار و کہ در بعض حصص ہند از زبان

دوم لفظ اقرار باشد (علی خراسانی ۵) تا شنیدہ باشد با سنی حال از برای اقرار غیر نوشت

مگوید از دل و پیش ہر کس بر ملا از زبان استعمال این مثل می شود - دیگر صاحبان مثال

خوشتین اقراری باید کشیدہ ای باید وعده ازین ساکت اند و درین مثل لفظ اقرار بمعنی نوشت

استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب
استعمال - بقول صاحب	استعمال - بقول صاحب

دیند کلام طہوری فرماید کہ بنامی قافیہ این بزرگم و تبسم است (ظہوری ۵) این قسم اسم
بحر یغان نکرده کس پونا خورده باده محتسب شہر اقسام است پد صاحب اند بر قسم
فرماید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی تردد و در کاری و اقسام را بحوالہ بہار و تاج المصاوی
ذکر کردہ صراحت نہ کند کہ لغت کلام زبان است بخیاں ما قسم بہ فتح اول و سوم اسم
تفصیل است بمعنی تردد و زیادہ در کاری کشندہ و ظہوری بہ تصرف در اعراب سین مہملہ
معنی تردد و تہ آوردہ خیر این نیست کہ این را لغت عرب گیریم (اردو) بہت مترب و متفکر
بہت فکر مند۔

اقسوس | بقول بہان پروزن افسوس یونانی دانہ است مانند زرشک و چون
اورا بشکند خیزی چسپیدہ و لزج از درون آن بر آید۔ باز رنج بر ناخن تباہ شدہ ہنند
بر ویاند و جمیع ورم ہا و آہا بہار انافع بود و مویزج عسلی همان است۔ صاحب محیط
گوید کہ آنرا قروس ہم گویند و آن مشہور مویزج عسلی است و بر مویزج عسلی فرماید کہ اسم
فارسی دبق و بر دبق نویسند کہ بہ یونانی قسوس و اقسوس و بعربی مویزج عسلی و بفارسی
مویزج عسلی و کشمش کاویان نامند و آن مثری است کو چک مثل نخود و چون بشکند در جوف
آن رطوبتی چسپیدہ ظاہر شود گرم در آخردوم و خشک در اول و گویند گرم و خشک در
سوم۔ تفتیح سد و نماید و بہت عرق النساء و نو اسیر و امراض بار دہ نافع و محلل اورام
باردہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اقسوس اور قسوس زبان یونانی مین ایک دوا
کا نام ہے جسکو عربی مین دبق کہتے ہیں اور صاحب محیط نے اس کا مشہور نام مویزج عسلی کہا

مثل زرشک اور نخود کے ایک دانہ نما چیر ہے جسکو توڑنے سے رطوبت نکل آتی ہے دوسرے درجہ میں گرم اور اول درجہ میں خشک۔ تحلیل اور ام بارہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے اور عرق النساء اور نواسیر کو بھی نفع بخش ہے افسوس ہے کہ اس کا اور کوئی مشہور نام نہیں معلوم ہو سکا۔ صاحب جامع الادویہ نے اسکو ترک کیا ہے۔

اقشون | بقول برہان باشین قرشت بر وزن ایون لغت یونانی و بعضی گویند رومی دوائی است گرم و لطیف و آزار شیرازی سعادت جی بھی خواند۔ صاحب محیط این را بہین مہلہ نوشتہ فرماید کہ این را اقشون ہم گویند زیادت تحسانی سوم و ثانی مثلثہ بعض سین مہلہ اسم یونانی بنایت شوکی در اندلس بر اس الشیخ معروف۔ گرم و در دوم و خشک و اول۔ بسیار لطیف۔ ضداد آن جہت تشنج عام در بدن نافع و کذا برای فالج و کزاز خلقی و منافع بسیار دارد (الخ) و بر اقشور یون فرماید کہ غیر معروف و بحوالہ قانون نوید کہ اقشور دوائی است کرمانی فارسی۔ گرم و لطیف و گویند ذہن رازکی و حفظ را جتہ گرداند۔ چنان ہفت دانہ ہم نقل برہان کردہ اند و حیف است کہ تعریف فرید این معلوم نہ شد و بر نکشود کہ نام این در اسنہ غیر چہ باشد۔ بخیاں ما اتحاد بیان و اختصار تعریف اقشون بہان است کہ صاحب محیط بر اقشور یون نوشتہ کہ برای ادویہ ترک آن بر این قسم بیان تفوق داشت و انچہ صاحب محیط این را بہین مہلہ نوشتہ حقیقت آن ہم بیوضوح نہ پیوست الا اینکه بایش قدیمی واضح تر از اقشون است و بس صاحب جامع الادویہ از اسمای معروف این ہر دو ساکت و این ہر دو اسم را ترک کرد و در اس الشیخ و سعادت جی بھی را ہم کسی نہ نوشت تا آنکہ

صاحب برهان ہم آخر الذکر را بجای خودش گذاشت (اردو) آتشون ایک دو اکا یونانی
 نام ہے جن کی تعریف فرید سے اہل لغت طب سکت ہیں۔

اقصى بلاد | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار در روزمرہ معاصر
 بمعنی انتہائی شہر متصل و مقصودش جزا این باشد کہ انتہای آبادی بلاد اگر کوئنداقصى۔ بقول
 منتخب بالفتح لغت عرب است بہ الف مقصورہ آخر بمعنی دور تر و نہایت رسندہ تر۔ و
 بلاد ہم لغت عرب باشد جمع بلدہ پس معنی لفظی این مطابق است با استعمال معاصرین (اردو)
 شہرون کی آبادی کی انتہا۔

اتطاع | بقول بہار چیری را از خود بریدہ کسی دادن و فارسیان بمعنی راتبہ و جاگیر زمین
 کہ بنوکران و مستحقان و ہند ازینجا گرفته اند و بالفظ خوردن متصل و ارثہ گوید کہ بالفتح بمعنی گوشہ
 زمین است و جمع قطعہ مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالکسر لغت عرب است و بالفتح
 اطراف زمین فارسیان قطعہ زمین را اتطاع نام نہادہ اند کہ از مقبوضات خود جدا کردہ کسی
 دہند خواہ تبرعاً یا بر سبیل معاوضہ خدمتی و بیع خصوصیت بانوکران و مستحقان نیست و این
 عام است از برای (جاگیر کہ قسمی خاص باشد) و غیر آن قسم خاص کہ مقطوعہ نام دارد
 کہ بخش بجای خودش کنیم شتی از ہمین (اتطاع بالکسر) است صاحب تحقیق الا اصطلاحات
 تعریف خوشی کردہ فرماید کہ کمبر زمین کہ سلاطین و حکام بہ کسی بخشند۔ ماگوئم کہ بالفتح باشد
 و مجاز معنی کہ بقول منتخب بالفتح گذشت (اثر شیرازی ۵) ای کہ جور آباد شمشیرت
 با قطع من است نہ سایہ دستی کہ ایامم بکام دشمن است نہ مخفی مباد کہ جور آباد نام جائی است

در ایران (انوری ۵) در کوی هنر باش کان کوی پنا اقطاع قدیم شاهنگ است پنا
 (دوبه ۵) خواستم گفت آسمان رفت گفتا گوی پنا کا سمان از جمله اقطاع مایک طارم
 است پنا (دوبه ۵) جزوی ز ملک و جاہ تو اقطاع اختران پنا نوعی زر سم جو تو آمار در زنگار
 (اردو ۵) اوس زمینی عطا کونار سیون نے اقطاع کہا ہے جو بادشاہوں کی جانب سے عطا
 ہوتی ہے جیسے مقطعه اور جاگیر پس اقطاع کا ترجمہ اردو کے استعمال میں جاگیر (مونث)
 اور مقطعه (مذکر) ہے

(۱) اقطاع خوار	(۱) اسم فاعل	تمتع شدن از عطاے اقطاع و اقطاع
(۲) اقطاع خوردن	ترکیبی است	خوار بودن - (شیخ شیراز ۵) گرفتہ کہ خود
و بمعنی کسی کہ عطای اقطاع بقبضہ او باشد بہا س خدتی کردہ پنا نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ		
<p>و گر این کردہ فرماید کہ بمعنی جاگیر دار و راتبہ خواہ (اردو ۵) (۱) جاگیر دار یا مقطعه دار (۲)</p> <p>است مؤلف گوید کہ جاگیر یا مقطعه دار را داخل</p>		
<p>اقطاع خوار توان کرد و لیکن راتبہ خوار و را</p> <p>این باشد کہ اقطاع را یا عطای غیر زمینی یا عطیہ - جاگیر و مقطعه قرار داون باشد (عرفی</p> <p>نقد تعلق نباشد (نہوری ۵) از لطفش (۵) بہ بخشا خلق را یا رب حجیم اقطاع من</p> <p>صد امید اقطاع خوار بہ مؤلف ز طبعش چو گردان بہ مسج اعمال زشت من کہ طاقت نیست</p> <p>عشرت ہزار بہ (۲) مصدر مرکب یعنی میزان را بہ (اردو ۵) تقطعه یا جاگیر قرار دینا -</p>		

که آرمایش می گویند صاحب محیط فرماید که این لغت یونانی است و بقول بعض لغت اهل
 یمن و اسم ماش است و بر ماش گویند که اسم عربی است و حج تیر و بفارسی هم مشهور بر ماش
 و یونانی اندامیون و اقطن و بهندی مونگ نامند و حج معرب سنگت فارسی است و
 که آنچه بعض مردم هند ماش می گویند - مراد از اردوی باشند نه مونگ بالجه مونگ غله است
 معروف و در اکثر بلاد کثیر الوجود و دانه آن کو چکا و مدور اندک طولانی - سر و در آخر آن
 مائل بختکی و گویند خشک و در اول کثیر غذا و مولد خلط صالح و لیکن لطیف الاغذا و منافع
 بسیار دارد (الخ) (اردو) مونگ - بقول صاحب اصفیه اسم مونگ - ایک قسم کا غله
 جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے (فارسی) بنو ماش - حج - عربی علما اسکی دال اکثر بیارون
 گو کہلانے ہیں -

اقلی | بقول برهان باطامی حلی بروزن افی یونانی نام درخت بیل است و بیل میوه
 است و در ہندوستان مانند انار و آن شیرین و از درختی حاصل می شود مانند زرد آلو و
 آن درخت را ہم یونانی خان اقلی گویند و این میوه را در جوارشات داخل سازند و
 محیط فرماید کہ بفتح حمزہ اسم یونانی خان کبیر است و بر خان گویند کہ بروزن مکان اہم نظمی
 است و آن نباتی است کہ دویم می باشند کی کبیر کہ ثمر آن را بیل و قل گویند دوم صغیر - بالجه
 ابن سرد و خشک و در دوم و سردی آن غالب با اندک گرمی - محقق و محلل و ضاد برگ این
 جهت ایتام جراحات مفید و ذکر این بر اہل مذکور شد (اردو) دیکھو اہل -

اقلی | بقول برهان و ہفت و اندلضم اول بروزن قطنی بلخت یونانی کلید را گویند (اردو) کنجی

بقول اصفیہ (ہندی) اسم موت - کلید - چاکی - مفتاح - تالی -

اقلیدس | بقول برہان بضم اول و کسر وال ابجد و سکون سین بی نقطہ (۱) نام کتاب است از ارقام ریاضی و (۲) نام صاحب کتاب کہ مصنف آن باشد ہم و معنی آن بزبان یونانی کلید ہندسہ و کسر اول و فتح وال نیز گفتہ اند - صاحب سروری برای ہر دو معنی بالاسند آورده (خواجه ۵) در اقلیدس و نحو و طب و نجوم بہ چنان شد کہ شد استان در علوم (جامی ۵) ز تشکیک محبطی سخت آسان بہ ز تحریر وی اقلیدس ہر اسان بہ (اردو) اقلیدس - بقول امیر (۱) علم ہندسہ بین ایک کتاب کا نام ہے جو اقلیدس کی تصنیف سے ہی (۲) ایک مشہور ریاضی دان تھا اسکندریہ میں مدرسہ ریاضی کی بنا اسی نے ڈالی تھی اسکو علم ہندسہ سے ایسا ذوق تھا کہ اسکا نام ہی اقلیدس ہو گیا -

اقلیم | بقول انند بالکسر لغت عرب است (۱) و آن ہفتین حصہ باشد از ربع مسکون کہ عبارت از زمین آباد است کہ یک سر بمشرق دارد و سر دیگر بمغرب و ہر اقلیم منسوب بہ یکی از سبعہ سیارہ و در بعضی کتب - اسمای ہفت اقلیم و مناسبت ہر یکی سیارہ نوشتہ اند مثلاً صاحب مؤید الفضل نوشتہ کہ ہندوستان بزرغل و چین بمشرقی و ترکستان بمغرب و ایران بمشرقی و ماوراء النہر یعنی توران بہ زہرہ و روم ببطارد و بلخ بقرمنوب است و اطلاق اسم اقلیم برین ملکہا مخالف قرار داد حکماست چنانچہ تفصیلش بر ہفت قلم آید و لفظ اقلیم از منتخب و کشف وغیرہ بالکسر ثابت شدہ و بالفتح غلط است و (۲) ہم نام موضعی است بمصر - (ظہوری ۵) چہ می ترسی ز مردن بار بر بندہ در اقلیم ز غانا نام

لغت عرب گوید و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است فرماید کہ بالکسر و بی ہمزہ ہم - چوک زر
و سیم باشد کہ در وقت گذاختن بالا آید و نام دختر آدم علیہ السلام - (اردو) (۱) سونے اور
چاندی یا دوسری دہاتون کا نقل اور چرک جو بعد گھنے کے نکل آئے (۲) آدم علیہ السلام کی
بیٹی کا نام -

اقنوم | بقول برہان بفتح اول و ضم نون بر وزن معلوم لغت یونانی نام کتابی است
از یہودان و بردمی معنی اصل و سبب ہر چیز و نصاری گویند کہ اقنوم عبارت از ظہور ذات
باری تعالیٰ است اوست وجود کل جل جلالہ و اب و ابن و روح القدس اشارہ بدو
و اقنوم سہ باشد (۱) اقنوم وجود (۲) اقنوم علم (۳) اقنوم حیات و انہما نہ عین ذاتند
و نہ زاید بر ذات وضم اول ہم آدہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و از حکیم خاقانی نقل
آوردہ (۴) سہ اقنوم و سہ قرقف را برہان بگویم مختصر شرحی متوفایہ صاحب سوار
فرماید کہ یونانی این را گنومی نام است و اقنوم معریش و جمع این اقانیم - صاحب منتخب
ذکر این کردہ و معنی اصل ہر چیز آوردہ و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات
غریبہ و دستور پنجم ذکر این فرمودہ (اردو) ہر چیز کا سبب ذات باری تعالیٰ - یہود کی
ایک کتاب کا نام اقنوم ہے -

اقوامارئون | بقول برہان بفتح اول و ثانی بہ و اد رسیدہ و سیم بالف کشیدہ و کسر رای
قرشت و ثانی مثلثہ مضموم ہوا و نون زدہ بلغت یونانی را زیانہ صحرائی باشد و سجد ہمزہ
ہم آدہ - صاحب محیط فرماید کہ بادیان بری است و بربادیان گوید کہ اسم فارسی است و بشارت

عامه - رازیانه و معرب آن را زیا نچ و شیرازی جو لکو و بیستانی با و تخم و میونانی ماریسون
و مار دیون و دهر لیا و تو مار ثون و برو می کشار و بمغربی بباس و با انگلیسی آسید و پهنی
سونف و سونپ و بریالی نامند و آن بستانی و بری می باشد بستانی را مارسون و بری
تو مار ثون نام است گرم و خشک در دوم و بقول بعض گرم در اول سوم و خشک در آخر
اول - مفتوح سد و محقق و ملطف و دافع و محلل ریا ح است و صداع نیار و دمنافع بسیار
دارد (الخ) (اردو) سونف - بقول آصفیه (هندی) اسم مونث - اصل مین سونپ
یا سونپه تھا جواب بھی دہاتی اور مہند و بولتے ہیں یہ کار آمد دوا ہے -

اقوامالی | بقول برہان بابیم بالف کشیدہ و لام بہ تخیانی رسیدہ لغتی است یونانی و معنی
آن عبری مارا لعل و طریق ساختن چنان باشد کہ دو جزو آب و یک جزو عسل را با ہم
آمیختہ بچوشتان چند انگشتی برود و ثلثان باند و منافع آن بسیار است بجهت دہتن آستنی
بخوردنی بدہند اگر صدا و قراقر برد در ناف او بہر سد آستن باشد و الا نباشد - صاحب
محیط فرماید کہ مارا لعل را بیونانی اقوامالی خوانند و بقول صاحب مخزن اقوامالی چیری
است کہ در آن عسل را حل کنند و نگہدارند و جوش نہ ہند و بہارا لعل گوید کہ آن سادہ
و مرکب باشد و سادہ آن گرم و تر و جالی و ملین و قاطع اخلاط ازجہ و منفع و منفع بلغم غلیظ و نفوس
قوی اعضای بار دہ و دافع امراض بار دہ عصبانیہ و دماغیہ و منافع بسیار دارد و فرما
کہ یک وزن عسل خالص راورد و وزن آب باران یا آب صاف شیرین آتش ملائم
طبخ دہند و کف آنرا بردارند تا دو ثلث بماند پس صاف نمودہ نگاہدارند و برای مرکب

گو بملک نامند۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کرده خان آرزو فرماید کہ این را بھندی کہنہی
نام است و صاحب برہان بر سمار و رخ و سمار و رخ گوید کہ خایہ دیس و کلاہ دیوان و چتر مارگی
گویند مؤلف عرض کند کہ اذکر این در ممدودہ بر آکار س کرده ایم۔ جز این نیست کہ این
اسم جاد فارسی زبان باشد ممدودہ و مقصورہ چیری نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است
صاحب خزانتہ اللغات گوید کہ این را در سنکرت چتر مہومی و در فارسی چتر زین گویند
(اردو) کہمی۔ موٹ۔ گلن۔ مہول۔ دیکھو آکار س۔

اکار یوم | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار معاصرین عجم
حوض را گویند۔ صاحب بول چال صراحت فرمید کند کہ حوضی کہ در و ماہیان و دیگر جانوں
آبی را می پرورند حیف است کہ حقیقت این ظاہر نشد کہ مال کدام زبان است کہ بطور
اسم جاد صورت گرفتہ و در فارسی زبان مستعمل شدہ (اردو) وہ حوض جس میں مچھلیاں
اور آبی جانورون کو پرورش کرتے ہیں (مذکر)

اکامہ | بقول برہان بفتح اول و ہم رود کہ گوسفندی باشد کہ آنرا گوشت و مصالحہ
پر کردہ باشد و عربی عصیب خوانند و بضم اول نیز آدہ و بقول صاحب جامع رودہ مص
کہ می پزند۔ صاحب منتخب بر عصیب فرماید کہ شش بار رودہ با در پیچیدہ و بریان کردہ و
عرض کند کہ بتحقیق ما اسم جاد فارسی زبان است و معاصرین ہم بر زبان دارند و مطلقاً
کباب دل و جگر و رودہ می گویند راگو بنید اعم از نیکہ و در مصالحہ و چیزہای دیگر داخل کردہ
بر بیان کنند یا بدین آن (اردو) بکری کے پیڑے اور کلچھی اور دل اور او جھڑی و کباب

یادہ کباب جو بکری کی آنتوں میں مصالحہ وغیرہ بہر کر بہونین۔

الکبیا | بقول برہان بکسر بامی اسجد بروزن انبیا بلغت نرند و پاژند بمعنی پی باشد
عربی عصب خوانند۔ صاحب ضمیمہ برہان و اچھاگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات
نرند و پاژند ذکر این کرده مؤلف گوید کہ اسم جاد فارسی قدیم است و حالا استعمال این
متروک (اردو) عصب۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ پے۔ پٹھا۔ ایک سفید چیز کا نام
جس سے حس و حرکت اور اعضا حیوانات کی مضبوطی ہے۔

اکت | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم بکسر اقل و سکون دوم این را بمعنی
صورت بازی استعمال می کنند و صاحب روزنامہ گوید کہ بمعنی بازی مطلقا بخیال باین
مفہوم است ازلفت (ایکٹ) کہ در انگلیسی زبان بمعنی کار کردن و تقالی یعنی صورت بازی
است معاصرین فرس تحتانی را حذف کردند و تائی ہندی را بہ تائی عربی بدل کردہ اکت
بمعنی صورت بازی یا مطلق بازی استعمال کردند (اردو) بہرپ۔ بقول آصفیہ طرح
طرح کے ہمیں بدلنا۔ سانگ بہرنا۔ تقالی کرنا۔ صورت بازی۔ بازی۔ بقول آصفیہ فارسی
اسم مؤنث کہیں۔ تماشا۔ کرتب۔

الکتاب | بالکسر۔ بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی حاصل کردن چیزی
بسی خود مؤلف عرض کنند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برہان
معنی مصدری با مصدر فرس مرکب سازند کہ در محقات می آید (اردو) کتاب۔ بقول
امیر۔ عربی۔ مذکر۔ کوشش سے حاصل کرنا (ناصر) و دون جہان میں جہل سے بہتر

نہیں ہے عیب بہ انسان کے لئے ہے ضرور اکتساب علم :

اکتساب کردن	استعمال - صاحب کوہ رہنشین : تا کند از فیض جودش خوردہ
اکتساب نمودن	آصفی ذکر این اثر اکتساب : (نثر خزینہ صفہائی) مراتب
کردہ کہ بمعنی حاصل کردن بسی خود باشد (کمال صفہائی ۵) سال و مہد امین بگشودہ مہد اولہ علمیت را اکتساب نمودہ (اردو) زور بازو سے کسی چیز کو حاصل کرنا۔	

اکتفا	بہار بجا الہ صراح ذکر این کردہ فرماید کہ معنی پسندہ کردن است و بہ تحقیق ما
اکتفا بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب بس شدن و برگردانیدن و نگون کردن طرف آب و مانند آن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این ترکیب فارسی بامصادر فرس کنند بمعنی کافی و بس کہ در ملحقات آید (اردو) امیر نے اکتفا کرنا کا ذکر فرمایا ہے اس لفظ کہ صرف لفظ اکتفا اردو میں متعمل نہیں ہے جیسا کہ فارسی میں نہیں دیکھا گیا۔ کافی۔ بقول آصفیہ بس حسب ضرورت۔ دلخواہ۔	

اکتفا پذیرفتن	استعمال - صاحب صفی (۲) اکتفا کردن آصفی ذکر این کردہ
ذکر این کردہ کہ بمعنی کافی شدن است (نثر) خسرو غزائم غزوات کہ دست قبل ایام مصمم خواہد شد با بشارت فتح و فیروزی اکتفا پذیرد کہ از خون او در گذرد و لاجرم بہمان قدر اکتفا فرمود (تکلیف صفہائی ۵) حوض می باید دیدہ و (۱) اکتفا فرمودن استعمال - صاحب در وہ ہنگام و صنوف میکتی از پنج وقت اما یک وقت	

اکتفا (نشر - نصیر سجدانی ۳) تکلف (اردو) اکتفا کرنا - بقول میر تقی میر
نمی کند و بوظیفه وقت اکتفا می نماید جیسے "دوہی سطر پر اکتفا کی"

اکت ملت بقول ابن بیضی اول و کشرانی و سکون فوقانی و میم مفتوح و کاف مکسور
و فوقانی ساکن بلبنت سریانی دانہ باشد سیاه و بسیار سخت و بزرگی جو زبور و آنرا
حجر الولادہ خوانند چه هرگاه زنی دشوار زاید در زیر وی رود کند آسانی خلاص شود
و آن را بشیرازی کن ابلیس گویند یعنی خایہ شیطان و اگر بروختی بندند کہ میو آن ناپختہ
بمفتد - دیگر نمفتد و آنرا حجر النسرہ حجر العقاب گویند - صاحب محیط فرماید کہ لغت سریانی
است و گویند عربی و یونانی اناطلیس بمعنی سنگ ولادت و در مصر معروف بحجر ایلاتی
و حجر الولادت و حجر الماسک و حجر النسا و بعضی حجر النسر و بعضی حجر العقاب و در فارسی خرمای ابو جہل و عوام تمام
خایہ ابلیس و سحر اسان اشک مریم و پهنندی کرخجہ - کرخجہ - کنجہ و در زبان سنسکرتا اگر کہولہ
و آن ثمر درختی است پر خار شبیہ بنگ درختی گرم در سوم و خشک در اول و بعضی سرد و
خشک و رسوم نوشته اند برای عارضہ صرع نافع و مانع اسقاط و سہولت در ولادت پیدا
کند - محلل اورام حابس نزف الدم و منافع بسیار دارد (اردو) کرخجہ - بقول صاحب
جامع الادویہ خایہ ابلیس ایک خاردار درخت کا پہل ہے و بے ہوائی کو دفع کرتا ہے
سحر کہنہ کو نافع -

کج | بقول بہان و سراج و جامع بفتح اول و ثانی و سکون جیم میوہ ایست صحرائی کہ در
خراسان علف شتران و عبرتی تفاح البری و زعفران خوانند صاحب محیط فرماید کہ زعفران

است و بقول گیلانی آنزروت مؤلف عرض کند که بحث این برآزوف گذشت و این
نفت یونانی است (اروو) دیکهو ازوف -

ا[کج] بقول برهان و جهانگیری لفتح اول و سکون ثانی و کسر حای حطی و حیم ساکن جلاب را
گویند و آن داروئی چند است جوشانیده و صاف کرده شده تکمیل بحث این بر (ا[کج] کنیم
که به خای معجمه سوم می آید (اروو) دیکهو ا[کج] -

الف) ا[کل] بقول صاحب مؤید لغت عرب است یعنی رگ و سرخ چشم هم گذانی است
و بقول صاحب منتخب بالفتح آنکه جای رستن پیک چشم او سیاه باشد و سرمه در چشم کرده
ورگی در دست میان قیفال و اسلیم که فصد آن می کنند و آنرا رگ هفت اندام گویند فارسیان
استعمال این با معدر کشادن یعنی -

ب) ا[کل] کشادن | یعنی فصد اکل گرفتن کرده اند از قبیل رگ کشادن (انورزی) ^ب
و زبانی آنکه مزاجش نمکند فاسد خون پسر خ بید از همه اعضا بکساید ا[کل] (اروو) الف) ^{کل}
ایک رگ کانام جس کو رگ هفت اندام کہتے ہیں - ب) ا[کل] کی فصد لینا -

ا[کخوان] بقول برهان و جان بروزن و معنی ا[کخوان] است که گذشت - خان آرزو
سراج گوید که چون قاف و حای حطی در فارسی نمی آید معلوم می شود که اصل این اکخوان به با
هوز است و ا[کخوان] که گذشت معرب این به تبدیل کاف به قاف و های هوز به حای
علی مؤلف عرض کند که ما با تحقیقش اتفاق داریم تا جمیع محققین سلف است که این را
به حای حطی قائم کردند و اکخوان به های هوز را ترک کردند با بجای خودش قائم کنیم -

(اردو) دیکھو اچوان - .

(۱) اکج صاحب شش نسبت (۱) گوید که با کاف مفتوح و خای منقوطه زده و (۲)

(۲) اکج بفتح کاف و سکون ما بعدش بمعنی جلاب است و صاحبان سروری

و جامع (۲) را بفتح همره و کسر خای معجمه بمعنی جلاب نوشته اند و صاحبان برهان و جهانگیری و هفت دانند همین لغت را به خای حطی سوّم بعوض خای معجمه آورده اند چنانکه بجایش گذشت و همین لغت در ممدوده هم مذکور شد و همد را بنجا همین قسم اختلاف در خای مملو و منقوطه واقع و صاحب جهانگیری همد را بنجا بر (اکج) نوشته که چون این لغت فارسی زبان است خای حطی غلط باشد و ما در بنجا هم بارایش اتفاق داریم که خای حطی را درین دخلی نیست تسلیم اهل تحقیق است که بجای حطی آورده اند و این همد و اسم جابده فارسی قدیم و حالا در ر و زمره معاصرین عجم متروک است - ممدوده و مقصوره چیزی نیست که متجلب و لهجه مقامی است (اردو) (۲۱) جلاب - بقول آصفیه - اسم مذکر سیهل - دست آوردن اکد بقول صاحب رهنما و بول چال مرادف اکت است که به تازی فوقانی گذشت و ما صراحت ماخذ و تعریف همد را بنجا کرده ایم و جز این نیست که درین لغت تازی عربی به دال مملو بدل شد همچون زرتشت و زردشت و توت و تود باید که این را هم بکسر اول و سکون ر و م خوانیم و از لغت انگلیسی ایکٹ نفرس دانیم (اردو) دیکھو اکت -

اکدش بقول برهان بکسر اول و دال ابعید بر وزن کشمش و بفتح اول نیز (۱)

تخمه را گویند از حیوان و انسان مطلقاً و جمع این اکد شان - خان آه زود و سرمراج ذکر این

کر دہ فرماید کہ مبدل این یکیش آمدہ۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ صاحب رشیدی فرماید کہ دو تہ از ترک و ہند و مانند آن کہ بعربی مولد گویند مؤلف عرض کند کہ این لغت ترکی است۔ صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ فرماید کہ بکسر اول و سوم ترکی کہ مادر او ہندی بود و اچنچہ از دو جنس پیدا آید (انتہی) (ارو و) دو غلا۔ بقول آصفیہ دو نسلادہ شخص جس کے مان باپ ایک قوم کے نہ ہوں۔

(۲) اکدش۔ بقول برہان و ناصر صری التراج و اتصال و وچنیر با یک دیگر۔ صاحب جامع فرماید کہ التراج و اتصال دو چیز و دو تخم بہ یک دیگر۔ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این در ترکی زبان بر نمبر اول گذشت فارسیان مجازاً این را بمعنی مجموعہ دو چیز استعمال کردہ اند (نظامی ۵) دل کہ بر خطبہ سلطانی است پد اکدش روحانی و جسمانی است پد (ارو) دو چیز کا مجموعہ۔

(۳) اکدش۔ بقول برہان و ناصر صری در رشیدی و جامع و سراج اسپہی کہ پدرش از جنسی و مادرش از جنسی دیگر باشد کہ آزا بعربی محبت خوانند۔ صاحب سروری بحوالہ فرہنگ ذکر این کردہ (ظہیر فاریابی ۵) نعل می بستند روزی اکد شانت را بروم پہ حلقہ گم شد از ان در گوش قیصر یافتند پد صاحب سروری بحوالہ نسخہ نیازی گوید کہ معنی اسپہی کہ یک طرفش تازی باشد و طرف دیگرش ہندی مؤلف عرض کند کہ این متعلق است بہ تعلیم معنی اول کہ بقول صاحب لغات ترکی گذشت پس تخصیص تازی و ہندی درست نباشد (ارو و) محبت (عربی) دکن میں اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو عربی اور ہند کی

نسل سے ہوا دو مختلف نسل سے۔

(۴) اکدش - بقول برہان ورشدی وجامع بمعنی محبوب و مطلوب - صاحب سروری ہم ذکر این کرده و از کلام نزاری سند آورده (۵) تنہا نشین ندارد از عمر پیش لذت در باب ہر دو عالم ترتیب اکدشی کن: مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ صاحب سروری استعمال اکدش بمعنی محبوب و مطلوب ثابت نمی شود و با معنی حقیقی این لغت ترکی کہ بر نمبر اول مذکور شد این معنی را تعلق مجاز ہم نیست - طالب سند دیگر با ششم وندیش شدہ را متعلق بہ معنی دوم دانیم کہ بنحیال ما مقصود از ترتیب اکدشی - ضد تنہائی است یعنی شاعر گوید کہ تنہا نشینی از عمر پیش لذت ندارد پس باید از ہر دو عالم ترتیبی کرد کہ اکدشی باشد یعنی جامع ہر دو عالم قائل (اردو) محبوب - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - پیارا محب - دوست - معشوق -

(۵) اکدش - بقول برہان با عقائد محققین نفس ناطقہ انسانی کہ آن مرکب است از لایہ فوقی و ناسوتی مؤلف عرض کند کہ جادار د کہ مجاز معنی دوم گیریم و طالب سند استعمال با ششم (اردو) نفس ناطقہ - دیکھو اسپہبد -

(۶) اکدش بقول خان آرزو در سراج ہر مرکب از دو ضد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد و نہ تعلق دارد با معنی حقیقی کہ بر نمبر (۱) مذکور شد و جرین نباشد کہ مصداق معنی آفرینی است - بنحیال ما خان آرزو از تعریف معنی اول تلبط اقتادہ و این معنی لازماً پیدا کردنی صاحب برہان بر معنی اول نوشتہ "و چونہ را گویند از حیوان و انسان مطلقاً" محقق

نازک خیال دانسته باشد که از یک انسان و یک حیوان دو تخمه مراد است و مقصود برهان
غیر این است از اینجا است که معنی مرکب از اضداد را پیدا کرد و برای این معنی باز کلام
نظامی سندی آوژ (س) نظامی اکدش خلوت نشین است به که نمی سر که نمی انگبین است
بنجیال با کلام نظامی سند معنی دوم است و معنی دوم که مجاز معنی اول باشد اجتماع اضداد
منی خواهد و سند دیگر هم از کلام نظامی همد را بنجاند گوید که جامع روحانی جسمانی را اکدش گفته
اگر بوسید این هر دو سند سر که وانگبین و روحانی و جسمانی را من وجه اضداد یکدیگر گیریم
تعلق مجاز با معنی حقیقی خوش منی نماید که محقق ترکی گوید که نه آنچه از دو جنس پیدا آید اکد
است قاتل (اردو) دو ضد کامرکت -

مطلوح	(۱) اکدش روحانی
و زنده روح و جسم است متعلق به معنی	
بقول حنا	(۲) اکدش روحانی و جسمانی
دوم اکدش و کنایه از دل - نسبت نمبر (۱)	
بمعنی دل باشد و دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این	
البته وجه کنایه پیدا نیست - طالب سند	
بمکر و مؤلف گوید که (۲) موافق قیاس	
باشیم (اردو) دل - بقول آصفیه فارسی	
است و مرکب توصیفی که به معنی امتزاج	
اسم مذکر و یکپو آینه خاکیان -	

اکدوک | بالفتح - بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار
آبشنو ر مؤلف عرض کند که تبا ه کنندگان زبان فارسی این را از اسنه غیر اخذ کرده
مفترس کرده باشند و منی کشاید که مال کدام زبان است و چقدر تصرف راه یافته این لغت
هم کی از آثار تنزل زبان فارسی است که متاع حقیقی زبان را معدوم می کنند (اردو)

گہاٹ - دیکھو آبخوڑ -

اگراد | بقول صاحب اند بالفتح (۱) لغت عرب است جمع گرد باضم کہ قومی است از عجم اکثر ایشان صحرائین - صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ (اردو) اگراد - گرد کی جمع اور گرد عجم کی ایک صحرائین قوم ہے -

اکرام | بقول بہار گرامی گردن و بزرگ داشتن و نواختن و بخشش کردن مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی بزرگی کنند و برای معنی مصدر می یا مصداق فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید اورا اکرام - بقول امیر (عربی) مذکر - بزرگی - توقیر - عزت (ریشک ۵) جو قد ربی پیش خدای دو جهان تھی پڑا تہا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا پڑ

اگر ام کردن	استعمال - صاحب آصفی خداوندان شوندہ از بس اکرام خداوندی کہ با ایشان میکنند
اکرام نمودن	ذکر این کردہ کہ بمعنی (ز شد و لت شاہ شرتندی) شیخ بہار الدین ذکر یا
بزرگی کردن و بزرگ داشتن است (معنی)	ہموارہ مراقب حال عراقی بودی و اکرام نمودی
نیش پوری ۵)	بندگان در خدمت او چون (اردو) اکرام کرنا - اسکی سند فقط اکرام پر گزرتھی

اکراہ | بقول بہار بزرگ کاری داشتن و فارسیان بمعنی کراہت و سماعت استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ (ظہوری ۵) خوشست رغبت احرام کعبہ دل را پڑا ذراہ دیر با کراہ بنگردا عجم پڑ (اردو) اکراہ - بقول امیر - عربی - مذکر - کراہت - نفرت (میر ۵) چلے ہم اگر نکو

اکراہ ہے فی فقیروں کی اللہ ہی اللہ ہے :

اکراہ داشتن استعمال - صاحب	اکراہ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر
آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی نفرت داشتن	این کرده کہ بمعنی کراہت کردن باشد (قدسی
است (ناظم ہراتی ۷) زبوی پیرہن	مشہدی ۷) چنان ز عدل تو با ہم مخالفان
اکراہ دارد و ہوا می شستہ گذر گاہ دارند	صافند کہ داغ سینہ زمر ہم نمی کند اکراہ دارد
(اردو) نفرت رکھنا۔	کراہیت کرنا۔ نفرت کرنا۔

اکرفس | بقول برہان کرفس باشد و آن معروف است گویند خوردن آن شہوت را زیادہ کند خواہ مرد خورد خواہ زن - صاحب جامع ہم ذکر این کرده و صاحب محیط فرماید کہ جهان کرفس است و بر کرفس نوید کہ معرب است از کرفش فارسی و گویند از کرب فارسی کہ بیونانی کرفا و سالیون و سیریانی کرفشا و برومی باطراخیون و بشامی سرد و بفرنگی سکر می و بلاطینی سکر ہری و ہندی اجمودا مند و آن نبات است و قسام آن بیار - گرم و خشک در اوّل دوّم مفتّح و محلّ و مطیب و مسکن او جاعضاد آن تنها باصل محلّ اورام و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر کرفس معرب - الف و صلی زیادہ کردہ اکرفس کردہ اند و ما ذکر اجمالی این بر اجمود کردہ ایم کہ گذشت (اردو) اجمود - صاحب جامع الادویر نے بھی اسکا ذکر فرمایا ہے - اور یہی شہور نام ہے -

اکروفش | بقول برہان لغت رومی است و بفارسی متصل ما ذکر این براغیرس کردہ ایم

که جو ز رومی است به تحقیق ما فارسیان بر لغت رومی گردش الف وصلی زیاده کرده اند (اردو)
دیکھو انگریز -

اگر دوک | بقول برهان بفتح اول و های هوز و سکون کاف صمغ خاریست که آنرا شایسته
خوانند و آن بسیار تلخ می باشد و در مرهم های بکار برند و غنیزروت همان است صاحب محیط
فرماید که انزروت باشد و بر انزروت گوید که بعین جمله بعض الف غنیزروت هم آمده
که سبزیانی صر تو لا و باصفهانی انجدک و گنجده و اگر دوک و بشیرازی کدرو و بصری کحل
فارسی و کحل کرمانی و بهندی لائی و لاهی نامند و آن صمغ درختیست خار دارد و در بلاد
فارس می روید گرم و خشک در اول و گویند در دوم - صمغ محمل - صمغ بلالذرع و شرب
و ضاد آن مسکن و آرام و منافع بسیار دارد (اردو) لائی - بقول صاحب جامع الادویه
کنجده - انزروت - ایک خار دارد وخت کا گویند حکو عربی مین ساگه کہتے ہیں -

اکیپوزیسیون | صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قازق در این کرده فرماید که
نمایشگاه را گویند مؤلف عرض کند که مفرس (اکزی مین) لغت انگلیسی است معاصرین عجم
نمایشگاه را کہ لغت خاص شان بود پند نہ کردند و در روز مرہ خود ہمین مفرس را استعمال کردند
و درین قسم تفریس کہ معاصرین عجم می کنند و تبدیل و حذف بیج دخل قیاس و پابندی قواعد
فارسی نیست (اردو) نمایشگاه - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث وہ جگہ جہاں صنعت
و حرفت کار میلا ہو -

اکستم | بقول صاحب شمس معنی ناقص خلقت و بریدہ گوش فرماید کہ لغت فارسی است

و از صراحت اعراب ساکت دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و مؤلف عرض کند
 کہ بیچارہ مؤلف شمس لغت عرب انشتم را کہ بقول منتخب بہ ہمزہ و کاف عربی دشین معجمہ و میم بہین
 معنی آدہ نوشتہ دکاتین چا بکدست تحریف در کتابت کردند و منتظمین مطبع قای علامت فارسی
 بروز یادہ نمودند این است حقیقت سرمایہ تحقیق اگر قرنی دیگر برین بگذرد و مولفی نقلش بردا
 لغتی در سرمایہ زبان فارسی زیادہ شود و خیال کنیم کہ فارسی قدیم است تحقیق ماخذ کہ در
 موضوع کتاب ما داخل است تحقیق این را ظاہر کرد۔

اکسولایاتون | بقول برہان لفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بو اور سیدہ و لام
 بالف کشیدہ و ستمانی بالف و فوقانی بو اور سیدہ و بنون زدہ لغت یونانی رستنی باشد کہ آنرا
 بحر بی حاض الماء گویند و آن پیوستہ در آب رودید و برگ آن پیاڑی انگشتی باشد نزدیک
 ببرک کاسنی و بر سر آن تخمی بود سیاه رنگ مائل بسرخ صاحب محیط ذکر این نکرد و بحر حاض
 مائی گوید کہ در کنار آبہای رودید و بی گل است و شبیہ بکاسنی و آنرا حاض الماء و حاض
 السواقی و حاض البقر و سلق مائی نامند سرد و خشک و قابض و نافع و حقان حارہ و غشیان و منافع
 بسیار دارد (الخ) بہ تحقیق نام این در فارسی زبان و ہندی یافتہ نشد (اردو) صاحب
 جامع الادویہ نے ان ناموں کو ترک کیا ہے اور سلق پر فرماتے ہیں کہ چقندر کا نام ہے
 اور حاض پر چوک لکھا ہے اور صاحب محیط نے حاض پر لکھا ہے کہ اس کا ہندی نام چوکا
 اور چوکے کی بہاجی اور اسی کو حاض بری کہتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ حاض مائی کا اردو یا
 مشہور نام محققین طب نے نہیں لکھا اور اس قدر متحقق ہے کہ چوکے کی ایک قسم ہے جو کاسنی ہی

شابه اور کنارہ آب پر پیدا ہوتی ہے۔

اکسون | بقول برہان بفتح اول بروزن افسون جامہ سیاہ قیمتی باشد کہ اکا بر بختہ تفاخر پوشند و بکسر اول ہم آمدہ بمعنی نوعی از دیباہ سیاہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و از شیخ عطار سند آورده (۵) اطلس و اکسون مجنون پوست است نہ پوست پوشد ہر کہ لیلی دوست است نہ صاحب سروری فرماید کہ بکسر حمزہ جامہ سیاہ کہ ملوک و سلاطین پوشند و بحوالہ معیار جامی گوید جامہ ایست شل و بقی و بحوالہ حسین و فانی نوید کہ نوعی از دیباہ (طہیر فارابی ۵) برسم خدمتی اندر پی جنیت تو نہ فگندہ دہر ز روز اطلس و ز شب اکسون نہ خان آرزو در سراج و صاحبان رشیدی و مؤید و جہانگیری و (دری و پلوی) و جامع ہم ذکر این کردہ اند و باتفاق ہمہ محققین اسم جامہ زبان فارسی است (اردو) اکسون۔ ایک قیمتی اور سیاہ کپڑا کا نام ہے از قسم دیبا۔

اکسیر | بقول برہان بکسر اول و ثالث بروزن و لکیر (۱) کیمیا را گویند و آن جوہر است گذارند و آمیزندہ و کامل کنندہ یعنی مس را اطلاق کنند (۲) ادویہ مفیدہ و (۳) نظر مرشد کامل یا نیزہ آزا اکسیر گویند بخیاں ماسنی و دم و ستم استعارہ باشد یعنی از محض اکسیر پیدا نمی شود بلکہ در تمامش معنی حقیقی اکسیر قائم باشد مثلاً گویند کہ این نسخہ مرکب بحق بیمار اکسیر است۔ یعنی خیلی مفید است پس اکسیر در اینجا بمعنی خیلی مفید متعل شد و خصوصیت با ادویہ ندارد و مخچین نظر مرشد بحق مریدش اکسیر شد۔ یعنی حالت مرید را متغیر کرد و خیلی سودمند شد و تبدیلی پیدا کرد کہ خلاف قیاس بودہ و در اینجا ہم لفظ اکسیر بمعنی نظر مرشد کامل نیست بلکہ صفت او واقع شد بالجملہ تحقیق

افشاندنِ حمت | مصدر اصطلاحی - مرکب
 اضافی بمعنی موردِ حمت کردن و متعلق بہ (۱) چہ عیب کردل محمود فروریزد خون بزرگ صبا سلسلہ
 افشاندنِ سدا این جہد انجما مذکور شد (۲) زلف ایاز افشانند (اردو) سلسلہ جنبانی کرنا
 رصمت نازل کرنا۔

افشاندنِ رقم | مصدر اصطلاحی - مرکب
 اضافی کہ معنی رقم کردن و نوشتن باشد (۱) شعلہ بستی حقیقی است کہ سخنیں شکر باشد (ظہور)
 این بر معنی سوم افشاندنِ کردہ ایم و سندن (۲) چہ نشانی کران لب ہا شکر بہر کس افشانی
 جہد انجما مذکور (اردو) لکھنا تحریر کرنا
افشاندنِ زلف | مصدر اصطلاحی - چہرہ کنا - جیتہ نگ چہرہ کنا۔

افشاندنِ غمیر | استعمال - مرکب اضافی
 آن و این متعلق و مجاز معنی حقیقی افشاندنِ (۱) سخنیں غمیر باشد متعلق معنی حقیقی و کنا یہ از بوی
 (صائب) بیا و ر جلوہ ای سرور دوان تا خوش رساندن (انوری) (۲) تالیم غمیر افشانی
 جان بیفتانم بہ بیفتان زلف کا فرکیش تا ایلت کہ غل خواجہ راست پاز غلامانش کی در بارغ
 بیفتانم بہ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔ یہ ریحان آمدست بہ (اردو) غمیر افشانی کرنا
 محبوبون کے ناز وادامین و خل ہے۔ غمیر چہرہ کنا - خوشبو پھیلانا۔

افشاندنِ سلسلہ | مصدر اصطلاحی - استعمال - مرکب اضافی (۱)
 مرکب اضافی - بمعنی حرکت وادن سلسلہ خیریت

<p>افشاندن کرشمہ مصدر مصطلحی - مرکب اضافی</p>	<p>در ہوا بہ پرد و غلہ خالص بر زمین بلند ہونے است</p>
<p>یعنی کرشمہ کردن است و مجاز منی حقیقی و ندان منی یا ز دہم افشاندن گذشت (اردو) کرشمہ کرنا افشاندن گرد استعمال - مرکب اضافی</p>	<p>طریقہ فلما حان ہند و عجم و معاصرین عجم استعمال این کنند و غلہ را بباد وادن مرادف این و (۲) غلہ را بہ غلہ افشان دچا کو صاف و</p>
<p>متعلق و مجاز منی حقیقی است یعنی دور کردن گرد و من وجہ با منی دواز دہم افشاندن تعلق دارد و ندان این از کلام عربی بر افشاندن در گذشت (اردو) گرد جھکنا -</p>	<p>پاک کردن ہم کہ بعضی نصف خوانند - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) بھوسی اڑانا - یہ دکن کا محاورہ ہے یعنی غلہ کو بلند پر سے گرا کر صاف و پاک کرنا تاکہ ہوا سے بھوسی</p>
<p>افشاندن گلاب استعمال - مرکب اضافی متعلق بہ منی حقیقی افشاندن است بہ منی پاشنا</p>	<p>و غیرہ اڑ جائے - اور غلہ خالص زمین پر گرے - حضرت امیر نے اس کو سانا کہا ہے</p>
<p>گلاب (عربی ۷) شاد حسن ازان خون شہیدان طلبیدہ کان گلابیت کہ در دامن ناز افشانند (اردو) گلاب چہر کنا -</p>	<p>(۲) پھوڑنا - افشاندن قطرہ استعمال - مرکب اضافی است متعلق بہ منی حقیقی (عربی ۷) کد ام</p>
<p>افشاندن گوہر و گہر مصدر مصطلحی مرکب اضافی - مرادف افشاندن دور است کہ گذشت (عربی ۷) انچہ در بنج اہل صفا جلوہ کند بہ دست ہر ذرہ بر و گوہر از افشانند</p>	<p>قطرہ خویلی از زمین افشانند کہ گاہ گزینند از دوشیم چمن شد (۷) عرق شبنم غلہ است ہر آن قطرہ خوی کہ سمند تو بگاہ تک و تا ز افشانند (اردو) قطرہ ٹپکانا</p>

کیما بنانا -

(۵) چودر کور محمد کسیر گر پنهان فرو برده آهین

اکسیر شدن | استعمال - صاحب آصفی

بر آوردن زرد (ارو) کیما گر - بقول آصفی

ذکر این کرده که معنی اکسیر قرار یافتن است

اسم مذکر - مهوس - کیما بنانے والا -

و این متعلق است به معنی تخم لفظ اکسیر (شانی

اکسیر مردمی | اصطلاح - مرکب اضافی ^{یل} یهو

شهمی (۵) چون بر آیم ز شکر غمت از

بحر و دارسته و بهار کنایه از شراب باشد چنان

عشق که مایه خاک بودیم و با صلاح تو اکسیر

گیلانی (۵) نقد جان را بخرعه امروز ^{یل} یهو

شدیم (۵) اکسیر جوانا -

و نیک ارزان است بوز و بستان و در بها

اکسیر کردن | استعمال - صاحب آصفی

بفرست پانچ اکسیر مردمی آنست (۵) (ارو)

ذکر این کرده که معنی ساختن و درست کردن

شراب نوشت

اکسیر است (حافظ شیرازی ۵) جز قلب

اکسیری | بقول بهار معنی کیما گر مؤلف

تیره هیچ نشد حاصل و هنوز غافل درین خیال

گوید که بیای نسبت باشد یعنی منسوب به اکسیر

که اکسیر می کنند (۵) (ارو) اکسیر بنانا - کیما بنانا

(در ویش واله هروی ۵) بدعا هیچ دمانی

اکسیر گر | استعمال - بقول بهار و صاحب

در لب باز نکرد پانچ اکسیری این قلب چوتیا

بحر و اندک کیما گر باشد معنی حقیقی (خواجہ نظامی

شدیم (۵) (ارو) کیما گر -

اکسیر | بقول برهان و جامع و هفت بر وزن الفیه بوزره را گویند و آن شرابست که

از آرد و جود اشال آن سازند و بعضی نمیده خوانند - خان آرزو در سراج این را بهشتین

معجمه نوشته بنیال مامین اصح است که مرکب است از کشتی که در فارسی زبان بقول برهان معنی

معجمه نوشته بنیال مامین اصح است که مرکب است از کشتی که در فارسی زبان بقول برهان معنی

سرور و تندرستی آید فارسیان الف وصلی در اول و ہای نسبت در آخر این آورده اند کشتہ کردند کہ معنی این منسوب بہ سرور و تندرستی است و شرابی را نام نہادند کہ ذکرش بالا گذشت آنانکہ این را بہ سبب مہملہ نوشتہ اند مبدل باشد کہ شین معجمہ بہ مہملہ بدل شود۔ همچون شارب و سار (اردو) ایک قسم کی شراب جو جویا اور کسی غلہ کے آٹے سے بنائی جاتی جو جسکو فارسیوں نے اکتیہ اور عربوں نے نبیذ کہا ہے۔

اکشوت | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی کثوت است و آن رستنی باشد مانند درمنہ کہ تخم آنرا عربی بذرا لکشوت خوانند و چون با سرکہ بخورند فواق را تسکین دہد و آنرا بازی محض الارنب گویند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ ہمان کثوت و برکشوت فرماید کہ اسم عربی است و بقول بعض معرب و کشوت و لیف کی نیز گویند و بیونانی بسر و طوس و سیرانی دینار و برومی کشمورین و بفارسی برش و فرہنج و زرقبول گویند زرقبول اسم تخم کثوت است و بہندی امزبل و اکاسن بل۔ ہم ادبر فتمیون ترجمہ ہندی آن آکاس بل ولایتی نوید و براکاس بل گوید کہ مشابہ فتمیون باشد باقی حال اکشوت و رای فتمیون است و مشابہ آن گیاہی است مانند ریمان باریک بردختامی سجد۔ بقول شیخ گرم در اول اولی و خشک در آخر دوم۔ مقوی احشا و مخفف رطوبات۔ ملطف و منفع و مخرج فضول لطیف و منافع بیار دارد۔ بخیاں ما فارسیان الف وصلی برکشوت زیادہ کردہ مفرس کردہ اند و ہمان است کہ تعریفش برافرنج کردہ ایم (اردو) امزبل۔ اکاس بل۔ دیکھو فتمیون اکفا | بقول منتخب بالفتح لغت عربت بمعنی ہمران و مانند آن جمع (کفو بالضم) و بالکسر

نوعی از عیوب قافیہ کہ بعضی ابیات را حرف روی دیگر باشد و بعضی را دیگر صاحب غیاث نسبت معنی اصطلاحی صراحت فرمید کند کہ بالکسر کی از عیوب قافیہ را گویند کہ حرف روی تیا مختلف باشد بشرط قرب مخرج چون صباح و سپاہ و بحر و شهر مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح را بہ ہمین معنی استعمال کنند و نقلی دیگر در فارسی برای آن ندارند (اردو) قافیہ بین جب حرف روی یا قید میں اختلاف ہو اور دونوں قریب المخرج ہوں تو اس کا نام اکفاس ہے اور یہ عیوب قافیہ سے ہے جیسے صباح و سپاہ - بحر - اور شہر اردو میں بھی یہ اصطلاح اسی نام سے متعل ہے۔

اکفودہ | بقول برہان و جامع و سراج با فابرو زن افزودہ نام دریای گیلان - صاحب ناصری فرماید کہ نام دریای مازندران و آن را از راہ کفودہ گویند و از راہ معنی مطلق دریا آید و دریای خزر و دریای گیلان و دریای خزران و خزروان و آبگون و آبگون نام ہمین دریاست مؤلف عرض کند کہ اصل این کفودہ باشد مبدل کفیدہ بہ تبدیل و او با بای استخوانی برخلاف قیاس کہ معنی شکافہ و زہم باز شدہ و ترکیدہ آمدہ جا دارد کہ در آغا زان دریازمین آنجا شکافہ شدہ فارسیان الف و صلی در اولش آورده کفودہ کردند (اردو) مازندانی کی ایک دریا کا نام کفودہ ہے۔

(۱) **اکلرا** | بقول برہان (۱) بروزن فلک ساو (۲) ہموزن حرم سہرادر وئی است
(۲) **اکلکر** | کہ آنرا عاقر قرھا گویند - صاحب محیط بر عاقر قرھا گوید کہ معرب اگر کرہ ہندی است و گویند لغت نبطی و بقول بعض لغت عرب است مشتق از عقر و تقریح جہت آنکہ

فصل آن تفریح است و این را بیونانی فوروثون و فورثون و قوس درہ و قوبرون و
 بلغت بربری تاغند و بفارسی کاکره و کالو و کالوہ و کتر خون و کتر و م و بشیرازی اکلوا
 نامندیاتست کہ در بلاد مغرب یافتہ می شود۔ گرم و خشک در آخر ستم تا اوائل چہارم و
 بقول بعض سرد لطیف و نیز جذاب و محرق و مفتوح سد و منقی فصول دماغی و جالی غم
 و نافع امراض عصبانی و منافع بسیار دارد (الخ) فارسیان در اول نعت (کاکره) الف
 وصلی آورده اکاکره کہ دند الف دوم بکثرت استعمال حذف شدہ (اکگرہ) ماند پس ہا
 ہوز را بقاعدہ خود بالف بدل کردند چون خارہ و قار و نسبت اککرا عرض می شود کہ
 در اکگرہ ہندی رای ہملہ اول را بالام بدل کردند چنانکہ چار و چخال پس (ا) نعت
 فارسی باشد و ۲، مفرس صاحب جامع ہم ذکر ہر دو نعت کردہ (اردو) عاقر قرعا۔
 بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ اگر کر ہا ایک تیز اور دلد ار جڑ کا نام جو دانتون کے دند
 تقویت باہ وغیرہ کے کام میں آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے۔

اککید بقول خان آرزو در سراج ہمان کلید معروف و اقلید و مقید معرب آن و تقاید
 جمع و این لفظی است کہ در کلام مجید واقع شدہ و در اصل فارسی است چنانکہ علامہ سیوطی
 در مہذب آورده (انتہی) دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ کلید نعت
 ترکی است بمعنی مفتاح۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و فارسیان
 الف وصلی در اولش آورده اککید کردند و کلید ہم در فارسی زبان مستعمل است تا نعت
 فارسی نیست ازینجاست کہ اکثر اہل تحقیق کہ پابند نعت فرس اند این را ترک کردہ اند

اکھید را منفرس تو انیم گفت (اردو) کنجی - مونث - دیکھو اتلی -

اکھیل الملک | بقول صاحب برہان رتنی باشد کہ آنرا انھارسی گیاه فیصر خوانند
مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این بر حقیقتہ کردہ ایم (اردو) دیکھو ارمقنہ -

اکلیون | بقول برہان و جامع دہشت بفتح اول و ثانی و ضم تحتانی بر وزن طبرخون

(۱) کتاب ترسیان باشد و (۲) نام انجیل عیسی و بعضی گویند (۳) صفحہ است کہ مانی

نقاش ساختہ بود و اورا معجزہ اومید استند و (۴) بوقلمون را نیز گویند مؤلف عرض کند

کہ اسم جادہ زند و پازند معنی اول و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) آتش پرستوں کی

ایک کتاب کا نام زند و پازند میں اکلیون ہے (۲) مجازاً انجیل عیسی کو بھی فارسیوں نے اکلیون

کہا ہے (۳) بریل مجازاً اس صفحہ کو بھی اکلیون کہا گیا ہے جو مانی نقاش نے بنایا تھا (۴)

بوقلمون یعنی دیباے رومی کو بھی فارسیوں نے مجازاً اکلیون کہا ہے -

دالف (اکماک) | بقول برہان باہم بر وزن اطلاق یعنی (۱) قی و استفرغ و سکو قہ باشد

و (۲) تیر کی نان را گویند و ہم او -

(ب) اکمال | بہ لام در آخر بر وزن بد حال معنی اول آورده - صاحب سروری

ذکر (الف) کردہ بر معنی اول قانع و بقول صاحب جامع (الف و ب) معنی اول - صاحب

جہانگیری (الف) را معنی اول و بضمن آن ذکر (ب) ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر (الف)

بہر دو معنی کند و فرماید کہ در بعضی فرہنگ ہا بجای کاف اول لام بنظر آئندہ خان آرزو در

سراج فرماید کہ (الف) درست است و در (ب) تصحیف و فرماید کہ انچہ در سروری

(الماک به لام دوم) آورده این نیز تصحیف باشد مؤلف عرض کند که صاحب سروری
 ذکر الماک نکرد البتة صاحب رشیدی ذکر آن کرده بخیا (الف) مفرس است از الماک
 که لغت ترکی است بمعنی رش و نشر - رش در عربی بمعنی چکیدن آب و خشک و خون و غیر آن
 و باران اندک و نشر هم بعربی بمعنی بپاشیدن پس فارسیان بزیادت الف دوم بعد میم مفرس
 کرده باشند و بمعنی استفراغ استعمال کرده و در (ب) کاف بدل شده لام و این قسم تبدیل
 در فارسی زبان آمده و صاحب تو این دستگیری ذکر این کرده و به همین تبدیل خیال صاحب
 رشیدی نسبت الماک هم درست باشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف الماک و احوال
 قابل غور و نسبت معنی دوم عرض می شود که در ترکی زبان الماک بمعنی نان است نه الماک
 کذافی الکتر (اردو) (۱) قے - موش - ویکهو اشگفته - (۲) نان - مذکر - ردلی - موش
 المکو بزبان | بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و ثالث با و آورسیده و بنون زده
 و فتح بای ابجد و زای هوز با ف کشیده و نون ساکن دانه است مابین ماش و عدس آرا
 منقشر کرده به گاو دهند گاو را زبانه کند و به فارسی آزار انگ و بعربی رعی الحام خوانند
 صاحب محیط ذکر این نکرد و بر کنگ فرماید که گرسنه باشد ما صراحت این بر او ننس کرده ایم
 و وجه تشبیه این اسم مرکب جز این نباشد که فارسیان لفظ کمون را که بعربی زبان بمعنی
 زیره آمده مضاف کرده باشند بسوی بزبان و معنی مرکب این زیره گو سفندان و الف صلی
 در اولش آوردند و نون اول حذف شد بکثر استعمال المکو بزبان باقی ماند و صاحب محیط ترجمه
 کنگ که در آنجا متعدده نوشته که ذکرش بر او ننس گذشت در آن هم المون بزبان داخل نیست

مبدل و مخفف ارغوان است یعنی فارسیان غین سجمہ را حذف کردند و رای مہملہ را باکاف
فارسی بدل ساختند و جادار و کہ مبدل و مخفف ارغوان گیریم کہ بر ارغوان گذشت
اندرین صورت رای مہملہ را مخدوف گیریم و کاف فارسی را مبدل جیم عربی چنانکہ پیش
و آتشیک - تحریک کاف مؤید خیال ماست آنانکہ این را باکاف عربی گرفتہ اند مبدل
بہ تبدیل ثانی است کہ کاف عربی بہ فارسی بدل شود همچون گند و کندہ بالجلہ معنی اول
بجاز معنی دوم باشد کہ رنگ دیو مذکور ہم مثل ارغوان - سرخ باشد (اردو) (اکون
ایک دیو کا نام ہے جس نے رسم کو دریا میں پھینکا تھا اور بالآخر رسم ہی کے ہاتھ ہوا راگیا
(۲) ارغوان - ویکھو ارغوان -

اکول | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم این را بمعنی مدرسہ استعمال کنند و صاحب
رہنمایحوالہ سفر نامہ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ بخیاں معاصرین عجم از لغت انگلیسی
(۱ سکول) بہ تخفیف سین مہملہ مفرس ساختہ اند و کبسر اول و ضم دوم استعمال کنند -
(اردو) مدرسہ - درسگاہ - مذکر -

اکھوان | این همان است کہ تعریف این بر اکھوان بہ جائے حلی گذشت و اشارہ این
ہمدرا بخاند کور (اردو) دیکھو اکھوان -

الف مقصورہ باکاف فارسی

اک | بقول برہان وناصری بفتح اول و سکون ثانی بلفظ ژند و پاژند گندم را گویند
و بعربی خطہ خوانند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بدیل لغات ژند و پاژند

مندرجہ دستور چارم ذکر این کرده مؤلف گوید کہ حالاً در استعمال معاصرین عجم متروک است صاحب محیط برگذم فرماید کہ اسم فارسی است و عبری بر فتح و خطہ و بیوانی و فیری و نقدوس و خوردس و تبرکی بوقده و ہندی گیہون گرم در اول و معتدل در تری و خشکی و تازہ خشک شدہ آن در دو دم تہ و بہترین اغذیہ تندرستان - سمن بدن و مضر صاحبان سہ و عرق و حشا و منافع بسیار دارد (ارو و) گیہون - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - گندم - کنک - ایک غلہ کا نام -

اگال | بقول بہار بالضم فضلہ پان کہ بعد چا ویدن پان بہ کسی دہند یا بنید ازند و این فقط ہندیت (ظہوری ۵) چمن از پان گردنت رنگین پزغچہ چون بگشاد گرفته اگال پزنا تحقیق الاصطلاحات ہم از ظہوری سدی آورده (۵) شود چہرہ زر در خورشید آں پز دہندش اگر باہ رویان اگال پز مؤلف عرض کند کہ این لغت سنسکرت است بقول ساطع فضلہ ہر چیز خائیدہ عموماً و فضلہ پان خصوصاً و از ہمین است اگا کہ ان لغت زبان اردو بمعنی تف دان (اردو) اگال - بقول امیر (ہندی) مذکر - گلوری کا پھوک (ظفر ۵) بستر پتیرے و جھے ہین کس کے اگال کے پز اسکو ہوپلا ڈنگا سکا نکال کڈا

آگپ | بقول اتند و مؤید بالفتح باکاف فارسی و بای عربی بحوالہ زفانگو یا لغت فارسی است بمعنی رخسارہ و بحوالہ ادات الفضلا گوید کہ از اسلاف پنجین معلوم می شود کہ بمعنی رخسارہ یا رخسارہ باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر اہل تحقیق ازین لغت سکوت و زبیدہ و مادہ محدودہ آگپ و آگپ را بہ کاف و بای عربی و فارسی بیان کردہ ایم و ہمدرا بخا

معنی این کہ متحقق شد رخساره نیست بلکه حصّہ اندر رخساره باشد و اشارہ این ہم ہند ^{انجا} مذکور (اردو) کلا - دیکھو آگپ -

انگج | بقول انتدبفتح اول وثالث سکون جیم عربی بجا کہ کشف اللغات لغت فارسی است بمعنی قلاب آہنیں سرکچ کہ بدان برف از رودخانہ ہا و دیگر آبگیر ہا بدرکشد و انج مثلاً - دیگر محققین ازین ساکت مؤلف مرخص کنند کہ ماصراحت معنی این برآنج درمردہ کردہ ایم کہ بجاف عربی گذشت و ہمین لغت درمردودہ بجاف فارسی ہم مذکور شدہ - مردود و مقصورہ چیز نیست نتیجہ لب و لہجہ تمامی است این قدر متحقق است کہ اسم جادہ زبان فارسی است (اردو) دیکھو آگج -

اگر | بقول برہان دناصری و جامع بروزن سفر (الف) کلمہ شرط است بہار گوید کہ ترجمہ کوہ و آن (صاب ۵) آب می گردید در چشم ترا و گوہرش پیوسف مصری اگر نمی بازار ترا و بقولش (ب) در لغت سرخیان بجای تردید متعل کما فی حدائق العجم - و فرماید کہ حق آنست کہ خصوصیتی با اہل مصر نہ دارد بلکہ عموماً و اہل خراسان خصوصاً - استعمال این بدین معنی کردہ اند (۵) این طرفہ ترکہست بر اعداات نیز تنگ پیس چاہ یوسف است اگر چاہ بیزن است و بقولش (ج) بمعنی اگر چہ ہم (فرامانی ۵) روز می خوردن و شادی و نشاط و طرب است بناف ہفتہ است اگر غرہ ماہ رجب است فرماید کہ در زمان قدیم ہر سہ شنبہ ملوک حبشی می کردند و بی خوردن و عشرت مشغول می شدند و در آن سال کہ حکیم این قصیدہ گفتہ غرہ ماہ رجب بحسب اتفاق سہ شنبہ بود - مہد و مہر یعنی دشا

ارادہ داشت کہ آن سہ شنبہ بواسطہ تعظیم ماہ رجب جشن نہ کند و مجلس نسا زد پس شاہ غلطاً
 بہ مدوح کردہ می گوید کہ اگرچہ غرہ رجب است اما روزی است کہ ناف یک ہفتہ باشد
 یعنی در وسط ہفتہ (یعنی سہ شنبہ) بہار گوید کہ انسب و اصوب آنست کہ در نیا اگر عوض یا
 تردید گیریم یعنی این روز دو بہترین است ازین کہ ناف ہفتہ است فراخور عیش یا ازین بہت
 کہ غرہ رجب است مستحق زہد و عبادت (الح) و ما خیال آخرش را پسند نہ کنیم قائل (بیر خیر و
 ۵ ج) ای کہ نبی گفتہ خود گفتہ پڑ مردہ توان گفت اگر خفتہ پڑ (محسن تاثیر ۵) اتقادی
 اگر دیر بسر وقت ہلاکش پڑ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی پڑ صاحب تحقیق القوانین
 آورده کہ (د) بعض جا این لفظ مکرر آمدہ مفید منی مساوات باشد چنانکہ درین قول ظہور
 (۵) بہر سوز و مہمانی صبحدم پڑ خیابان خیابان ہوائی ارم پڑ اگر شام اگر چاشت از خرمی پڑ
 ہوا صبحی و سبزہ ہاشنبی پڑ یعنی از شدت خرمی چہ شبام و چہ پچاشت ہوا صبحی و سبزہ ہاشنبی می نماید
 و فرماید کہ حذف این ہم بضرورت اختصار و وزن شعر و نظم و نثر واردست چنانکہ خدا خواہد
 با صفہان می روم یعنی اگر خدا خواہد (سعدی ۵) سخن آخر بدہان می گذرد موزنی را
 سخنش تلخ نخواہی و ہنش شیرین کن پڑ و این لغت فارسی است (اردو) (الف) اگر
 بقول امیر (فارسی) حرف شرط (فقہہ امیر) اگر آپ سے پوچھا جائے تو کیا بتائیے گا
 (ب) یا بقول صاحب آصفیہ - حرف تردید جیسے یہ لوگے یا وہ " (ج) اگرچہ - بقول
 امیر (فارسی) کلمہ شرط - باوجودیکہ - ہر چند (د) کیا بقول آصفیہ مساوات کے لیے جیسو
 کیا بٹیر کیا بٹیر کی لات "

(۲) اگر۔ بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن سفر بمعنی سرین و کفل ہم آہ اسم جامع فارسی زبان است (اردو) چو تر۔ ویکھو است۔

(۳) اگر۔ بقول برہان و ناصری و جامع (الف) نام دو اُیست کہ آن را قوج گویند و آن سفید و خوشبوی و گرہ دارمی باشد۔ گرانی زبان را سود دارد و قوت باہ و ہدوبہ چوب عود را نیز گویند و بقول صاحب جہانگیری برادر زادہ عود مؤلف عرض کند کہ الف ہمان است کہ تعریف آن برادوی گذشت و اسم فارسی این اگر ترکی و (ب) نیت سنگر باشد کذا فی الساطع بمعنی چوب عود و فارسیان استعمالش کردہ اند۔ بقول صاحب محیط اسم ہندی درخت عود است و بقول ہندیان پنج نوع بود و ہر کی را نامی علیحدہ و در خواص با نذک تفاوت طعم آن ز مخت و تیز و گرم و خوشبو و خشک و سبک وافع بیماری چشم و قد ری صفر انگیز و دشتی و مقوی باہ (اردو) (الف) ویکھو ادوی (ب) اگر بقول (سنگرت) مذکر۔ ایک پہاڑی عظیم الشان درخت کی لکڑی جس کا رنگ بہو را سیاہی مائل ہوتا ہے جلنے سے خوب خوشبودتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے غرق ہو جاتی ہے اس کا مزاج دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک خفقاں غشی۔ کہانی نقرس وغیرہ کے لئے مفید۔ اسمین اور بہت سے منافع ہیں۔

اگر ا۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سروری بضم اول بر وزن بقرا نوعی از آتش آرد باشد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بہای ہوزور آخر ہم آہہ صاحب جہانگیری آورده کہ مثل کاچی از آرد بنزند (بور بہای جامی ۵) کنج کلدی ز فراق تو بر غو

خوردوم پناچیدہ بہم ازتوی دصالت اگر اذخان آرزو در سراج گوید کہ انچہ ہندو
 ماش و برنج کہ شور بادار پختہ بہم ابران دہند و اطبا ہی ہندوستان آترا اگر گویند صحیح بنا
 صاحب محیط فرماید کہ نام ہندی این اوگر ابوا و دوم است و آن غذائی است دقیق
 کہ از برنج و ماش و توایل گرم برای مریضیان سازند مؤلف عرض کند کہ آگ بزبان
 زند و پازند یعنی گندم گذشت و در فارسی زبان یعنی از ہم آمدہ (کذا فی القوانین) پس
 (آگ را) یعنی از گندم بود و نام آشی کہ از آرد سازند (اردو) گیہون کی آش - موت
 صاحب محیط نے تسامح کیا ہے جو اس کا ہندی ترجمہ اوگر لکھا ہے - اوگر - بقول اہم
 ہندی مین بدفرہ غذا کو کہتے ہین - ابالا (سرورع) اوگر اہی ہزار نعمت ہے - بدینوتہ
 کہ بیرون کی گنجی یا آش بد ذائقہ ہوتی ہے ہند اطبا کی یونانی اسکو اوگر اکھنے لگے اور
 یہ حقیقت مین لغت فارسی اگر اکا ترجمہ نہیں ہے -

اگر این بار جان بزم ز غمت	مثل - موقع پر کہی جاتی ہے جب کہ کوئی شخص اپنی
دیکرم عاشقی ہو س بود	صاحب مآہون کسی مصیبت مین مبتلا ہو -
خزینہ ذکر این کردہ از منی و محل استعمال	اگر باور کنم عقلم نباشد مثل - صاحبان
مؤلف گوید کہ چون کسی دست خود مبتلا	خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از منی
مصیبتی شود و از کردہ خود منفعلی گردد این	و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ اگر
مثل رازند (اردو) ابکی بچ گئے تو عمر بہرام	فارسیان قولی رانا قابل وثوق و محض دروغ
نہ لین گئے - یہ دکن کی کہاوت ہے اوس	دانند این مثل رازند (اردو) احمق ہو جو

<p>باور کرے۔ "کسی یہ دوقوف سے کہے" اڑے جب بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ یعنی دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں جب کسی کا اسکی بلند پروازی بیکار ہے وہ اس کام کا کلام محض غلط معلوم ہو۔ اہل نہیں ہے۔</p>	<p>اگر برآسمان رفته است از و انیکارخی آید اگر بحسن ارادت نظر کنی در دیو اش</p>
<p>مثل - صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہ بلند پروازی کند و سی فوق مقدور بجای آورد این کار از دستش بر نیاید (کلمہ ۵) نمک زگریہ محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیا تاثیر از قنان رفته است و دعا اثر نکند گریہ بر آسمان رفته است و آرتہ سندی دیگر از شفیع اثر آورده (۵) اگر برآسمان رفته است (اردو) من بہا سے تو ڈھیلا سپاری</p> <p>زیکتائی و بنون قوسی ابروی یار مانمی ماندنی صاحب محبوب الاشمال نے اسکو لکھا ہے دکن بہار دانند ہم ذکر این کردہ و از ہمین دو شعر سند آورده مؤلف گوید کہ چون فارسیا اگر بشکا رشغال بروی سامان شیر کن</p>	<p>مثل - صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہ بلند پروازی کند و سی فوق مقدور بجای آورد این کار از دستش بر نیاید (کلمہ ۵) نمک زگریہ محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیا تاثیر از قنان رفته است و دعا اثر نکند گریہ بر آسمان رفته است و آرتہ سندی دیگر از شفیع اثر آورده (۵) اگر برآسمان رفته است (اردو) من بہا سے تو ڈھیلا سپاری</p> <p>زیکتائی و بنون قوسی ابروی یار مانمی ماندنی صاحب محبوب الاشمال نے اسکو لکھا ہے دکن بہار دانند ہم ذکر این کردہ و از ہمین دو شعر سند آورده مؤلف گوید کہ چون فارسیا اگر بشکا رشغال بروی سامان شیر کن</p>
<p>کسی را در کاری بتلای خیالات بلند بنیزد و مانند کسی را در کاری کار ندارد این مثل را زہندی اگر او انتہای بلند پروازی کند کامیاب نہ شود (اردو) دکن میں کہتے ہیں اگر وہ آسمان پر</p>	<p>مثل - صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہ بلند پروازی کند و سی فوق مقدور بجای آورد این کار از دستش بر نیاید (کلمہ ۵) نمک زگریہ محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیا تاثیر از قنان رفته است و دعا اثر نکند گریہ بر آسمان رفته است و آرتہ سندی دیگر از شفیع اثر آورده (۵) اگر برآسمان رفته است (اردو) من بہا سے تو ڈھیلا سپاری</p>

اگر غم شکا رشتاں کنی و بھجار دی ممکن است اگر گوئی ماس سپید است باور نمی کنم
 کہ از شیر و چا رشتوی پس باید کہ حفظ ماتقدم مثل - بہار گوید کہ در مبالغہ تکذیب و تحقیق و
 کنی و سامان شکا رشتہ را خود میا داری ورنہ بتجمل کسی گویند و صاحب اند ہنر بالمش ما
 جادارو کہ زیان برداری (اردو) دکن میں در روزمرہ معاصرین غم این مثل را شنیدہ ایم
 کہتے ہیں "ہر حال میں احتیاط اولیٰ" یہ عالم کہ بجای گوئی استعمال گوید کنند - صاحب بحر عجم
 مضمون میں اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز و داورستہ ہم موافق استعمال معاصرین نوشتہ
 کہتے ہیں "پتا ہے تو بندوق چلے" - اس کا کجی و بر آخر این مثل بجای الفاظ نئی کہم لفظ نیست
 یہی مطلب ہے - نواح مدراس میں کہتے ہیں آوردہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون
 "بیون کی لڑائی پلٹن آگے بڑھائی" اس دروغ گوئی کسی را ضرب المثل کنند مبالغہ بیا
 مثل کا ایک قصہ مشہور ہے پرانے لوگ انگریزا بوسیله این مثل کنند (سلیم ۷) باہر کشند
 افواج کی چرکسی اور ہوشیاری کا ذکر اس طرح نفسی خواجہ حسن راہ از گا و زگو سالہ خود گفت
 کرتے ہیں کہ غدر کے زمانے میں جب رات دشید است از بکہ سفیدی زند از راست
 دن فوجین تیار رہتی تھیں تو ایک شب میں مردم پ باور کہم گوید اگر راست سپید است
 بلیان آپس میں لڑیں اور چوکیداروں نے (اردو) دکن میں اوس شخص کے لئے جو
 انتہائی احتیاط کے لحاظ سے بیوگل بجائی اور جھوٹ بولنے میں مشہور ہو مبالغہ کہتے ہیں "جھوٹ
 فوج تیار ہو گئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوئی نہیں واہ رے سفید چھوٹ دن کے تورات سمجھو
 بات نہیں صرف بیون کی لڑائی ہے - اگر پد رنہ تو اند پسر تمام کند - مثل - صاحب

محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی محل کار و بار جهانیان باشد (اردو) دکن میں استعمال ساکت مولف گوید کہ این اشارہ باشد کہتے ہیں "باپ کا کیا بیٹے تک" باپ کا کیا بدین کہ آغاز کاری باید کرد کہ اگر انجامش در پوت نہیائے الاما شا اللہ اس کا یہ مطلب حیات باوی نشو و سپرش با انجام رساند ہے کہ جس کام کو باپ آغاز کرتا ہے صرف و زائد این نباید توقع کرد کہ نسل ہائی آئندہ بیٹے سے توقع ہوتی ہے کہ او سکوپور کرے با انجامش پردازد و این ہم منتهای امید اور یہ توقع ہی شانزداد رہے اس سے است کہ اگر کاری در حیات پدر با انجام زیادہ آئندہ نسلون سے توقع کرنا غلطی نرسد جادارد کہ سپرش سر انجام دہد و از ہے دکن میں اس فارسی مثل کو بھی استعمال تفرقہ لیل و نہار پیش ازین توقع نباید کرد کرتے ہیں اس مقام پر جهان بیٹے کو کسی یعنی آغاز کار مختصری کن کہ خود با انجامش ایسے کام کی تکمیل میں دیکھیں جس کی ابتدا رسانی و اگر رسانی سپر تو برساند و بس جو باپ نے کی تھی مقصد یہ ہے کہ چونکہ بیٹا اپنی توقع مدار کہ ابن الابن و اولادش با انجام باپ کے مقاصد و اصول سے واقف رہتا رساند کہ گردش و تفرقہ لیل و نہار مقتضی ہو ممکن ہے کہ وہ باپ کے کسی کام کو ادھورا آن نیست اگر فارسیان کسی را باوی کاری نہ چھوڑے پوتے اور پوتے سے ہرگز بنید ہمیں مثل را بطور پند و مو غلطت زند توقع نہ کرنی چاہئے۔

و اگر پس کسی را بہ تکمیل کار پدر شاہد کنند اگر چند بقول برہان و بحر باجم فارسی ہمیں مثل را زندہ این منتهای توقع و امید بروزن کر نبد بمعنی ہر چند باشد کہ مرادف

چندان است - صاحب نامری فرماید که می کند به خانه دل گر شکست آن طاق ابرو
 یعنی اگر چه و هر چند و چندان (فردوسی ۵) می کند به مؤلف عرض کند که این در خود
 گرفتار فرمان یزدان بود به اگر چند دندانش آن نبود که مقوله عجم گردانیم و هر چه درین است
 سندان بود به صاحب ضمیمه برهان فرماید که (اومی کند) که معنی حقیقی است و ضمیر اوسوی
 مخفف اگر چه اند - صاحب مؤید گوید که یعنی خدای تعالی و یار و خصم بسوی هر که خواهیم و فرست
 هر چند کذا فی شرفنامه و قیل - مختصر اگر چه اندک هر که پیدا کنیم راجع توان شد و خصوصیت باکاف
 و نیز مرکب از اگر چند مؤلف عرض کند مکرده هم ندارد - ازینجا است که متحققین اهل بیابان
 که ما خیال خود را بر چند ظاهر کرده ایم که گذشت این را بطور مقوله قائم نکرده اند بادی وین و آثر
 و درینجا این قدر صراحت کنیم که تسامح اهل و پیر و دیوار و بجز و مانند است و مخالف اینها
 تحقیق است که این را مراد ف چندان گرفته مؤلف (اردو) دہی کرتا ہے -
 اند که معنی چندان آنقدر باشد نه هر چند اردو اگر چه | بقول ضمیمه برهان معنی هر چه چنانچه
 و کمیوار چند - اگر چند معنی هر چند صاحب مؤید و اند گوید
 اگر چنین شده است اومی کند | مقوله که معنی هر چه نیز می آید مؤلف گوید که مراد
 صاحبان و ارسته و بحر و بهار گویند که چون ار چه باشد که ذکرش گذشت و معنی هر چه چنانچه
 امر کردی سرزند از هر که گمان خصمی داشته باشد از مدعیان منی هر چه طالب سند باشیم دانوی
 گویند هر چه می شود اومی کند " سعید اشرف (۵) اگر چه دل هدف تیر محنت و غم است
 (۵) رشته جان گرگست آن تار کیس و گر چه تن سپر تیغ آفت است و بلاست چنانکه

خوش است این همه جز آنکہ لیم نہ ز دستبوس تو بک کر سلام کیا۔	
نہاوند روزگار جہاں است نہ (ولہ ۵) نقد اگر خنظل خوری از دست خوش خوا	
اگرچہ رزق بکلم خدای بودہ توجیہ رزق از تو بہ از شیرینی از دست ترش رو	
بانس و بجان رسیدہ (اردو) دیکھو ارچہ۔ شل۔ صاحب محبوب الاشال ذکر این کرڈ	
اگر حریف انگشت بکونش می گذارد از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض	
خیال کند حبیب قبائش می دوزد کند کہ فارسیان در بیان غلبی خوشخوئی و دست	
مقولہ۔ صاحبان بحر و ارستہ ذکر این کردہ گویند کہ ترش روئی این شل را زنند دیگر بیچ (اردو)	
بہ تحقیق و تجہیل کسی گویند۔ بہار ازین مقولہ دکن میں کہتے ہین۔ ”میٹھی زبان کی گالی ہی	
انگشت را ترک کردہ فرماید کہ محاورہ بوطیان اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاق اور	
است در مقام حاجت شخصی استعمال کنند مؤلف خوش خوئی سے سخت کلامی ناگوار نہیں ہوتی	
عرض کند کہ بہار برای خصوصیت محاورہ ترک اگر خاری کاری سمن نہ دروی	
انگشت و وجود ما بعدش را اعتبار کنند و نمی شل۔ صاحب محبوب الاشال ذکر این کرڈ	
دانند کہ لفظ حریف خصوصیت نخواہد (اردو) از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید	
فارسیان کسی سادہ لوح اور احمق کے بیان کہ فارسیان این شل با بیانی زنند کہ نتیجہ	
میں اس مقولہ کا استعمال کرتے ہین۔ دکن میں کار بد بد بر آید (اردو) جو بکر گیہون نہ کا	
شہور ہے کہ کسی جنگلی اور دیہاتی کو جو تار سید ”کانٹے بوئے کانٹے پائے“ دکن میں عروج	
کیا تو وہ بگڑا جب کہا گیا کہ گرد جھاڑی ہے تو ہے صاحب محاورات ہند نے کہا ہے	

<p>و صاحب سواری است عہدہ قضات سزاوار است و عالم فلاکت زدہ درخور آن نیست پس سو قیان اشارہ بہ ہمین نسبت قاضی می گفتند کہ اگر خرمی بود یعنی اگر خرمسواریش نمی بود قاضی نمی شد و ازین مقولہ</p>	<p>شال جو بگوئے و ہی کا ٹوگے " صاحب محبوب فرماتے ہیں " جو بکر گیہون کاٹنے کی امید ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اچھو عمل کا نتیجہ ہوگا اور برے عمل کا برا۔ جیسا بچ ہوگا ویسا اگر خرمی بود قاضی نمی شد</p>
<p>خرمیت و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ فی المعنی خرمیت قاضی ہم ظاہری شود و بعد از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ علم بحقیقۃ الحال (اردو) اگر گدہا نہوتا تو در زمانہ سلف اکثر علماء و فضلا عہدہ قضا را قاضی نہوتا۔ یہ صرف ترجمہ ہے۔ ہند میں نظر بر اہمیت فرائض قبول نمی کردند کسی کہ کوئی ایسی کہادت نہیں ہے جس سے قاضی قبول می کرد و فارسیان بچت او این مثل می زدند کی توہین ہو۔</p>	<p>مقصودشان این است کہ برخرمی و ابھی کسی اگر خفتی مرودی اگر مرودی جان بر دی</p>
<p>دلیل است کہ فرائض نازک قضا را قبول مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ کرد و بعضی از معاصرین گویند کہ درای انہم از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ یعنی در انتخاب قضا را عالمی را قبول فارسیان با ظہار مشکلات و محصہ ہای دنیا می کردند کہ در سواری و خرمی باشد کہ سوار و خوبی ہای موت این مثل را زند گویند کہ خرد را نجا عام است و مقصودشان این بود خفتن بچو مردن است کہ از دنیا و ما فیہا خبری کہ کسی کہ با وجود علم و فضل چیزی فارغیال و نباشد و مردن۔ جان بردن یعنی نجات یافتن</p>	<p>میں کر دند کہ در سواری و خرمی باشد کہ سوار و خوبی ہای موت این مثل را زند گویند کہ خرد را نجا عام است و مقصودشان این بود خفتن بچو مردن است کہ از دنیا و ما فیہا خبری کہ کسی کہ با وجود علم و فضل چیزی فارغیال و نباشد و مردن۔ جان بردن یعنی نجات یافتن</p>

از ہمہ تکالیف و نیوی - معاصرین عجم برانند کہ اگر در خانہ کس است حنی پس است
 در مذمت خشن متعل کہ خواب انسان را غفل کند و مائل مردہ گرداند و مردن بہتر است از معنی و محل استعمال ساکت و معاصرین
 از خشن کہ نجات از شکلات دنیا حاصل شود عجم ہم این را بر زبان دارند - مؤلف گوئد
 مقصود این است کہ تا آنکہ انسان زندہ باشد کہ فارسیان این مثل را بصف عقل زتند
 بہ بیداری بسر کنند یعنی غافل نہ شود (اردو) یعنی اگر رقی عقل در سراسر است یک اشارہ
 جاگے سوکا جے سووے سووے " کافی و اگر خانہ خالی یعنی سر از عقل خالی است
 صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر بوض یک حرف صدای بلند سودی نہ بخشد
 کیا ہے - دکن میں کہتے ہیں " سویا سو رویا (اردو) صاحب محبوب الامثال نے لکھا
 سونے سے موت پہلے " اس کا مطلب یہ ہے " عقل مند کو اشارہ احمق کو پھکارا " ہے
 کہ مرے ہوے پر اور لوگ روتے ہیں - سویا دکن میں کہتے ہیں " عاقل کو اشارہ
 ہوا یعنی غافل شخص اپنی حالت پر خود رونے کا کافی ہے -

اگر دک بفتح اول و دوم - بقول صاحب شمس مخفف آب گردک کہ نیلو فر باشد
 حیف است کہ آب گردک در محدودہ ترک شد و سبب آن بود کہ از ہمہ محققین کسی نہ کسی
 در انجا نکرد مؤلف خیال می کند کہ فارسیان نیلو فر آب گردک بدنیو جہ گفتہ باشند
 کہ گل آن دما بر آب می باشد و گردشی می کند پس آب گردا سم فاعل ترکیبی است
 بمعنی گردش بر آب کننده و در اصطلاح فرس گرداب را گویند کہ در محدودہ گذشتہ و کا

تقصیر یا تحقیر یا خارش زیادہ کردہ آب کروگ نیلو فر نام کردہ باشند کہ گرد آب حقیر را
ماند صاحب محیط بر نیلو فر فرماید کہ در ہندی نیلو پتر و بیوانی نیتقا و بقول گیلانی نیتقا و
بسیاری کی کر نیا و تیا و ہندی ککو و پیلا و کوتیل لکڑی و آن گلی است معروف و نبات
آن در آبہای ایستادہ کہ ہندی جھیل و تالاب نامندی روید و برگ آن شبیہ برگ
لوف ویرودی آب مفروش و بر سر آن گل بیرون از آب در دوم سرد تر بنوم
میکن صداع حار صفراوی مضطرب و داغ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) نیلو فر
بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کے نیلے رنگ کا پھول جس کی دو قسمیں ہیں ایک
نیلو فر آفتابی جو کنول گئے کا پھول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کھلتا ہے دوسرا نیلو فر
مہتابی جسکی بلیں ہوتی ہیں یہ بیماروں کو دوا کے طور پر دیا جاتا ہے (ظفر ۵) خال
مشکین آتش رخسار پر پیدا ہوا پانچ چشمہ خورشید میں بھی نیلو فر پیدا ہوا پانچ

اگر دل خوننا بہ باشد از دیدہ تراود	بنید گویند راست است ۛ اگر در دل خوننا
شہ - صاحبان خزینہ و آتشال فارسی و حسن	باشد از دیدہ تراود ۛ و استعمال این را نوعی
ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت و موقوف	از غم خواری دانند (اردو) دکن میں کہتے ہیں
عرض کند کہ مراد این است کہ اگر در دل	دل کا غم آنکھوں سے ٹپکتا ہے ۛ خون
ریخ و غم است از گریہ ظاہر شود و فارسیان	دل آنکھوں سے بہتا ہے ۛ یہ دونوں کہاوتیں
این را بحق مغمومان و عاشقان زنند	کسی مغموم کے حق میں بطور دلاسا و غنجاری کہی
یعنی چون کسی را بحالت غم و ہم در گریہ و بکا	جاتی ہیں -

<p>دستہای گل نوریش بفتہ زنبیل غم اوسند استعمال (از انکہ بذیل اگر ز انکہ پیش کردہ) اسیر</p>	<p>اگر روزی بدانش بر فردی مثل زنادان تنگ روزی تر نبودی صاحب</p>
<p>ساقی جانہا شراب از انکہ زین لاہی (۵) ساقی جانہا شراب از انکہ زین وستان دہدہ منت عالم بہر جامی بتان می نہدی (اردو) دیکھو لفظ اگر کے پہلے معنی۔ اگر ساقی تو باشتی می توان خورد مثل</p>	<p>محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون نادانی را بر پایہ جلیل بنید این مثل رازند (اردو) دکن میں کہتے ہیں خدا کی دین میں کیا داناؤں کیا نادان جب کسی نا اہل اور نادان کو بڑے مرتبہ پر دیکھتے ہیں تو اس فارسی مثل کا بھی استعمال کرتے ہیں۔</p>
<p>مصابان خزنہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی استعمال</p>	<p>اگر ز انکہ استعمال بقول بہار مرعلیہ اگر کہ حرف شرط است و صاحب رشید ہمزبانہ و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف</p>
<p>کنند کہ مقصود نشان از اظہار انتہای اعتبار و اعتماد و امثال مدوح و مخاطب باشند یعنی با وجودیکہ می حرام مطلق است۔ اگر مدوح</p>	<p>گوید کہ حالا بزبان معاصرین عجم استعمال این متروک و قواعدا فارسی ہم ازین ساکت (صائب ۵) خورشید بدر کردہ نہ تمام را نہ بانا قصان باز اگر ز انکہ کاملی نہ طالب</p>
<p>ما ساقی شود باعتبار اعتماد و امثال حکمش غرض نیست در خوردن شراب (اردو) دکن میں کہتے ہیں "تو کہے تو آگ میں کو دجاؤں"</p>	<p>اگر سوئی خورشید تیز بینی چشم مثل انتہای اطاعت کا اظہار ہے اور بس۔</p>
<p>اگر سوئی خورشید تیز بینی چشم مثل</p>	<p>اگر سوئی خورشید تیز بینی چشم مثل</p>

ترازیان است نہ خورشید را صاحب (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده	
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ پند است	استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مصداق
برای مقربین سلطان کہ خلاف رایش رفتن	و مرادف (تہرور دیش بجان درویش)
خطر ہا دارد (اردو) دکن میں اسی فارسی	و (تف بروی فلک بروی خود است) باشد
مثل کو عام و خاص استعمال کرتے ہیں۔	مقصود این است کہ بالبلدان تنزی بکار
اگر صد سال در مشکلی کنی دوزخ شل	نیاید جز این کہ نقصانی بمقابل ضعیف برسد
ہمان دوزخ و همان دوزخ و همان دوزخ صاحب	(اردو) دکن میں کہتے ہیں "سورج پر گھوٹا
خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر	اندھا ہوا" یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے
این کردہ و از محل استعمال ساکت مؤلف	جب کہ کوئی چہوٹا شخص بلند مرتبت کا مقابلہ
کود کہ مقصود نیست کہ بد سرشت از صحبت	کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ صاحب محاورات
نیک اثر نگیرا اگر چہ مدتی دراز بگذرد و این	ہند نے انہیں معنون میں لکھا ہے "آسمان
مرادف است بہ (س) خرمیسی اگر بکھرو	کا تھو کا خلق میں پڑتا ہے "آپ ہی نے
چون بیاید ہنوز خرباشد (اردو) بری	صراحت کی ہے کہ اگر بڑے بزرگ کی حقارت
عادت کہی نہیں ملتی "صاحب محبوب الامثال	کرنا ہے تو آپ بے عزت ہوتا ہے۔
نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "	اگر شہ روز را گوید شب است این
کہ حاسو برس کے بعد ہی گدھا ہے " اور	چہ گفت ایک ماہ و پروین
فارسی شعر تذکرہ بالا ہی دکن میں مستعمل ہے۔	

اگرت بقول برہان و جامع بفتح اول و کسر ثالث بروزن نگرفت بقانون فارسی (ت) کی
 باشد معین از گناہان آدمی۔ صاحب ناصری فرماید کہ مثال این در عربی اخذ و مواخذہ
 صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر این بذیل لغات ژند و پازند
 کردہ مؤلف عرض کند کہ گرفت اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اخذ و الف زائد
 اول این وصلی باشد فارسیان این را مجازاً بمعنی مواخذہ گناہان استعمال کردند و لغت
 اہل تحقیق مواخذہ را ظاہر مینماید (اردو) انسان کے گناہوں کی ایک مقدار معین۔
 مواخذہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گرفت۔ باز پرس۔ جواب طلبی۔ بذلہ۔ ملاقات

اگر فی مثل دُر فشانند ندانی
 ہمہ حال دُرچین آخر تو انی
 مثل۔ قبول کر کے پسک مانگنے میں بھی دریغ نہ کرو۔
 صاحب اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ

خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اندواز
 مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و حسن
 محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فایز
 محبوب الامثال ذکر این کردہ اندواز محل
 این مثل بہ حق کسی زنند کہ با وجود متول و قدرت
 مسک و آمادہ باخدا باشد (اردو) و کن میں
 کہتے ہیں ”دینے میں نہ بھی لینے میں توشاق
 ہوں“ یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو باوجود
 مالداری کے سخت بخیل اور جرم نافع کے لئے
 آمادہ ہو یعنی بلا لحاظ اپنی مالداری کے ذلت
 (اردو) ساچ کو آج نہیں صاحب

<p>کینہ می آید ز کنبو حیلہ می آید ز کشمیری نمی آید بجز مین کہتے ہین "پاک رہو بے باک رہو" دیکھو اندوہ و دل گیری پتہ اگر ماند شبی ماند شب دیگر نمی ماند مثل</p>	<p>محبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے دکن مین کہتے ہین "پاک رہو بے باک رہو" دیکھو آرزو کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک</p>
<p>صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند داز محل استعمال پاکت فارسیان این مثل را در مذمت ناپائنداری و نیامی زنند برای غم و شادی ہر دو مصرع اول این (ع) حجاب نوع و عوسی و رزن و شو ہر نمی ماند پتہ (اردو)</p>	<p>اگر قحط الرجال افتد۔ ازین سہ انس کم گیری اول افغان دوم کنبو سوم بد ذات کشمیری مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از محل استعمال پاکت مؤلف عرض کند کہ عجیات از افغان و کنبو و کشمیری خیال نیک ندارند و</p>
<p>چون کسی را ازینہا در معاملہ بنید این مثل را زنند مقصود اینست کہ بجات قحط الرجال ہم ازین ہر سہ احتراز ادلی باشد و بعض اوقات بطور ظرافت ہم با اینہا استعمال این مثل کنند (اردو)</p>	<p>چون کسی را ازینہا در معاملہ بنید این مثل را زنند مقصود اینست کہ بجات قحط الرجال ہم ازین ہر سہ احتراز ادلی باشد و بعض اوقات بطور ظرافت ہم با اینہا استعمال این مثل کنند (اردو)</p>
<p>یہی مثل اردو میں بھی مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے اسکو لکھا ہے فرماتے ہین کہ یہ تینوں قومین اپنی طبلت میں ایذا رسانی رکھتے ہین افغان و لازری سے اور کنبوہ و غاسے اور کشمیری حیلہ اور فریب سے (ع) زافغان</p>	<p>یہی مثل اردو میں بھی مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے اسکو لکھا ہے فرماتے ہین کہ یہ تینوں قومین اپنی طبلت میں ایذا رسانی رکھتے ہین افغان و لازری سے اور کنبوہ و غاسے اور کشمیری حیلہ اور فریب سے (ع) زافغان</p>

عجم نسل اول را در نفی شنیده ایم می گویند که اگر (اردو) بیماری کیا ہے موت کا پیام ہے
 بیمار نشویم بمیریم و اکثر اہل ولایت کہ تو نید خون یہ دکن میں اس بیمار کے لئے کہتے ہیں جس کے
 در ملک شان بیماری شود ہمیں طور می گویند و مرض کا حملہ قوی ہو۔ دکن کے بعض قدیم لوگوں
 ہمیں سبب استرہ بر سر می زنند تا خون زایل کو خلی تند رستی بہت اچھی تھی ہم نے یہ کہتے
 خارج شود نید ایم کہ صاحب خزینہ و شایاں ہے کہ ارے میان ہم تو کہی بیماری نہ ہو
 فارسی ہر دو فعل اور اثبات کچھ خیال نہشت اور جس دن بیمار ہونگے پہر نہ بچیں گے۔
 بنجیال ما غلطی کتابت بیش باشد و اگر ہمیں مثل اگر منعم بود آرایش اوست | مثل-
 رایج دایم معنیش جزین باشد کہ قائل این اگر در ویش باشد و تگیر است صاحب
 مقولہ تعریف صحت خود گوید کہ صحت من آنقدر محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال
 خوب است کہ بیماری را راہ نمی دہد و اگر با وجود سکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بہ
 این بیماری راہ یا بد علامت موت است گویند صفت علم می زنند کہ زینت منعم است و دیکہ
 کہ اگر اہل ولایت مبتلا می مرضی شوند حملہ مرض در ویش بنجیال ما این مقولہ است نہ مثل اردو
 بہ قوت تمام می شود و بدین وجہ کہ عوام ایشان کہ بقول صاحب محبوب الامثال یہ علم غریبون
 اکثر خواص ہم خوگر معالہ نموی باشند و علاج کمتر کی دولت امیرون کی زینت ہے۔
 کنند۔ بعد حقوق مرض زود می میرند و گویند کہ اگر مورچہ بر سر سلیمان رود عیش نگیرد
 مرض بادیر عارض شود و زود ہلاک کند جادو مثل- صاحبان خزینہ و امثال فارسی و حسن
 کہ این مقولہ کہ حکم مثل ندارد۔ مصداق آن باشد ذکر این کردہ از محل استعمال سکت اند مؤلف

<p>اگر نان گندمی نیست زبان ضرری چہ باشد</p>	<p>عمر کند کہ فارسیان این مثل را به صفت تحمل</p>
<p>مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر</p>	<p>بردباری عالی مرتبان زنند کہ اگر از کم پایہ خلافت</p>
<p>این کردہ اند و صاحب محبوب الامثال بجا</p>	<p>ادب حرکتی سرزند اغامن کتید و عیش نگینند</p>
<p>لفظ مردمی - گندمی نوشتہ - معاصرین عجم با</p>	<p>(اردو) گس رانی نہ کی منظور تیری بردباری</p>
<p>محبوب الامثال اتفاق دارند و گویند کہ این</p>	<p>نے بنایا جب گس نے تخت اپنا تاج شاہی</p>
<p>مثل بحق کسی زنند کہ با وجود بخل زبان ہم</p>	<p>قابلاً حضرت جلیل کا شعر ہے جس سے</p>
<p>شیرین ندارد و درشت گوید - مخفی مباد کہ زبان</p>	<p>آصف کن کے تحمل اور بردباری کی صفت ظاہر</p>
<p>گندمین در محاورہ عجم کنایہ از زبان ملائم و</p>	<p>ہوتی ہے اور فارسی مثل کا ترجمہ ہے -</p>
<p>چرب و نرم باشد (صائب ۵) نان تو</p>	<p>اگر مولیٰ نظر سازد بہائی بی بہا گردا</p>
<p>پختہ است بہر جا کہ می روی بہ صائب ۱۰</p>	<p>متعلق حب خزینہ ذکر این کردہ از تعریف نرید</p>
<p>خوش اگر گندمی کنی بہ (اردو) دکن میں</p>	<p>ساکت مؤلف عمر کند کہ فارسیان برا</p>
<p>کہتے ہیں "شکر نہ دے نہ دے مٹھی زبان</p>	<p>متوجہ کردن مدوح و مخاطب یا بہ ذکر توجہ مدوح</p>
<p>سے کام لے " کچھ نہ دے مگر گالی بھی</p>	<p>این مثل را زنند (اردو) دکن میں اس موقع پر جبکہ</p>
<p>نڈے " اگر نویسی قلمی تراش مثل - صاحب</p>	<p>مدوح مخاطب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتے</p>
<p>محبوب الامثال ذکر این کردہ از محفل استعمال</p>	<p>یہ شعر پڑھتے ہیں (۵) آنا کہ خاک را بنظر</p>
<p>ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را</p>	<p>کیسا کہند بہ آیا بود کہ گوشہ چشمی با کنند بہ تیر کہ تیر</p>
<p></p>	<p>ہیں " بادشاہوں کی ایک نگاہ بس ہے "۔</p>

بطور پند و موعظت از برای بیکاران ز تند
عطف بود بخيال ما اگر نه محقق (اگر نه چنین
مقصود اینست که اگر نتوانی حرفی رقم کنی از
بیکاری بهتر است که قلم را به ترشی تا دیگران
بنویسند معنی باد که قلم غمخیز ترا نشین و درست کردن
بکار کتابت نمی خورد و ترا نشین قلم هم در زمان
سلف کاری بود و قلم تراشان ملوک و امرا
مستقیم و مقرر بودند و این کار هم همچون خدمتی
مخصوص بود و ما سهل ترین کارها حاصل نیست
که بیکار مباش و چیزی شغل خود کن (ارو) که مرادف (ورنه) باشند اگر نه دیگر کسی از محقق
و کن من بگویم این بیکار میباش که یکبارگی
اگر نه | بقول اند سحران فرنگ زنگ
بسنی آلا نه دور نه مؤلف گوید که در نه
دارنه باشد پس در نه مرادف و اگر نه باداو
سپه کام کے پ

(الف) اگره | بقول رشیدی و سروری همان اگر باشد که بخش با الف در آخر پیش
گذشت و -

(ب) اگره انجین | بقول رشیدی کاروی که بدان آتش اگره میرند (ابن سینا)
و اعم آتش بود و تنور آشوب پز اگره انجین این بود پیوست پز مؤلف گوید که انجین

بقول صاحب بحر معنی ریزہ ریزہ کردن و انجمن بقول برهان معنی ریزہ ریزہ و امر باین
معنی ہم معنی ریزہ ریزہ کن (انج) پس (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد معنی ریزہ ریزہ کننده و
کنایہ از کاروی کہ بدان آتش اگرہ را ریزہ ریزہ کنند و بپزند (اردو) (الف) دیکھو اگر
(ب) فارسیوں نے اگرہ انجمن اس چہری کو کہا ہے جس کے ذریعہ سے اُگرے کی باریک بار
قاشین کاٹی جاتی ہیں۔

اگر ہوس است ہمین قدر بس است | اگر ہمیمہ آتش شوی خود را بسوزی |

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و حسن مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این
ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید
مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی کہ این مرادف (ہر کہ آتش افروز داند را
بہنید کہ از ہوساکی قبلای مصیبتی شدہ است بسوزد) باشد یعنی ہمیمہ وسیلہ آتش افروزی است
خطاب باد کنند و ہمین مثل زند مقصود آن کہ وجودش آتش را روشن کند۔ خود در آن
باشد کہ بیش ازین ہوس کم۔ حاصل ہوس بسوزد مقصود این است کہ قتنہ پرداز و برپا
ہمین قدر کافی است (اردو) دکن میں کہتر کتنہ قتنہ و فساد۔ اول خود نقصان بردارد
ہیں بس ہوس پوری کرو۔ یعنی آئندہ ہم (اردو) دکن میں کہتے ہیں بس جو آگ لگاؤ
ہوس نہ کرو۔ یہ اوس شخص کے لئے کہتے ہیں وہی جل مرے۔

جو بواہوسی سے کسی آفت اور مصیبت میں | اگر یار اہل است کار بہل است |

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این | پہنس جائے۔

کردہ از محل استعمال ساکت اند مولف گوید کہ وکن میں کہتے ہیں "ناہل ناہل سے توقع فارسیان این مثل را در فرق اہل و ناہل زندہ کرے" یعنی جس نے ناہل سے کسی کامیابی مقصود این است کہ اگر یا ناہل باشد کار کی توقع کی وہ خود ناہل ہے یہ کہاوت بلخی بآسانی نہ گراید و اگر اہل است برآمد کار آسان اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز کہتے ہیں "باشد یعنی کار با کسی کہ متعلق است اہلیت او نااہلون سے عذاب میں جان ہے" یعنی شرط است برای کامیابی و کار براری (اردو) ناہل کا کوئی کام اپنے موافق نہیں ہوتا۔

اگر یون | بقول برہان وناصری و جہانگیری و جامع و اند بیای صلی بروزن طبرخون علتی و مرضی است کہ آرا عبری تو با گویند و بہندی داد اتفاق برین است کہ لغت فارسی است و اصل این گریون و الف اول۔ و صلی است ما ذکر این برادر فن کردہ اہم (اردو) ویکو اور فن۔

اگست | بقول برہان وناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون سین سخص و تاسی قرشت تارہ سہیل را گویند و بقول ساطع زبان سنکرت نام فرشتہ تحقیقین فرس این را لغت فارسی گفتہ اند و جاو ارد کہ فارسیان ہمان لغت سنکرت را کہ بمعنی فرشتہ بود برای تارہ سہیل استعمال کردہ باشند (اردو) سہیل۔ بقول صاحب فرنگ آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک نہایت تابان تارے کا نام جو ملک بین میں طلوع ہوا کرتا ہے اس کی تاثیر سے چمڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور کل حشرات الارض مر جاتے ہیں۔

آگنش | بقول برهان و نامری و جامع و سروری و رشیدی بکسر نون بر وزن برز
بر آوردن دیوار عمارت و امثال آن باشد خان آرزو و در سراج گفته که صاحب رشیدی
این را مرادف آگنش گوید و در حقیقت مخفف آگنش است و با صراحت این بر آگنش
به کاف فارسی) کرده ایم و اگر بقول خان آرزو این را مخفف آگنش خیال کنیم جاواز
ولیکن چیزی که در اینجا خیال ما میرسد و رای آنست یعنی آگنش به ممدوده و آگنش مقصود
هر دو یکی است و ما بر آگنش در ممدوده بقول صاحب شمس بیان کرده ایم که معنی بر آوردن
و پر کردن دیوار هم باشد یعنی حاصل بالمصدر آگندن و آگندن و مجازاً به معنی خاص
پس آنچه برای بر آوردن دیوار اندکی بقدر ضرورت تومی زمین تا ته سخت آن مناک
کرده آزار به سنگ و خشت و غیره پر کنند تا بالای آن دیوار قائم کنند همین است آگنش و
آگنش که معنی لفظی این پری است مقصود از پری پایه دیوار (اردو) پایه مکان یا دیوار
کی بهرتی جو پایه کهود کر تهر - ایث - می یا چونے سے ہرتے ہیں اور اسکو در حقیقت پایه
دیوار یا مکان کہ سکتے ہیں -

آگوش | بقول صاحب شمس بالفتح یعنی آغوش است دیگر کسی ذکر این نکردند
استعمال پیش شد اعتبار را شاید معاصرین عجم هم بر زبان ندرند همین لغت در ممدوده
گذشت که مبدل آغوش است همچون غلوه و گلوه (اردو) دیکهو آگوش -
اگر | بقول اندر نقیتمین و سکون های موز لغت فارسی است و آن آهنی است که بدان گوش
از دیگ کشند و بتازی فشار خوانند - صاحب مویده بحواله فیه ذکر این بذیل لغات فارسی

کرده مؤلف عرض کند کہ منشار بقول منتخب در عربی زبان ترجمہ آ رہ باشد۔ معاصرین
عجم بر آئند کہ این حالا بزبان متروک است و فارسیان قدیم آلہ را آگہ می گفتند کہ شکل آ رہ
آہنی بر چوبی قائم می کردند و در سطح ہمای بود پارہ ہای گوشت برومی بریدند یعنی برای این
کار آن آہ را حرکت نمی دادند بلکہ تکہ گوشت را از دست گرفته بر دندانہ ہایش می کشیدند کہ
پارہ ہا بوسیلہ آن جدائی شد و بعضی از معاصرین بر آئند کہ نہ چنین باشد بلکہ آلہ را آگہ نام بود
کہ بوسیلہ آن گوشت نیم پختہ را از دیگ می کشیدند تا بہ میتد کہ سخت است یا نرم شدہ بای جان
تشار ترجمہ این نباشد (اردو) دکن میں در انتی اس آہنی آلہ کا نام ہے جو باورچی خانہ
میں ایک تختہ پر قائم ہوتا ہے جس کے دندانے مثل آ رہ کے ہوتے ہیں اسی آلہ پر گوشت
کے ٹکڑوں کو کاٹا جاتا ہے اور بقول محققین فارسی آگہ اس آلہ کا نام ہے جس کے ذریعہ
نیم پختہ گوشت دیگ سے نکال کر دیکھا کرتے ہیں کہ آیا نرم ہو چکا ہے یا ہنوز سخت ہے
دکن میں یہ کام کفگیر سے لیا جاتا ہے۔

الف مقصورہ بالام

ال بقول برہان دجامع بضمت اول (۱) بمعنی او باشد کہ ضمیر غائب است و عبری
ہوگویند و بکسر اول بزبان سریانی (۲) از نامہای خدای تعالی جل جلالہ و (۳) نام شہر
و ولایت ہم و (۴) در عربی عہد و پیمان را خوانند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب
دستور پنجم بذیل لغات غریبہ ذکر معنی دوم و چہارم کردہ و در اہل کتاب معنی اول و سوم
را۔ صاحب سروری بر معنی دوم قلع و فرماید کہ بدین معنی آیل ہم آمدہ۔ خان آرزو در

نسبت معنی اول گوید که معلوم نیست که فارسی کجاست و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب مؤید این را
 بمعنی سوم نسبت ترکی گفته بهار ذکر معنی اول کرده با خان آرزو هم زبان و فرماید که در آوردن
 الف و لام برسد الیه و مضاف الیه و مانند آن مخصوص عرب است لیکن بعضی از متاخرین
 در پارسی نیز آورده اند و این نوعی از تصرفات ایشان بود چنانکه استاد و درویش و اله هروی
 (ذو النور شیدین) بصیغه تشبیه استعمال فرموده (ه) تا مهر تو گشت نور ایشان بذو النور شیدین
 شد خراسان و چنین درین بیت نسبت خان عالی (ه) گل مگر لاف انا الیا رنگش زده است
 بر سر دار خیال من تصور کنم: و ازین عالم است این مصراع ماده تاریخ سال ولادت
 پسر محمد فرخ سیر بادشا و مظلوم کمیز را عید القادر بیدل یافته (مصرع) انوید آفتاب
 عالم تاب: (الح) مؤلف عرص کند که آنچه فارسیان الف و لام را بقاعده عربی بر الفاظ
 فارسی آورده اند محض تصرف ایشانست بقاعده عربی و آنچه نیز بیدل در ماده تاریخ آورده نصف
 اوست و در فن حمل - معاصرین ذی علم ازین اخترازی کنند و باید که احتراز کنند - نسبت
 معنی اول تحقیق ما نیست که اول به تفخیم ضمه همزه و سکون لام و در ترکی زبان معنی او آمده
 صاحب لغات ترکی ذکر این کرده و عجیبی نیست که فارسیان ضمیر غائب فارسی بجزف لام اند
 همین اول وضع کرده باشند باقی حال محققین ناواقف از حقیقت حال آل را به ضم
 اول کلمه فارسی خیال کردند و هم ادگوید که در ترکی زبان ایل بالفتح بمعنی ولایت آمده و همین
 است حقیقت معنی سوم و نسبت معنی چهارم عرض می شود که بقول صاحب منتخب آل -
 بالکسر و تشدید لام است بمعنی پایان پس خیال ما این نسبت بهیچ وجه در خورد آن نبود که پانیدن

لغت فارسی ذکرش کنند۔ حالاً بمن تحقیق ماخذ از حقیقت ہر چہا معنی واقف شدیم (اردو)
 (۱) اول ترکی میں ضمیر غائب یعنی وہ (۲) ال سریانی زبان میں خدای تعالیٰ کا نام
 (۳) ال ترکی زبان میں شہر اور ولایت کو کہتے ہیں (۴) ال۔ عربی زبان میں معنی
 عہد و پیمان۔

الا | بقول برہان و ہفت بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ کلمہ خطابت یعنی اسی و معنی
 یا گویند۔ صاحب جامع فرماید کہ معنی ای داگاہ باش خان آرزو در سراج بندہ کر قول برہان
 گوید و درست گوید کہ ہاں کلمہ عربی است کہ برای تخصیص و آگاہانیدن استعمال کنند
 و کلمہ خطاب کہ مراد از کلمہ ندا داشته نیست (اردو) ہاں۔ بقول آصفیہ کلمہ تنبیہ۔ خطاب
 تاکید جو آگاہ اور تنبیہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے یا کرنے کے واسطے آتا ہے۔

الا اجتناب | اجتناب لغت عرب است بقول صاحب منتخب بکسر اول و سوم معنی
 دور شدن و جنب شدن یا ذکرش بجای خودش کردہ ایم فارسیان در اول اپنی مقام
 عربی الف و لام آوردہ معنی خبردار باش استعمال کنند۔ چنانکہ انوری گوید (بہ) لطف
 تو ہر ساعت گوید کہ بین الاعتذار بہ قہر تو ہر لحظہ ام گوید کہ ہاں الاجتناب (اردو) خبردار
 بقول آصفیہ حرف تنبیہ۔ جیسے۔ "خبردار یہ کام نہ کرنا"

الاجتناب | بقول صاحب التذہیب جوالہ فرہنگ و صفات و غیاث بضم اول و ضم جیم فارسی
 لغت فارسی است بمعنی خانہ صحرائیان کہ از موسازند و از آلاچوق ہم گویند مولف
 عرض کند کہ آچوق بقول صاحب لغات ترکی بفتح ہمزہ و لام و تغنیم ضمہ جیم فارسی و سکون فاء

زبان ترکی کاشانه را گویند معلوم می شود که اصل این در ترکی الچق باشد بفتح اول و دوم
 و ضم سوم و بقاعده ترکی در رسم الخط - الف بعد لام برای اظهار فتح و او بعد جیم فارسی بری
 اظهار ضمه زیاده کردند از اینجا است که صاحب استد ذکر الچوق هم کرده است فارسیان پنجم
 از ماخذ در کثرت استعمال و او علامت ضمه را حذف کردند و برای سهولت تلفظ الف دوم را قائم
 داشتند باقی حال این نیست ترکی زبان است بمعنی کاشانه و تصرف فارسیان در معنی همین
 قدر که معنی عام را خاص کردند پنجم اول در لفظ هم تصرف باشد - دیگر کسی از محققین فارسی
 ذکر این نکرده - معاصرین عجم این را بر زیادت تحتانی بعد جیم فارسی الایچق گویند - صاحب
 روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده و صاحب بول چال این را خیمه
 نمدی یا سائبان خمپوش گفته و بقول صاحب رهنما کلبه خس پوش (اردو) و ه شبی سائبان
 یا خیمه یا چهل داری و جنگلی لوگ ٹاٹ یا نمده و غیره سے قائم کرتے ہیں -

الایچی | بقول صاحب برهان باجم فارسی به تحتانی رسیده پس را گویند و عبری قاقله
 صفار صاحب استد گوید که بالفتح و کسر جیم فارسی لغت فارسی است و صاحب جامع همزبان
 صاحب محیط بر الایچی فرماید که اسم معروف در هندی است و در هندی مالک نیز گویند
 و در سنسکرت اپلانا مند و بر قاقله گوید که بیونانی قطیده اوس و عبرانی فیا و عبرانی شرفیون
 و شو شوا و انگلیسی کار دوم و بفارسی پس و بهندی الایچی نامند و آن از جمله افادیه عطریه
 مشرقی است هندی - و در نوع باشد صغیر و کبیر - قاقله کبار گرم و خشک و در سوم و بقول صاحب
 تحفه در دوم مفرح و مستمن و محلل و مقتوی دل و معد و ملضم طعام و محرک آروغ و مفتوح سد

و ملطف و جالی و قافلہ صفا برگرم و خشک و ردوم و باقوت تر یا قیہ و قابضہ و مفرج
و ملطف و جالی و محل و خوشبو کنندہ عرق و رایحہ دہان و منافع بسیار دارد و انج
صاحب ساطع صراحت کرده کہ الاچی لغت ہندی است پس جزیں نیست کہ
فارسیان استعمالش در فارسی کردہ اند (اردو) الاچی - دیکھو اہل کے دوسرے معنوں
الاچی | این ہمان است کہ بدون تتحانی گذشت - صاحب روزنامہ و رہنما
و بول چال ذکر این کردہ اند و صراحت ماخذ این ہم ہمدستجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو الاچی -

الارم | بقول صاحب سہما بیدار کردن از خواب و بقول بول چال متنبہ کردن
مؤلف گوید کہ ناصر الدین شاہ قاجار در سفرنامہ خود استعمال این کردہ و جز این نیست
کہ این در انگلیسی زبان بمعنی متنبہ کردن ہم است و ساعت بیدار کنندہ را ہم گویند
(اردو) متنبہ کرنا - بیدار کرنا - بیداری کی گھنٹی - نوٹ - امیر نے الارم کلاک کا ذکر
کیا ہے بمعنی جگانے والی گھڑی جو وقت معینہ پر اسقدر بلند آواز دیتی ہے کہ سوتا آدمی
جاگ پڑتا ہے -

الاساندر | بقول برہان نام اسکندر ذو القرنین است و اسکندر مخفف آن یا سحر
صاحب جامع گوید کہ اسکندر معرب این باشد صاحب اند صراحت کند کہ لغت
فارسی است ما صراحت اسکندر بجایش کردہ ایم و بخیاں ما الاساندر لغت فارسی
نباشد بلکہ یونانی و اند اعلم (اردو) دیکھو اسکندر -

الاطینی | بقول برهان بر وزن قباچه یعنی لغت رومی گویا هست که بر وزن قباچه می سپید و آن را
 بلالاب و عشقه و جل المساکین خوانند و ما صراحت کامل این برآر پیچ کرده ایم (اردو) ^{برچ} ^{دیک}
الارغ | بقول برهان بر وزن چلاغ و بقول جامع بر وزن سماخ (۱) قاصد و پیک
 را گویند و بجای غین قاف هم درست است - صاحب سر و رمی گوید که کسی را که به تعجیل
 بجائی فرستند و بجهت او در هر منزل اسب آسوده نگاهدارند یا او هر جا سپی بنیزد بگذرد
 گویند الارغ گرفت - خان آرزو در سراج فرماید که قوسی گفته که اسبی که را کب آن بعثت
 بجائی فرستاده باشند اسکار مرادف آن ولیکن این خطاست چرا که خود در تحقیق اسکار
 نوشته که اسکار شخصی که بر اسب مذکور نشیند زیرا که اسب الارغ را اسگ می گویند و همچنین
 در لفظ اسگ قاصد و الارغ نوشته و این نیست مگر تاقصیح بخمال مامقصود خان آرزو و خرن
 نباشد که الارغ بمعنی قاصد است نه اسب قاصد و هم او ذکر قول برهان و رشیدی کرده و بالاخر
 فرماید که این لفظ ترکی است و بقاف صحیح است که عراقیان به تغییر لجه غین معجمه خوانند و اگر غین
 می بود بقاف می خواندند چنانکه ضابطه آنهاست ولیکن در اشعار بعضی از متأخرین که چندان
 قابل اعتماد نیستند الارغ را با بارغ قافیه کرده اند و این ظاهر از آن باشد که قاف و بارغی
 نیست - قدابنا بر استعمال قاف آلاق را غین بدل کرده باشند پس این تفریس باشد ^{لفظ}
 عرض کند که صاحب لغات ترکی ذکر الارغ کرده فرماید که بضمه همزه تیز روی که برای او اسب
 و توشه همیا دارند تا بجائی که نام زد باشد بزودی برسد پس متحقق شد که این لغت ترکی
 است بمعنی قاصد و پیک او را پنجه ناریان این را به قاف هم استعمال کرده اند که می آید مبتدل

این است که بقاعده فارسی غین مجسمه به قاف بدل شود چنانکه چناغ و چناق و آروغ و آروق و عراقیان این قسم تبدیل اکثر کنند ازین صورت تحقیق ما برخلاف خان آرزوست زیرا که الاق با قاف در ترکی بدین معنی نیامده و الاغ با غین مفرد نیست بلکه بالعکس این الاق با قاف را مفرد توان گفت (ار دو) و یکموا اسکدار -

(۲) الاغ - بقول برهان اسپ که در راه با بخت قاصدان گذارند - صاحب جامع فرماید که اسپ باشد یا خر - صاحب سروری فرماید که اسپ خرد و بخواه تحفه السعادت گوید که بر خرنیز اطلاق کنند (شیخ شیراز ۵) مثال اسپ الاغ اند مردم سفری به چشم به و سرگشته همچو گا و عصاره - صاحب مؤید بذیل لغات ترکی گوید که اسپ را گویند و اسپ که میادارند تا بجای که نامزد بود و دوبرسد مؤلف عرض کند که اسپ الاغ بمعنی اسپ قاصد باشد و همچنین خرا الاغ نه مجرد الاغ بمعنی اسپ یا خروند شیخ شیراز موافق ادعای ماست و صاحب مؤید سکندری خورده که الاغ را در ترکی بمعنی اسپ نوشته و باصراحت معنی لغت ترکی بر معنی اول کرده ایم بهر این را مطلقاً بمعنی خرنوشته و از سنجر کاشی سند آورده (۵) لنگان لنگان مسیح ازین دشت به می رفت و زنی الاغ خالی به مؤلف عرض کند که این بمجاز باشد که خرا الاغ را سنجر بمعنی مطلق خرا از لفظ الاغ پیدا کرد (ار دو) ^۱پشه کا گهوڑا - یا گد - مجازاً مطلق گهوڑا یا گد -

(۳) الاغ - بقول برهان بیگار و نرور کار فرمودن و بقول جامع کار بی مزد فرمودن و بقول سروری هر شخصی که اورا بی مزد کاری فرمایند و بقول رشیدی مرکبی که بیگار گیرند

و بد اچو کی در راه گرفته بران سوار شوند شخصی که بی مزد اورا کار فرمایند و فرماید که این ترکی است و با قاف بعوض عین هم آمده مؤلف عرض کند که اصلاً این معنی در لفظ الاغ نیست کم غوری محققین است و دیگر هیچ صاحبان تحقیق این معنی از ان واقعہ پیدا کرده اند که ذکرش بر معنی اول گذشت یعنی چون الاغان یعنی قاصدان بر د اچو کی اسپ سواری نیابند هر کجا اسپ بنند به بیگار گیرند ازین طرز عمل شان فارسیان الاغ گرفتن را بمعنی بخره گرفتن استعمال کرده اند که بجای خودش می آید و معنی نقلی الاغ گرفتن به قاصدی گرفتن اسپ و غری باشد و بس - پس ازین لازم نمی آید که الاغ را بمعنی مصدسی بیگار و بزور کار فرمودن و بی مزد فرمودن گیریم فائق (اردو) اس کا ترجمہ بلحاظ معنی با نانی گارمین پکڑنا - مثلاً کام کرانا - بغیر معاوضہ کے جبراً کام لینا - کسی گھوڑے کو بیگار میں پکڑنا - دیکھو الاغ گرفتار

الاغ دادون مصدر اصطلاحی - صحت کاملش کرده ایم پس فارسیان معنی	ناصری و ضمیمہ کتاب گوید کہ کنایہ باشد از
الاغ درین جا بر سبیل مجاز بمعنی خرچ سفر گرفته اند	خرچ سفر دادن و فرماید کہ این مرکب است
و خصوصاً معاوضہ باشد کہ برای سفر خرچ یک	از ترکی و فارسی چہ الاغ لغت ترکی است
بہند تعمیم معنی بیان کرده صاحب ناصری	معنی برید کہ سرعت راہ طی نماید دیگر کسی
قابل غور است (اردو) خبر رسان او پیک	از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض
کو خرچ سفر دنیا -	

الاغ گرفتن مصدر اصطلاحی بمعنی	کند کہ صاحب ناصری از معاصرین زبان دان
است قولش اعتبار را شاید ما بر لفظ الاغ	بیگار گرفتن است معنی اسپ و غری را بفرود

خبرسانی یا نامه بری به و ن ادای معاوضه
 برای سواری یک گرفتن - ماصراحت این بالا گذشت و بیانش بذیل منی اول الایع هم دارد
 بر منی سوم الایع کرده ایم (شیخ آذری ۵) کسی گھوڑی یا گد جو کوپه کی بیکارمین پکڑتا -
 گذشتان گوه را گرفته الایع به حدت از گند الاق | مبدل و مفرس الایع است که
 شان گرفته و ماغ به (خلاق المعانی ۵) به غین معجمه گذشت و ذکر این بر لفظ الایع
 تنخه گردش کند امین به مرد را از گرفت و گیر کرده ایم (۱ و ۲) و یکو الایع -

(الف) الام بقول برهان و ناصری و جامع (الف) بر وزن غلام (۱) پیغام
 (ب) الام الام و نوشته را گویند که زبان زبان و دست بدست بر مانند (۲)
 پیغام رساننده را نیز گفته اند و کرا لام نیز همین معنی دارد و خان آرزو در سراج بذکر هر دو
 معنی بالا گوید که ظاهرا یکی ازین دو تصحیف باشد صاحب اتذنبت الف بذکر هر دو
 معنی بالا بحواله فرهنگ و صاف فرماید که بمعنای (۳) جای و منزل باشد صاحب جهانگیر
 در خانه کتاب بذیل دستور پنجم متعل به لغات غریبه ذکر (ب) کرده و از حکیم نزاری می شنود
 (۵) هزار نامه سیه کرده ام بدو ده دل به بدست باد صبا داده ام الام الام مؤلف گویم
 که (الف) اسم جامد زبان فارسی و (ب) تکرارش و از هر سه معنی بالا منی اول حقیقی است
 و معنی دوم مجاز آن که پیغام بمعنی پیغامبر متعل - سدا این از نظر مانگدشت و حیف است که پیش
 نشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف یکی ازین هر دو بوضوح نه پیوست که بچه حجت این را
 تصحیف را نسبت معنی سوم عرض می شود که متعین فرس ازین ساکت اند طالب شدت

(اردو) (الف و ب) (۱) پیغام۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر پیغام جو کچھ کہلا کر پہنچین (۲) خط بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوشتہ تحریر لکھت۔ نوشت (۳) جائے موت۔ موضع۔ مقام۔ مذکر۔

الامان بقول بہار کلمہ ایست کہ در وقت نزول حوادث و آفات گویند و معنی آن فریاد کردن و امان خواستن بود و بالفاظ برخاستن و برداشتن و زدن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ امان لغت عرب است بمعنی ائمن بودن و ائمنی وزیر بہار فارسیان بقاعدہ عربی استعمال امین بالف و لام بمعنی پناہ بخدا کردہ اند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص این مصدر بیان کردہ بہار نباشد (ظہوری ۵) کندیخ ستم ہر جا علم جلا و ہجراتش پذیر خون تار و زخم شرفاک جوش الامان دارد (دلہ ۵) سخت دشوار است جان از رشک داد و الامان پذیر گم در ہجر نپندارم کہ آسان تر دہم پذیر (اردو) الامان۔ بقول امیر۔ موت کسی بات سے تنگ آکے مصیبت اور خوف وغیرہ کی حالت میں کہتے ہیں۔ حاصل اسکا یہ ہوتا ہے (الامان مطلوب) لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے خبر گرا دی گئی فقط بتدا مستعمل رہا یہ الف لام محض تعریف کا ہے جو مبتدا پر داخل ہوتا ہے (داغ ۵) موت آئی ہوئی ٹلجائے یہ آئی نہ رکے الامان در غم نیست ہے طبیعت تیری پذیر

الامان بہر خواستن (مصدر مطلق)	زر قمار الامان از عالم ایجا دہر خیزد بہ جای
صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی بلند اگر داز بنیاد ہستی داد بر خیزد (اردو) الامان	شدن صدای الامان باشد (صائب ۵) کی صدا بلند ہونا۔

<p>الامان برداشتن مرادف الامان برداشتن (صائب ۵)</p>	<p>المصدر اصطلاحی بقول</p>
<p>صاحب بحر بانگ الامان بلند کردن (صائب ۵) تیر از تنم بر آورد انگشت زینہار بنہ از خون گم</p> <p>(۵) ملامت از دل میاک سن فغان برداشتن سن بسبب تیغ الامان زدن بنہ (اردو) دیکھو ز سخت جانی من شک الامان برداشتن بنہ الامان برداشتن -</p>	<p>صاحب بحر بانگ الامان بلند کردن (صائب ۵) تیر از تنم بر آورد انگشت زینہار بنہ از خون گم</p> <p>(۵) ملامت از دل میاک سن فغان برداشتن سن بسبب تیغ الامان زدن بنہ (اردو) دیکھو ز سخت جانی من شک الامان برداشتن بنہ الامان برداشتن -</p>
<p>(اردو) الامان کہنا - بقول امیر نیاہ مانگ استعمال - صاحب</p> <p>(مومن ۵) ماجرا سن کے تیغ کا تیری بنہ الامان آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ خواستن</p> <p>الامان کہین کا فروہاری راے میں الامان از خداست (رضی ارتیمانی ۵) الامان</p> <p>پکار اٹھنا بھی کہہ سکتے ہیں - اینجا کنند از الامان بنہ الامان اینجا کنند از</p>	<p>(اردو) الامان کہنا - بقول امیر نیاہ مانگ استعمال - صاحب</p> <p>(مومن ۵) ماجرا سن کے تیغ کا تیری بنہ الامان آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ خواستن</p> <p>الامان کہین کا فروہاری راے میں الامان از خداست (رضی ارتیمانی ۵) الامان</p> <p>پکار اٹھنا بھی کہہ سکتے ہیں - اینجا کنند از الامان بنہ الامان اینجا کنند از</p>
<p>الامان خاستن مصدر اصطلاحی الخذر بنہ (اردو) الامان کہنا - دکن میں الامان</p> <p>صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف الامان کہنا بھی کہتے ہیں - صاحب آصفیہ اور امیر</p> <p>برخاستن است (خرین اصفہانی ۵) اس کو ترک کیا ہے -</p>	<p>الامان خاستن مصدر اصطلاحی الخذر بنہ (اردو) الامان کہنا - دکن میں الامان</p> <p>صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف الامان کہنا بھی کہتے ہیں - صاحب آصفیہ اور امیر</p> <p>برخاستن است (خرین اصفہانی ۵) اس کو ترک کیا ہے -</p>
<p>الامان گفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این</p> <p>خضم تو الامان بنہ (اردو) دیکھو الامان بزحمت کردہ است کہ بمعنی الامان کردن است (سعدی</p> <p>الامان زدن مصدر اصطلاحی - شیرازی ۵) بکندی درم کہ ممکن نیست بنہ تنگ</p>	<p>الامان گفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این</p> <p>خضم تو الامان بنہ (اردو) دیکھو الامان بزحمت کردہ است کہ بمعنی الامان کردن است (سعدی</p> <p>الامان زدن مصدر اصطلاحی - شیرازی ۵) بکندی درم کہ ممکن نیست بنہ تنگ</p>
<p>آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی الامان گفتن است به الامان گفتن بنہ (اردو) الامان کہنا -</p> <p>الان بقول برهان پشیع اول بروزن کلان (۱) نام ولایت است از ترک تن و بعضی گویند</p> <p>(۲) نام کوہی ہم است در عرفات - صاحب جامع فرماید کہ این مرادف آلان است</p>	<p>آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی الامان گفتن است به الامان گفتن بنہ (اردو) الامان کہنا -</p> <p>الان بقول برهان پشیع اول بروزن کلان (۱) نام ولایت است از ترک تن و بعضی گویند</p> <p>(۲) نام کوہی ہم است در عرفات - صاحب جامع فرماید کہ این مرادف آلان است</p>

کہ بالف مدودہ گذشت۔ صاحب سروری بذکر معنی اول گوید کہ بقول بعض نام شہری
(نظامی ۵) بگرداگر دخر گاہ کیانی پندرو شستہ نمد ہای الانی پند و فرماید کہ در معجم البلدان بہ
تشدید لام آورده و گفته کہ نام بلاد واسعہ است از جبال قیق و ملوک آن را کنداج گویند
بضم ہر دو کاف و میان ملکات الان و جبال قیق قلعہ است کہ باب اللان نام دارد۔
(خاقانی ۵) تفتیغ ہندیش ہندوستانی پند علی الروس در روس و الان نماید صاحب
رشیدی ہمزبان سروری است کہ بحوالہ معجم البلدان بالا گذشت۔ صاحب (وری و پہلوی)
بر معنی اول قانع۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی گوید کہ این لغت فارسی است مولف گوید
کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد و ہمین لغت در مدودہ ہم گذشت و صاحب ناصری در انجا
سند خاقانی را کہ بالا مذکور شد ذکر کردہ کہ در ان لفظ الان بحدہ آورده نہ بہ لام شد و اگر
(۱) ترکمن سے ایک ولایت کا نام الان ہے (۲) نیز عرفات میں ایک پہاڑ بھی اسکا
نام سے مشہور ہے۔

الانیون | بقول برہان یکسر نون و تحتانی مضموم بو او و نون دیگر زدہ بلغت یونانی
را سن را گویند و آلم نوعی از فلکوش است بیج آنرا مہر با کنند و آنرا زنجبیل شامی خوانند
نافع جمیع دروہا و المہاست کہ از سردی باشد و بجای تحتانی بای ابجد ہم بنظر آمدہ صاحب
محیط این را الانیتون بزیادت نامی فوقانی بعد تحتانی نوشته فرماید کہ اسم رومی را سن است
و گویند کہ دوائی دیگر باشد و بر را سن نویسند کہ لغت ہندی باشد و باین اسم در بلاد دیگر
مشہر گردیدہ و آنرا سوسن جبلی و زنجبیل شامی نیز گویند و بعضی قلموج و بیونانی انیسون۔

و بسریانی ریه و بلغت اهل مغرب جناح و باندلس کلموخ و بفارسی ناتزان و بهندی عام
 را سین نامند و بناحو سرنی نیز و آن بخمی است چوبی خوشبو و تند و تلخ بقول شیخ گرم و خشک و در
 دوم - نافع جمیع آلام و اوجاع بارده و هیجان ریاح و نفخ است و منافع بسیار دارد
 (الخ) **مؤلف** گوید که در صحت نام این که در یونانی انیسون گفته محل نظر است و صراحت
 بر انیسون آید (ارود) صاحب جامع الادویه نے اس کا فارسی نام راسن لکھا ہے اور یہی
 مشہور نام ہے اور اسی پر زنجبیل شامی کا بھی اشارہ کیا ہے گرم و خشک و مفرح و مقوی باہ
 و معدہ (الخ)

الاول | بقول برہان یفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و بہ و ازودہ آتش شعلہ ناک را گویند
 صاحب جہانگیری گوید کہ آلا و باشد کہ در مدودہ گذشت بمعنی آتش خان آرزو در سراج فرمایند
 کہ مخفف آلا و بعدہ کہ آتش مشتعل باشد و در مدودہ گوید کہ آلا وہ زیادت ہا نیز آمدہ مؤلف عرض
 کند کہ آلا و در مدودہ بمعنی آتش شعلہ ناک گذشت و آلا وہ مراد فاش و ہم آلا وہ بمعنی جائیکہ
 آتش روشن باشد بتحقیق ما آلا و بعدہ و لغت ترکی است بمعنی آتش شعلہ دار کہ انی لغات
 ترکی و آلا وہ زیادت ہا نسبت در آخر مفہوم آن بمعنی جائیکہ در اینجا آتش شعلہ دار باشد
 فارسیان بلب و لہجہ مقامی مدودہ را بقصورہ بدل کردند و بعض مقامات بمدودہ ہم
 استعمال کردند و آنچه آلا وہ را ہم بمعنی آلا و گرفته اند مجاز و بخلاف حقیقت است ماصرت
 ماخذ و در مدودہ نکرده ایم بناء علیہ درین مقام تلافی مافات شد و آلا و در ہندی بقول
 صاحب ساطع بمعنی آتش بازی است پس معلوم می شود کہ ترکان این لغت را از ہند

گرفته معنی مطلق آتش شعله ناک یا سندیان از ترکی گرفته معنی آتش بازی استعمال کردند و
اعلم (ارود) الا و بقول امیر فارسی) مذکر آتش زن شعله - کور اگر کشت و در گھانس نهی
و غیره جمع کر کے ڈھیر لگاتے اور جاڑوں میں جلا کرتا ہے میں - اس ڈھیر کو الا و کہتے ہیں

الایچی خان آرزو در سراج و صاحب محیط ہم ذکر این کرده و بابت این برالچی کرده ایم (ارود) دیہوچی

السا بقول برهان لضم اول و کون ثانی و بای ابجد بالف کشیدہ قلیہ پوتی را گویند و آن دل
و جگر قلیہ کشیدہ و در روغن بریان کرده باشد و حسرة الملوک همان است و بفتح اول (۲)
بلغت زند و پازند معنی شیر باشد کہ عربان لبن گویند و (۳) خطمی صحرائی را نیز گفته اند و باین
معنی بجای بای ابجد یا ی خطمی ہم بنظر آمده صاحب جامع بر معنی اول و سوم قانع صاحب
ناصری نسبت معنی اول فرماید کہ طعامی است ترکان را و آلبه بهای ہوز ہم آمدہ (حکیم
سوزنی ۵) رویت چو کی کاسہ اکر شدہ ز ارنگ پوز کاج تھاگشتہ بزرگ شش البانہ
تا روی پر ارنگ و خفای تو بیدند پیرند ہمہ خلق را البانہ و زاکرا پے صاحب جہانگیری ہم تنہا
ہمین کلام سوزنی بر معنی اول قانع - و خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کردہ مؤلف
عرض کند کہ محققین ترکی ازین لغت ساکت اند و بقول اند بجاوالہ منہی الارب بالکسر
عرب است معنی شیر تختین دادن ماد ریچہ را بخمال ما البانہ معنی اول اسم جامد فارسی زبان
باشد و بمعنی دوم مفرس بہ تصرف در اعراب از لغت عربی معنی مطلق شیر و نسبت معنی سوم
عرض می شود کہ صاحب محیط بر خطمی فرماید کہ این را بیونانی البانہ گویند و عربی بخاری شجری
لفارسی ہشت و ہاز و خیر و آن نباتی است معروفہ بقول جالینوس سر و تر مسکن و جاع

ملین اور ام و مانع آہنا از تزیید و محتل و منافع بیا رد ارد (الخ) (ار و) (۱) ایک خاص
قسم کے قلیے کو جودل اور جگر کے قیسے گوگمی مین بہون کر پچاتے ہین فارسیون نے الباکہا ہ
(۲) دودھ - مذکر (۳) خطمی - بقول صاحب آصفیۃ عربی - اسم مونث - گل خیر و - ہماری
راے مین الباکہ کے تیسرے معنی کا ترجمہ خطمی ہے۔

الباد بقول برہان و جہانگیری و جامع کسرا دل بروزن دل شاد پنبہ زن و حلاج را
گویند - صاحب ناصری از حکیم سوزنی سند آورده (۵) نروى مشته البادى در کون
کنمت پہنجا گفتن ازین مجلس بیرون کنمت پخاں آرزو در سراج فرماید کہ رشیدی
حلاج را حلاجی خوانده کہ بہ تحتانی رسیدہ معنی مصدر است و نوشته کہ چون الباد از کبد
کہ معنی غذا است گرفته اند معنی غذا مالیدن عربی است نہ فارسی لیکن در عربی این مصدر
یافت نشد و لبا و معنی غذا مال آمدہ رشیدی گوید کہ شاید کہ درین شعر سوزنی لبا بود نہ الباد
ولیکن رای خان آرزو نیست کہ الباد معنی مصدری و ریخا ہرگز منظور و ملحوظ نیست
چنانکہ گذشت و لبا در ابجای الباد معنی غذا مال گفتن غلط محض است چرا کہ کلمہ مشہ
دالات صریح دارد کہ معنی حلاج بود مؤلف عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم
و محققین فارسی صراحت کنند کہ این اسم جامد فارسی زبان است و بہ تحقیق ما مفرس کہ
مربک است از اہل کہ بقول صاحب لغات ترکی بہ تفعیم کسرہ ہمزہ و سکون یای مطعی و
لام معنی مردم آمدہ و یاد گفت فارسی است معنی ہوا پس معنی ایلبا و مردم ہوا است و
کنایہ از حلاج کہ بتائید ہوا کار خود سرانجام دہد فارسیان یای علامت کسوراکہ و

رسم الخط ترکی بود حذف کرده آباد کردند و مفرس ساختند (اردو) نداف - بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر - رولی و شکنے والا - ڈھنیا ڈھنٹا -

(۱) الباغ | بقول سروری (۲) بضم حمزہ قسمی باشد از جامہ و فرماید کہ الباغ بنظر

(۲) الباق | آمده کہ غنین معجمہ بجای قاف باشد (سجاق گوید ۵) آن قاست

ور از کہ ز ناج بر کشید الباق نان پین بقدرش تصیر شد (۱) احمد اطعمہ ۵) قلیہ را پوشد

کہ و الباق سبز از خمی پدید ہنچکال خرم را اقباشی شتری پ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ بای

فارسی لغت ترکی است و بہ غنین و قاف در آخر ہر دو آید و بجو الہ فرسنگ گوید کہ پارچہ

ایست کہ برگہ بیان جامہ از جانب پشت و دوزند بہجت خوش آید لگی و بفارسی زوز نیم خوا

صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ (۲) بقول بعض پارچہ ایست کہ در پس جامہ دوزند و در سر

بندہای آنرا بر پیشانی بندند تا گردن را گرم گاہ دارد و خان آرزو در سراج ذکر (۲) کردہ

اسم فارسی این زبر تیم گوید و صراحت کند کہ الباق بہ بای فارسی لغت ترکی است صاحب

مؤیدہ (۲) را بہ بای عربی بذیل لغات فارسی آورده مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محققین

ترکی زبان ازین ساکت اند ولیکن از معاصرین تصدیق می شود کہ (۲) بہ بای فارسی لغت

ترکی است جز این نیست کہ فارسیان بای فارسی را بہ عربی و قاف را بہ غنین معجمہ بدل

کرده الباغ و الباق ہر دو را استعمال کرده اند همچون تپ و تپ و آروق و آروق

پس (۲) بہ تبدیل یک حرف (۱) بہ تبدیل دو حرف مفرس باشد (اردو) فارسیوں

نے ابلغ اور الباق اوس کپڑے کو کہا ہے جو اہل ولایت اپنے لباس میں گردن کے

قریب ٹا کہ تیتے ہین اور موسم ہر مین اسکو گردن پر بلند کر کے اوس کے بندون کو پیشانی پر باندھ دیتے ہین تاکہ ہوا سے سرد سے گردن محفوظ رہے اور یہ دیسا ہی ہے جیسا کہ واٹر پروف یعنی برساتی لباس میں حفاظت سر کے لئے ہوتا ہے۔

البتہ زیر کا سہ یو د نیم کا سہ | (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کہ دو از مثل استعمال ساکت فارسیان این مثل را بجای زند کہ مقصود شان از بیان اصلیت وجود خیر کا باشد و این مرادف را بنا شد چیز کی مردم نگو یذخیر | است معنی حقیقی این مثل آنست کہ در زیر ہر کا سہ پائین طرف بودن لازم است کہ بہ عربی آزا ساقل گویند و فارسی بن کا سہ تا کا سہ بوسیدہ آن بر زمین قائم شود و چون کا سہ را اسکو س کنند بن کا سہ همچون کا سہ خوردی ظاہر شود از اینجا ست کہ فارسیان بن کا سہ را نیم کا سہ ہم گفتہ اند۔ مقصود از این مثل آنست کہ وجود نیم کا سہ یا بن کا سہ در زیر ہر کا سہ بنیاد آن کا سہ باشد کہ کا سہ بدون آن قائم نشود پس بر همین قیاس خیری کہ شہرت یافتہ باید کہ بنیادش ہم خیری باشد و محض بی اصل نہ بود (اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے ”آگ بن دھوان کہاں“ بات ہوگی تو پنگڑا بنے گا۔ ”دکن میں کہتے ہین ”کچھ تو ہوگا جب تو شور مچا“

البرز | بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و رای بی نقطہ و زای نقطہ (۱) نام کوہی است مشہور میان ایران و ہندوستان و (۲) نام پہلوانی ہم و (۳) کنایہ از مردم بلند قامت و دلاور۔ صاحب ناصری بحوالہ صاحب رشیدی گوید کہ کوہی است بازندان از نواحی طالقان گذشتہ و رسم۔ قباد را از اسخا آوردہ چنانکہ (۵) قباد

کزن راز البرز کوه چمن آورده ام در میان کرده پنهان فرماید که این کوه معروف ایران است که کوه
 فقار و آقزی داغ گویند و البرز قلعه ایست ازین کوه و ارتفاع آنرا در جام جم سفده هزار و
 سصد و نود و شش فوت نوشته اند و اعلم و این کوه را در هر جای بنامی خوانند و تبرستان بنام
 قارن ملک الجبال کوه قارن خوانند و در حد و دری کوه البرز گویند و در شام کوه کلام
 خوانند و کوه قاف و جبل عام همین است ابتدای این کوه از جبل قمر است که در
 مملکت ساراز بلاد و سودان و زنگبار در او اسطخا است و است و منبع رود نیل از اینجا باشد
 که دو شاخ میگردد یکی بطرف شمال ممتد شده باقلیم صعیید و مصر از اقلیم دوم و سوم و وسط اقلیم
 چهارم بجانب مغرب کشیده به محیط منتهی می شود و دیگری بجانب مشرق و شمال رفته بقرمان
 و اناطولی آمده از وسط اقلیم رابع ببلاد کرجهستان و آذربایجان و شیروان و گیلان گذشته از
 شمالی طهران و جنوب تبرستان و خراسان و ذابل و کابل و ترکستان و بدخشان و کشمیر و تبت
 و خا و چین از بنگاله مرور کرده به محیط منتهی می شود طول آن کینه را و پانصد فرسنگ است و او را
 هزار شهر و ولایت در جانب آن آباد و هفتاد و نشت اسم آن کوه مذکور می شود و سی صد طائفه
 که مذاهب مختلفه دارند در آن مسکن کرده اند (انتهی) خان آرزو در سراج ذکر هر سه معنی کرده و
 صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اول قانع و صاحب جهانگیری بر معنی اول و دوم بعضی اهل
 تحقیق گفته اند که لغت فارسی است و خیال مایا نیکه فارسیان البرز عربی را که معنی ظهور است
 به تخفیف و او البرز کرده این کوه را نام کردند که مفرس باشد یا بر لغت بزرگه بقول برهان معنی مطلق

نقش مفرس فوت است که در انگلیسی زبان قدم را گویند مؤلف

بلندی آید بقاعدہ عربی الف ولام در اولش زیادہ کردہ این کوہ را نام نهادند و این قسم زیادتی
بر لغات فارسی بنظر آید کہ ذکرش بر لفظ ال گذشت و معنی دوم و سوم بر سبیل مجاز باشد
و متعلق بہ معنی اول بر سبیل تشبیہ (اردو) (۱) البرز ایک پہاڑ کا نام ہے جس کو کوہ قاف
کہتے ہیں مذکر۔ (۲) البرز ایک پہاڑ کا نام (۳) فارسیوں نے ہر بلند قامت اور دلاور
کو بھی البرز کہا ہے۔

البوم | بفتح اول در روزمرہ معاصرین غم کتابی را گویند کہ در آن نقوش و تصاویر جمع کنند
ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این در سفرنامہ خود کردہ و صاحب رہنما و بول چال این را آورده
و این مفرس است زیادت و اول بعد بای موصدہ از لغت انگلیسی آئیم کہ بہمین معنی باشد
(اردو) البوم بقول امیر انگریزی (مذکر) وہ کتاب جس میں تصویریں لگائی جاتی ہیں۔

البہ | این همان است کہ بحث این بہ الف در آخر گذشت صاحبان رشیدی و سروری
و ضمیمہ برہان ذکر این کردہ اند (حق) سوز درون بیخ کباب جگر بریزہستان البہ نہ
بیاغز نوشتہ اند (اولہ) دوش ترکانہ مرا البہ دلارام افتادہ معدہ سوختہ ام در طمع
خام افتادہ (اردو) دیکھو بابا۔

التجا | بقول بہار پیادہ گرفتن و بالفاظ آوردن و بردن و کردن متعل مؤلف گوید کہ لغت
عرب است بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بہ معنی دخیلا
بنت و ساجت ہم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصاد و فارسی مرکب سازند و تخصیص
با ہر مصاد بالانیت (اردو) التجا۔ بقول امیر عربی۔ مؤنث۔ خست۔ ساجت۔ گزار

درخواست (دوغ ۵) خدا ہے مشرک و بتجاتیری نہ مانوں میں : مرے منہ سے نہیں
 نکلے ترے منہ سے قسم نکلتی ہے (دولہ ۵) دل جو واپس طلب کیا تو کہا : یہ نئی التجا نکالی ہے

التجا آوردن | استعمال - صاحب آصفی این کردہ کہ مرادف التجا آوردن است
 ذکر این کردہ کہ معنی پناہ آوردن و عرض حال (صائب ۵) اگر احتیاج ارہ گزارد بتا کرش
 کردن است (حافظ شیرازی ۵) رساند غیرت کجا بہ میجو خودی التجا بردن (اردو) التجا
 رایت منصور بزر فلک حافظ : چو التجا بجناب لیجانا - دیکھو التجا آوردن -

شہنشی آوردن (اردو) التجا لیجانا - بقول التجا کردن | استعمال - صاحب آصفی فکر
 امیر کچھ عرض حال کرنا - تمنا ظاہر کرنا - آپ این کردہ کہ معنی عرض حال کردن بہ عابری
 فرماتے ہیں کہ اس محاورہ کا استعمال آگے اور باشد (سلمان ساوجی ۵) اگر چتر مہمت
 پاس کے ساتھ ہوتا ہے (رثک ۵) پیر کو فلند سایہ بزمین : دیگر آسمان نمکند خاک
 التجا لیجائے جو پیش مرید : پیر کے دن سے برا التجا : (انوری ۵) اسی کردہ مومنان بجناب
 گستاہوں ایسے پیر کو : (رند ۵) زندہ پنچیا تو التجا نہ کان جانب از حوادث ایام بامتن
 کسی نے ہی نہ اس دلبر کے پاس : لے گیا یہ (اردو) التجا کرنا - بقول امیر - منت اور
 التجا میں بشیر اکثر کے پاس : مؤلف عرض خوش آمد کرنا - گز گزانا (۵) بحر شاکر مہمقدر
 کرتا ہے کہ التجا لانا بھی کہہ سکتے ہیں جیسے : پکی پر : کس و ناکس سے التجا نہ کرو

بارگاہ میں ایک ادنیٰ التجا لایا ہوں " | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
 التجا بردن | استعمال - صاحب آصفی فکر کردہ کہ مرادف التجا بردن است (شاپور پٹھان)

<p>(۵) از بیم غمزه دل بدعا التجا گرفت به زین فتنه این کرده که مرادف التجا کردن است (نشر خویش را به پناه خدا گرفت به (اردو) دیکھو منشی اصفہانی) التجا نمودن طهورت خان التجا بردن - بدرگاہ جهان پناہ بواسطت داد و خان التجا نمودن استعمال - صاحب آصفی دیگر ولداند و رویخان (اردو) دیکھو التجا کرد</p>	<p>التزام کسر اول و سوم لغت عرب است و بقول منتجب بر خود لازم کردن و برگردان گرفتن کاری را - صاحب آصفی ذکر این کرده فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی لزوم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصداق فارسی که در محقات آید (ظہوری ۵) بخصمان بخت الزام ظہوری کی درست آید پنخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس (اردو) التزام - بقول امیر - عربی - مذکر - کسی بات کو لازم کر لینا (سیر ۵) التزام ایسے قواعد کے کئے ہیں میں نے پنجن شرائط میں خریفوں سے بے شکل ہو غزل پن</p>
<p>التزام یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که مرادف التزام یافتن دوم به نسبت خاصه کرده که بمعنی لازم التزام کردن است (شعر خسرو دہلوی) شرفا مشرف گشته (اردو) لازم کر لیا جانا -</p>	<p>التفات بقول بہار گوشتہ چشم نگریستن دوم بدم از صفات اوست و بالفاظ بودن و گردن مستعل مؤلف گوید کہ فارسیان (۱) بمعنی توجہ دہربانی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصداق رفرس مرکب سازند کہ در محقات آید (ظہوری ۵) باد افزدن مرحمت ای ہمدایان درت پن از روی التفات خان و سلطان کم شدہ است پن (اردو) التفات قبول امیر - عربی - مذکر - توجہ - ہربانی (ناسخ ۵) محکوساتی سوائے جام شراب پنجم کی بقا</p>

بهي التفات نهين

(۱۰۰)

التفات اقادون | استعمال - بمعنى واقع (۱۰۰) اريمانى (۱۰۰) چه التفات سجاروخس چين ايسى
شدن التفات وتوجه باشد - (ظهورى ۱۰۰) كه ماروننگ ز نسرين ونسرين دارى (۱۰۰)
التفات اقاده نوش سرشار بابيگانگان بنظر التفات ركنما - متوجه هونا -
انيم نيت حرف آشنا خواهم نوشت (۱۰۰) التفات فرمودن | استعمال - صاحب
التفات واقع هونا -

التفات بودن | استعمال - بمعنى توجه
بودن است صاحب آصفى ذكر اين كرده است كه معنى توجه كردن و
التفات فرمايند و اين نيم بيل شجران را چاره
(عاقظ شيرازى ۱۰۰) مرا بكار جهان هرگز التفات سازند (۱۰۰) التفات كرنا - التفات فرما
نموده رخ تود نظر من اين چنين خوشش است
(۱۰۰) التفات هونا -

(۱۰۱)

التفات خواستن | استعمال - بمعنى خواست
توجه كردن است (ظهورى ۱۰۰) هر كه بخواهد
خوش كند رسوايى التفات نهان نمى خواهم
(۱۰۰) التفات چاهنا -

التفات نشستن | استعمال - صاحب آصفى
ذكر اين كرده كه مراد التفات كردن است
ذكر اين كرده كه معنى توجه بودن است (معنى ۱۰۰) اگر بزرگوار روى تو نمى نشست

کی التفات نماید کسی بصورت حوریہ (اردو) التفات کرنا۔

التماس | بقول بہار معنی درخواستن و این در عربی بجات مساوات باشد چنانچہ در کتب قدیم مذکور است و در فارسی از خروان بہ بزرگان و نیز کاغذیکہ خوردان احوال خود در ان نوشتہ بہ بزرگان دہند و این مجاز است خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و بہار نقل قولش برداشتہ (ظہوری ۵) از خضرم التماس این مدد دست پیکہ تشنہ بر کنار جو بیسرم پیکہ فرماید کہ در مقام شفاعت می گویند مؤلف عرض کند کہ فارسیان مجرد التماس را بمعنی عرض حال و درخواست و عرضیہ و برای معنی مصدری با مصدر فرس استعمال کنند کہ در لطقات می آید (اردو) التماس - بقول امیر (عربی) مؤنث - عرض - گزارش (منیر ۵) گد اکی ہے نفور سے التماس پیکہ سبخت کی نور سے التماس پیکہ آپ فرماتے ہیں کہ دتی میں مذکور بولتے ہیں (میر حسن ۵) سب کی عرضی سے خوش ہو ایک ولی پیکہ خفا التماس سے میری پیکہ

التماس افتادن بر زمین | (مصدر اصطلاحی) زمین پیکہ (اردو) التماس قبول نہ ہونا - صاحب آصفی ذکر التماس افتادن کردہ ان التماس یودن | استعمال - صاحب آصفی معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از ذکر این کردہ کہ معنی عرض حال بودن است مقبول نشدن التماس باشد (وحید قزوینی) (دخانی شیرازی ۵) ہمین قدر کہ نمک ۵) مردمان چون باغ از انجا گل بدین بر جر اتم تر تہذیب و از مردم آسودہ التماس می برند پیکہ التماس عاشقان افتادہ ہر جا بر مراد (اردو) التماس ہونا -

(۱۹۲)

<p>التماس پذیرفتن استعمال - صاحب صنفی</p>	<p>التماس روئیدن مصدر اصطلاحی</p>
<p>ذکر این کرده که معنی قبول شدن عرض حال است معاصرین عجم هم بر زبان دارند افغان آرزو (۵) ناکرده التماس پذیرفتن از رقیب عرض نیاز ما به شستن اینچنین (۱) (اردو) التماس قبول هونا -</p>	<p>معنی ظاهر شدن و پیش شدن عرض حال (عرفی ۵) آن شکا رم کز برم تیر و نشان می رویدم به التماس زخم تو از لا مکان می تو (اردو) التماس ظاهر هونا - عرض حال پیش هونا به</p>
<p>التماس دادن مصدر اصطلاحی - معنی</p>	<p>(۱) التماس کردن استعمال - صاحب</p>
<p>پیش کردن عرض حال و التماس کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده (ظهوری ۵) که ای شاعر شاه شاعر شناس به زلف و ظلمت داد این التماس (۱) (اردو) التماس کرنا - عرض حال کرنا -</p>	<p>(۲) التماس نمودن مجرد خان آرزو در چرخ ذکر (۱) کرده فرماید که در محل شفاعت مستقل (مخلص کاشی ۵) مرز کشته شدن نیست آن زمان پروا به پیش یا رکن غیر التماس مرا به مؤلف عرض کند که معنی این عرض حال</p>
<p>التماس داشتن استعمال - صاحب صنفی</p>	<p>کردن است و درخواست و درخواست کردن</p>
<p>ذکر این کرده که معنی التماس و عرض حال کردن است (عرفی شیرازی ۵) اینجا که لطف او عمل کمیاب کند به زردار و التماس طلب از رخاس (۱) (اردو) التماس کرنا -</p>	<p>و تخصیص با محل شفاعت بنجال ما ضرورت ندارد (۲) مرادش (عرفی ۵) التماس خون من کردند و از خونم گذشت به یاری یاران کم از خونخواری دشمن نبود (طالب آملی ۵)</p>

چو شعر طالب از و شوق التماس نمود: بصدر
 آصفی ذکر این کرده که معنی عریضه نوشتن
 مضائقه بیت دوئی بخواند و برقت: (اردو) است (عالی شیرازی) بنویس التماس
 (۲۱ و ۲) التماس کرنا - عرض کرنا -
 التماس نوشتن | استعمال - صاحب کرد: (اردو) عریضه گهنا -

التماس | بقول صاحب اند جهان آل تمغا باشد که در مدوده گذشت دیگر کسی از محققین
 ذکر این نکرد و ما صراحت ماخذ این مجدداً اینجا کرده ایم - در ترکی زبان آل معنی سرخ به مدوده
 باشد نیمه مقصوره پس استعمال التماس بفتح اول بنظر نیامده طالب سند باشیم (اردو) و بگو آل تمغا
 (۱) التهاب | بقول بهار برافروخته شدن و زبانه کشیدن آتش مؤلف عرض کند که
 لغت عربیست بکسر اول و سوم صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بهمین
 معنی با مصدر نوشتن کنند و صاحب آصفی ذکر -

(۲) التهاب و آشتن | کرده و از معرزی نیشاپوری سندی آورده (۵) آهن و پولاد
 با غرمت ندارد و گمکش: آتش خورداد با غرمت ندارد التهاب: (اردو) (۱) بهرک نشو
 (۲) بهرک اٹھنا - و بگو امیر اللغات -

التيام | بقول بهار معنی با هم دیگر پیوسته شدن و بهم آمدن و استقرار کردن سبز زخم مؤلف
 عرض کند که لغت عرب است بکسر اول و سوم - صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان
 استعمال این معنی مصدری با مضارع فرس کنند که در ملحقات آید و مجرد این معنی حاصل مصدر
 (انوری ۵) ای جوادی کز آثر دحام تهاب: با گفت هست التيام لیام: و به تحقیق با ی

غیر زخم ہم معنی موافقت و اتحاد و باہمی انسانان کہ سند استعمال این در ملحقات بر الیام دشن
 و یافتن می آید (اردو) (۱) الیام - بقول امیر (عربی) مذکر - زخم کا بہر جاننا (معنی حاصل
 بالمصدر) معنی چنگا پن (نا سخ ۵) زخم دہان خلق کو ہے اس سے الیام بہ مرہم سے
 زیادہ اثر میری بات کا: (۲) الیام - بقول امیر آپس میں ملجانا - میل ملاپ (فقہہ)
 ایسے دشمن سے الیام کی کیا ضرورت ہے (بحر ۵) اب مجھ سے الیام کی باتیں
 نہ کیجئے: دل تم سے پٹ چکا جگر افکار ہو گیا:

الیام پذیر فتن استعمال - صاحب آصفی (اردو) (۱) پہرنا - بند کرنا - (۲) ملانا - متحد
 ذکر این کردہ کہ ہم پیوستن و خشک شدن زخم کرنا - میل ملاپ پیدا کرنا -
 باشد (نزاری تہستانی ۵) کرا جرات الیام داشتن استعمال - صاحب آصفی
 عشق است گوا میدارند کہ الیام پذیر دہ (۱) ذکر این کردہ کہ معنی موافقت و یک رنگی دشمن است
 جراح ۵ (اردو) چنگا ہونا - الیام پانا - (شرحین صفہانی) معنی لطف الیامی داشت
 الیام دادن (۱) مصدر اصطلاحی (۱) و اشعارش یکدست ہوا بود: (اردو)
 معنی پر کردن (انوری ۵) چون سدہی موافقت رکھنا -

لکد چرخ رخنہ کرد: آن رخنہ را بہ تیغ و بہر الیام یافتن استعمال - صاحب آصفی
 الیام داد: (۲) معنی اتحاد و اتفاق پیدا ذکر این کردہ کہ (۱) معنی پر شدن و (۲) موافقت
 کردن (انوری ۵) تاجہ افغالی کہ چرخ مستند شدن باشد (ظہوری ۵) زخم دلم زبان
 ہرگز نداد: وریکی فرمان میان امر نہیت الیام شکایت کشودہ است: یا بدگر بہ مرہم لطف

تو القیام: (۱) تشراب الفضل (۲) روابط قربت القیام نیافته: (۱) اردو (۲) القیام پانا
قدیم با ضوابط مخبر جدید بدان گونه انتظام و بهرنا (۲) موافق ہونا۔

الحج | بقول برہان و جہانگیری و ناصری و سروری و جامع و رشیدی و سراج مفتوح اول
و سکون ثانی و حمیم مردم صاحب غرور و تکبر را گویند و خواہمیدن بناد و نعم رانیز گفته اند مؤلف
گوید کہ مقصود بہار از خرام ناز باشد۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی است مؤلف
گوید کہ اسم جاد باشد صاحب شمس این را لغت عرب گوید و مادر لغات عربی نیافتیم (اردو)
متکبر۔ بقول آصفیہ (عربی) تکبر کرنے والا مغرور۔ خود پسند۔ اترانے والا۔

(۱) الجہ | بقول بہار مال و حبشی و ہندی کہ در تاخت از ملک بیگانہ گیرند (والہ ہروری)

(۲) الجی | در سچو ترکی (۱) اگر صاحب الزمان را وقت ظہوری بود: از بہر الجہ میرفت

و نبال لشکراو: (خواجہ جوی کرمانی ۵۲) آن سرودہی چون قدح می بگرفت: از آتش می
برگ گلش خوی بگرفت: بیچارہ دل ریش مرا سوختہ بود: آن دلبر ماہ چہرہ الجی بگرفت: صاحب
انند صراحت کردہ کہ ہر دو باضم لغت ترکی است و ہم او بجا الہ غیاث ہر دو را بہیم فارسی
و کسر آن آورده و صاحب غیاث بجا الہ مصطلحات بالفتح نوشتہ گوید کہ لغت ترکی است و آتش
ہم ذکر این ہر دو لغت کردہ صراحت کند کہ ترکی است و محققین ترکی ازین ساکت مؤلف
عرض کند کہ غلطی کتابت بہار باشد کہ بہیم عربی نوشتہ و از سند خواجہ جوی کرمانی می کشاید
کہ (۲) بفتح جمیم است نہ کسر آن (۱) اردو) مال غنیمت جس میں غلام اور لونڈیان بھی
داخل ہیں۔

النجت | بقول برهان و ناصری و سراج و سروری و رشیدی بفتح اول و جیم فارسی بر وزن
 بدنجت بمعنی طمع و حاجت و امید و چشمداشت فرماید که بسروشم اول آمده (فردوسی) ^(۱)
 بالنجت خود را میگویند بدام پیمان دلیران شوی نیک نام پدر (شمس فخری) ^(۲) یگانگی
 ابو اسحق شاهی بکه انس و جان بدو دارند النجت پدر صاحبان اند و شمس صراحت کند که
 اسم جامد فارسی زبان است (ار و و) طمع - مذکر - حاجت - امید - مونث -

النجک | بقول صاحب فنیمه برهان بجاوه ظفر نامه بفتح اول و جیم فارسی (۱)، بمعنی ریت
 پرور و فرماید که در بعضی از تواریخ مسطور است که (۲) مغول جد سوم را گویند دیگر کسی
 از محققین ذکر این نکرده - بخمال ما شان لغت گوید که ترکی است ولیکن محققین ترکی هم ازین
 ساکت - حیف است که سند استعمال این پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (ار و و)
 (۱) رعیت پرور - پادشاهی صفت (۲) پر دادا کا باپ جس کو دکن من سردار دادا کہتے ہیں اور
 بقول صاحب آصفیہ دلی من سکر دادا -

النجہ | همان است که با جیم عربی بجایش گذاشت و ذکر این هم هدر آنجا کرده ایم (ار و و)
النجی | و بگو النجہ والنجی -

الحاصل | بقول بهار چون از ادراک و ن مطلبی عاجز شوند و خواهند که سخن را مختصر کنند همین
 نقطه حاصل کلام و سخن مختصر و سخن کوتاه و امثال آن گویند و اینها گو یا مرادف هم اند و فی الجمله
 نیز ازین عالم است مولف عرض کند که لغت عرب است و فارسیان بمعنی بالجملة استعمال
 این کنند نه فی الجمله و فی الجمله و رای این است نه مرادف این و آنچه بهار استعمال این را مخصوص

کند بحالت عجز و ادای مطلب درست نیست بلکہ بعد ادای مطلب کامل نتیجہ آن را با این
لفظ ظاہر کنند و مقصود ازین آنست کہ سخن را در از نہ کنیم و مختصر کنیم و نتیجہ عرض کنیم (ارو)
الحاصل - بقول امیر (عربی) آخر کار - قصہ کوتاہ -

الحال | بقول صاحب اند بحوالہ غیاث بالفتح لغت عربی است بمعنی اکنون و مرکب
است از الف و لام و کلمہ حال و فرماید کہ بعض مردم یک لفظ مفرد اند و بالکسر خطا
خطاست - صاحب از احوالہ الاغلاط ہم ذکر این کردہ و در فارسی مستعمل است بمعنی
حالاً (ارو) | الحال - بقول آصفیہ (عربی) اب - بالفعل - یہی - اسی وقت - امیر
اسکو ترک فرمایا ہے -

الحق | بقول اند - بحوالہ فرنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت عرب است بمعنی فی
و راست و یقیناً و بیشک - در فارسی مستعمل معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ کہ یہ بمعنی تحقیق است (انوری ۵)
حال من بندہ ز حال دیگران بودی تبرہ حال رعد الحق تبر باشد کہ باشد بی رباب (ارو)
الحق - بقول امیر (عربی) حق ہے - سچ ہے (انشا ۵) ہواک سر مو حیدر صقدر سے
جنہن بغض : الحق کہ وہ کافر ہیں احادیث کی رو سے :

الدنگ | بالفتح و فتح دال مہملہ و سکون نون و کاف فارسی در روزمرہ معاصرین عجم
بمعنی بی پروا مستعمل - ناصر الدین شاہ قاجار استعمال این در سفرنامہ خود ہم کردہ بخیاں ما بخیر
نہست کہ معاصرین عجم لغت دنگ را کہ بقول برہان بمعنی بی خبر و بیوش است زیادت الف

ولام در اولش بمعنی بی پروا استعمال کرده اند و ذکر این قسم زیادت بر کلمہ آں گذشت۔

(اردو) بے پروا۔

الرد | بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون را و و ال بی نقطہ

جوالی باشد از ریمان کہ مانند دام یافتند و آن را باغبانان و سنبری فروشان پر از شلغم و چغندر و پیاز و امثال آن سازند و بزخرو گاو کار و بار کنند و بہر جا کہ خواهند ببرند۔

ما مصری فرماید کہ این شکل دام ساختہ می شود کہ بدان کاہ و امثال آن کشند۔ خان آرزو

سراج ذکر این کردہ گوید کہ ترجمہ این در ہندی جالی است صاحب رشیدی بضم لام گفتہ

اہام تیریزی (۵) باز پر شکم از زردک و چغندر خام کہ جامی شلغم و زردک بود ہمیشہ

الروہ بخمال ما اسم جامہ فارسی زبان است و صاحب اندھم نوشتہ (اردو) وہ جالدار

تھیلا جس میں گھانس ترکاری وغیرہ بہر کر کار و بار کے لئے بلیوں پر لیجاتے ہیں۔

الزام | بقول بہار لازم کردن و برگردن کسی انداختن کاری و معترف بجز گردانیدن کسی

بالفاظ ادون متعل۔ صاحب منتخب ذکر ہر دو معنی اول الذکر کردہ فارسیان این را بمعنی خطا منکر

استعمال کنند و برای معنی مصدری بامضاد و فرس مرکب سازند (ظہوری ۵) بضممان بحث

الزام ظہوری کی درست آید و سخن در لبسستن تا نباشد التزام کس بہ (اردو) الزام۔ بقول

امیراعربی مذکر۔ قصود ارٹھہرانا۔ خطا واری۔ حرف گیری (آتش ۵) عاشق ہون

ہر طرح سے گنہگار ہون تراۃ حاجت قصور کی نہیں الزام کے لئے ہے

الزام باز و ادون بہ صفتی | استعمال بمعنی برگردانیدن الزام بمعنی کہ باز و ادون بقول

<p>(دولہ ۵) بحث طاقت چو در میان آمد همه طفلان دهند الزام : (دولہ ۶) می دہی در ہر سخن الزام من انصاف نیست : (اردو) الزام دینا - بقول امیر خطا وار عظیمہرانا کسی کے ذمے قصور قرار دینا (مومن ۵) یہ غلط امتحان جذب دل کیسا نکل آیا : میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا :</p>	<p>معنی برگردانیدن آمدہ (عرفی ۵) ای دہم آبرودہ از کف کہ بار بار : الزام و سوسہ بخرد باز دادہ ایم : (اردو) الزام کا تعریف کو بدل دینا جیسے و سوسہ کے الزام کو عقلندی کر بدل دینا جیسے ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ و سوسہ مبتلا ہیں مگر آخر پر ثابت ہوا کہ وہ عین عقلندی الزام و ادون استعمال - صاحب آصفی</p>
<p>(۱۱۹۵) الزام ساختن استعمال - منسوب کرنا کسی بہ الزامی و در فکر الزامی بودن (ظہوری) (۵) خموشی بر ظہوری گشت لازم : برایش ہر دم الزامی سازند : (اردو) الزام گھڑنا الزام دینے کی فکر کرنا -</p>	<p>ذکر این کردہ کہ معنی ملزم گردانیدن کسی راست و عائد کردن الزام بذمہ کسی (شانی مشہدی) (۵) چہ جای صبر کہ آتش بکائنات زند تجلی تو کہ الزام اہل طور دہد : (ظہوری) در بحث صنم بر بہمنان را : الزام با عقدا و ادیان</p>

السا بقول بہمان دہفت و اندیفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بالف کشیدہ
 تخمیت کہ بروی نان پاشند و آزار ناخواہ نیز گویند صاحب محیط فرماید کہ ناخواہ است
 کہ آزار اسام نیز خوانند و بر ناخواہ فرماید کہ اسم فارسی است بمعنی طالب نان بہر آنکہ اشتہای
 طعام بسیار آرد و شیرازی زنیان و یونانی البی و قرینون و خیلوس و باتلیقون و عبری
 کون و در انگریزی پی گوئیس و ہندی اجوان تخمی است شبیہ بانسیون - بقول شیخ

گرم و خشک و رسوم و گویند در دو قسم و در آن قوت سخن مجففه تر یا قیه محمله ملینه مفتحه است
 باضم طعام و منافع بسیار دارد صاحب اند صراحت فرماید که آن اسم لغت فارسی است
 (ار دو) اجوائن - مونث - و بکھوا میر اللغات و جامع الادویه -

الست | بقول برهان و جامع و مفت بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطه و قوتانی
 کفل و سرین را گویند - صاحب برهان همین لغت را به همین معنی در مدوده هم ذکر کرده مو
 عرض کند که بخمال با فارسیان این را از لغت عرب الاست گرفته اند که در عربی زبان
 است بالکسر قبول منتجب یعنی مقدر و حلقه و برآمده و بقاعده عربی چون الف دلام در او
 آورده اند الاست شد و از همین لغت در فارسی بکثرت استعمال الف دوم حذف گردیده است
 باقی ماند و این را مفرس توان خواند که تصرف در حروف و اعراب هم شده است (ار دو)
 و بکھوا است -

الط | بقول برهان بفتح اول و ضم ثانی و سکون طای حلی لغت رومی ریجانیست که
 اور استینبر گویند و آن شیشی باشد میان لغت و پودینه فواق را نافع - صاحب محیط
 بر الفا فرماید که تمام و سوسنبر است و بر سوسنبر گوید که همان سنبر و سنبر را ذکر نکرد و بر تمام فرماید
 که اسم عربی است یعنی تیز بود و آن تمام الملک و تمام نیز گویند و پند می کانی تلسی و بیونانی
 هر نویون و به نکاپن زردادش و بقول شیخ آن سیتنبر است و بعد از سیتنبر را غیر تمام
 دانسته و ابن حبل گفته که سیتنبر بیونانی تمام را گویند و گویند نام بری است بالجلد آن نباتی
 است از قسم ریجان بری و نباتی - بقول شیخ گرم و رسوم و خشک تا سوم مفرج و مفت و مقوی

اشا وروح دماغی و قلبی باقوت تریاقہ و در محل ریح و منافع بسیار دارد (الح) (ابو)
 جنگلی تلسی - کالی تلسی - صاحب جامع الادویہ نے تلسی چنگلی تلسی کا ذکر کیا ہے -
 الطریق الطریق | بہار گوید کہ بطور تحذیر واقع می شود ای اذروا اللہ و صاحب
 نقل نگارش (اسیری لاجبی ۵) وقت کوچ آمدن غیر الطریق است الطریق نیزہ خطرناک
 است یاران و نامائید از رفیق و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مولف گوید کہ مقولہ
 عرب است کہ چون کثرت و اثر دعام خلایق باشد راہر و گوید الطریق الطریق یعنی راہ
 بہ بید و راہ بگذارد تا بگذرم - دیگر پیچ عجیب است از ہر دو محققین بالا کہ معنی تجب خیز
 پیدا کرد و فارسیان و رین تصریفی نکرده اند و اسیر لاجبی ہمان محاورہ عرب را بمعنی خود
 استعمال کردہ است (اردو) ہٹو ہٹو - راستہ دو -

العطش | بقول بہار بالتحریک تشکی و تشنہ شدن فرماید کہ بالفط کفتن و زدن بمعنی اظہار
 تشکی خود کردن است - صاحب انند نقل نگارش مولف عرض کند کہ در محاورہ عرب
 تشنہ شدت تشکی بطلب آب گوید - العطش العطش "معنی لفظی این تشکی و تشکی فارسیان
 آب آب گویند و ہمین است ترجمہ این در فارسی دیگر پیچ - استعمال این با مصاد فارسی
 در لغات آید و انحصار و مصادریان کردہ بہار خوش نہ نماید (عرفی ۵) بہ العطش
 لب کہ خضر وادی عشق و گلوی تشنہ آب حیات و زمرم سوخت (اردو) العطش بہار
 امیر (عربی) پیاس کی شدت - فرماتے ہین کہ یہ لفظ میتا ہے خبر ادسکی شدید ہے - کثرت
 استعمال سے خبر محذوف - اگرچہ العطش سے مطلق پیاس سمجھی جاتی ہے لیکن غلبہ شدت تشکی

مین کہتے ہیں کہی بہ کرا رہی سقتل ہوتا ہے۔ الف لام جنس کا ہے جو محض تعریف مبتدا کے واسطے
 لایا گیا (ناخ ۵) دہان غنچہ روئے گل ترے آنے سے کیا سوکھا؟ کہ بانگ اعطش
 آتی ہے گلشن مین لب جو سے؟

اعطش چیری زدن | استعمال حنا جیسے ہر درشن کی پیاسی انگلیان ہر درشن
 آصفی ذکر اعطش زدن کردہ فرماید کہ بمعنی کی پیاسی
 اظہار تشنگی کردن است و خیال مازندش اعطش خواستن | استعمال - صاحب صفی
 (اعطش چیری زدن) پیدا است کہ بمعنی لب ذکر این کردہ کہ بمعنی صدای اعطش بلند شد
 و شاق چیری بودن است و این معنی مجاز است (خرین اصفہانی ۵) ہنوز حوصلہ
 یعنی چنانکہ تشنہ لب و رطلب آب بمقرر و خواں در دم اعطش خیر است؟ پر از چکیدہ دل گر
 آب بدل می باشد همچنان در رطلب چیری کہ فضا کنند کاس مرا؟ (صاحب ۵) زشوقش
 اعطش بیومی اوست بمقرر و خواہان او از خاک شہیدان اعطش خیزد؟ کہ ہر کس تشنہ
 بودن بہ دل (ظہوری ۵) گرم پروانگیم خوابد آب را در خواب می جوید؟ (اردو) صد
 اعطش شعلہ ز نیم نگسان فرودہ کہ سیر از شکر شیر اعطش بلند ہونا -

شدیم؟ (اردو) کسی چیر کے طلب مین مقیرا (۱) اعطش گفتن | استعمال - صاحب صفی
 ہونا اور دل سے اس کا خواہان ہونا کسی خیر کا ذکر این کردہ کہ بمعنی آب گفتن است یعنی سبب
 پیاسا ہونا ہی کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفی تشنگی تقاضای آب کردن (ملک قمی ۵)
 نے پیاسا پر لکھا ہے۔ خواہمند حاجتمند - خواہمند

اعطش می گفت میل چشمه کوثر نداشت دیوار (نهموری س) تا سحاب کرم فرو بار و پو اعطش	
همین مصدر است اسم فاعل ترکیبی و اسم حال گویاه میخا بدنه (وله س) اعطش گویان صحرای	
(۲) اعطش گو	که (۲) معنی عام تشنه غمت پشنگی در نیل و میحون می کشند (ار و)
(۳) اعطش گویان	(۳) و (۳) مرید علیش (۱) اعطش کنه (۲ و ۳) پیاسا -

الف بقول برهان و جامع و هفت بفتح اول و کسر ثانی و سکون عین نقطه دار خیز و نامر و خنث ما گویند و (۲) بضم اول و ثانی بغت ترکی معنی بزرگ باشد که مقابل کوچک است و ارسته و بهار و شمس بر معنی دوم قانع (جلالای طباطبای و توحید س) کاف و تر سایه بود و کبر و مغ پیچیده را و وسوی آن سلطان الف پی مؤلف عرض کند که در ترکی زبان کلان و بزرگ را او کوغ گویند به و ا و علامت ضمه بعد الف و و ا و دوم بعد لام هم علامت ضمه باشد صاحب لغات ترکی ذکر این کرده فارسیان هر دو را حذف کرده معنی دوم استعمال کرده اند و این مفرس باشد نسبت معنی اول عرض می شود که صاحب مؤید صراحت کند که این هم لغت ترکی است حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و لیکن شان لغت مؤید قول مؤید - صاحب کنز که محقق ترکی است آئین را معنی عاده النسا گفته جادو که فارسیان بای تختانی را حذف کردند و قاف را به غین معجمه بدل کردند چنانکه آروق را آردغ کردند و بجذف و تبدیل این را معنی اول استعمال کردند و نیز صورت اینهم مفرس باشد - (۱ و ۲) مخنث - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - خنثی بنایا هو - زن - پیچر - زنمه و ده شخص حکو نامر و بنایا هو - (۲) بزرگ - بزر -

الغده | بقول برهان و جامع و مهفت و انشد بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و وال بی نقطه مفتوح بمعنی مخلوط و آمیخته مؤلف عرض کند که مصدر آفاردن بمعنی آمیختن گذشت -
 و اسم مفعولش آفارده بمعنی آمیخته شده و مبدلش آغاله که رای مهمل بلام بدل شود
 همچون چار و چال و مخفف آن بجذف الف دوم انگده و مقلوب بعضش الغده چنانکه
 اسطرخ و اسطرخ و افزار و افزار جادارد که این را اسم جادگیریم مگر توجیه بالا خوش می نماید
 (ارو) مخلوط - ملا هوا -

الغمره | همان غمره که حرکت چشم و مژه برهم زدن باشد از روی ناز که بجای خودش می آید
 فارسیان در اول این بقاعده عرب الف و لام آورده اند چنانکه ذکرش برآل گذشت
 (ظهوری ۵) بصدی باینکه اول بخون خود کند بازی و چون فردا کشته الغمره بیابا که خیزد
 (ارو) غمره - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - مشوق کا آنکه یاهون ۵ اشاره کنایه
 چشمک - بیاگر شمه - عشوه -

الغبار | بقول برهان و جامع و سراج بضم ثالث و جمیم بر وزن گندم زار (۱) آلوده را
 گویند و آن میوه است شبیه به زرد آلود رنگ آن زرد و نفش و سبز و بزرگهای دیگر
 می باشد طعمش منجوش بود (۲) خشم و اعراضی را نیز گویند که خوبان از روی ناز و عشوه
 کنند صاحبان رشیدی و سروری و جهانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده و سند مختاری آورده
 (۳) چوپیر گشتی بیدار گشتی ای نادان پترش بود پس هفتاد لاشک الغبار به صاحب
 انامری فرماید که این شعر قصیده است که عثمان مختاری در باب غلام سیاه هندی خود گفته

که افعالش چنین است (زع) ترش بود پس هفتاد و شرک استغفار ز و گوید که از معنی بیت
 و اصریح می شود که بعد از هفتاد و شرک طلب مغفرت کردن بی حاصل است و بالاخره
 که الغتجار را که صاحبان رشیدی و برهان و فرنگ جهانگیری آورده اند لفظاً و معنی عرب
 است مؤلف عرض کند که آنچه صاحب ناصری در مصرع دوم شعر مخاری الغتجار را
 استغفار نوشته است و این لغت را لفظاً و معنی غریب گوید جزین نیست که از استعمال زمان
 سلف خیرند اردباد دارد که در زمانه حال معاصرین عجم ازین لغت آگاه نباشند که متروک
 الاستعمال باشد به تحقیق ما وجود این لغت ثابت است (انوری گفته ه) از گرمی
 و حلیمی است که می می نوشی؛ که بود از پس هفتاد و ترش الغتجار؛ صاحب ضمیمه برهان
 صراحت فرماید که معنی اول لغت اهل بلخ است به تحقیق ما غنچ بقول صاحب منتخب
 لغت عرب است بالضم و ضمیتین معنی کرشمه و ناز و فحشین کرشمه و ناز کردن و مرد پیر
 و الف لام در اولش موافق قاعده عربی است پس فارسیان لغت عرب لغت را با
 آر مرکب کردند که امر است از مصدر آوردن پس مجموعه این مرکب اضافی شد به معنی
 ناز و کرشمه آورنده و کنایه از شرم و اعراض خوبان - این است حقیقت این لغت معنی دوم
 و نسبت معنی اول عرض می شود که صاحب محیط از آلوده و الغتجار هر دو ساکت اما ضا
 ضمیمه برهان صراحت فرماید که لغت اهل بلخ انواع آلوده را گویند همچو زرد آلود و سرخ آلود
 (انتهی) پس این قسم خاص آلوده و همین سبب باشد که صاحب محیط بذکر همه اقیام
 آلوده را ترک کرده - آنچه خان آرزو نام این گرد آلود و خلو کرده گوید وجود آن در برهان

(۱) الف بدل شود به بای عربی همچون اندیشه و بندیشه و الفتح و بالفتح و استعیدین و استعید

(۲) الف بدل شود بخای محبه چنانکه استه دخته -----

(۳) الف بدل شود به دال همله چنانکه بآن و بدان و باین و بدین که درین هر دو یک الف از دو الف ممدوده به دال بدل شد یعنی فارسیان قدیم الف ممدوده را بدو الف می نوشتند

یعنی رسم الخط آن بدو الف (آن) بود از همین دو الف - الف اول بدل شد به دال همله

(۴) الف بدل شود باز ای هوز چنانکه باو گفتم و بز گفتم و با او گفتم و باز گفتم - شال اول محاوره اهل خراسان است - برین تقدیر ز روغ - مبدل از روغ صحیح باشد -

(۵) الف بدل شود با کاف فارسی همچون آورنج و کرکاج که نام دارالملک ولایت خوارزم است - سراج الدین سگری گوید (۵) تهنیت را خدمتی ترتیب کن گزاورنج

رایت سحرش بر طالع میمون رسید -----

(۶) الف بدل شود به لام همچون سگ آبی و سگ لابی که جانوریت (پو رهای جامی ۵)

گرچه سگ لابی بدیده شود به پیشش کند خوام چون فک -----

(۷) الف بدل شود به نون چنانکه اعل و نقل -----

(۸) الف بدل شود به واد همچون آرنج و وارنج و تانغ و توسغ و کیس و کیسون -

(۹) الف بدل شود به ای هوز چنانکه ایون و پیون آواز و پیاز - یا ساو یا سه -

(۱۰) الف بدل شود به یای تختانی همچون آرمغان و یرمغان اکش و یکدش نخنی سیاد

که عدد الف و رمل یک است (۱۱) الف - حروف تهجی عربی کا پهل حرف جو کهری

لیکر کی شکل میں ہوتا ہے۔ مذکر۔ جل میں اس کا عدد ایک ہے۔

الفاختن | بقول برہان باقائے معصوم بر وزن پرداختن بمعنی بہم رسانیدن و انداختن و جمع کردن باشد صاحب بحر گوید کہ کسب کردن ہم (سالم التصریف) صاحب موارد و فرمایہ الفختن و الفخیدن و الفخذن و الفقدن و الفجیدن و الفجیدن ہمہ مرادف این است۔ صاحب سرور می بر معنی کسب کردن قانع و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و ناصری و تہذیب و تذکرہ این کردہ اند مؤلف گوید کہ الفخج و الفخجہ فارسی قدیم بمعنی ذخیرہ آمد و اہل تحقیق غور کردہ اند ابو شکر گوید (س) ز الفخج دانش دلش گنج بود و جہانزیدہ و دانش الفخج بود و از ہمین اسم جامد وضع شد مصدر الفخجیدن کہ می آید و اسم مصدر الفاختن ہمین الفخج باشد کہ فارسیان بقاعدہ تبدیل آنرا الفاخ کردند بہ تبدیل نون بالفہ همچون نقل و نقل و جمیع بہ فای مجہ چنانکہ استفانخ و استفانج و پس از ان علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ الفاختن را بمعنی جمع کردن و انداختن استعمال کردند و حقیقت دیگر مصادر سببش مذکور شود و متین فرس این مصدر سماعی گفتہ اند و بہ تحقیق ماقیاسی و موضوع و بدین وجہ اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (ارو) جمع کرنا۔

<p>الف از بانستن اصطلاح۔ بقول از الف بانداستہ عظمیٰ بزور راہ دانش نیست</p>	<p>صاحب ناصری کہ در ضمیمہ کتاب بلاغ از بانہ در خورینہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد</p>
<p>باندستہ گوید کنایہ از مرد نادان و بی سواد چنانکہ (ارو) دکن میں کہتے ہیں الف کا نام بہالا</p>	<p>صاحب دیوان علی آبادی گفتہ (س) ہنوز نہ جانتا۔ یعنی محض جاہل ہونا۔ امیر نے لکھا ہے</p>

<p>الف کے نام بے نہیں جانتے، یعنی بالکل وزن شعریہ درمجاورہ حذف کنند ورنہ بی گنمہ</p>	<p>الف استوا اصطلاح - بقول برہان کنا یہ از خط استوا و آن سطحی باشد از منطقه معدل</p>
<p>خلل روی نہ ہر بلکہ آن کلمہ بر منی حقیقی ثابت باشد چون راند و ماند و شاہ و ماہ و خاشوش</p>	<p>الہمار کہ بر سطح کرہ زمین دائرہ عظیمہ احداث کنند صاحب بحر بخط استوا قانع (انوری ۵)</p>
<p>گو کہتے ہیں جو خبر و کلمہ ہو۔ بعض الفاظ میں حذف نہیں ہو سکتا جیسے ناز و نیاز اس لئے کہ کجالت</p>	<p>بامذی الف استواش تا بابد نہ شرم را دوسر پیش در فلکندہ چو جیم (اردو) خط استوا بقول</p>
<p>حذف اس لفظ کے معنی باقی نہیں رہتے اور بعض الفاظ میں یہ حذف ہی ہوتا ہے اور مستحکم</p>	<p>آصفیہ (عربی) اسم مذکورہ فرضی خط جو زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے اور اس پر آفتاب سنہری</p>
<p>لفظ میں کوئی نقصان نہیں واقع ہوتا جیسے شاد و شہ۔</p>	<p>سے راندن مساوی ہو جاتا ہے۔ مجازاً اسم عمل الہمار کو بھی کہتے ہیں یہ خط مشرق سے مغرب</p>
<p>لفظ اقلیم اصطلاح - بقول صاحب جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بدیل دستور دوم</p>	<p>نک فرض کیا گیا ہے۔ الف اصلی استعمال - مرکب تو صیفی ہیں نوشتہ کنا یہ از اقلیم اول است و بقول برہان</p>
<p>لف کلمہ نیز گویند برد و قسم باشد (۱) آنکہ ہیج و جامع و بحر اقلیم اول از اقلیم سبعہ (اردو)</p>	<p>وجہ آنرا حذف نتوان کرد یا چون ناز و نیاز پہلی اقلیم۔ مونث۔</p>
<p>و عبا و جاکہ بصورت حذف الف معنی اصلی استعمال مرکب اضافی بقول</p>	<p>الف الصاق استعمال مرکب اضافی بقول</p>

صاحب قوانین الفی است کہ بمعنی مع درو حسیہ سرا سرا و سراپا۔

اسم تجانس آمدہ افادہ الصاق و اتصال و **الف باتا** اصطلاح۔ بقول برہان و بحر

خیانکہ در دادم و دوشاد و ش و سالاسال و جامع کنایہ باشد از لوح و قلم و کرسی۔ صاحب

و شبشب کہ بمعنی دم بدم و دوش بدوش جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور دوم فرما

و سال سال و شب شب باشد۔ (ارو) کہ کنایہ باشد از چیزی کہ مؤلف غرض کند

الف الصاق وہ الف ہے جو دو اسم تجانس کہ تسامح یا غلطی کتابت صاحب جہانگیری

مین اگر اتصال کی معنی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے نیست کہ برخلاف تحقیقین است۔ صاحب ہاشمی

شبشب بمعنی راتون رات۔ تمام رات۔ در خاتمہ بر لوح و قلم قانع و کرسی را ترک کرد و صفا

الف انحصار استعمال۔ مرکب اضافی ہفت بذکر لوح و قلم و کرسی فرماید کہ سہ حرف

بقول صاحب قوانین الفی کہ بمعنی تائی انتہائی اول محل مشہور نیز مؤلف گوید کہ خیالش بزرگ

میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم ہمہ و تمام آدم رفتہ کہ محل غیر معروف است و از محل شہر

بود چنانکہ سرا سرا و سراپا بمعنی از یک سرا سرا ہو سہ حرف ادش الف و با وجہیم باشد۔ مخفی ہوا

و از سراپا (ہلالی ۵) یا راہرگز نیاراردو کہ انچہ صاحب ناصری بر لوح و قلم فاعت کرد

اغیار را بگل سرا سرا شست اما سوز و خاک کرسی را گذشت نزاکت خیال اوست کہ قلم

را (ارو) الف انحصار فارسی میں اس باالف و لوح یا با و تما مشابہ باشد و خداوند

الف کا نام ہے جو دو اسم کے درمیان بمعنی تعالیٰ اول از ہمہ احوال عالم را از قلم قدرت بر لوح

تا س انتہائی واقع ہو کر تالی معنی پیدا کر دیتا کہ نفع و نفع نوشت و الف با ہم حرف اول از حروف تہجی

<p>است (سعدی ۵) اگر خود هفت سبع از بهر الف بر سینه کشیدن -</p>	<p>سخن خانی و چو آشتی الف با تا ندانی بی (اردو) (۱۱) الف بر خاک کسی کشیدن مصدر</p>
<p>لوح و قلم - بقول آصفیه اسم مذکر - لوح محفوظ</p>	<p>(۲) الف بر خاک کشیدن اصطلاحی</p>
<p>و در قلم قدرت -</p>	<p>(۲) بقول بهار کنایه باشد از خجالت کشیدن</p>
<p>الف بر تن کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول</p>	<p>و فرمایند که در مذریب امامیه رسم است که میت را</p>
<p>بحر مرادف الف بر تن کشیدن کمی آید (اردو)</p>	<p>در خاک دفن کرده هفت بار سوره انا از زبان</p>
<p>و بگوید الف بر تن کشیدن -</p>	<p>خوانند و هر بار بر قبر خط کشند صاحب بحر محرم منی</p>
<p>الف بن خاک کشیدن مصدر اصطلاحی</p>	<p>آخر الذکر را متعلق به (۱) کند و وارسته هم برایش</p>
<p>بقول صاحب بحر مرادف الف بر خاک کشیدن</p>	<p>مؤلف گوید که (۱) بمعنی تحقیق است مقصود</p>
<p>کمی آید خان آرزو هم در چراغ ذکر این کرده</p>	<p>به رسمی که بالاند کور شد و جز این نباشد که خطوط</p>
<p>ما صراحت این مصدر اصطلاحی بر (الف بر)</p>	<p>بشکل الف برای شمار می کشند و (۲) کنایه</p>
<p>خاک کشیدن کنیم که موا آید (اردو) و بگوید</p>	<p>از عادت فطری یعنی چون کسی خجل و نادم شود</p>
<p>الف بر خاک کشیدن -</p>	<p>بر زمین نشیند و نظر بر زمین کند از ندانسته و فطر</p>
<p>الف بر تن کشیدن مصدر اصطلاحی</p>	<p>خجالت از انگشت خود بر زمین نقش بکشد</p>
<p>بقول صاحب بحر بهار مرادف الف بر سینه</p>	<p>الف با (صائب ۵) بر خاک با بجای الف</p>
<p>کشیدن (امام میر ۵) در شک قطعه نگینش</p>	<p>تین می کشد و خصم سیه دلی که پی ما گرفته است</p>
<p>الف هادی کشد از سرو بر تن بی (اردو) و بگوید</p>	<p>(دله ۵) از سایه سرو صنوبر الف کشد بر خاک</p>

بهرمن که کند جلوه قدر غایش : (اردو) (۱) (۲) الف بر سینه کشیدن [صاحبان
 مذہب اثنا عشریہ میں یہ دستور بیان کیا گیا ہے] بحر و بہار و خان آرزو در چراغ و گرہ و
 کہ میت کے دفن کے بعد وہ سات دفعہ سورہ مصدور کر دے اند۔ بہار گوید کہ در ولایت رست
 انا از ناہ پڑھا کرتے ہیں اور ہر دفعہ ایک خط کہ عاشقان و قلندر ان دنا قیام الف بر سینه
 شکل الف قبر پر کھینچتے ہیں اور غالباً یہ خط شمس کشند و گاہی نعل و داغ جم می کشند و خان آرزو
 کے لئے ہے اسی کو فارسیوں نے (الف بر خاک) بر طرف قلع و صاحب بحر خوش صراحتی کند
 کسی کشیدن کہا ہے (۲) نخل ہونا نام و مہوتا کہ بہ معنی خاک کشیدن بر سینه از جارسہ شکل الف
 شرمندہ ہونا۔ و داغ بصورت الف بر بدن سوختن و بقول

الف بر زمین کشیدن | مصدر مطلقا۔ بعض در ایام ماتم استرہ ہا بر سینه زدند کہ شاہ
 بقول بحر و بہار و وارستہ و (خان آرزو) شکل الف ہا پیدا می شود مؤلف گوید کہ
 و چراغ) مراد الف بر خاک کشیدن کتابہ باشد (ظہوری سلم) داغداران تو بر
 کہ گذشت صاحب بحر ذکر الف بر زمین سینه بریدن الف : ای خوشا جلوه گر یہاں می شود
 کشیدن) ہم بہمین معنی کر دہ (صائب سلم) گردن داغ : (صائب سلم) خلوت خانوس
 بلند نخت ہنالی کہ از خجالت او الف کشد جای شمع عالم سوز نیست : این الف بر سینه
 بر زمین سرجو بہار این جا : (اردو) دیکھو پروانہ می بای کشید : (ولہ سلم) تو کہ بر سینه
 الف بر خاک کشیدن۔ الف می کشی از جلوه سرویہ آہ از ان روز کہ

(۱) الف بر سینه بریدن | مصدر مطلقا۔ آن قاست و لجنینی بنو محسن تا شیر (سلم) انما

می کشد بر سینه هر دم بذول از دنیا به چشم می آید انگشت نهادم بر نخلدانش گفت بر سبیب
(اردو) سینه کو آله جارحه سے بحالت غم مجروح الف منہ کہ گیر د آسبب پڑ مؤلف عرض
کرنا جس سے جراحت کے خطوط شکل الف کنند کہ این ہم کی از اصطلاحات تازه پیدا
ظاهر مومن - کرده معاصر محقق عجم است بنجیال ما از سند

(۱) الف بر سبیب افزودن | مصداق

صاحب ناصری در خاتمه کتاب ذکر این کرد و نه معنی بیان کرده اش و از سند دیگرش -
فرماید که کنایه از رنج رسانیدن پس از نعمت (۲) الف بر سبیب نهادن | پیدا

است (خاقانی ۵) سبیب صفایان الف که کنایه باشد از داند ار کردش که چون خطی
افزود در اول پانخورم آسبب جانگذاشی صفایان بر سبیب پخته قائم شود زو و خرابش کند (اردو)
بقول از استاد دی دیگر (۵) از بلغ وصال (۲) سبیب بر خط و الکر د اندارتانا -

مه مهر فریب پگفتیم که بری بر میس از بار کیست الف یزین کشیدن | او یکو الف بر زمین کشیدن

الف | بقول چهار باضم خوگر شدن و بالفظ دادن و گردن و گرفتن و نهادن
مستعمل مؤلف گوید که لغت عرب است بفتح و ضم فاعل یان مبنی انس و محبت استعمل
کنند و برای معنی مصدری با مصداق در فرس که در محققات می آید (ظهوری ۵) تسخیر و حشت
کرده ام در فکر لغت یاس کو پیدایش را می شدن آری رمی خوش کرده ام پ (اردو)
الف - بقول امیر - عربی - مونث - دوستی - محبت (آتش ۵) لغت جزو الف سی
هے دل د اندار کو پڑ طاؤس کو یہ عشق نہ ہو گا سحاب کا پڑ

(۹۹)

<p>(۱۹۰۰) الف آموز استعمال - بقول بہار معرّف</p>	<p>الفت افزون استعمال - بمعنی زیادہ کرنے</p>
<p>و صاحب اند نقل نگارش بنیال ما اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعلیم انس و محبت دہندہ و کنایہ باشد از صانع مطلق خدای جل جلالہ و مصدر ابن الفت آموختن باشد منظر</p>	<p>و محبت و انس است چنانکہ ظہوری گوید (س) رسیدن ہای آہو ششم شیر اند از رانارم پاکہ کرد از آدم از ہستی نگاہ الفت افزایش (اردو) و محبت زیادہ کرنا۔</p>
<p>(۱۹۰۱) الف تاکید استعمال - مرکب اضافی - بقول</p>	<p>میرزا (س) خار خاری در دولت از عشق</p>
<p>صاحب قوانین الفی کہ بنا بر تاکید مفهوم دعا بعد الف دعا آورده شود چنانکہ باد او مبادا و مبادا و مر سدا (ہلالی س) از یار دور ماندہ ام و وطن جدا نکس از دیار یار مبادا چون جدا نہ (اردو) الف تاکید وہ الف ہے جو مفهوم دعا</p>	<p>پیدا می کند الفت آموزی کہ پنهان کرد پیش را پنگ (اردو) الفت آموز بمعنی لفظی الفت سکھانے والا لیکن اس کا ترجمہ ترجمہ الفت دون میں پیدا کرنے والا یعنی خدا و تعالی شانہ۔</p>
<p>الف نازیانہ اصطلاح - مرکب اضافی کو موکد کرنے کے لئے آخر کلمہ میں لایا جاتا ہے۔</p>	<p>بقول بحر علی کہ از ضرب نازیانہ بر بدن ظاہر جیسے مبادا۔</p>
<p>الفت بودن استعمال - صاحب صفی</p>	<p>شود و راستہ ہم ذکر این کردہ (میرزا ہی ہدی)</p>
<p>حرف نخست ابجد لوح جہای تست ہر جا کہ بر دلم الف نازیانہ است (اردو) (شعب جوشقانی س) هجوم بلبلان دیدم دہ خط جو کوڑے کی مار سے جسم پر نمایان ہو۔</p>	<p>ذکر این کردہ کہ بمعنی انس و محبت بودن است بہر جا کہ بر دلم الف نازیانہ است (اردو) (شعب جوشقانی س) هجوم بلبلان دیدم بگرد خویش نبشستم کہ با ہم الفتی می بود دلہا</p>

۱۰۰

پیشانی را بہ (اردو) الفت ہونا۔ الفت را	این را نیا فیم و دیگر اہل تحقیق ہم ازین ست
الفت پذیر استعمال۔ اسم فاعل کیسی	اندو بقاعدہ فارسی ہم وضع این از لفظ
است از مصدر الفت پذیر فتن۔ بمعنی قبول	خلاف قیاس است و سندی ہم پیش شد
کنندہ محبت و انس (ظہوری ۵) افغان	و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ بخیاں ما
جملہ از دل و حشمت گرامی تو بہ فریاد من ز خاک	افغانہ را زیادت نامی فوقانی دوم نوشت
الفت پذیر است بہ (اردو) الفت پذیر۔	بالف مقصورہ ہمان آفتہ باشد کہ صرحت ماضی
اردو میں کہہ سکتے ہیں بہ معنی محبت کہنہ والا۔	الفت پناہ استعمال۔ بقول بہار و آئند ہمدرا بخاک کردہ ایم (اردو) الفتہ۔ بقول امیر
معروف مؤلف گوید کہ معنی لفظی این پناہ	فارسی۔ مفت خور۔ لجا۔ شہدا (فقہیہ)
دہندہ الفت۔ اسم فاعل ترکیبی و کتایہ از	انکے یہاں دنیا بہر کے الفت جمع ہیں نوٹ
انس و محبت دارندہ (ظہوری ۵) دل	کہاتے ہیں
و حشمت گزین الفت پناہ است بہ بخود ناز	الفت خاستن استعمال۔ بمعنی پیدا
محبت و ستگاہ است بہ (اردو) محبت کہنہ	شدن محبت و انس باشد (ظہوری ۵)
الفتہ بقول صاحب شمس بضم لام	الفت از احترازی خیزد ذوق دارم ز
کسی کہ رند وارو اہل مشرب باشد و بکولہ	احتراز کسی بہ (اردو) الفت و محبت پیدا
جہانگیری گوید کہ بمعنی آشفہ و فرماید کہ اخذ	الفت دادن استعمال۔ صاحب مصنی
ظاہر نیست مؤلف عرض کند کہ مادہ جہانگیری	ذکر این کردہ کہ بمعنی مانوس و موافق کردن

۱۰۰

روزمره معاصرین عجم گوش مانخورد (اردو) دختی	(۵) آنقدر کاندید طبیعت عشق را الفت نهاد چمن
الفت نهادن - استعمال - صاحب آصفی فکراین	را از ربط صد چندان معراست خندید (اردو) محبت
کرده که معنی الفت و انس پیدا کردن است (والله هرو)	اور انس پیدا کرنا - الفت کرنا -

الفتة | بفتح اول وضم و هم و سکون سوم و فتح تایی فوقانی همان آفته که در مدوده گذشت و اشاره این برالفتة مذکور شد که بتسامح صاحب شمس قائم شد (اردو) الفتة و یکهو الفتة -

الفجیدن | بقول صاحب بحر بفتح اول و ثالث معنی انداختن و جمع کردن - سالم التصرف و گیر کسی از محققین مصداق این کرد و بخيال ما مخفف الفجیدن باشد که می آید بخندف نون اول مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفج که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) یکهو افتا

(۱) الفخت	(۱) بقول برهان بر وزن	الفختن است معلوم می شود که لفظ را گزاشت و
(۲) الفختن	بدخبت ماضی الفختن صاحب	از معنی کار گرفت و نمیدانده که در اینجا ضرورت
(۳) الفتة	ناصری و رشیدی جمع ذکر	لفظ است نه معنی نسبت (۲) عرض می شود

این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل ماضی که مصدریست که صاحب موارد مرادف الفاختن از انداختن مطلقاً شمس فخری (۵) بخردی گفته و بقول صاحب بحر و فغان آرد و در سرانج

کیست کاند - بادشاهی به بعد و داد نام نیک مخفف الفاختن - صاحبان رشیدی و جهانگیری

الفتت به مؤلف عرض کند که حیف است و نوادر و جامع و ناصری هم ذکرین کرده اند (امیر

از طریزبان صاحب سروری که الفتت را ماضی خسرو (۵) آنکه مرادش درم الفختن است

اند و ختن نوشت و چرا نه نوشت که ماضی مطلق پیشه او سوختن و ختن است به صاحب بحر صحت کرد

<p>که سالم التصریف باشد مؤلف عرض کند که ماخذ این همان الفصحی که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (۳) بقول برهان و سروری در شیدی ناصری و نوادر معنی اندوخته (شش فخری ۵) تا همان باشد بجا که اصطلاح به نام نیکو در جهان الفصحی (امیر خسرو ۵) غزی کو بغارت به بند و در الفتحه خویش بتدزیان به مؤلف عرض</p>	<p>دوم آنرا الفصحی کردند و پس از آن بقاعده مصدر جمله یای معروف و علامت مصدر و آن در آخر را مبتدل الفتحن گیریم که گذشت فارسیان تاهی فوقانی را بدال جمله بدل کردند همچون زرتشت و زرتشت و جادار و که بتبدیل علامت مصدر گیریم یعنی بعوض علامت مصدر تن که در الفتحن</p>
<p>کند که اسم مفعول الفتحن است پس (ار دو) جمع کیا (۲) جمع کرنا (۳) جمع کیا هواندوخته کرد</p>	<p>بود و آن آورده الفتحن کردند و (۲) اسم مفعولش یعنی بباد که ذکر این مصدر بر الفاختن</p>
<p>(۱) الفتحن صاحبان رشیدی و موارد</p>	<p>کرده ایم (ار دو) و یکپاره (۱) الفاختن و (۲) الفتحه</p>
<p>(۲) الفتحده و نوادر ذکر (۱) کرده که مراد</p>	<p>الف تحجری اصطلاح - مرکب صیغی</p>
<p>الفتحن است و صاحب رشیدی ذکر (۲) هم که معنی اندوخته باشد مؤلف گوید که (۱) مخفف الفتحن است که می آید - فارسیان یای تحجری را حذف کرده الفتحن کردند و الفتحین مرکب شد از الفاخ که مبتدل الفصحی باشد و ذکر این تبدیل بر الفاختن کرده ایم - پس فارسیان به تحفیف الف</p>	<p>بقول بحر و بهار الف خرد که در رسم الخط قرآن بجای فتحه نویسند - خان آرزو در چرخ ذکر این کرده و از تاثیر سند آورده (۵) چنین که رخسیم ز قد خرد ساگی پاکش کشته ستم بالف تحجری شده مؤلف گوید که خنجر به نسبت تیغ خرد تر می باشد چنانکه گویند (ع) تیغ چون لشکست</p>

<p>روزمره معاصرین عجم گوش مانخورد (اردو) دوستی الف نهادن استعمال - صاحب آصفی فکراین کرده که یعنی لغت دانش پیدا کردن است (واله هروی) و دانش پیدا کرنا - لغت کرنا -</p>	<p>(۵) آنقدر کاندید طبیعت عشق را لغت نهاد چنان را از ربط صدچندان معرا ساختند (اردو) محبت کرده که یعنی لغت دانش پیدا کردن است (واله هروی) و دانش پیدا کرنا - لغت کرنا -</p>
<p>الفته بفتح اول و ضم و هم و سکون سوم و فتح تای فوقانی همان آفته که در مدوده گذشت و اشاره این بر آفته مذکور شد که بتاسع صاحب شمس قائم شد (اردو) الفته و یکهو الفته - الفجیدن بقول صاحب بحر بفتح اول و ثالث معنی انداختن و جمع کردن - سالم الفج و گیر کسی از محققین مصداق این کرد و خیال ما مخفف الفجیدن باشد که می آید بخلاف نون اول مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفج که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) یکهو الفج</p>	<p>الفته بفتح اول و ضم و هم و سکون سوم و فتح تای فوقانی همان آفته که در مدوده گذشت و اشاره این بر آفته مذکور شد که بتاسع صاحب شمس قائم شد (اردو) الفته و یکهو الفته - الفجیدن بقول صاحب بحر بفتح اول و ثالث معنی انداختن و جمع کردن - سالم الفج و گیر کسی از محققین مصداق این کرد و خیال ما مخفف الفجیدن باشد که می آید بخلاف نون اول مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفج که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) یکهو الفج</p>
<p>(۱) الفخت (۱) بقول برهان بر وزن بدخبت ماضی الفختن صاحب ناصری و رشیدی جمع ذکر این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل از انداختن مطلقاً شمس فخری (۵) بخردی کیست کانه - بادشاهی به بعد و داد نام نیک الفخت به مؤلف عرض کند که حیف است از طریزبان صاحب سروری که الفخت را ماضی انداختن نوشت و چرا نه نوشت که ماضی مطلق پیشه او سوختن و فختن است به صاحب بحر صحت کرد</p>	<p>(۱) الفخت (۱) بقول برهان بر وزن بدخبت ماضی الفختن صاحب ناصری و رشیدی جمع ذکر این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل از انداختن مطلقاً شمس فخری (۵) بخردی کیست کانه - بادشاهی به بعد و داد نام نیک الفخت به مؤلف عرض کند که حیف است از طریزبان صاحب سروری که الفخت را ماضی انداختن نوشت و چرا نه نوشت که ماضی مطلق پیشه او سوختن و فختن است به صاحب بحر صحت کرد</p>

<p>که سالم التصریف باشد مؤلف عرض کند که ماخذ این همان الفصحی که ذکرش بر الفاخن کرده ایم (۳) بقول برهان و سروری در شیدی ناصری و نوادر معنی اندوخته (شش فخری ۵) تا همان باشد بجا که صطاع به نام نیکو در جهان الفصحی (امیر خسرو ۵) غزی کو بغارت به بند و سار در الفحّه خویش بتدزیان به مؤلف عرض گیریم یعنی بعضی علامت مصدر تن که در الفحّتن</p>	<p>دوم آنرا الفصحی کردند پس از آن بقاعده مصدر جعلی یای معروف و علامت مصدر و آن در آخر زیاده کرده الفحّیدن ساختند و جادار و این را مبتدل الفحّتن گیریم که گذشت فارسیان تایی فوقانی را بدال جمله بدل کردند همچون زرتشت وزرتشت و جادار و که تبدیل علامت مصدر گیریم یعنی بعضی علامت مصدر تن که در الفحّتن</p>
<p>کنند که اسم مفعول الفحّتن است پس (ار دو) جمع کیا (۲) جمع کرنا (۳) جمع کیا هواندوخته که</p>	<p>بود و آن آورده الفحّدن کردند و (۲) اسم مفعولش یعنی بباد که ذکر این مصدر بر الفاخن آورده ایم (ار دو) دیکهو (۱) الفاخن و (۲) الفحّنه</p>
<p>(۱) الفحّدن صاحبان رشیدی و موارد (۲) الفحّده و نوادر ذکر (۱) کرده که مراد</p>	<p>کرده ایم (ار دو) دیکهو (۱) الفاخن و (۲) الفحّنه الفحّنه خجری اصطلاح - مرکب صیغی</p>
<p>الفحّتن است و صاحب رشیدی ذکر (۲) هم که معنی اندوخته باشد مؤلف گوید که (۱) مخفف الفحّیدن است که می آید - فارسیان یای تخانی را حذف کرده الفحّدن کردند و الفحّیدن مرکب از الفاخ که مبتدل الفصحی باشد و ذکر این تبدیل بر الفاخن کرده ایم - پس فارسیان به تحفیف الف</p>	<p>بقول بحر و بهار الفخرد که در رسم الخط قرآن بجای فتحه نویسند - خان آرزو و در هر یک ذکر این کرده و از تاثیر سند آورده (۵) چنین که را خیم زد و خرد سالی پاکش کشته ستم بالفحّنه خجری شد به مؤلف گوید که خجری نسبت تیغ خردتر می باشد چنانکه گویند (ع) تیغ چون شکست</p>

خنجر می شود پس نظر بر تشبیه کو چکی خنجر۔ الف خنجر می که سوز دالف دایغ میخک مراپه (وله سله) حلقه
 الف خرد را نام نهادند و به تحانی آخره که برای های دیده بنیدگان رنجیر شد چون الف دایغ تبا
 نسبت است معنی این الفی که منسوب به خنجر است شد جامه پیری مراپه (نوقی سله) ساجت حال
 و الف خنجر درین شعر لک افصاف باشد دنیا و دین شان به الف دایغ لوندی بر سرین
 (ار دو) فارسیون نے الف خنجر اس جهوڈ شان به مولف عرض کند که معنی اول عام
 الف کو کہا ہے جو رسم الخط قرآنی میں بعوض فتح است برای انسانان که بعضی طفلان را برای
 لکھا جاتا ہے۔ مذکر۔ وضع امراض از سوزن بر پشت و شکم دایغ زندی
 الفخیدن | مراد الفافتن و اصل بیمار ان را بیخ آهنی یا میخ و بعضی لزمین را حکم
 (الفخیدن که مخفف همین است) و صراحت ماخذ سلاطین بر سرین (۲) مخصوص است برای
 این بر الفخیدن کرده ایم۔ صاحبان موارد و ذوات اسپان که بطور علامت ملازمت سرکار بر کفل
 و جامع ذکر این کرده اند و ہم اشارہ این بر الفخیدن شان زنده لیکن در ہند رسم الف دایغ نیست
 گذشت (ار دو) و یکھو الفافتن۔ بلکہ (صح) بہ ماد و حا کہ مخفف صحیح باشد بحال
 الف دایغ | اصطلاح۔ مرکب اضافی نجیال ماہر سہند بالا متعلق بہ معنی اول است
 بقول صاحب بحر و بہار و (خانہ رز و دایغ) (ار دو) (۱) الف دایغ فارسیون نے
 (۱) دایغیکہ بصورت الف سوزند و (۲) دایغ اس دایغ کو کہا ہے جو بیخ آہنی یا سونی یا تنک
 دایغیکہ بر سرین اسپان امر کنند (و حید و تلف) سے انسانوں کے پیٹ یا میٹھ پر ضرورت علا
 عطار سلہ) اگر نسبت اسلاد و رین شک مراپه مرض یا سرین پر بطور سزا لگایا جاتا ہے (۲) سرکاری

(۵۰۱)

لازم گھوڑوں کے چٹھے پر بطور علامت لگاتے
الف دعا استعمال - مرکب اضافی - بقول رسانار۔
 پر حرف آخر کے قبل لایا جاتا ہے جیسے رسانار

(۵۰۲)

صاحب قوانین الفی کہ بنا بر حصول مفہوم دعا
 در صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف بقول صاحب قوانین الفی است کہ محض
 پیش حرف آخر آوردہ شود چنانکہ رسانار و
 گردانار و چون برای تخفیف از بود بعد در
 کردن ضمیمہ با نقل نمودن فتحہ و او بران - وار
 را حذف کردند باقی ماند و مستعمل جمہور بہین
 مخفف است (حافظہ) حسن تو ہمیشہ در
 وزن بادیر ویت ہمہ سال لالہ گون بادیر
 (اردو) الف زائد وہ الف ہے جو آخر
 اسما اور افعال پر زیادہ کیا جاتا ہے بضرورت
 وزن شعر اور معنوں پر کچھ اثر نہیں کرتا جیسے
 کشورا - گوہرا - رقتا - گفتا۔

در صورت منفی بودن آن فعل نون نفی را ہم
 بنی بدل نمایند بدین مناسبت کہ دعا تیرا مند بحر و ضمیمہ بران مجرور مفلس گردیدن - صاحب
 ہی دلالت کند بر معنی طلب چنانکہ مباد - و گنار ہفت مانند ذکر ماضی مطلق این (الف شد)
 و بیناد (سہدی) جو ان مرد را تنگ ستی کردہ اند یعنی مجروح شد و مفلس گشت مؤلف
 مبادی کہ سفلہ شد او بدہشتی مبادی (اردو) الف گوید کہ الف مجرد است از نقطہ و مرکوز و غیر مرکب
 دعا - وہ الف ہے جو حصول مفہوم دعا کے
 لئے صیغہ واحد غائب فعل مضارع معروف بہ بین تشبیہ کنایہ باشد از مفلس شدن
 (اردو) مفلس ہونا - غریب ہونا۔

الف شدن اسپ | مصدر مطلقاً واقع ہو کر دا و عطف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسا

بقول صاحب اندھوالمہ فرنگ فرنگ کنایہ تجیش معنی کم و بیش۔ صاحب آصفیہ نے از بدشتن اسپ ہر و پاسی مؤلف عنہ لکھا پور فرمایا ہے (فارسی) اسم مؤنث۔ دو کتد کہ چرخ یا شدن و بدین وجہ کہ قد القیاس است۔

و بلند است فارسیان و رنج الف را یعنی (۱) الفضل (۱) بقول صاحبان بران

بلند و راست گرفته اند یعنی چون اسپ ہر (۲) الفخده و مواد و بحر و شیدی و

پای پشین را بلند کرد و چرخا باشد شاید سراج و ناصر و نو اور معنی اند و ختن و (۲)

بہ الف (ارو) چرخا یا ہونا۔ بقول مصنف معنی اند و ختن۔ مؤلف عرض کتد کہ اشارہ (۱)

گھوڑے کا الف ہونا۔ سید باکھڑا ہو جانا۔ بر صدر الف ختن کردہ ایم و ذکر اخذش ہم ہونا

یعنی پھلی مانگون پر کھڑا ہو جانا۔ آپ ہی نے الف گزشتہ و الف ختن تخف آں بجائش مذکور شد

ہو جانا کو بفتح لام لکھا ہے۔

الف عطف | استعمال۔ مرکب اضافی باشد فارسیان خامی مجھے را بہین مجھے بدل کنند

بقول صاحب قوانین الفی کہ در دو کلمہ متغایر یا نہ تارخ و تاغ و (۲) اسم مفعول (۱) باشد

واقع شد مفید معنی دا و عطف باشد چنانکہ لکھا و بس (ناصر و س) تو بی تمیز الفضل

و سالامہ و شمار و ز و کما بیش معنی تاک و پو و ثواب مراد اگر ندانی فرد و را نکان شدہ و

سال واد و شب و روز و کم و بیش باشد (ارو) دیکھو (۱) الفخن۔ (۲) الفخده۔

الف عطف وہ الف ہے جو دو کلمہ متغایر کے درمیان

(۶۰۸۱)

۳۲

اضافی۔ بقول صاحب قوانین الفی است کہ صاحب بحر داند و بہار و وارستہ نگاہ باشد
 باخر صیغہ واحد امر مخاطب معروف متصل شدہ مؤلف عرض کند کہ محل نظر است زیرا کہ
 مفید معنی اسم فاعل بود چنانکہ دانا و بینا و شنوا الف قاتمان اسم فاعل ترکیبی است یعنی قات
 و گویا بمعنی دانندہ و بینندہ و شنوندہ و گویندہ الف دارندگان و این را کنایہ توان گرفت از
 فرماید کہ جائی این الف مفید معنی اسم مفعول نیز مرگان و لیکن ہر گاہ اضافت این بسوی مرگان
 باشد و برین تقدیر بالف مفعول موسوم گردد کہ زند معنی مرگان متصل شدہ بنیدانیم کہ ہر چہ
 چنانکہ بلفظ پذیرا (اردو) الف فاعل اور الف محققین بالا این را بمعنی نگاہ چہ طور گرفتند
 مفعول وہ الف ہے جو صیغہ واحد امر مخاطب شان بکار شان نمی خورد۔ جزین نیست کہ الف
 معروف کے آخرین داخل ہو کر معنی فاعلی اور قاتمان مرگان۔ مرگان باشد۔ (طالب آملی
 مفعولی پیدا کرتا ہے۔ جیسے دانا اور پذیرا) خمیدہ است الف قاتمان مرگان نش
الف قات استعمال۔ الف قات زبا ر غمزہ کہ چشم نقشہ باریکست : (محمد قلی سلیم
 قات باشد کہ نظر بر راستی و بلندیش بالف کر شمشخ نگاہ ستیزہ خویانیم : سواد
 تشبیہ دادند (صائب) پیش از اندم کہ خوان الف قاتمان مرگانیم : (اردو) مرگان
 و ہر خامہ بدستش اتا و پ الف قات اوشق بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔ شرہ کی
 قیامت می کرد (اردو) قات یا ر کو الف جمع۔ پلکین۔ ظفر نے واحد ہی باندہا ہے (م
 قات کہہ سکتے ہیں۔ ہجوم عشق سے مرگان اگر اونچی نہیں ہوتی بلجیب
الف قاتمان مرگان اصطلاح۔ بقول کیا کہ شخ پر مٹراونچی نہیں ہوتی :

(۱۰۰)

الف قد استعمال - بدون اضافت بقول کاف تازی سودای بلا شرط کہ برگرد و چنانکہ بہار و انداز اسمای محبوب است از بہت راستی قامت دی از عالم سرود قد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی همچون الف دارندہ (ابو طالب کلیم ۵) شوخ الف قد من ہر گہ کمان کشیدہ نہ پنداشتم خدنگی در خانہ کمانست (صائب ۵) الف قدی نباشد اشارہ ای کنند از نجاست کہ خط کش کہ منم سینہ چاک بالایش نہ پھر سبزہ خوابیدہ بمعنی مسلمہ مستعل شد (کلیم ۵) دو جان حسرت نیست در پایش (ارو) فارسیون نے یا کویالات الف کش دارو نہ سرور باتو بیک فاختہ الف قد کہا ہے۔

الفقدن بقول صاحبان مواد و نوکوی گفتگو باقی رہے۔

مرادف الفاخص مؤلف عرض کند کہ بدل **الف کشیدن** مصدر مطلق - بقول صاحب الفقدن یا الفخذن است کہ گذشت فارسیان بحر مرادف الف بر سینہ بریدن و الف بر سینہ غنیم و خای مجہدہ راقاف بدل کنندہ همچون کشیدن کہ گذشت و بدین مصرعی را آورد و آروق و چخاخ و حقائق و اشارہ ماخذ بر فخذ کہ تبارخ فوت اکبر بادشاہ معروف است و الفقدن کردہ ایم (ارو) دیکھو الفقدن - یعنی فرماید کہ مال کیست (ع) الف کشیدہ ملا **الف کش** اصطلاح - بقول بحر و بہار فخذت فوت اکبر شاہ مؤلف عرض کند کہ بحر و ادب

کشیدن بدون الفاظ بر سینه چیزی نیست معنی عرض کند که تعریف الف کوئی که بقول صاحب مراد (الف بر سینه کشیدن) هرگز نباشد (۱) شمس بالاند کور شد وجه کنایه هر دو معنی باشد مصرع مجهول بند را کافی نیست و اگر از نام (اردو) و الف و ب (۱) هر بیرونی چیز اور مصنفش آگاه شویم در سخالت هم خیال ما (۲) آتہ ناسل کون فارسیون نے الف کوئی و جز این نباشد که ضعف اوست و رفتن حمل کو فیان کہا ہے۔ دیکھو ابو الحیہ۔

از اینجا است که دیگر محققین مجرد الف کشیدن **الف گرفتن** استعمال - بکسر اول معنی را ترک کرده اند (اردو) دیکھو الف بر سینه الفت گرفتن است کہ الف در عربی زبان کشیدن۔

معنی الفت آمده و فارسیان این را با مصد (الف) الف کوئی اصطلاح - بقول گرفتن استعمال کرده اند (انوری ۵) یاد آید

(ب) الف کو فیان بحر و اند (۱) خیر عفو و سخت الف گرفتن چون ناف برید

کج و (۲) آتہ ناسل نیز - صاحب شمس نسبت شفا را و الم را (اردو) دیکھو الفت گرفتن۔

(الف) بر معنی اول قانع و گوید کہ کو فیان طره **الف گندم** اصطلاح - مرکب اضافی۔

الف را بجانب چپ باز میگردد اند (ب) بقول بحر خطیکہ در میان دانہ گندم باشد بہار

بقول برہان و بحر و جامع و سروری بہر دو معنی گوید کہ زنجیکہ بصورت الف در سینه گندم است

بالا (خلاق المعانی ۵) عجم و نقطہ زیر بق و از عالم الف و اعراف - (صائب ۵) گریان

شجر زو مرا پدید گردون کہ کہ چون الف چاک عشاق از ذوق فنا باشد الف بر سینه

کو فیان تم پدید بہار بر معنی اول قانع مولف گندم ز شوق آساید باشد مولف عرض کند

کہ خیالِ ماصاب درین شعر الف را بمعنی نشان
 آورده و خصوصاً نشانِ جرأت کہ ذکرش بر الف
 بر سین کشیدن گذشت و ازین سند - اصطلاح الف
 معنی پیدا کرتا ہے جیسے پنا بمعنی پنائی۔

گندم قائم گردن قابلِ نظر است (ارو) **الف مقصورہ** استعمال - مرکب توصیفی

گیہون کا خط جو شکل الف ہوتا ہے - مذکر - در فارسی زبان الفی است کہ وہ آغاز کلمہ آید

الف مبالغہ استعمال - مرکب اضافی - بغیر مد خواندہ شود باکی از حرکات ثلاثہ همچون

بقول صاحب قوانین الفی کہ با اسم صفت لاحق ابرام و الف و او است و الفی کہ در وسط یا

گشتہ افادہ معنی بیا رود چنانکہ بدآ و خوشا و فرخا آخر کلمہ ساکن باشد آرا ہم فارسیان مقصورہ

(جای ۵) خوشحال آن زیرک پند گیر کہ بغیر کنند (ارو) الف مقصورہ - بقول صاحب

از مرگ غیر است عبرت پذیر (ارو) الف مقصیۃ - عربی - اسم مذکر - وہ الف ہے جو مد

مبالغہ وہ الف ہے جو اسم صفت کے آخرین نہ رکھتا ہو جیسے آبا - آمان - نانا۔

داخل ہو کر معنی مبالغہ پیدا کرتا ہے جیسے خوشا - **الف مدودہ** استعمال - مرکب توصیفی -

الف مصدر استعمال - مرکب اضافی - در فارسی زبان الفی را گویند کہ مرکب بدو الف

بقول صاحب قوانین الفی کہ با اسم صفت لاحق باشد و بد خواندہ شود و در اول کلمہ آید چنانکہ آب

گشتہ افادہ معنی مصدر و بد چنانکہ پینا و فرخا در رسم الخط قدیم این را بہ تکراری نوشتند چنانکہ

و در آرا کہ بمعنی پینائی و فراخی و در آرمی آب اما تا آخرین الفی را حذف کردہ عرض

(ظہوری ۵) در کمالات خرد پینا بین (ارو) **الف** گند از مد چون آب (ارو)

(۱۱۱۱)

(۱۱۱۱)

(۱۱۱۱)

الف مدوده بقول صاحب اصفیه عربی - اسم مذکر مدولا الف لمبی آواز کا الف جیسو آنا - آنا - وغیرہ کا افاضل

الفنج | بقول برہان و سہفت ہر وزن شطرنج (۱) ماضی الفنجیدن یعنی جمع کرد و انداخت
(۲) جمع کردہ شدہ و (۳) بمعنی مصدر ہم کہ جمع کردن و انداختن باشد و ۴ - امر بدین معنی
ہم یعنی جمع کن و بنید و زد و (۵) فاعل را نیز گویند کہ جمع کنندہ باشد - صاحب رشیدی
تذکر معنی اول و چہارم و پنجم کردہ و سنا آوردہ (۵۴) با قناعت کش ارکشی غم و رنج پذیر نہ
بگذر ز عقل و خشت الفنج ہذا بخور (۵۵) ز الفنج دانش دلش گنج بود پذیرہا ندیدہ و دانش الفنج
بود پذیرہ و صاحب سروری گوید کہ انداختن و امر باندختن و اسم فاعل ہم - صاحب ناصری
کہ محقق است از معاصرین عجمی فرماید و صاحب اند نقل نگارش کہ ماضی و جمع کردہ شدہ
و معنی مصدری ہم دارد و امر ہم - صاحب جامع کہ ہم اہل زبان است گہریز د کہ الفنج و الفنگ
ماضی الفنجیدن و بس و صاحب (دری و پہلوی) کہ زبانہ ان عجم است ارشاد کند کہ بالفنج یعنی
انداختن بود و بقول صاحب شمس جمع کردن و جمع کردہ شدہ - بہار در نوادر المصادر و تذکر
الفیند فرماید کہ الفنج شدہ و اسم فاعل و امر - مؤلف عرض کند کہ این است تحقیق متحققین
عجم و ہند برای یک اسم جامد فارسی زبان - (ر ۷) اگر بہر او خون بگیریم رواست پذیرہ تحقیق
ما الفنج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ذخیرہ و سنا این از مصرع اول ابو شکر پیداست
کہ بالاند کور شد و مصدر الفنجیدن کہ می آید وضع شد از ہمین اسم مصدر بزایدت یا می معروف و
علامت مصدر و ن - مطابق قاعدہ فارسی و معنی اول بیان کردہ متحققین با نام و نشان سراسر
غلط کہ ماضی این الفنجید باشد نہ الفنج و معنی دوم البتہ درست است کہ مراد از ان ہاں ذخیرہ

گیریم که ذکرش کرده ایم و معنی سَوم غالی از تَراج نیست البته حاصل بالمصدر این بروزن
 الفنج آمده نه مصدر است و نه معنی جمع کردن دارد نسبت معنی چهارم عرض می شود که دست
 باشد که امر الفنجیدن غیر از الفنج نباشد و معنی پنجم غلط است که الفنج معنی اسم فاعل نیامده و
 سند ابو شکور دانش الفنج اسم فاعل ترکیبی است نه مجرد الفنج (اردو) ذخیره - بقول آصفیه
 (عربی) اسم مذکر - جمع کیا هوا - جمع کر (امر)

الفنجار | بفتح اول و سَوم بقول صاحب شمس و هفت مرادف الفنجار که به غین معجمه یعنی
 اول گذشت - صاحب هفت ذکر این کرده و مرادف هر دو معنی الفنجار نوشته مؤلف
 عرض کند که فارسیان غین معجمه را به فابدل کنند همچون غلیو و فلیو و ما صراحت ماخذ این بر
 الفنجار کرده ایم (اردو) دیکهو الفنجار -

(۱) الفنج | بقول نوادر (۱) معنی اندوخته و (۲) بقول برهان معنی اندوختن -

(۲) الفنجیدن | صاحب بحر فرماید که کامل بقصر ف است صاحبان شمس و رشیدی

و سروری و موارد و نوادر هم ذکر این کرده اند مؤلف گوید که ما اشاره این بر الفاختن
 کرده ایم و این مرکب است از الفنج که اسم جامد و اسم مصدر است بزیادت یای معروف
 و علامت مصدر رون و حقیقت الفنج بر الفاختن بیان کرده ایم مقتضی فرس این را
 جعلی نامند و ما اصلی گوئیم - زیرا که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و (۱) مخفف الفنجیده
 باشد که اسم مفعول الفنجیدن است و جا دارد که الفنج را بزیادت های نسبت بر الفنج گیریم
 که به معنی منسوب به ذخیره باشد یا های تسمیه گیریم همچون زبان و دندان یا های زائد گیریم

ہمچون ہالہ و پیالہ و خوشخوارہ (۱) (دو) (۱) دیکھو لغتہ - (۲) الفاضل -

<p>الف ندا استعمال - مرکب اضافی - ندا وہ الف ہے جو اسم صفت اور غیر صفت بقول صاحب قوانین المعنی کہ باخرا اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ معنی ای کرتا ہے - جیسے خدا یا معنی اے خدا -</p> <p>الف نقش بست اصطلاح - بقول</p> <p>ع) خدا یا و پذیر این نعمت ما را بنہ (نظمی)</p> <p>۵) بزرگا بزرگی دہا یکیم پتوئی یاوری</p> <p>بخش و یاری رسم پ صاحب قوانین فرمایا مؤید فرماید کہ اول چیزی کہ آفریدگار آفرید کہ یای تسمائی و ریشال خدا یا بزد سبب آنکہ لفظ خدا را اسم غیر صفت مفرد اندیائی قافی الادات و اقول نقش بست نقص ترکیب است کہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین و وقایہ است و تمام ترکیب انیت کہ تحتہ اول کہ فتح میان الفین زیادہ ملودہ شد و بر مذہب نقش بست ای الف مصور شد و اول تحتہ</p> <p>کس نیکہ آرا صفت مرکب معنی مخفف خود آ کہ بچکان را برای نوشتن می دہند همین الف پندارند اصلیت کہ در صورت الحاق الف</p> <p>برای امکان تلفظ عود کردہ مفتوح گشت اکتب یا قلم - قلم از ہیبت آن درخوی شد</p> <p>مؤلف گوید کہ اندرین صورت یا را زائد گیریم و قطرہ از وی بر لوح محفوظ چکید از ان نقش</p> <p>ہمچون با و جامی و پای (اردو) الف اول الف پدید آمد (الخ) مؤلف عرض کند</p>	<p>الف ندا استعمال - مرکب اضافی - ندا وہ الف ہے جو اسم صفت اور غیر صفت بقول صاحب قوانین المعنی کہ باخرا اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ معنی ای کرتا ہے - جیسے خدا یا معنی اے خدا -</p> <p>الف نقش بست اصطلاح - بقول</p> <p>ع) خدا یا و پذیر این نعمت ما را بنہ (نظمی)</p> <p>۵) بزرگا بزرگی دہا یکیم پتوئی یاوری</p> <p>بخش و یاری رسم پ صاحب قوانین فرمایا مؤید فرماید کہ اول چیزی کہ آفریدگار آفرید کہ یای تسمائی و ریشال خدا یا بزد سبب آنکہ لفظ خدا را اسم غیر صفت مفرد اندیائی قافی الادات و اقول نقش بست نقص ترکیب است کہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین و وقایہ است و تمام ترکیب انیت کہ تحتہ اول کہ فتح میان الفین زیادہ ملودہ شد و بر مذہب نقش بست ای الف مصور شد و اول تحتہ</p> <p>کس نیکہ آرا صفت مرکب معنی مخفف خود آ کہ بچکان را برای نوشتن می دہند همین الف پندارند اصلیت کہ در صورت الحاق الف</p> <p>برای امکان تلفظ عود کردہ مفتوح گشت اکتب یا قلم - قلم از ہیبت آن درخوی شد</p> <p>مؤلف گوید کہ اندرین صورت یا را زائد گیریم و قطرہ از وی بر لوح محفوظ چکید از ان نقش</p> <p>ہمچون با و جامی و پای (اردو) الف اول الف پدید آمد (الخ) مؤلف عرض کند</p>
--	--

کہ مقصورہ جزا میں نباشد کہ الف صر اموصوف الفد بمعنی اول خیر گیریم و این ستعارہ باشد کہ الف از گیریم و الف نقش بست کنایہ باشد از اول حرف تہجی اول حرف است (اردو) سب سے پہلی چیز کی کہ آفریدگار آفرید پس درین صورت چہرہ کو خداوند تعالیٰ نے پیدا کیا۔

الفنگ | بقول صاحب جامع مرادف از الفح بمعنی الفنجین) است و ابرا الفنج حصہ شہر راطا ہر کردہ ایم و جزا میں نباشد کہ الفنگ را بدل الفنج گیریم کہ فارسیان جمیم را کاف فارسی بدل کنند چنانکہ آخیش و آخیشک و لجام و لگام اندرین صورت این ہم اہم جاہ فارسی زبان باشد بمعنی ذخیرہ و اندوختہ (اردو) دیکھو الفنج۔

الف و ال و میم | اصطلاح - بقول **الف وصلی** | استعمال - مرکب توصیفی -
صاحب بحر اشارہ بہ آدم علیہ السلام - صاحب فارسیان الفی را گویند کہ در اول لفظ داخل شود بہفت گوید کہ این کنایہ باشد و صاحب مود فرقا و بیچ اثر در معنی نہ کند چنانکہ شکم و شکر - اشترو کہ یعنی آدم علیہ السلام مؤلف عرض کند کہ شتر - اشگرف و شگرف و این منحصر است بر حروف لفظ آدم را بطریق لفظ بیان کردہ محاورہ عجم (اردو) الف وصلی وہ الف ہجو دیگر بیچ و کنایہ نباشد و باشد کہ اشارہ گیریم فارسیوں نے اسکو ابتدای لفظ میں زیادہ کیا ہے شہر ای قدیم و نظم و چین کنند برای اکثر اسما کہ کن جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا جیسے شکم کو را کاف و نون و ذل را دال و لام گفتہ اند شکم کیا اور یہ زیادتی اختیاری نہیں ہے بلکہ (اردو) آدم علیہ السلام کو فارسیوں نے الف بن الفاظ پراہل زبان نے الف وصلی بڑھایا ہے و دال و میم کہا ہے -
انہیں کا استعمال اس الف کے ساتھ جائز ہے -

الف بیچ ندارد | مثل - صاحب بحر دہا کسی زنند کہ بی سرو سامان محض باشد بدینو جبکہ الف گوید کہ مثل است مشہور (صاحب ۵) تقصیر سیاحت نہ مرکزی دارد و نہ دائرہ و نہ نقطہ فارسیان این مقولہ زخم و بیچ ندارد و بیچ حرفیت کہ گویند الف بیچ ندارد | مثل کردند دیگر بیچ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را برای وہ تو سنگے ہیں" یعنی محض بی سرو سامان ہیں۔

الفیدن | بقول بحر معنی انداختن و جمع کردن (سالم التصریف) صاحبان برہان و سراج و جہانگیری و نوادر و موارد و جامع ہم ذکر این کردہ اند ما اشارہ این بر الفاظ تن کردہ ایم و جز این نباشد کہ این فحیف الفخیدن است بحدف یا ی تخیانی و حقیقت الفخیدن بجایش مذکور شد و اسم مصدر این ہم همان الفخ است چنانکہ بر الفخیدن اشارہ اش کردہ ایم (ناصر خسرو ۵) صورت عملی تراخو باید الفیدن بجدہ در تو ایند آفرید است انچہ در کس نافریدہ (اردو) و بکھو الفاظ تن۔

(۱) **الفینہ** | بقول برہان و جامع و جہانگیری بر وزن چرمینہ آلت مردی را گویند و بقولش۔

(۲) **الفیہ** | بر وزن شلفیہ ہم بہمین معنی آمدہ - صاحب ناصری بذیل (۱)، ذکر (۲) ہم کردہ و ارستہ نسبت (۲) صراحت فرماید کہ کنایہ باشد و صاحب بحر بذیل (الفیہ شلفیہ) ذکر این کردہ و صاحب رشیدی ہم این را آورده (حکیم سوزنی ۵) حکیم نورودہ را علی پدید آمدہ کہ حبت از سر الفینہ کلان بنیدہ (۲۷ ع) آنکہ با سیرت او الفیہ ناکا و آیدہ (حکیم انوری ۵) شد بجان الفیہ غلام اورا پانچو خورد شفیقتہ تمام اورا پانچ خان آرزو در سراج گوید کہ الفیہ یعنی و سکون دم

و کسر فاو تشدید تحتانی و های مخفی و به تخفیف یا نیز آلت تناسل و فرماید که در فارسی مشد و در مخفف خواندن غیر از دو لفظ خرم فرخ که به تخفیف دیده شد جائز است و فارسیان الفاظ عربیه را نیز مخفف کنند - چون قد و قد و چون صاحب برهان ازین معنی غافل اند الفیه یای مشد در او شها استادان الفیه بر وزن جریمه برای وزن خوانده اند و آن خطاست مؤلف عرض کند که تحقیق خان آرزو اکثر کلام قدما را اصلاح دهد مقصودش جز این نیست که (۱) چیزی نیست و آنچه در کلام حکیم سوزنی گذشت (۲) باشد به تشدید تحتانی - تحقیق ما اینست که (۲۰۱) هر دو صحیح و لغت فارسی است - فارسیان یای تحتانی و نون قبل های هوز نسبت بر لفظ الف آورده الفیه آلت تناسل را نام نهادند که به معنی منسوب به الف است و راستا و گی همچون پشینه و گنجینه و در (۲) صرف یاد های نسبت است و جادار و که یای نسبت و های فصاحت گیریم و کسر ه لام الف در هر دو بکثرت استعمال به سکون بدل شد و دیگر پیچ و بخمال ما الفیه را به تشدید تحتانی فارسی گرفتن و الفیه را تصحیف قرار دادن غلط است فاقل - (۱۰۷ و ۱۰۸) آلت تناسل بقول آصفیه تذکر - و بگو ابو الحیة -

(الف) الفیه شلفیه | اصطلاح - بقول بحر (۱) کتابست که حکمی برای تقویت با و پا و شل شش بر اشکال عجیبه جماع ترتیب داد و فرماید که الفیه کتایه از آلت تناسل و شلفیه کتایه از فرج - ازین جهت زن بدکار را شلف گویند بهار گوید که تحقیق آنست که -----
(ب) الفیه و شلفیه | کتابی است از حکیم ارزق - و بقول ناصری که بذیل الفیه نوشته طغان شاه سلجوقی بود که برای او این کتاب نوشته شد و (۲) بقول بهار الفیه و شلفیه نام دو

بدکار (حکیم انوری ۱۵) جلی چند بودہ اند حریف فی الفیہ شلفیہ بنار و لقب فی ہمہ در آرزوی
ایر بزرگ پدست بر کس زمان کہ من یرغب فی دارستہ با بحر اتفاق صاحب انند کہ نقل نگار
بہار است ذکر اب کردہ مولف عرض کند کہ معنی اول و دوم (الف) صحیح باشد و مارا با حنا
بحر و دارستہ اتفاق و سند معنی اول ہم مطابق الف یافتہ ایم چنانکہ طالب آملی گوید (۱۵) بتی
دیدم کہ در عشق نمایان حسن پنهانش پدہر تار از اراد و رقابت می توان کردن پدہنو کہ خامہ
حمد ان ہر لوح سرین او پدہر الفیہ شلفیہ کتابت می توان کردن پد (اردو) (۱) الفیہ
شلفیہ ایک کتاب کا نام ہے جو تقویت باہ کے متعلق حکیم رزقی کی تالیف ہے (۲) الفیہ
شلفیہ فارسی میں ان دو عورتوں کو کہتے ہیں جو بدکار ہوں یعنی پیپی کھیلین یا لڑین۔ جن کو
اردو میں چپٹ باز اور طبق زن کہتے ہیں۔

القاب | بقول بہار جمع لقب و فرمایہ کہ فارسیان در محل مفرد استعمال کنند (حسن
ہروی ۱۵) شد و قت کہ گرمی ہو تا آب شود پد باد سحری سموم القاب شود پد از آتش
مہر سکہ گرم است نسان پد برویش اگر تیغ کشی آب شود پد صاحب انند کہ نقل نگار
و فرمایہ کہ بفتح اول لغت عرب است جمع لقب مولف عرض کند کہ در رباعی حسن ہروی
استعمال القاب بمعنی مفرد نیست البتہ در کلام انوری استعمال این نظر آدہ (۱۵) ہم باقی
تومی یا بد سلطان چہان پد اسپ و طوق و جامہ و فرمان و القاب و غذا پد (اردو)
القاب۔ بقول امیر لقب کی جمع (رشد ۱۵) بدنام دہر و دشمن ناموس و عار خلق پد
القاب یہ ہیں آپ کے بے نام و ننگ کئے پد آپ ہی نے فرمایا ہے کہ معنی خطاب استعمال

(مرزا والا جاہ عاشق) کوہ فرقت کو اٹھا کر ہوے رستم عاشق پور نہ یہ راز کہان
اور یہ القاب کہان پور

الکا | بقول برہان و جامع و ہفت بضم اول و سکون ثانی و کاف بالف کشیدہ ملک و
بوم و زمین را گویند و صاحب انند فرماید کہ این لغت ترکی است - صاحب کنز کہ محقق
ترکی زبان است این را بمعنی ملک و مقاطعہ و دیار گفتہ و بقول صاحب لغات ترکی
بمعنی کشور (اردو) ملک - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - دیس - بہوم - ولایت - کشور
ملکت - برگہ -

(الف) الکتر سیتہ | استعمال معاصرین عجم استعمال این کنند - ناصر الدین شاہ قاجار
(ب) الکتری سیتہ | در سفرنامہ خود آورده کہ بقول صاحب روزنامہ (الف) بمعنی

چراغهای کهربا و (ب) بقول صاحب رہنما کشش کهربائی و از مادہ برقی تار می - و
بقول صاحب بول چال مادہ برقی کشش کهربائی آکہ برقی مولف گوید کہ این مفرد
باشد از لغت انگلیسی (الک ٹریسٹی) کہ بمعنی تار برقی است و برای معنی (الف) و انگلیسی زبان
الکک ٹیس باشد بخمال ہامی تملہ الف مجاز است و معنی (ب) حقیقی باشد - (اردو)
(الف) برقی روشنی (مونث) (ب) برقی تار برقی مادہ - برقی آکہ - مذکر -

الکوس | بقول برہان و سروری و ناصر و سراج بر وزن محبوس نام یکی از پہلووانان
تورانی کہ بر دست رستم کشتہ شد و بخمال ما این لغت ترکی باشد و اللہ اعلم (اردو) الکوس
ایک تورانی پہلووان کا نام ہے جو رستم کے ہاتھ سے مارا گیا -

الگوته | بقول صاحب انذ بفتح اول و ضم کاف فارسی و فتح نون لغت فارسی است بمعنی گلوته و غازه روی مؤلف عرض کند که همین لغت در مدوده گذشته و مرکب است از لغت ترکی آل که بمعنی سرخ باشد و گونه که در فارسی بمعنی منسوب به رنگ است و معنی حقیقی آن منسوب به رنگ سرخ و کنایه از غازه - بحر صاحب انذ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - حیف است که سند استعمال پیش نشد (اروو) و یکموا لگوته -

اللہ اکبر | (اصطلاح) بقول صاحب بحر و بهار نام کوهی است در شیراز - گویند هر که بالای آن برمی آید و بریزی گرد و بلی اختیار می گوید اللہ اکبر از جهت استعجاب و غرات آن صاحب ضمیمه برهان هم ذکر این کرده (صاحب ۵) در زیر پای عشق قاد است آسمان عشق این سواد را تل اللہ اکبر است (حافظ شیراز ۵) فرق است از اب خضر که طلعت جای دوست به آب ماکه منبع اللہ اکبر است (اروو) اللہ اکبر - شیرازین ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بلند ہے -

اللہ اللہ | (اصطلاح) بقول بحر و مقام تعجب استعمال کنند - بہار گوید کہ از قبیل لطیف الطریق بطریق تحذیر واقع شدہ امی احوذ و اللہ - در جائیکہ کسی کاری بکند یا حرفی بزند کہ مناسب وی نبودہ باشد استعمال نمایند و فارسیان در مقام تعجب نیز استعمال کنند و معنی شا ہم مؤلف گوید کہ عمل حاشا کنند یعنی اثبات را نفی و نفی را اثبات نکر و اند (ملاحظہ ۵) اللہ اللہ محرم راز نو سازم حرف و صوت بدین زبان و تیغ اگر حرفی ز جانی سرزد است (خوشل ۵) ہم ناید چو گل از خندہ شادی دہان ما نہ چہ خوش نامی بر آمد اللہ اللہ اڑ

زبان مایہ (اردو) بقول امیر صفت میں محال بیاٹنے کی جگہ بولتے ہیں (مومن ۵) کیا
تن تہ خاک اللہ اللہ کیا صورت پاک اللہ اللہ (ر شک ۵) اللہ اللہ اس بت خوش
چشم کے منہ کی شبیہ آنکھیں بہا نے لگین آنکھوں کا نقشہ دیکھ کر نہ

القدس باقی ہوس شل - صاحبان	و زمت ہوناسکی زند (اردو) دکن میں کہتے ہیں
اشال فارسی و احسن ذکر این کردہ اندواز	بسیان اللہ اللہ کرد
معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض	استعمال کرتے ہیں۔ ان دونوں کا استعمال اس مقام پر ہوتا
کند کہ فارسیان این مثل را بصفت قناعت و	جہان قناعت کی تعریف مقصود ہو اور ہوس کی دست

الم | بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی و سکون میم (۱) بمعنی فوج و گروہ و بفتح اول
(۲) غلہ آیت کہ آن را کا ورس و از زن گویند بہار گوید کہ (۳) بالتحریک و رد کردن و
آلام بالفتح جمع آن و باللفظ کشیدن مستعمل - صاحب ناصری و (خان آرزو در سراج) ذکر
معنی اول و دوم کردہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید کہ الم الم بمعنی فوج فوج است و
و صاحبان سروری و جہانگیری پر معنی دوم قانع و صاحب اند صراحت کند کہ بمعنی اول
نعت فارسی باشد - صاحب مؤید بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرماید کہ الم الم بمعنی
پیای پی و فوج فوج و زود زود آمدہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان
است و بمعنی دوم نعت شیرازی کہ صراحت این بر از زن کردہ ایم و بمعنی سوم نعت عربی کہ
بمعنی درد ہم آمدہ کذافی المنتخب فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصاد و فرس کنند کہ
در ملحقات آید (اردو) (۱) فوج - گروہ - موٹ (۲) دیکھو از زن (۳) الم بقول امیر

(عربی) مذکر - رنج و غم (برق) جاتے رہے لال و الم کام ہو گیا نہ مرکہ فراق یا مین آرم
ہو گیا

الماس | بقول برہان ورشدی جامع و سروری بر وزن کہ پاس (۱) گوہریت مشہور و
بقول بہار جوہریت معروف و قیمتی و آس ظاہر اعراب نیست و بالفاظ شاذن و
تراشیدن و چکیدن متعل - صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ الف لام این اصلی
است مثل البرز و آوند و فرماید کہ صاحب قاموس الف لام تعریف قرار داده این
لفظ را در مادہ موس آورده و حق این است کہ در مادہ لمس گرفته شود صاحب سوانح
گوید کہ این جوہر را کہ سفید و شفاف و بنایت سخت و گران است ہندی ہیرا گویند و
و یونانی آداس نام است صاحب ناصری فرماید کہ این اغلب جوہر ارمی برونڈن
در سراج فرماید کہ جوہری است معروف گران بہا کیاب و در تر اشیدن و سفیق جوہر
کہ شیوہ حکاکان است بوجود او احتیاج تمام افتد و مشہور است کہ الماس بہیچ چیز شکستہ
نشود مگر آنکہ مطرقہ و سندان از سرب باشد و بجوالتہ قوسی فرماید کہ معدن آن معلوم نیست
و بحیلہ گوشت عقیاب از درہ عمیق کہ راہ انسان در آن نیست بیرون می آرد و در آن
خود فرماید کہ این حیلہ غلط است و از خرافات اہل تاریخ و معدن او در ملک و کن
در صوبہ حیدرآباد موجود و فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلف عرض
کند کہ خیال قطعی ما نیست کہ آس لغت عرب است و محققین لغات عربی این را معرہ
نکفۃ اند و الف لام در اولش ہم بقاعدہ عربی است و فارسیان استعمال این بالفاظ لام بقاعدہ

عربی کرده اند و در اکثر الفاظ عربی این گونه استعمال کنند تا آنکه بعضی لغات فارسی هم الف لام بقاعده عربی زیاده کنند که ذکر آن بر لفظ آلم کرده ایم - تا آنکه الف لام این را اصلی و ماس را معرب قرار داده اند غور نفرموده اند و در ترکی هم نام این الماس است و جاد دارد که این مفسر خوانیم از او ماس یونانی که بقاعده فارسی دال جمله بلام بدل شود همچون قرغ و قنق صاحب محیط آورده که ماس فارسی است و بهندی همیرا و الف لام آن جزو اسم و اسم عجی است و بسوی مانی سیموس و بعربی شموه بخیاں ماساح اوست که ماس را فارسی نوشت و آنچه الماس را بالف و لام عجی گوید و همین را اصح دانند غیر از مفسر نباشد که ذکرش بالا گذشت و در بودن ماس لغت عرب شک نیست و فرماید که سنگیست جلیل القدر بیش قیمت و سخت ترین و خشک ترین سنگها و جوهر ابدان سوراخ و قطع و نقش می کنند و احجار دیگر و آلات آهنی هیچ یک در آن اثر نمی کند و آتش نیز گریز ندارد و بیاری گویند که آریا با دزیر سوراخ و قطع می کند و گوید که از خواص آنست که بغیر شکل مثلثه شکسته نمی شود و مختلف الالوان باشد سفید و زرد و سیاه و سرخ و سیاه کم رنگ که بهندی تیلیا نامند سفید آن کثیر الوجود و زرد و سرخ و سیاه و سبز کم رنگ کمیاب و بهترین همه سفید یک رنگ شفاف براق - بزرگ و معدن قدیم آن در ملک و کن حوالی قلعه گو لکنده - سرد خشک و در چهارم و گویند گرم و خشک و در آن دانه ران جلای شدید - سنون محرق آن نهایت جالی و دندان است الا در شش خطر و گویند نهادن آن در دهان یا گذاشتن آن بر دندان بدون کلفتی قطع دندان کند و تعلیق آن مقوی دل و رافع خوف و فزع و باعث سرعت ولادت و منافع بسیار دارد و در جیب

است که از داخل استعمال آن نکنند که سم قاتل است (ظہوری ۵) یکی در خوابگاه سبزی
 گلهای تریز و دیگری بر بستر از الماس حسرت نیشتر ریز و (۱ اردو) الماس - بقول امیر
 (عربی) مذکر - امیرا - ایک بیش بہا جواہر کی قسم ہے جو نہایت چمکیلا اور سخت ہوتا ہے -
 (۲) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از تیغ و شمشیر و کار و دستیر - صاحب رشیدی فرمایہ
 کہ تیغ تیز باشد - بہار گوید کہ بالفتح فولاد جو ہر دار و تیغ و خنجر باشد از نجاست کہ پنجہ فولاد
 کشتی گیران را پنجہ الماس گویند (صائب ۵) قصہ خنجر الماس گویند بآپ کہ درینجا سخن از
 تیغ زبان می گذر و (۱ علی خراسانی ۵) مرا کہ در دل صد پارہ ذوق مرہم نیست نہ ہزار خنجر
 الماس کہ رسد غم نیست نہ صاحب ناصری گوید کہ کنایہ از تیغ و شمشیر صاحب سروری فرمایہ
 کہ جنبی از فولاد جو ہر دار و بر تیغ ہم اطلاق کنند (نظامی ۵) ازان آتش کہ الماسش فروز
 عدو گراہنین باشد بوز و وارستہ ہر زبان بہار و بقول خان آرزو در سراج معنی فولاد و خنجر
 و امثال آن بجا ز باشد مؤلف گوید کہ انوری استعمال این معنی تیغ کردہ (۵) از اصل جاز
 سازد الماس نہ رخسارہ ہنچو کہر بارادہ ولیکن این کنایہ نباشد بلکہ استعارہ باشد و از برای کل سلسلہ
 قطر بر جوہر و جلا و آبش و بدین وجہ کہ الماس خود جوہرست فارسیان - استعمال این مجازاً بمعنی جوہر
 ہم کنند و از خنجر الماس خنجر جوہر مراد است و فولاد جوہر را الماس گفتن ہم استعارہ
 باشد دیگر پیچ (اردو) فارسیوں نے تلوار - خنجر - چہرٹی - اور تیر وغیرہ سلسلہ کو از خنجر جوہر و
 فولاد کو استعارۃ الماس کہا ہے -

(۳) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از آگینہ مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد نظر

برجوسہ و صفای آگینہ قائل (اردو) دیکھو آگینہ۔

(سی) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از مردم جلد و چابک حیف است کہ دیگر محققین برہان
ازین ساکت اند و سند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندی بدست آید و وجہ تشبیہ ظاہر شود ہم
توانیم گفت نہ کنایہ (اردو) چالاک شخص۔

(د) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از قلم تراش مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد
و معنی دوم داخل است ضرورت ندارد کہ معنی قلم تراش را از کار و جدا گیریم و وجہ تشبیہ برہان
است کہ بر معنی دوم بیان کردہ ایم۔ (اردو) قلم تراش۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ قلم بنائے کا چاقو
پتے پیل کا چاقو۔ آپ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ والے موٹ بولتے ہیں (رنگ س) میری لئے
تراش رہی ہے سر قلم بکرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلم تراش صاحب تانیت و تذکیر
فرماتے ہیں کہ دہلی میں مذکر بولتے ہیں اور لکھنؤ میں دونوں طرح سنا ہے (ظفر س) گردن پر
دھار رکھ کے بولے بولے نہ قلم تراش میرا ہے۔

(۶) الماس۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دندان باشد مؤلف عرض کند کہ وجہ تشبیہ
است و این ہم استعارہ باشد نہ کنایہ طالب سند استعمال باشیم حیف است کہ پیش نشد و بدست
ما ہم نیامد (اردو) دانت۔ مذکر۔

(۷) الماس۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از ہر چیز تند و سندی پیش می کند (س)
پہ تیری کہ بران چو الماس بود ز زہ پیش او همچو قرطاس بود یہ مؤلف عرض کند کہ تمہیں
معنی پیدا کردہ محقق و معاصر عظم باشند و مطابق نیست و ازین سند معنی اول الماس ظاہر است

و از تشبیه تیزی لازم نیاید که کنایه گیریم از برای هر چیز تند و برنده اگر سندی دیگر بدست آید
استعاره توان گرفت نه کنایه قاتل (اردو) سخت اور کاٹنے والی چیز۔

(۸) الماس - به تحقیق بمعنی عرق و قطره های خوی هم آمده و این استعاره باشد تشبیه
سپیدی و جلا - سندان بر الماس خجالت در لمحات می آید (اردو) عرق - پینه کا
قطره - مذکر۔

(۱۸۱۸)

(۱۸۱۸)

<p>الماس اشک استعمال - مرکب صغانی زهر دادن که ریزه های الماس زهر قاتل است تشبیه اشک باشد بالماس چنانکه غموری (خرین صغانی) الماس هم اگر در جگر افتد گوید (۵) در خشک سال گریه خیز الماس عطا کرد و خون دل اگر در قدم کوبد بجا کرد و اشک من به سوراخها که در جگر بر تریاند (اردو) زهر دنیا - هلاکت کار ادا کرده کرنا - (اردو) الماس اشک اردوین بهی که الماس بار اصطلاح - اسم فاعل کیمی سکتے ہیں یعنی الماسی اشک - صرف سپیدی است بمعنی بارنده الماس - فارسیان در اور جگ دمک کی تشبیه کی وجہ سے - صفت تیغ آورده اند نظر تشبیه آب و تاب الماس افشاندن در چیزی استعمال - وجوهرش و این کنایه باشد صاحبان بگردید صاحب آصفی ذکر الماس افشاندن کرده و مانند ذکر این کرده اند ضعیف است که سندی و از سندش الماس در جگر افشاندن پدیدت پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و معاصرین و متعلق از زمین مصدر عام باشد که خصوصیتی با عجم هم اتفاق دارند (اردو) الماس بار تیغ جگر ندارد و کنایه باشد از قصد هلاکت کردن کی صفت مین که سکتے ہیں - (حضرت بیل</p>	<p>الماس اشک استعمال - مرکب صغانی زهر دادن که ریزه های الماس زهر قاتل است تشبیه اشک باشد بالماس چنانکه غموری (خرین صغانی) الماس هم اگر در جگر افتد گوید (۵) در خشک سال گریه خیز الماس عطا کرد و خون دل اگر در قدم کوبد بجا کرد و اشک من به سوراخها که در جگر بر تریاند (اردو) زهر دنیا - هلاکت کار ادا کرده کرنا - (اردو) الماس اشک اردوین بهی که الماس بار اصطلاح - اسم فاعل کیمی سکتے ہیں یعنی الماسی اشک - صرف سپیدی است بمعنی بارنده الماس - فارسیان در اور جگ دمک کی تشبیه کی وجہ سے - صفت تیغ آورده اند نظر تشبیه آب و تاب الماس افشاندن در چیزی استعمال - وجوهرش و این کنایه باشد صاحبان بگردید صاحب آصفی ذکر الماس افشاندن کرده و مانند ذکر این کرده اند ضعیف است که سندی و از سندش الماس در جگر افشاندن پدیدت پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و معاصرین و متعلق از زمین مصدر عام باشد که خصوصیتی با عجم هم اتفاق دارند (اردو) الماس بار تیغ جگر ندارد و کنایه باشد از قصد هلاکت کردن کی صفت مین که سکتے ہیں - (حضرت بیل</p>
---	---

(۵) اسکی نگاہ کرتی ہے ٹکریے دل دھجکتی | الماس پارہ | اصطلاح - بقول بحر و بہار

یہ تیغ وہ چلی ہے جو الماس پارہ ہے | و وارستہ مراد ف آتش پارہ کہ بمعنی شوخ و

الماس بلب سائیدن | مصدر | مشتک است کہ ذکر این در مدودہ بر معنی اول

کنایہ باشد از زہر خوردن ماصراحت این بر آتش پارہ گذشت (خان خالص ۵) مرہم

(الماس سودن) کنیم (اردو) زہر کھانا - علاج زخم دل ماننی کند: الماس پارہ بر سائ

الماس چبانا - خدا مین ہ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد

الماس بیرلیان | اصطلاح - معاصرین | و در کلام خان خالص الماس پارہ بمعنی حقیقی

عجم الماس با آب و تاب را گویند - صاحب ہم توان گرفت کہ قلب اضافت پارہ الماس

بول چال ذکر این کردہ گوید کہ (بیری لیانت) باشد - یعنی شاعر گوید کہ چون علاج زخم دل

در انگلیسی زبان الماسی را نامند کہ پہلو ہائش | از مرہم نمی شود خدا کند کہ پارہ الماسی بہ تم

تراشیدہ باشد و الماس ہشت پہلو و الماس منجم | رسد کہ از زخم را تازہ کنم تا صورت اندال پیدا

نامند کہ بواسطہ آن آب و تابش از ہر پہلو ہا | شود یا بخورم و ہلاک شوم کہ الماس پارہ ہم

شود و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین | قاتل است (اردو) دیکھو آتش پارہ کے

قاچار ہمین اصطلاح را بخذف تحتانی اول الماس | پہلے منی -

برلیان) نوشتہ باقی حال این نفرس باشد بخذف | الماس پیکانی | اصطلاح - مرکب صیفی

تحتانی ہا و تا - از لغت انگلیسی (اردو) چکد | بقول بہار نوعی از الماس کہ شکل پیکان بود

ہیرا - پہلو تراشا ہوا ہیرا - ہشت پہلو ہیرا - | مؤلف عرض کند کہ در آخر این یابی نسبت

یعنی الماسی کہ منسوب بہ پیکان و نوکدار است (ب) الماس تراشیدن | بحر و بہار
 از زمین قسم الماس در ہر قسم جوہر و سنگ خارا (خان آرزو در چرخ) ذکر الف کردہ اند
 سوراخ کنند کہ شکل برہہ باشد (محمد قلی سلیم) (۱) نوعی از شیشہ و جوہر حکاکی کردہ مؤلف
 (۵) اختیار اختر طالع گناہ من بودیہ آسمانم گوید کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی تراشیدہ
 گفت این الماس پیکانی بگیری (اردو) وہ الماس و گناہ از شیشہ و جوہر ہی کہ بواسطہ
 بر ماس کے نوک پر میر کئی ہو۔ دکن میں سکو حکاکی نقش بر او کردہ باشند (۲) تحقیق
 میرے کار یا کہتے ہیں جس سے ہر قسم کا آئینہ مآئینہ و جوہر ہی کہ آرا از قلم الماس تراشیدہ
 اور بلور اور سخت سے سخت پتھر میں سوراخ و شکستہ باشند یا خود از الماس صورت دادہ
 کیا جاتا ہے۔ یا نوکدار الماس۔

الماس تر | استعمال کن یہ از الماس نوکدار تر
 کہ تر صفت آنست و آب و تاب و نوکش روشن کنیم و این معنی ہم حاصل اسم مفعول ترکیبی است
 باشد همچون قطرہ آب و تر بمعنی روشن ہم آمدہ (۳) بقول محققین بالانکہ الماس را تراشیدہ
 چنانکہ عربی گوید (۵) داغی بہم بردل و داغ کہ باشد لب تشہ الماس تر و تشہ مرہم
 (اردو) بہیر کئی۔ مونث۔ میرے کانوکہ از کلا خان آرزو از برای معنی اول سندی آوردہ
 مذکر۔ (۵) عشق برداغ و لم سودہ الماس

(الف) الماس تراش | اصطلاح میا جانتا مذکر شکم چہ عجب گر بود الماس تراش

(۱۰۸۷)

ہر دو محققین نازک خیال می فرمایند کہ مراد از
 در و رینجا در نجف است و آن نگیست مشہور تراش ایک خاص قسم کے نقش کا نام ہے جو
 کہ از کوہ نجف اشرف خیزد و تا صورت و قوی لکھی گوئے پر کیا جاتا ہے اور نیز آئینوں پر بھی
 بہر سانہ (انتہی) مؤلف عرض کند کہ عجیب اور موتی چور بھی ایک قسم کا نقش ہے جو آئینوں
 است ازین تشریح کہ در نجف و سنگ کو نجف پر مثل موتیوں کی لڑی کے بذریعہ ہیر کنی کندہ
 را از منی این شعر تعلق نیست بخیاں ما و در رینجا کیا جاتا ہے ہکو ان دونوں کا نام محاورہ اردو
 بمعنی حقیقی است و اضافت آن بسوی شک میں نہیں ملا۔ پس اوس آئینے یا جواہر کو فارسیوں
 بر سبیل تشبیہ و در شک اشک باشد و شاعر نے الماس تراش کہا ہے جس پر ہیرے کے
 آنرا الماس تراش لکھتے معنی دوم کہ نتیجہ تحقیق قلم سے نقش کیا گیا ہو۔ (۲) وہ آئینہ یا جواہر
 است بمعنی شاعر گوید کہ در شک ما از الماس جو ہیرے کے قلم سے تراشا گیا ہو۔ یا وہ چیز جو
 تراشیدہ شدہ است بمعنی حقیقتش از الماس خود ہیرے کو تراش کر بنائی گئی ہو جیسے ہم نے
 است کہ آنرا بدور کردہ شکل و در کردہ و سوڈ ایک ہیرے کے ٹکرے کو بدور تراشکر موتی کی
 آن بمعنی براؤ کہ از تراشیدنش بہر سید آن را شکل بنالی جس کو ہیرے کا موتی کہہ سکتے ہیں
 عشق من برداغ ولم بقیذ تا تازہ شود بخیاں پس فارسیوں نے اسکو بھی الماس تراش کہا ہے
 ماہمین است معنی شعر و بس بنید انیم کہ محققین اور یہ اسم مفعول ترکیبی ہے بمعنی الماس کا تراش
 نازک خیال چگونہ این را متعلق بمعنی اول کردہ ہو۔ (۳) ہیرے کا قلم یا وہ قلم جس کی نوک پر
 و چہ طور از منی در۔ در نجف را پیدا کردہ اند ہیر کنی لگی ہوئی ہو جس سے آئینوں اور جواہر تراشے

نقش کرتے ہیں یا آمیزون اور جواہرات کو تراش	مذکر۔ اور عیب دار۔ مذکر۔
ہین۔ فارسیوں نے اسکو بھی الماس تراش	الماس خجالت اصطلاح۔ مرکب اضافی
کہا ہے اور یہ اسم فاعل ترکیبی ہے۔ یعنی الماس کو تراشنے والا (ب) الماس کو تراشتا۔	بقول بہار و بحر کنایہ باشد از عرق نجالت۔ مخفی مباد کہ الماس یعنی عرق مذکور شد بر معنی ہشتم
الماس تو اصطلاح۔ بقول صاحب	الماس و این متعلق بہ جان است (میزاج اعلیٰ)
و مؤید کبیرین مہر و ضم فوقانی معنی دندان تو اسیر (۵) بیتون معدن الماس نجالت	مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است و متعلق گردیدہ ہشتم گل تراشیدہ دمیشہ مانہ (اردو)
بمعنی ششم الماس۔ ضرورت نہاشت کہ عرق شرم۔ پسنے کے طرف جو نہ است کی	ذکرین کنیم (اردو) تیرے دانت۔ وجہ سے چہرے پر آئین۔ مذکر۔
الماس خالدار اصطلاح۔ مرکب توصیفی	الماس دندان شدن مصدر مطلق
بقول بحر و بہار نوعی از الماس معیوب کہ	بقول بحر و اند کمال الحاح و فرد تنی کردن صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ و معاصرین
سیاہ یا سرخ داشتہ باشد و پسینہ بیا ریزین	عجم ہم تصدیق این کنند مؤلف گوید کہ معنی شمارند خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ۔
(۵) نقش داغی عیب باشد صوح نامی	لفظی این دندان کسی عجب الماس تابیدن و تابان
سادہ را پیمیش نازل شود الماس چون	و دندان ہمان وقت ظاہر شود کہ لب باز شود و خالدار (۱۱ اردو) خالدار الماس۔ جس پر
سیاہ یا سرخ خال ہوں اور یہ کم قیمت ہوتا ہے	و دندان ظاہر گردد و این در وقتی می شود کہ کسی بہ عجز و الحاح شکلی ظاہر کند کہ مثلاً بخندہ

نذاست باشد فاریان این را بوندان نموند
 هم گفته اند که بجای خودش می آید (ارود) و
 مکان - بقول آصفیه بحر ظاهر کرناست حاجت
 کرنا (میر سجاد) از نفون کے جب بچتے ہیں
 اس ساتھ آ کے بال پڑتیا ہے شانہ عاخری کان ہے -

دانت تب کمال پڑ

الماس رختن | استعمال - بمعنی الماس

الماس رنگ | استعمال - بقول بہار و بحر

مصنوعی ساختن چنانکہ عرفی گوید (س) بگیا

و صفت تیغ مستعمل مؤلف گوید کہ موافق قیاس
 است کہ تیغ در آب و تابش مشابہ الماس
 در گھوی دل پڑ (ارود) الماس ڈالنا -

الماس ریزہ | استعمال - بقول بہار و بحر

باشد و عیبی نیست اگر برای دیگر سلحہ ہم استعمال
 این کنیم کہ محال تیغ باشد در صفا و جلا (ارود)

الماس رنگ - تیغ کی صفت میں کہہ سکتے ہیں -

الماس رود | اصطلاح - بہار با ستاد کلک

پارہ الماسی را گویند کہ بنایت کو چک و بالائی گشتہ
 فردوسی ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاب

انند نقل نگارش مؤلف گوید کہ خزان نباشد
 و ہم برای بریدن و سوراخ کردن بلور و

کہ نام مقامی یا رودی باشد کہ در ان معدن
 آئینہ و جواہر و سنگ تحت و فولا و اشال

الماس بود معاصرین غم تصدیق خیال ماکند و
 آن استعلاش کنند یا کی از ریزہ ہای الماس

کہ بعد شکستن آن حاصل شود و استعاره	سائیدن الماس باشد (عرفی ۵) زحمت
چیزی تیز و نوکدار را ہم گفته اند کہ در جسم بجلد و شفی	کشی ای خضر کہ از بیم ملاست بن الماس ہباید
دہد (عرفی ۵) الماس ریزہ کس خرد و رویا	بلب تشنہ بانث پمولف عرض کند کہ از
عشق پکا بنجا بتو تیا نبود صلح دیدہ را بن (ظہوری	ہمین سند مصدر اصطلاحی (الماس بلب سائیدن
۵) بر ہم نمی زند ہمہ شب دیدہ کز سر شک	و سوون) پیدا می شود کہ کنایہ باشد از ہر
الماس ریزہ در تہ پہلوست خاک را بن (اردو ۱) خوردن و (۲) بقول (صاحب نامری در	بقول آصفیہ میرے کی کتی۔ دکن میں ہیر کئی اور
ہیر کئی ہی کہتے ہین۔ ریزہ الماس جو حکاکی اور نقا	۵) الماس سودہ پنختہ بر طرف
کے کام میں آئے یا الماس کا ٹکڑا یا کوئی تیز اور نوک	صحرار پنختہ تا ہر کہ زوگر پنختہ مجرد از انث
چیز جس کے چنے سے تکلف ہو۔	پاستی بن مولف گوید کہ این در حقیقت مرکب
الماس سفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	توصیفی است (اردو ۱) الماس کو پیٹنا
این کردہ کہ بمعنی حقیقی است از قبیل دسفتن و (۲) برف کے ٹکڑے۔ مذکر۔	این ادعای محض است (فیضی ۵) سیاب
بموج گریہ رفتہ بن الماس بنوک شعلہ سفتہ بن	بقول بہار و اندنوعی از الماس مولف
(اردو) الماس پر ونا۔	گوید کہ الماس سرخ نیم رنگ باشد و کیا ب۔
۱) الماس سودن استعمال (۱) یعنی	(اردو) شربتی الماس۔ گلابی الماس۔ مذکر۔
۲) الماس سودہ حقیقی است کہ	الماس شیرین اصطلاح۔ بقول صاحب بحر

نوعی از الماس مؤلف گوید کہ معنی نیست کہ ہمین مستعمل (اردو) دیکھو الماس رنگ -	
قسم ۱ الماس شربتی نامند کہ گذشت (اردو) الماس نباتی اصطلاح - بقول بہار و بحر	
الماس شیرین ایک قسم ہے الماس کی اور یہ الماس از قبیل الماس شیرین نوعی از الماس - تحقیق	
سرخ کے اقسام میں داخل ہے جس کا ذکر لفظ الماس الماسی کہ رنگش سپید محض نباشد مجموعہ مروارید	
پر ہوا ہے - (اردو) الماس کی ایک قسم کا نام الماس	
الماس فعل اصطلاح - بقول بحر و بہار - نباتی ہے جس کا رنگ مثل موتی کے میلا ہوتا ہے -	
صفت تیغ مستعمل - یعنی خیزی کہ فعل اور کشتن الماس نشان دن استعمال - صاحب آصفی	
مثل الماس باشد و در جلا و صفایم (اردو) قار ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است (فیضی ۵)	
نئے تیغ کی صفت میں الماس فعل کا استعمال کیا ہے یا قوت زدیدہ ام فساد می ذ الماس بہ سینام	
شاند می ذ (اردو) الماس جڑنا - بٹھانا -	جیسے الماس رنگ - الماس بار -
الماس گد اختن استعمال - صاحب آصفی الماس نہادن استعمال - صاحب آصفی	
ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است و ادعای شاعر علی ذکر این کردہ و از سندی کہ پیش کردہ صدر مرکب	
چنانکہ فیضی گوید ۵) گد اختہ الماس جگر تاج کے (الماس بدول افکار نہادن) پیدا است کہ	
ویدہ بر آتش تیز سوج آب کہ ویدہ (اردو) معنی آن تازہ کردن زخم است و بس (عرفی	
۵) اگر راہ بر حرم کہ عشق بیابی ذ الماس نہ	الماس گلانا -
الماس گون اصطلاح - بقول بحر و بہار بدول افکار در گریح ذ (اردو) الماس زخم	
مرادف الماس رنگ کہ گذشت و صفت تیغ پر چھڑکنا - زخم کوتا زہ کرنا -	

الماس یافتن | استعمال - صاحب آصفی
 حرم گر شدم چه غم دارم که از تغافل حیا و صدق
 ذکر این کرده که بمعنی حقیقی حاصل کردن الماس
 است و بس (ظلمه مزدوری) الماس یافت
 از کجا یافته پنهان لعل چنان بخیله بشکافته پنهان کرده (ار دو) مبتلا غم و الم هونا -

الماس پانا -

الم دیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
 این کرده که بمعنی ریخ و غم کشیدن است (تاکما)
 دویم کرده کرده و فوج فوج بود چه الم بمعنی فوج
 و گرده است - صاحبان بحر و سردری و ناصر
 هم ذکر این کرده اند و صاحب جهانگیری در
 و الم مین مبتلا هونا -

الم رسیدن | استعمال - بمعنی ریخ رسیدن
 است (انوری) از تیغ توای بقای دوست
 که مخفف الام الام باشد که بجایش گذشت و
 صراحت ماخذش هم همد را بخاند کورا (ار دو)
 و یکهو الام الام -

الم داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
 این کرده که بمعنی ریخ و غم داشتن و مبتلای آن
 بودن است (رنج قزوینی) گو که صید

الم زده | استعمال - بقول اند بوالفرنگ
 فرنگ بمعنی اند و بناک دیگر کسی از محققین ذکر

<p>این نکرد و لیکن موافق قیاس است و معاصرین لطن الشاعر " و از ان روز مثل شد و استعمال عجم استعمال این می کنند (ار دو) الم زده غمزہ این در جالی کنند که معنی بتی و عبارتی خوب الم فرودن استعمال - صاحب آصفی ذکر دریافت نشود یا آن محض بی معنی باشد انتہی این کرده که معنی زیادہ شدن غم و الم است - مولف گوید کہ فارسیان همین مثل را بجالی (شاپور پهلوانی ۵) چه در طرب کشاید زنوای خود زنند کہ معنی مقصود از الفاظ نبراید (ار دو) مارا کہ نہ ہر ترانہ اولی فرود مارا (ار دو) امیر اللغات نے اسی مثل کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ شعر کے معنی شاعر کے دل میں لفظوں رنج و غم زیادہ ہونا۔</p>	<p>المعنی فی لطن الشاعر مثل - بقول بحر استعمال این در جالی کنند کہ معنی بتی و عبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید کہ عنصر دانش آوردہ کہ معاویہ لفظی گفتہ بود در نہایت فصاحت و بلاغت و پیچیدگی و قصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ کردہ کہ مرادف الم دیدن است کہ گذشت۔</p>
<p>استعمال این در جالی کنند کہ معنی بتی و عبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید کہ عنصر دانش آوردہ کہ معاویہ لفظی گفتہ بود در نہایت فصاحت و بلاغت و پیچیدگی و قصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ کردہ کہ مرادف الم دیدن است کہ گذشت۔</p>	<p>استعمال این در جالی کنند کہ معنی بتی و عبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید کہ عنصر دانش آوردہ کہ معاویہ لفظی گفتہ بود در نہایت فصاحت و بلاغت و پیچیدگی و قصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ کردہ کہ مرادف الم دیدن است کہ گذشت۔</p>

(۱) الم گداختن	استعمال - صاحب اصفی چاشنی ستم و در لطف الم گداز را بد مولف گوید که
(۲) الم گداز	ذکر (۱) کرده و چهار (۲) (۱) معنی کم کردن ریج و غم باشد و (۲) اسم فاعل
را آورده از معنی ساکت و سندرود از کلام عرفی ترکیبی معنی کم کننده ریج و الم (ار و و) ریج و الم	است (۵) آه که طبل خنگ زو آنکه بگاه اشتی کسانا - ریج و غم گوگشتان و الا - کم کرنے والا -

الموت | بقول برهان و جهانگیری بفتح اول و ثانی بر وزن جبروت نام قلعہ است مشهور که مابین قزوین و گیلان واقع است و از سبب ارتفاعی که دارد آنکه موت گفتندی معنی عقاب آشیان چه آنکه معنی عقاب و آن موت معنی آشیان باشد و چون عقاب در جایی بلند آشیان می کند آن قلعہ را بدین نام خوانند و بکثرت استعمال الموت شده گویند که در زمان سلطان ملک شاه حسن صباح گرفت و مدت ها در تصرف ملاحظه بود و تا ریج گرفتن آن نیز الموت است (معنی ۴۴۴) صاحب ناصری فرماید که از ترجمه و سائیر که ساسان خیم کرده و دورا معنی عقاب آورده و تا دوال بکشد که تبدیل می یابد چنانکه تود و توت اندرین صورت تود و معنی عقاب و آنکه معنی خانه باشد و الموت معنی خانه عقاب چنانکه صبا ی کاشانی گفته (۵) باکیان را بودی و منقار دلی به صید را منقلب و منقار باید چون مود و از خراطین و زخرد ب کسی خواست پرند کرم بایست ز ابریشم و برگش از تود و فرماید که مود اینست الا حقیق که خانه است از نی و چوب (عبد القادر نائینی ۵) که است قدرت آن کین حصار گردون را به بجای خویش بدارد چو قلعہ الموت به صاحب ریشی گوید که اصل این آنکه آن موت بود معنی عقاب آشیان نیز که عقاب آشیان خود جای بلندی کند و این قلعہ نیز بر کوه بلند واقع شده و بحواله آثار البلاد گفته

که آتموت بمعنی تعلیم است و چون بادشاہی بکبشت شکار عقابی برآه کوه رفت و مقامی وسیع
و منبع دید قلعه ساخت و آتموت نام کرد زیرا که بتعلیم عقاب در انجا رسید و برین تقدیر آتموت
مخفف آموخته باشد خان آرزو در سراج فرماید که قلعه ایست و قستان و بر آتموت بعد
اول و سیم قبل و او گوید که معنی آشیان جانوران شکاری و بقول بعض مطلق آشیانه و ازین
مرکب است آتموت که نام قلعه ایست و آن مرکب از آنکه که بمعنی عقاب است و آتموت
معنی آشیان و چون قلعه مذکور در غایت ارتفاع بود و عقاب و غیره در قتل جبال آشیانه
می کنند بدین نام موسوم شد و بقول بعض مخفف آموخت که به رهنمای عقاب قلعه ساختند در نتهی
مؤلف عرض کند که صاحب برهان نمود و بعضی عقاب آورده و بقولش آنکه بمعنی عقاب
هم آمده و همین معنی در محدوده هم گذشت - حاصل نیست که در وجه تسمیه این محققین نازک
خیال طبع آزماینها کرده اند و جا دارد که ما هم کنیم و لیکن اگر موس است همین قدر بس است
(ار دو) آتموت - ایک قلعه کا نام جو قزوین اور گیلان کے درمیان واقع ہے -

النجان | بقول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و کسر ثانی و سکون نون و همیم بلف
کشیده و بنون دیگر زده نام آنکه ایست در صفایان که برنج در انجا حاصل می شود و پیشه بیا
هم دارد و مؤلف گوید که النجان بدون الف هم بهمین معنی آمده و آنجی آکو را گویند چنانچه
در محدوده گذشت جا دارد که در ان سرزمین همچون برنج پیداوار آکو هم بزمانی باشد و آنرا
در وجه تسمیه دخلی باشد و بقول ناصری نام این آنکه النجان هم هست و جا دارد که مبدل برنج
باشد که در اسی مصله به لام بدل شود همچون چار و چنال و بتبدیل الف با بامی موصوفه خلاف قیاس

صورت گرفته و جا دارد که اصل این النگان باشد که النگ سبزہ زار را گویند چنانکہ می آید
و کاف فارسی بہ جمیم بدل شدہ النجان شدہ همچون نگام و تجمام و مقام پیداوار برنج را سبزہ
زراگفتن غلط نباشد کہ فرسخہا زمین سر سبز بنظر می آید و الف و نون آخر فادہ معنی فادہ علت
می کند و جا دارد کہ زائد باشد می توایم کہ برای جمع گیریم از قبیل درختان و اسد اعلم بحقیقہ الحی
(اردو) النجان - صفایان میں ایک سبز زمین کا نام ہے جہاں چاول کی پیداوار ہے
اور پھر کثرت سے ہیں -

النگ | بقول برہان و سراج جامع بفتح اول (۱) بمعنی دیواریکہ برای گرفتن قلعہ
و محافظت خود سازند - صاحبان ناصری و رشیدی و (جہانگیری در خاتمہ کتاب) بذیل
و ستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ اند و وارستہ صراحت کند کہ ہمین باشد
مورچال (خسرو ۵) پس پیش النگ گل کشیدہ پسرہ را در درون دل کشیدہ پناذکر
این در محدوده بر معنی دوش کردہ ایم - صاحب ہفت بہرہ معانی ۱ و ۲ و ۳ صراحت کا
فارسی کردہ بخیاں ما این لغت سنسکرت است بمعنی دیوار و در ہند ہم بزبان ہندی ہمین
معنی دارد و استعمال این در اردو ہم ہمین معنی آمدہ لیکن صاحبان ساطع و امیر اللغات و سنسکرت
معنی این در ہندی بمعنی طرف و جانب و پہلو نوشتہ اند و صاحب آصفیہ بمعنی قطار ہم آوردہ
ناسخ دہلوی گوید (۵) آئینہ خانہ دل ویران ہے کیا وسیع پناہ سکندر ایک اسی کی لنگ
ہے پناہ تو انیم عرض کرد کہ معنی اصلی این در سنسکرت قطار باشد و مجازاً برای دیوار استعمال شدہ
و فارسیان استعمالش بر سبیل مجاز بمعنی دیواری کردند کہ برای محافظت خود سازند (اردو)

دیکھو النگ کے دوسرے معنی۔

(۲) النگ۔ بقول برہان و سراج و جامع جمعی کہ مردم بیرون قلعہ جا بجا بچہ گرفتار قلعہ و مردم قلعہ بواسطہ محافظت قلعہ تعین کنند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم متعلق بہ لغات غریبہ این را آورده ما ذکر این در مدودہ بر معنی سوم کرده ایم خیال مائست کہ این معنی مجاز معنی قطار است کہ بعضی صراحت ماخذ بذیل معنی اول گذشت کہ صف مردم ہم قطار را ماند یا مجاز معنی دیوار کہ بر نمبر (۱) مذکور شد کہ صف مردم ہم مشابہ دیواری است حیف است کہ سندان پیش نشد (ارو) دیکھو النگ کے تیسرے معنی۔

(۳) النگ۔ بقول برہان و ناصری و دارستہ و سراج بعض اول سبزہ زار و فرماید کہ بدین معنی ترکی باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ (زلالی ۵) ز پاس عدلش در چشم شیر بیشہ علوی پیر چہرہ آہو برین النگ ستا مولف گوید کہ ذکر این در مدودہ بر معنی چہارم گذشت محققین ترکی زبان این را ترک کر دند ولکن معاصرین ترک تصدیق این معنی کنند پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت ترکی را استعمال کردہ باشند یا بالعکس آن (ارو) دیکھو النگ کے چوتھے معنی۔

(۴) النگ۔ بقول دارستہ بمعنی مطلق دیوار باغ و قصر ہم (مہر شاہ قزوینی ۵) کوت و رہبشت بود موی و سرش پیر چشم اہل ذوق النگ و رہبشت پیر ما ذکر این تعمیم بر معنی پنجم النگ در مدودہ کرده ایم۔ صاحب انندازن ظہوری سند دہکہ و صفت اسپ گفتہ (۵) چہچین ہا فلندہ از چہنی پیر گشتہ تا در النگ دہر چان پیر مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ

که بمعنی اول کرده ایم متعلق است باین معنی هم (اردو) حصار - بقول آصفیه (عربی) هم نکه
احاطه - چار دیواری (ایر) شاد به دل قیدی زلف بت بے پیر کا به با تھ آیا به
حصار عافیت زنجیر کا به

(۵) انگ - بقول خان آرزو در چراغ بضم اول و فتح دوم و سکون نون و کاف فارسی
بمعنی صحرا باشد (تأثیر) در عرصه باغ تخته سنگی به افتاده چوپشته در انگلی به صاحب تاخت
ترکی اولنگ به آب تغیم ضمه بمعنی دشت شیر آورده مولف عرض کند که جزین نیست
که فارسیان و او علامت ضمه را که در رسم الخط ترکی نوشته میشود ترک کردند و انگ را بضم
اول بمعنی مطلق دشت و صحرا استعمال کردند که مفرس باشد (اردو) جنگل - بقول آصفیه
مذکر - دیکھو اغریوس -

النگه | بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اول و ثمانی و سکون ثالث و فتح کاف شعله
آتش را گویند - صاحب هفت این را بکاف نوشته و صراحت نمی کند که عربی است یا
فارسی و صاحب اند بکاف عربی گوید و لغت فارسی - بخيال ما کاف فارسی است فارسیان
های نسبت بر لغت انگ زیاد کرده النگه کردند و معنی لفظی این منسوب به دیواری که بر
محافظت لشکریان سازند و کنایه از شعله که همچون دیوار بلند شود و بدان محافظت هم کنند
چنانکه لشکریان اطراف خود برای محافظت دیواری کشند و گوی همچون خندق سازند
همچنان آتش هم روشن کنند تا که فاصل باشد میان خود و لشکر غنیم ازینجاست که انگ اگر
معنی دیوار است ولیکن معنی خندق و گوی هم مجاز متعل پس منسوب به دیوار مذکور را مجازاً

بمعنی شعله آتش گرفتن درست باشد و بکثرت استعمال مطلقاً بمعنی شعله آتش استعمال یافت
(ارو) شعله مذکر -

النی | بقول برهان درشیدی و جامع بفتح اول و سکون ثانی و کثر ثالث به تثنی زده چوب
بازوی دروازه را گویند صاحب ناصری گوید که ظن غالب است که این لغت ترکی است
صاحب سروری بخواله تحفه السعادت ذکر این کرده مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان
باشد تحقیق ترکی ازین ساکت اند و جادارد که مفرس گیریم از لغت سنکرت انگ که بقول
صاحب ساطع بمعنی گوشه و طرف و جانب آمده فارسیان کاف را به تثنی بر خلاف قیاس
بدل کرده باشند و برای چوب بازوی در نام نهاده باشند و بهتر آنست که اسم جامد فارسی
زبان گیریم که تبدیل خلاف قیاس پسند خاطرمانست فارسیان چارچوب و درادر یواس
گویند و هندی آن چوکھٹ و ازین چارچوب چوب زیرین را آستان و فرودین نام است
و چوب بازوی در را آلتی (ارو) چوکھٹ کی بازو کی لکڑی -

الو | بفتح اول و دووم و سکون و او معاصرین عجم شعله آتش را گویند صاحب رهنما بحول
سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده و بخیاں اجزین نیست که بر لفظ آل که در ترکی
زبان بمعنی سرخ گذشت و او نسبت زیاده کرده آلو کر دند و محدود در استعمال بمقصوره بدل
شد و معنی لفظی این منسوب به سرخ و کنایه از شعله آتش و جادارد که فارسیان بر لغت کو
که در سنکرت بمعنی پرتو و شعله چراغ یا زبان آتش آمده و چنانچه صاحب ساطع ذکر این
کرده الف وصلی زیاده کرده استعمال کرده اند و این بهتر است از ماخذ اول الذکر (ارو)

لو - بقول آصفیه شعله آتش - و بگو افی زرقام -

الوا | بقول بران و هفت و چهارگیری بر وزن حلوا (۱) معنی باشد بسیار تلخ و آزارا بر بی صبر
گویند و بهترین آن مقرطری و (۲) نام شخصی که نیزه رستم را بر میداشت و نیزه دار او بوده و با
و معنی بکسر اول هم آمده و بضم اول هم (۳) ستاره را گویند که بر بی کوکب خوانند صاحب
ناصری بذکر معنی اول و دوم و سوم برای معنی اول سند دهد (۴) زکین و مهر او گردون
نماید رنج و راحت را نیزه زرقود لطف او دوران دهد الوا و حلوا را نیزه (فردوسی ۴۵) یکی
کامی بود الوا بنام یک تیغ کین بر کشید از نیام یکجانبه رستم او دشتی پس پشت او
همچو نگذاشتی (سعد سلمان ۴۵) زبس بدائع چون بوستان پر از انوار زبس جواهر چون
آسمان پر از الوا به صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کرده صاحب رشیدی نسبت معنی
اول فرماید که نام درختی است معروف که عصاره آن صبر است و بذکر معنی سوم دوم
را ترک کرده و صاحب جامع ذکر معنی سوم نکرده - خان آرزو در سراج فرماید که معنی اول
همان است که از اهنندی آلو نامند و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید که صحیح به نو
عوض لام اتوا باشد جمع نوه یعنی منازل قمر (انتهی) صاحبان ناصری و رشیدی در سند
معنی سوم پیروی خیال خان آرزو کرده اند و در مصرع دوم سعد سلمان اتوا بنون صحیح
خیال کرده اند محققین نازک خیال خصوصاً خان آرزو در بعض لغات اصلاح و بعض محققین در کلام
استادان هم همین قسم عمل کنند - خیال ما اتوا معنی اول با کسر باشد همان آلو که در هندی و دسیت بتایخ ضا
ساطع بر آلو فرماید که عصاره نباتیکه آن را در فارسی اتوا و در عربی صیر نامند پس جز این نیست

که فارسیان تحتانی را حذف کرده استعمال کردند و بسبب عدم علم از ما خذ بالفتح هم استعمال یافت پس این مفرس باشد و الوا معنی دوم مجاز معنی سوم است که نیزه بردار رستم را ستاره نام کردند نظر بر صفات و شهرت پایه بلندش حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که اصلش آگوست ترکی است که بقول صاحب کفر که محقق زبان ترک باشد معنی ستاره آمده فارسیان استعمالش بمقتصوره کردند و الف را باید در آخرش زیاده کرده الوا ساختند و این هم مفرس باشد و سعد سلمان در کلام خود استعمال این کرده و معنی مصرع دوش و صبح تراست حیف است که صاحبان ناصری و رشیدی در کلامش اصلاح نام غوب کنند معنی الوا را به نون دوم انوا قرار دهند و خان آرزو اصل لغت را اصلاح فرماید و صحیح به نون دوم انوا داند و بقول هر سه محققین انوا به نون دوم جمع نوب باشد و نوب معنی منازل قمر و بقول صاحب اند (عربی) معنی ستاره مائل بغروب یا منزلی از منازل قمر و جمع آن انوا - پس ملاحظه باید کرد بر معنی شعر سعد سلمان که اگر این هر دو معنی را در مصرع دوش گیریم چه لطافت بر می خیزد - قتال - بنجالی با هیچ ضرورت ندارد که ایجاد بنده کنیم اگر چه گنده باشد - از ما خذی که بالا گذشت ما را در صحت الوا به لام دوم تا ملی نیست و کارمان نیست که در کلام اهل زبان اصلاح دهیم صاحب محیط نسبت معنی اول فرماید که بالضم صبر را گویند و بر صبر گوید که این را به عبرانی خلوا و به لاطینی الویس و الیوز و ترکی آردا و میونانی درومی ایوا و پارسای قدیم انوا و عامه زرده و شبیا و باصفهانی جده و با بانگریزی الیوز و بهندی ایوا و کالانا مند و آن عصاره جامد نباتی باشد طبع آن گرم و خشک در دوم مرکب القوی - سهیل - محقق ابدان و منافع بسیار دارد و

(۱) ایلوا - بقول امیر (سندی) مذکر - صبر - گہی کو ار کے مغز کا خشک کیا ہو اعصارہ اور بقول بعض ایک درخت کا گوند نہایت تلخ - بد مزہ (۲) رستم کے نیزہ بردار کا نام آتو اتھا - (۳) ستارا - مذکر - دیکھو اختر کے پہلے معنی -

الواط | بقول صاحب روزنامہ سجاولہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار بفتح اول بمعنی مسخرہ باشد مؤلف گوید کہ ماخذین لغت عرب لوط است کہ بقول منتخب بمعنی لکل رفتن و بچیدن و اندودن حوض و عمل قوم لوط کردن است (انتمی) معاصرین عجم بزیاوت الف و صلی در اول و الف زاید پیدا و میفرس کرده اند و بمعنی مسخرہ متعل و گیر پیچ (اردو) مسخرہ - بقول مصنف (عربی) اسم مذکر وہ شخص جس پر ہٹہ کیا جائے - ہٹے باز - ظریف - وہ شخص کہ جس پر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسنے -

الوان | بقول صاحب روزنامہ سجاولہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار بفتح اول (۱) بہ معنی رنگ کاری است مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است جمع لون (۲) بمعنی گوناگون و لیکن معاصرین عجم برخلاف قیاس استعمال این بمعنی رنگ کاری کرده اند و استعمال شعرائی فرس بمعنی حقیقی اوست (صائب ۵) قناعت کن بہ نان خشک تابی آرزو گردی و کہ خوشہا الوان است نعمت ہای الوان را (۱) (اردو) رنگ کاری - رنگ سازی - موت (۲) طرح طرح کے قسم قسم کے -

الوان آمیختن | استعمال - بمعنی جمع کردن طبع نامیزد بی محبتش الوان حدوث ۱۰ اقسام بمعنی حقیقی است چنانکہ انوری گوید (۵) عقل شناسد بی دفترش اکثر اقل (۱) (اردو)

مختلف اقام کو ایک جگہ جمع کرنا۔
الوان خاتم سازی استعمال - مرکب خانی (اردو) (۱) قسم قسم کی کاریگری جو خاتم سازی میں
 است (۱) بمعنی اقام خاتم سازی و معاصرین کی جاسے یعنی انگوٹھیوں کے بنانے میں اقام کی
 عجم (۲) بمعنی سنگ موسیٰ استعمال کردہ اند و کاریگری - مونث (۲) سنگ موسی - بقول آصفیہ
 صاحب روزنامہ بھوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار (۱) اسم مذکر ایک قسم کا سیاہ خوش نما
 ذکرین کردہ و این تصرف در معنی برخلاف قیاس الفاظ پتھر۔

الو بالو استعمال - بفتح اول در محاورہ معاصرین عجم قسمی است از میوه - صاحب رہنما
 بھوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکرین کردہ مؤلف گوید کہ این همان است کہ در مدو
 گذشت و صراحت کافی ہمدرا بخاکرہ ایم - محدودہ و مقصورہ چیری نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ
 مقامی است (اردو) دیکھو آلو بالو۔

الوج بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و مع ثانی و سکون و او و جیم نوعی از
 و آن رستنی باشد بسیار دشت و خشن و گل آن کبود و تخم سیاه و رنگستان و کوہستان یا
 روید - صاحب محیط گوید کہ نوعی از مخلصہ و آنرا بفارسی کازریک نامند جیف است کہ صاحب
 محیط ذکر کازریک نکرد و بر کازرگ گوید کہ اسم آتوج است و بس و بر مخلصہ نوشتہ کہ از
 خوردنش خلاص و امان نی یا بند از سم انہی و غیرہ و آن نباتی است مختلف الانواع و بحسب
 مکانہا مختلف اشکل می باشد و تا بہت قسم دیدہ اند و ہمہ بالحنی و گل ہمہ منکوس و شبیہ مجو
 و آنرا بلغت اندلس محاط نامند و قسم پنجم آن راساق مربع و برگ مدور و شفق و شبیہ برگ

بادرنجبویہ و بی بود و طعم آن تلخ و این قسم در کوه طراس و فواح آن از بلاد شام و نیست آن
 کوستان و زمین های سخت و فرماید کہ بقول بعض مخلصه راسه نوع است یک نوع آن بشیر
 کار یک (پرو و رای مہلہ) نامند و بفارسی قبل شامی بالجملہ مزاج آن گرم و خشک در اول موسم
 و آتش میدن آن جہت رفع تویج صعب و تحلیل اخلاط لاجہ و تقویت معدہ و جگر و طحال
 نافع و منافع بسیار دارد۔ صاحب فخرن ہم این را ترک کرده و بقول صاحب اندانوج
 لغت فارسی است (تلخ) (اردو) ایک پودے کا نام اتوج۔ کازریگ۔ کازریگ۔
 پیش شامی ہے جس کو مخلصہ کے اقسام سے ایک قسم کہا گیا ہے افسوس ہے کہ اس کا شہو
 نام نہیں معلوم ہو سکا۔ یہ گرم و خشک ہے اور مرض تویج کو دفع کرتا ہے اور معدہ اور جگر
 کے لئے مقوی۔

<p>الوچہ معاصرین عجم بفتح اول و چہ استعمل این کنند معنی شمری کہ مشابہ آو بخار است۔ بدین وجہ کہ قد این از آو خورد تر باشد فارسیان صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ کلمہ چہ بر آخر آو زیادہ کردہ اند کہ افادہ معنی قچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہما تصنیف کنند ہجون با سنجہ و طاچہ۔ (اردو) دیکھو است کہ در ممدودہ گذشت ممدودہ و مقصورہ آوچہ۔</p>	<p>الوچہ معاصرین عجم بفتح اول و چہ استعمل این کنند معنی شمری کہ مشابہ آو بخار است۔ بدین وجہ کہ قد این از آو خورد تر باشد فارسیان صاحب رہنما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ کلمہ چہ بر آخر آو زیادہ کردہ اند کہ افادہ معنی قچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہما تصنیف کنند ہجون با سنجہ و طاچہ۔ (اردو) دیکھو است کہ در ممدودہ گذشت ممدودہ و مقصورہ آوچہ۔</p>
---	---

<p>الوداع بقول صاحب منتخب و دواع لغت عرب است بالفتح معنی پیرود و دواع لام در اولش بقاعدہ عربی است فارسیان ہمین لغت عربی را با الف لام بر وقت خست و مفارقت استعمال کنند و با مصد گفتن ہم کہ در ملحقات آید (ظہوری سے) الف را سے عقل</p>	<p>الوداع بقول صاحب منتخب و دواع لغت عرب است بالفتح معنی پیرود و دواع لام در اولش بقاعدہ عربی است فارسیان ہمین لغت عربی را با الف لام بر وقت خست و مفارقت استعمال کنند و با مصد گفتن ہم کہ در ملحقات آید (ظہوری سے) الف را سے عقل</p>
---	---

سلطان جنون لشکر کشید: الوداع ای سرغرد حسن خنجر بر کشید: (اردو) الوداع۔ بقول
امیر عربی۔ یعنی رخصت (سجڑہ) الوداع اسے درد دیوار چلے ہم گھر سے: قیس پہر کا
ہنن باد یہ پیا ہو کر:۔

الوداع گفتن استعمال۔ بقول صاحب آند این کردہ ایم حیف است کہ سندی پیش نشد
بجو الہ فرنگ فرنگ یعنی وداع کردن بخیاں (اردو) الوداع کہنا۔ رخصت ہونا۔
گفتن همان قسم است کہ بر آب گفتن صہرا رخصت کرنا۔

الوط بضم اول و دوم بقول بہار رند وادو باش و فرماید کہ بعضی گویند ظاہر جمع لوطی
است از عالم رنود و صدو کہ جمع رند و صدر است و این قسم جمع عربی را فارسیان در
الفاظ خود می آرند بکہ لفظ فارسی را بر وزن عربی نیز استعمال کنند مثلاً اکوان و اکواس جمع
کوان و کس و نظائر این بسیار است و بالا آخر گوید کہ درین تاس است چہ در رنود و صدو
حرف را و صاد ہر کدام فاکلمہ است پس اصلی بود و ہمزہ الوط از حرف اصلی نیست پس جمع
لوطی چہ طور درست باشد مگر آنکہ گوئیم کہ در لفظ تحریف شدہ و صحیح لوط بر وزن سقوط است
بر قیاس ہنود کہ جمع ہندی است (انتہی) خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین سند استعمال این پیش نکر دہ اند و در استعمال محاصرین عجم
الوط بمعنی مسخرہ گذشت و بس (اردو) ادو باش۔ بقول امیر (عربی) بدچلن۔ آوارہ مزاج
(قلق سہ) کہین ایسا نہو کہ یہ ادو باش: نگاہات سے کرتے ہوں ہماری تلاش:۔
الوند بقول سروری و برہان بر وزن و معنی اردوند۔ نام کوہی است مؤلف گوید کہ ہیئت

در صد و ده هم گذشت و برخی از ماخذ هم همدراختجا و ماخذی دیگر بر معنی اول از وند هم مذکور و
 بلحاظ آن این بدل از وند باشد که فارسیان رای مهله را به لام بدل کنند همچون چار و چخال
 صاحب ناصری گوید (س) از ابر بهاری است ز بس چشمه که جاری باشد دامن این تل نم
 چون دامن الوند به خان آرزو و در سراج فرماید که گویند و از زده هزار چشمه از دامن این کوه
 بر می آید (اردو) و یکپوار وند-

اله | بقول بهان و جامع (۱) بفتح اول و بضم ثانی و ظهور با عقاب را گویند و آن پرنده است
 معروف که پرواز بر تیر نصب کنند و باشد ثانی هم درست باشد و (۲) بفتح اول و ثانی
 و خفای های هنوز نقل از رق باشد که صمغ مانند است خان آرزو و در سراج بذکر هر دو معنی
 نسبت معنی دوم فرماید که بهندی آنرا گوگل خوانند بهرد و کاف فارسی - صاحب محیط بر عقاب
 فرماید که بترکی فرا توش و بفارسی آله و آله و بهندی قاق و گیده نامند و آن طائرت معروف
 بزرگ جسته سیاه رنگ و از جمله طیور شکار است گوشت آن گرم و خشک در دوم و گویند در
 اول - جهت برودت و ریاح و رطوبت نافع و قریب گوشت گاو است و احتمال نه هر
 آن جهت ابتدای نزول آب در چشم وحدت بصر و تقویت آن نافع و منافع بسیار دارد
 (الخ) و نسبت معنی دوم بر نقل فرماید که به سریانی مقلا و برومی بذالین و میونانی ما و لیقون
 و افلاکن و بترکی قاراه و بعربی تفر و کور و نقل الیهود و به فارسی بومی جهودان و بهندی
 گوگل نامند و آن صمغ درختی است و بهترین آن از رق و گویند که این صمغ درخت دوم
 است - طبع آن گرم و در اول سوخت و خشک در دوم - محل است حتی که خون جامد را و ملیح

منفع کا سرریاح دمنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ معنی دوم ہم نشت زبان فارسی است (اردو) (۱) عقاب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور بلند پرواز پرند کا نام جو آدمی کے برس دن کے بچہ تک کو اٹھا کہ لجا تا ہے ایک قسم کا گلد (ناسخ ۵) نہ ملے گا کہی شکار قین پنگو عقاب کھان بلند ہوا (۲) گوگل - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک درخت کے گوند کا نام جو ذائقہ میں تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے - ہندو لوگ اکثر اپنے دیوتاؤں کو اسکی دھونی دیا کرتے ہیں (شیخ باقر لکھنوی ۵) گوگل جلا کے سیکڑوں نفلی غل پڑے ہیں اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا ہے

الہام | یکسر اول بقول صاحب منتخب لغت عربیست معنی درول افگندن و اسچہ در دل فگندہ خدای تعالیٰ خیر باشد یا شر - اما اکثر استعمال او در خیر باشد فارسیان بہ معنی حال بالمصدر استعمال این کنند و برای معنی مصدری بالمصدر گردن (انوری ۵) باجو تو صاحبقران بذکر نیز دین سخن الہام آسمان برین است (بدر چاچی ۵) محمد شاہ بن تعلق کہ چون بر تخت حکم آید پکند الہام ربانی زرا ز غیب الہامش (۱) الہام بقول امیر (عربی) مذکر - القاء (بحر ۵) ہم ہیں شاگرد خدا اپنا عقیدہ ہے یہی بحر مصرع بھی نہ موزون ہو جو الہام نہ ہو

الہزل الذی یراد بہ الوجد | این بدلیہ است از بدائع کلام - صاحب حدائق فرماید کہ کلام بہ ہزل باشد اما مراد از ان جد بود نہ ہزل چنانکہ (۵) از آخر کار عالم اندیشہ کشید اسی سورکنان زاتم اندیشہ کشید باقیہ دنیا کنید آمیزش (۱) از آتشک جہنم اندیشہ کشید اگرچہ

سنی این ہزل است لیکن مفاد آن ہر حکمت مؤلف گوید کہ فارسیان از برای این نامی دیگر در فارسی زبان ندارند و ہمین اسم عربی را استعمال کنند (اردو) ہزل الذی یاد بہ الجحد۔ ایک صنعت کا نام ہے صنایع بلاغت سے جس کے معنی بادی النظر میں ٹھٹھول ہوں اور مراد و مقصد حکیمانہ۔ مترجم حدائق نے اس کی ایک مثال دی ہے (۵) اہل دنیا کو خواہش زر ہے سداۓ اور سر میں خمار ہے ہمیشہ مے کاۓ زرجیفہ ہے اور طالب اسکا ہوش اور بادہ ہے خون حیض زلال دنیاۓ جہنم ہی ایک رباعی اسی صنعت میں لکھی ہے (۵) بک بک نہ کر د زبان بچھا لو صاحب ۛ دانت اپنے نہ اس طرح نکالو صاحب ۛ کڑوی نظر آتی ہے نصیحت لیکن ۛ شیرینی مطلب کا فرا لو صاحب ۛ

الہی | بہار گوید کہ کلمہ است کہ از بہت تین و تبرک ابتدا آن کنند خاصۃً در وقت سنا جا و التماس دعا چنانچہ درین بیت جامی (۵) الہی غنچہ امید یکشای ۛ گلی از روضہ جاوید بنمای ۛ و فرماید کہ بعضی جالفظ الہی محض برای مین و برکت بی ملاحظہ معنی اصلی یا بطریق کراۓ آید بلکہ اختلاف خطاب و غیبت در یک کلام لازم آید چنانکہ نعمتخان عالی گوید (۵) غیبت ہر کہ حق آشنائی را نگہ دارد ۛ الہی ہر کجا باشد خدا باشد نگہداشت ۛ و فرماید کہ درین جالفظ خدا از قبیل وضع منظر بجای مضمراست و برین تقدیر معنی قول او خدا باشد نگہداشت۔ توباشی نگہدار او فافہم و مائل فائدہ دقیق (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بخیاں ما ترجمہ الہی خدا میماند و کما رلفظ خدا در مصرع دوم محاورہ اہل زبان است و ہمچنین درین مصرع (ع) کرم کردی الہی زندہ باشی ۛ لفظ الہی بجای خدا میماند (واقع شدہ و این ہم محاورہ اہل زبان

باشد و بس (۱۱ رو) الہی - بقول امیر - آتھ من یا محکم ہے - میرے اللہ - دعا یا بد دعا و تعجب و حیرت کے لئے (آتش ۵) الہی بازو قاتل من زور دست قدرت ہے پورہ نی ہے اسی کے دم سے آب خشک خجر من (ظفر ۵) الہی دل گیا کیونکر کل کاٹا ساحیر ان ہون پڑ نہ اک سوراخ سینہ من نہ اک روزن نعل من ہے پڑ

<p>الہی پناہ اصطلاح - بہار گوید کہ از قبیل صاحب بحر فرماید کہ کسی کہ عالم علم حکمت باشد آثار حکمت پناہ باشد چہ حکمت از روی موضوع آتھ الہی پناہ گویند و الہی نام فنی از سہ فن حکمت منقسم می شود بہ قسم (۱) اگر موضوع آن خیر است کہ طبعی دریا قضا و الہی است (خواجہ نظامی) کہ محتاج است بآودہ در خارج و تعقل طبعی است از فرز انگان الہی پناہ پڑ صد و سیزدہ بود با و و (۲) اگر محتاج است در خارج اما محتاج و بر آہ پڑ ہمہ انجمن سائی انجم شناس پڑ بہ تدبیر تعقل نیست ریاضیت و (۳) اگر در ہر دو معنی ہر شغل صاحب قیاس پڑ (۱۱ رو) حکیم علم در خارج و تعقل احتیاج بآودہ ندارد الہی است حکمت کا عالم -</p>	<p>الہی پناہ اصطلاح - بہار گوید کہ از قبیل صاحب بحر فرماید کہ کسی کہ عالم علم حکمت باشد آثار حکمت پناہ باشد چہ حکمت از روی موضوع آتھ الہی پناہ گویند و الہی نام فنی از سہ فن حکمت منقسم می شود بہ قسم (۱) اگر موضوع آن خیر است کہ طبعی دریا قضا و الہی است (خواجہ نظامی) کہ محتاج است بآودہ در خارج و تعقل طبعی است از فرز انگان الہی پناہ پڑ صد و سیزدہ بود با و و (۲) اگر محتاج است در خارج اما محتاج و بر آہ پڑ ہمہ انجمن سائی انجم شناس پڑ بہ تدبیر تعقل نیست ریاضیت و (۳) اگر در ہر دو معنی ہر شغل صاحب قیاس پڑ (۱۱ رو) حکیم علم در خارج و تعقل احتیاج بآودہ ندارد الہی است حکمت کا عالم -</p>
---	---

الیسا | بقول صاحب مہنت بفتح اول و سکون لام و ثناء تحتانیہ بالف کشیدہ خطی صحرائی را گویند مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ذکرش بر آلبا بہامی موحده سوم گذشت و اشارہ این ہم ہمد را بخاند کورخیال ما بنزین نیست کہ غلطی کتابت آلبا الیا کرد - (۱۱ رو) دیکھو آلبا -

الیاس | بقول برہان و مہنت بکسر اول و سکون ثانی و تحتانی بالف کشیدہ و بین بی نقطہ نام پیغمبر است مشہور و او پسر زادہ سام بن نوح است و عم حضرت خضر و (۲) نام

پادشاہ غزہ و گیلان است۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع۔ صاحب نوید این را بذیل لغات فارسی آورده و صاحب انداین را لغت عرب گفته (۱) و (۲) ایاس۔ بقول امیر ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے یہ عمیر ابن ہارون علیہ السلام کے پوتے تھے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لغت عربی کہا ہے (۲) ایاس۔ پادشاہ گیلان کا نام بھی ہے۔

الیز | بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون ثانی و زای ہوز جفتہ و لکد انداختن اسپ و استرو سارستور باشد۔ صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عن کند کہ این ہمانست کہ در حدودہ گذشت محدودہ و مقصورہ چیز نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است۔ اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی مطلق جفتہ و لکد چار پایان مرادف اسکینر (۱) و (۲) و کچو آئیز و اسکینر۔

الف مقصورہ باہم

ام | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) ضمیر شکست و مرکب استعمال کنند چھو جامہ و خانہ ام یعنی جامہ من و خانہ من و بمعنی مرا و ہستم نیز آئندہ و (۲) بالکسر بمعنی این باشد چھو امروز و امسال یعنی این روز و این سال و (۳) بالضم و تشدید لغت عرب است بمعنی اصل و مادہ فارسیان استعمال این ترکیب عربی و بمعنی الفاظ کنند چنانکہ و لطافت آید۔ خان آرزو و سرمراج فرماید کہ بفتح اول ضمیر شکلم و بالکسر بمعنی این چنانکہ امسال و امروز و امشب و بدین سہ لفظ مخصوص و فرماید کہ بعضی ثقات اسبار ہم نوشتہ اند و بعضی از شاخیرین

اشام و امصیح نیز در اشعار خود آورده اند و این تصرف بجا بلکه خطاست مؤلف عرض کند که آنچه محققین نازک خیال ام را معنی مرانوشته اند درست نباشد و آنچه مجرد ام (معنی مرا) آید مخفف ام نیست (هالی ۵) چنان از پانگند امر و زم آن رفتار و قاست هم بکه فردا بر بنخیرم بلکه فردای قیامت هم پ نسبت معنی دوم عرض می شود که ام با لکسر مبدل آن با لکسر باشد و این مخفف این که نون به میم بدل شود همچون سنب و ستم و پان و پام و آنبه و آنبه عجب است از خان آرزو که ام با لکسر مخصوص کند با سه لفظ و حرف هند بر متاخرین که چرا استعمال اشام و امصیح کردند مؤلف گوید که چه چیز مانع است و وجه تخصیص سه لفظ صیت قاتل (اردو) (۱) میرا - جیسے میرا گھر - ہوں - جیسے کہڑا ہوں - (۲) اس - جیسے اس گھڑی - اس سال (۳) اصل - مان - مونث -

اماج | بقول صاحب برہان لفظ اول بروزن کماج نوعی از آتش آرد است و (۲) بفتح اول تودہ خاکی کہ نشانه تیر بران نہند و (۳) نشانه تیر و (۴) افزار پذیر گیران - صاحب ناصری فرماید کہ ہماں آماج کہ در مدودہ گذشت صاحب سوری بر معنی دوم و چهارم قانع صاحب جامع معنی دوم را ترک کرد و خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید کہ مخفف او اماج است و نسبت معنی سوم گوید کہ مشہور بعد معنی دوم و چهارم را بگذاشت صاحب سوار اسپیل این را بمعنی جامی لعب و بازی و نشانه تیر معرب آماج فارسی گفته مؤلف عرض کند کہ او اماج بدین معنی در فارسی نیارد و محققین لسان عرب ہم ازین ساکت - آماج در مدودہ گذشت و لکن معنی اول در اینجا مذکور نیست و ما با خان آرزو و آفاق داریم کہ معنی اول مخفف او اماج است

که می آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کرده که نوعی از طعام است فاریان
 بجذف و اولیضم اول خوانند و بجانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج که در
 محدوده گذشت و صراحت هر سه معنی بالا همدرا بخاک کرده ایم مقصوره و محدوده چیزی نیست که
 نتیجه لب و لجه مقامی است و معنی حقیقی این توده خاک باشد مطلقاً پس معنی دوم به تخصیص نشانه
 تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدین وجه که بزرگران از آنکه خاص زمین را بشمار کنند و توده با و یا
 های آنرا بوسیله آن دفع کنند فاریان آن آره را هم آماج نام کردند بجز (ار و و) (۱)
 یک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) و یکھو آماج -
 امار | بالفتح بقول صاحب شمس و اند لغت فارسی است بمعنی ترجمه حساب و مراد
 آمار و آواره و آماره - صاحب اند فرماید که بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان مؤلف
 عرض کند که ما صراحت کامل این در محدوده بر لفظ آوار کرده ایم و آمار و آماره هم گذشت و
 بخيال ما اصل این آبار و آواره باشد که همین معنی گذشته است و آن اسم جامد فارسی است
 و آمار و آوار بدل آن که بای موحده به هم و د و ا بدل شود همچون غریب و غریم و آب و
 آو - محدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجه لب و لجه مقامی است پس آبار بمعنی حساب و آبار
 به های نسبت بمعنی کاغذ حسابی که بوسیله آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و همین خيال
 بر معنی سوم آوار هم ظاهر کرده ایم که گذشت (ار و و) و یکھو آوار کے تیسرے معنی -

اماره گیر بفتح اول بقول صاحبان و ذکر ناخذ این بر آماره کور شد (ار و و)	و موید جهان آماره گیر که ذکرش در محدوده گذشت آماره گیر -
---	--

آماره | بقول برهان و ناصری و سروری و باشد که در مدوده گذشت بمعنی حساب کردن جامع بکسر اول بر وزن اشاره بمعنی حساب باستقصا و اسم جادین همان آمار و آماره است شماره باشد چه آماره گیر حساب گیرنده را گویند که بجایش مذکور شد مدوده و مقصوره چینی نیست مؤلف گوید که همان آماره که در مدوده گذشت که نتیجه لب و لجه مقامی است - آنچه صاحب و ذکر ماخذین بر آمار مذکور شد لیبی (۵) اگر خواشم این را بمعنی آمیختن نوشته ظاهر آتش سپاهش را شماره پذیرون باید شد از حد آماره بیش نیست اگر استدعال بدست آید تو انیم عرض کرد که مجاز آیدین معنی هم توان گرفت که آماره (ار دو) دیکو آماره -

آماره گیر | اصطلاح - بقول صاحب بحر و کاغذی حسابی را گویند که در آن رقوم متفرقه اند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده مؤلف گوید یک قسم را فراهم کرده نیزانش دهند پس جاد و که همان آماره گیر که در مدوده گذشت و صحت که مجاز آماریدین را بمعنی آمیختن گیریم و اگر آماریدین ماخذین بر آمار (ار دو) دیکو آماره گیر - را برای هنوز چهارم صحیح دانیم - جادار د که

آمازیدین | بقول صاحب شمس بفتح بمعنی ماخذش آمیز باشد و این - اسبدل آمیزید آمیختن مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین قرار دسیم که تحتانی اول بالف بدل شد مصادر ذکر این نکرد و بخیاں ما زای هنوز درین نفع همچون یر متغان و ار متغان (ار دو) طانا غلطی کتابت است و همان آماریدین به را محکم (حساب کرنا دیکو آماریدین) و (آمیزیدین)

اماس | بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است که درم نیز خوانند - فرماید که لغت فارسی است مؤلف گوید که همین لغت در مدوده گذشت - مدوده و مقصوره چینی

نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است اسم جامد نارسا زبان است (اردو) دیکھو آہاس۔

اتم الجیش | اصطلاح - بقول بہار و بحر کہ صوفی ام الجیش خاندہ اشی لنادا علی

رایت مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو من قبلۃ العذاری (اردو) ام الجاش

نعت عربی - مرکب اضافی کہ اتم بالضم و تشدید بقول امیر شراب - مونت۔

بمعنی مادر و اصل ہر چیز بجایش گذشت و جیش اتم الدماغ | اصطلاح - بقول بہار و بحر

بفتح اول بمعنی شکر و معنی لفظی این اصل یا مادر بمعنی پوست مغز مؤلف گوید کہ مرکب است

شکر و کنایہ باشد برای رایت و علم شکر فارسی از ہر دو نعت عربی مرکب اضافی کہ اتم بالضم

قدیم و معاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و دماغ

علم - بقول آصفیہ مذکر دیکھو آخرت۔ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد

اتم الجاشٹ | اصطلاح - بقول بحر و بہار و کنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ

بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہر دو نعت و اعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان

عربی است - مرکب اضافی کہ اتم بالضم و تشدید قدیم استعمال این کردہ اند و صاحب اند گوید

بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و جاشٹ جمع کہ این کنایہ باشد از جای اعلائی دماغ و آن

خبیثہ است کہ معنی پلید و ناخوش باشد پس معنی جونی است از استخوان و عشا است صلب کہ

لفظی این اصل یا مادر ناخوشی و خرابی با و کنایہ محیط ہر دماغ است (اردو) دماغ کا

باشد از شراب - فارسیان قدیم و معاصرین عجم پوست یا سر پوش بالائی جس سے دماغ کی قوت

استعمال این کنند (حافظ شیرازی) آن دماغ متعلق ہے - مذکر۔

آم الرزائل

اصطلاح - بقول بحر وہاں

از شیر مادر باز نہ شدہ پس معنی نطفی این مادر

معنی چل است مؤلف گوید کہ ہر دو لغت

شیر خواران و کنایہ از دیوی یا مرضی کہ شیر خوار

عرب و مرکب اضافی است یعنی ام با کضم تشدید

را بخواب موت رساند یا نقد محبت با شیر خوار

معنی اصل و مادر بجایش گذشت و رذائل جمع

دارد کہ چون عارض شود نگذارد و جدا نشود۔

رذلیہ و رذلیہ بقول صاحب قاموس معنی ضد

فارسیان ہم استعمال این اصطلاح کنند رضی

فصلیہ۔ پس ام الرذائل معنی اصل یا مادر رذلیہ

(۵) زہار زرت و بیج نگر دی شادان و باشد

باشد فارسیان تبصر و رالمالینی بہ تبدیل

عربی ایہ راحت بجہان و زن صاحب فز

ذال معجمہ بہ زامی ہوز ام الرزائل چل را نام

چو شد علت تست و دشوار بود علاج ام الصبیان

ہنادند و این کنایہ باشد (اردو) چل۔ بقول

(اردو) ام الصبیان۔ بقول امیر بچوں کی

اصفیہ (عربی) اسم مونث۔ جہالت۔ بطلی۔

ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہیں کہ

ام الصبیان استعمال۔ بغم اول و کسر

مریض کے باغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا

صاد ہملہ بقول صاحب بحر وہاں و وارثہ نام

ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہو جاتا ہے (انتہی)

ماوردیوان کہ اطفال با آسیب رساند و در

مؤلف کا تجربہ یہ ہے کہ شیر خوار بچوں کے لڑ

طبیہ صرعیت کہ با اطفال عارض شود مؤلف

یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے۔

گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب۔ مرکب

ام الطریق اصطلاح۔ مرکب اضافی

اضافی کہ ام بالغم و تشدید معنی اصل و مادر بجایش

بقول بحر وہاں شارع عام را گویند مؤلف

گذشت و صبیان جمع قصبی و قصبی معنی کود کہ

گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی

اتم بالضم وتشدید یعنی اصل و مادر بجایش درگذشت
و طریق یعنی راه پس معنی لفظی این اصل یا مادر
و کنایه از شارع عام که درها را کوچک از همین شارع
تعلق دارد - فارسیان استعمال این کنند (ارو) صرف - مذکر -

شارع عام - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر عام
راسته - و مرکب است از هر دو لغت عرب یعنی اتم
اتم الطعام | اصطلاح - مرکب اضافی -
مرکب است از هر دو لغت عرب یعنی اتم

بقول بحر و بهار (۱) گندم (۲) معده مؤلف
گوید که مرکب است از هر دو لغت عرب که اتم بالضم
و تشدید معنی اصل و مادر بجایش درگذشت و طعام
معنی هر چیز خوردنی پس معنی لفظی این اصل یا مادر

و کنایه باشد از گندم و معده - فارسیان استعمال
این کنند (ارو) (۱) گیاهون مذکر (۲) معده
اتم العلوم | اصطلاح - بقول بحر و اندلسی
که مرکب است از هر دو لغت عربی که اتم بالضم

علم صرف زیرا که مبدای اکثر علوم است مؤلف
گوید که مرکب است از هر دو لغت عرب - یعنی
اتم بالضم وتشدید معنی اصل و مادر بجایش درگذشت
معنی لفظی این اصل یا مادر قریه یا کنایه از کلمه معظمه - فارسیان

معظمه - فارسیان

<p>الحمد (۳) آیات حکمت جو مدودہ میں گزرا (۴) عقل اول - بقول آصفیہ اسم مذکر - وہ پہلا</p>	<p>استعمال این کنند (ارو) مکہ معظمہ جهان حرم محترم واقع ہے - مذکر۔</p>
<p>فرشتہ جو باقی نو فرشتوں سے اول پیدا ہوا - جو اول - نور محمدی - جبریل - اس کا تفصیلی بیان ار لاس پر گزرا ہے - (۵) قرآن پاک - مذکر۔ کلام اللہ - وہ کلام الہی جو ہمارے رسول خدا</p>	<p>اصطلاح - مرکب اضافی بقول بہار (۱) لوح محفوظ (۲) سورہ فاتحہ (۳) آیات حکمت (۴) عقل اول و بقول بحر (۵) قرآن شریف ہم مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب کہ اتم بالضم و تشدید معنی اصل و مادر بجائیش گذشت و کتابا بکسر</p>
<p>اصطلاح - مرکب اضافی - بقول اصطلاح - مرکب اضافی - بقول بحر و بہار (۱) کہکشان و (۲) آسمان مؤلف گوید کہ این مرکب است از ہر دو لغت عرب - اتم بالضم و تشدید بجائیش گذشت و نجوم جمع نجم معنی ستارگان پس معنی لفظی این اصل یا مادر ستارگان باشد و کنایہ از کہکشان و آسمان فارسیان استعمال این کنند (ارو) (۱) کہکشان - بقول آصفیہ اسم و یکمواژ دہامی فلک (۲) آسمان - مذکر - کہکشان</p>	<p>معنی اصل و مادر بجائیش گذشت و کتابا بکسر معنی نوشتہ و نامہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر تحریر باشد و کنایہ از ہر پنج معانی بالا فارسیان استعمال این کنند (ارو) (۱) لوح محفوظ - بقول آصفیہ (اسم مونث) وہ لازمہ وال تختی جس پر خدای تعالیٰ نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہیں اور اسی کو موافق ہوتا ہے (۲) سورہ فاتحہ - اسم مونث یوہ</p>
<p>بقول صاحب منتخب معنی میل دادن - صاحب غیاث بحوالہ رسالہ عبد الواسع گوید کہ میل دادن چیزی را از جای او بسوی دیگر و با اصطلاح</p>	<p>امالہ بکسر اول و فتح لام لغت عرب است - بقول صاحب منتخب معنی میل دادن - صاحب غیاث بحوالہ رسالہ عبد الواسع گوید کہ میل دادن چیزی را از جای او بسوی دیگر و با اصطلاح</p>

اہل عربی میل دادن فتحہ بسوی کسرہ بطریقہ الف صورت یامی مجهول پیدا کنند چنانچہ کتب
 امالہ کتاب و ترکیب امالہ رکاب و فرماید کہ در الفاظ فارسی نیز امالہ می آید چنانچہ آریز امالہ
 آزار و آید امالہ آباد (اردو) امالہ اصطلاح میں فتحہ کو کسرہ کی جانب میل دینے کو کہتے ہیں
 جس سے الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے آباد کا امالہ آید ہے اور آزار کا امالہ آریز ہے۔
 امام | کسر اول لغت عرب است بقول منتخب بمعنی پیشوا اور راہنما و جانب قبلہ فارسی
 استعمال این بمعنی پیشوا کنند و بالفاظ فارسی مرکب ہم سازند کہ در لطافت آید۔ صاحب روز
 بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ معاصرین عجم ہم این را بہمین معنی استعمال کرده اند
 (انوری ۵) تو تمامی با ثباتی لیک بدر آسمان پدازد و نقصان در تحیر این زخلف آن از
 امام ۶ (اردو) امام۔ بقول امیر (عربی) پیشوا۔ ہادی (ریشک ۵) غم کو نین ہے عبث
 اسے ریشک پد ہم علی سا امام رکھتے ہیں پد

امام زادہ معتبر استعمال۔ مرکب توصیفی	بجو و راستہ و بہار و تحقیق دانہ کلانی کہ واسطہ
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار	العقد تسبیح باشد (طاہر غنی ۵) شود براہیقین
گوید کہ معاصرین عجم برای اولاد ائمہ معصومین استعمال	پیر و شگیر مرا پد امام سجدہ گرا ز خاک کر بلا باشد پد
این کنند (اردو) سید۔ بقول آصفیہ۔ عربی	(سید حسین خالص ۵) بر خود صلاح بستہ بود
اسم مذکر۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد	آری از صلاح پد ہرگز امام سجدہ نداند نماز چسپت پد
جو حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ہے۔ جنین کی اولاد	(اردو) تسبیح کا امام۔ سجدہ کا امام۔ مذکر۔ امیر نے
امام سجدہ اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول	لفظ امام ہی پر لکھا ہے۔ تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو

<p>دانون سے الگ شمار دانون کے ساتھ سرعہ</p>	<p>امام مبین اصطلاح - مرکب توصیفی</p>
<p>گند ہوتا ہے (اسیر) کون مجمع سے اٹھ گیا</p>	<p>بقول بکرواند لوح محفوظ مؤلف عرض کند</p>
<p>یارب بزم تسبیح بے امام ہوئی پنہ (کیف) کہ این کنایہ باشد و مرکب است از ہر دو لغت</p>	<p>ہجرت مین یاد خدا مین اگر گردن پنہ اشکون کا سجم</p>
<p>نخت جگر کا امام ہوئے</p>	<p>بضم اول معنی آشکارا کنندہ و آشکار شدہ</p>
<p>امام شہر اصطلاح - مرکب اضافی بمعنی</p>	<p>باشد (ارو) لوح محفوظ - دیکھو ام الکتاب</p>
<p>محب - چنانکہ عربی گوید (س) اسی خاک</p>	<p>کے پہلے معنی -</p>
<p>ست شو کہ ز غیرت امام شہر پنہ شکی بجام زندہ</p>	<p>امام ناطق اصطلاح - مرکب توصیفی</p>
<p>نوش می زندہ (ارو) محب - بقول بصفیہ</p>	<p>بقول بکرواند و غیاث عبارت از امام جعفر صادق</p>
<p>(عربی) اسم مذکر - حساب گیرندہ - وہ حاکم جو</p>	<p>رضی اللہ عنہ مؤلف عرض کند کہ این مرکب</p>
<p>خلاف شرع باتون کی مانعت کرے (ذوق)</p>	<p>است بہر دو لغت عرب یعنی امام معنی پیشوا کہ</p>
<p>(س) محب گرچہ دل آزار ہے میخوار و کلام</p>	<p>بجائش گذشت و ناطق مخفف ناطق بحتی و کنایہ از امام جعفر صادق</p>
<p>دیکھ اک جام تو ہے یار ابھی یار و نکاہ</p>	<p>فارسیان ہم ہمیں معنی شمالین کنند (ارو) جعفر صادق</p>

امامون | بقول برہان و ہفت بائیم بروزن فلاطون لغت یونانی دو ایست کہ اور ابھار
 ماہو و عبری حکما کا خواند گرم و خشک است در دوم - بول راہراند - صاحب محیط بر امامون
 فرماید کہ اسم حماست و بر حمانا نوشتہ کہ اسم نبطی است و گویند سریانی و یونانی امامون آتمون
 و برومی آومون و عبری ماہوج و بفارسی ماہور و بشیرازی ماہو گویند و آن چند نوع می باشد

نوعی ازان نباتی است شجرى چوب آن سرخ و خوشبو نوع دیگر مالی کہ در سہار وید و نو
دیگر نیلی و بہترین آن نوع اول۔ بقول شیخ گرم و خشک در ستم و بعضی در دوم گفتہ اند مرق و منفع
در ان قبض و تقطیع است و ضاد آن بازیت انضاج اور ام حار و تحلیل آہنا کند و منافع بسیار
دارد (الح) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے تمام کا ذکر کیا ہے اور مشہور نام کے خانے میں
صفر ڈالا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک قسم کی گھاس ہے گرم و خشک دوسرے درجہ میں ورم و مگر
اور رحم اور زقرس کو مفید ہے۔

امان | بقول بہار زہناری و بی ہی فرماید کہ بالفظ خواستن و دادن مستعمل مؤلف عرض کند
کہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی امین بودن و امنی و زینہا و رسیان استعمال
معنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در تحققات آید
(انوری ۵) تا ضمیر خلق نگردد کہ امر حق پذیرد یک ہر ضعیف و قوی با آمان رسیدن (اردو)
امان۔ بقول امیر (عربی) مونث۔ پناہ (دارغ ۵) کروں میں عرض اگر جان کی امان
پاؤں پکھون پتے کی اگر قہر سے پناہ ملے پ:

امان بخشیدن | استعمال۔ صاحب معنی پناہ دینا (اسیر ۵) عالم کو فلک چین کہان
ذکر این کردہ کہ معنی محفوظ و در پناہ داشتن است و پناہ سے کوئی دم ہی امان دیتا ہٹ
و وعدہ کردن بہ عفو (فاسمی گونا بادی ۵) مؤلف عرض کرتا ہے کہ امان بخشا بھی کہ
چو عزم امان بخشد از کلک راز پے بمراب سارست سکتے ہیں۔

سرفراز (اردو) امان دینا۔ بقول امیر امان بودن | استعمال۔ صاحب اصفی ذکر

<p>کر دہ کہ بمعنی ہلت بودن است کہ ہلت مجاز کہ بمعنی حاصل کردن امان است و (۱) بقول منی پناہ باشد (اسیری شہدی ۵) و عمر بہار معروف و مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی خویش مرحلہ پیمای عشق را پند چندان امان است (۲) از (۲) (خسر و ۵) یاد ما بہ کہ در ضمیر یوسف بنو دہ کہ خاری ز پاکشد (۱) (ار و و) ہلت ہوتا دان امانت امان پذیر بودہ (۱) (ار و و) (۱) امان پذیر اردو میں بھی کہہ سکتے ہیں (۲) امان پانا امان</p>	<p>امان ہونا۔ ہلت لانا۔</p>
<p>(۱) امان پذیر حاصل کرنا (دغ ۵) پائی ہے امان کس نے</p>	<p>استعمال۔ صاحب ۲ صفی (۲) را آورہ تری تیغ نظر سے پیربان ہو مصید حرم اور زیادہ</p>
<p>امانت بفتح اول و دوم و چہارم بقول بہار بمعنی امان مؤلف گوید کہ لغت عرب و بقول منتخب النجہ کسی سپا رند و امین بودن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدقہ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری ۵) و در امانت نیست با اجاب از من دوستی نہ ہر اورا چون تو انم صرف انسان ساختن نہ (حافظ شیراز ۵) آسمان بار امانت نتوانست کشید نہ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند نہ (ار و و) امانت بقول امیر (عربی) مونث جو چیز سپردگی گئی ہو اسکی پوری نگہداشت کرنا۔ اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو بطور امانت رکھوائی جاتی ہے (رند ۵) رکھ ہے امانت کی طرح جھکوزین نہ میلا نہیں ہونے دیا تا رکفن اب تک نہ</p>	<p>امانت</p>
<p>امان حیتن این کردہ کہ بمعنی پناہ جتن است (سعود سعد امان نہ سان تست قضا و ز قضا کہ یافت قرار نہ</p>	<p>استعمال۔ صاحب ۲ صفی ذکر جر جانی ۵) سام تست اجل ذر اجل حبت</p>

(عرفی ۵) داغی کہ امان جوید از ان سینہ دور ^خ ذکر این کرده کہ بمعنی پناہ داشتن و در پناہ دامن
در باغ محبت مقرریم رس ماست ^ن (اردو) مان بودن است (خرین ۵) نسیم آسا امان از
چاہنا۔ امیر نے امان مانگنا پر لکھا ہے بمعنی پناہ مانگنا آفت و اماندگی دار و پناہ تو اندگر کسی برداشت
(رند ۵) ہے کون پچائے جو ترے تہر سو یا پناہ بار ناتوانی را پناہ (اردو) امان مین ہونا۔ پناہ
تجھے ہی امان مانگتا ہوں تیرے غضب سے مین ہونا۔

امان خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ^ن ذکر امان ساختن | استعمال۔ بمعنی امان قرار

این کرده کہ مراد امان جستن است (حافظ دادن است چنانکہ ظہوری گوید (۵) می
شیرازی ۵) دلم نہ ز کس ساقی امان نخواست امن و امان ساخته خوف و خطر م را پستی شدہ
بجان پچرا کہ شیوہ آن ترک دل سیہ دست خوش محبتی شور و شرم را پناہ (اردو) امان
(اردو) دیکھو امان جستن۔ قرار دینا۔

امان دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر امانی | بقول صاحب اسند بہ تخفیف بمعنی

این کرده کہ بمعنی پناہ دادن است و مراد امان ^ن منسوب بہ امان کہ بمعنی امن است و ہم منسوب
بخشیدن کہ گذشت (مخلص کاشی ۵) فغان بہ امانت بحدف تائی فوتائی۔ صاحب غیاث
کہ غمرہ بیداد و انداد امان پناہ کہ آن دوز گس بیا ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سندی پیش نکرد
را کنم دیدن پناہ (اردو) امان دینا۔ بقول میر و لیکن موافق قیاس است (اردو) امان مین
پناہ دینا۔ دیکھو امان بخشیدن۔ آیا ہوا۔ امانت رکھی ہوئی چیز۔

امان داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی امان یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

<p>این کرده کہ بمعنی حاصل کردن امان و پناہ باشد (صفی زیدی ۵) نہ یکی روز و وصل توشان (اردو) امان پناہ۔ پناہ حاصل کرنا۔ دیکھو امان</p>	<p>افتہ ایم نہ نہ یکی شب ز فراق تو امان یافتہ ایم نہ</p>
<p>امتحان بقول بہار بمعنی آزمودن فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ گفت عرب است بکسر اقل و سوم بقول منتخب آزمودن فارسیان استعمال این بمعنی آزمائش کنند کہ حاصل بالمصدر است و برای معنی مصدری با مصدر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) بار ہادر امتحان دم رنجیت است بہ تیغ خون مرگ در خفتان دل (اردو) امتحان۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر آزمائش۔ جاپرخ (وزیر ۵) ہر رگ و پے مین سمالے ہو تہمین کہینچہ تیغ نہ امتحان میرا تہار امتحان ہو جائیگا</p>	<p>امتحان و داشتن استعمال۔ صاحب آصفی نوکر این کرده کہ بمعنی آزمائش کردن است ذکر این کرده کہ بمعنی امتحان کردن است و داشتن معنی کردن ہم آمدہ (بیدل ۵) دماغ خون من بکورہ غم و شادائش امتحان کرد است (اردو) چون اشک رنگی بر نمی تابد نہ اگر استغنا گیر دست امتحان کرنا۔ بقول امیر جابجنا۔ آزمانا (دراغ ۵) و تیغ امتحان دادہ (اردو) امتحان کرنا۔ امتحان کر کے ترا صاف پشیمان ہوے نہ ہمنے جانا امتحان کردن استعمال۔ صاحب آصفی تھا کہ غیرون سے بھی کیا ہو گا</p>
<p>امتداد بکسر اقل و سوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کشیدہ شدن و بلندبالا شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درازی استعمال کنند و برای معنی مصدر با مصدر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (انوری ۵) باقی بدوامی کہ امتدادش نہ</p>	<p>امتداد بکسر اقل و سوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کشیدہ شدن و بلندبالا شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درازی استعمال کنند و برای معنی مصدر با مصدر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (انوری ۵) باقی بدوامی کہ امتدادش نہ</p>

چون عمر ای بی کنار باشد: (وله ۵) از شهر و رستین دور تو باد: طول ایام و امتداد و دور
(اردو) درازی - مونث - بمعنی طوالت -

امتداد داشتن	استعمال - صاحب صفتی
بزرگه جان و طویل هونا -	

ذکر این کرده که بمعنی طوالت داشتن است (نثر) امتداد یافتن استعمال - صاحب صفتی ذکر این کرده
حزین اصفهانی) تا دو سال امتداد داشت - (اردو) که بمعنی گذشتن است (نثر خزین اصفهانی) این حادث
طول کهنی (طول گزنا - بقول آصفیه عرصه کهنی) قریب به پنجاه امتداد یافت (اردو) گزرنا -

امتزاج | بقول بهار میخته شدن چیزی به چیزی فرماید که بالفاظ افادین مستعمل مؤلف
گوید که کبر اول و سوم لغت عرب است - صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان
استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی آمیزش و موافقت و اختلاط کنند و برای معنی مصدر
با مصداق فرس مرکب سازند که در لطقات آید (ظهوری ۵) آب با آتش ندارد آشتی
امتزاج خاک و باد مابده: (انوری ۵) تا هفت سپهر و چار طبعند: آمیخته ز امتزاج
با هم: بادات بقای عز و اقبال: بیش از رقم حروف تعجم: (اردو) موافقت (مونث)
میل - ملاپ - دیکهو اختلاط - آمیزش -

امتزاج افادین	استعمال - صاحب
افتد میان ما و طین: (اردو) میل ملاپ	

آصفی ذکر این کرده که بمعنی واقع شدن آمیزش
و آمیز باشد (سلمان ساوجی ۵) با هوای
ذکر این کرده که بمعنی اختلاط و موافقت پیدا
خاک کویت بود و اما اتصال: پیشتر از آن که آمیزش کردن است (حزین اصفهانی ۵) لطفت میان

معجز و سحر متزاج داد و بھلت میان آتش و آب اتران دہن: (اردو) موافق کرنا (عربی ۵) یا دیدہ عاقل شد اگر امت عشقی: راضی نشو و عشق با آرایش آفت ملنا۔ اختلاط پیدا کرنا۔	اضافی۔ مرادف امت مجنون کہ می آید عشقی: راضی نشو و عشق با آرایش آفت (اردو) دیکھو امت مجنون۔
---	--

(۱۱۲)

امتلا بقول بہا یعنی پر شدن و فرماید کہ بالفظ زدن و کردن بمعنی ہیفہ زدن مستعمل مؤلف گوید کہ کبیر اول و سوم لغت غرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی پری معده کنند و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ۵) کرش آزر کہ ناقہ زدہ است نیز امتلا اندر افگند بوقاق: (اردو) امتلا۔ بقول امیر (عربی) مذکر خلا کی ضد معدے کا غذا سے یا بدن کا مادے سے پہرا ہونا اور کہیں ہوے ہضم کے معنی میں آتا ہے فقرہ امیر غذا اسوقت ہی نہ تو بہتر ہے ابھی نبض میں امتلا باقی ہے (منیر ۵) روزے ریاکار کھل کر کیا کیا جوار ہے پڑو امتلا کا ہو تو قسین نہ کھائے و اعظی:	امتلا بقول بہا یعنی پر شدن و فرماید کہ بالفظ زدن و کردن بمعنی ہیفہ زدن مستعمل مؤلف گوید کہ کبیر اول و سوم لغت غرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی پری معده کنند و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ۵) کرش آزر کہ ناقہ زدہ است نیز امتلا اندر افگند بوقاق: (اردو) امتلا۔ بقول امیر (عربی) مذکر خلا کی ضد معدے کا غذا سے یا بدن کا مادے سے پہرا ہونا اور کہیں ہوے ہضم کے معنی میں آتا ہے فقرہ امیر غذا اسوقت ہی نہ تو بہتر ہے ابھی نبض میں امتلا باقی ہے (منیر ۵) روزے ریاکار کھل کر کیا کیا جوار ہے پڑو امتلا کا ہو تو قسین نہ کھائے و اعظی:
--	--

امتلا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	امتلا زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی پری و سیری داشتن و رغبت این کردہ فرماید کہ بمعنی ہیفہ زدن است و بہا بہ تی بودن (ظہوری ۵) بروناصح چین خون بلفظ امتلا ہم معنی بیان کردہ صاحب بحر نصیحت: کہ گوشت امتلا سے پند دارد: (اردو) (خان آرزو در چراغ) گوید کہ ہیفہ زدن و مدہ بھر ہونا۔ متلی ہونا۔	صاحب مرض امتلا شدن۔ سند ہر۔ از کلام

<p>است مجنون اصطلاح - بقول بحر معنی عاشقان و دیوانگان بهار گوید که پیر و این مجنون گوید که عشق پیشگان یا عاشق پیشگان است مؤلف گدشت (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p> <p>امتلا کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کنایه است از قبیل است عشق که گدشت کرده بهار بر لفظ امتلا این را بمعنی پیغمبر کردن و بخیال ما مرادف امتلا داشتن که گدشت است (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p> <p>آمی (۱) ز جام در و چند آن می کشیدم که موسی (۱) نیست در محشر حسابی با گنهگاران عشق ماندم پز تنیع فقر چند آن ز خم خوردم که امتلا کردم (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p>	<p>از لالی خوانساری است (۱) بقل صد اهل نوعی صلا زد و پیک جان از برق خنجر تسلان و بلف گوید که بخیال ما مرادف امتلا داشتن است که عبارت از عاشق پیشگان است مؤلف گدشت (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p> <p>امتلا کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کنایه است از قبیل است عشق که گدشت کرده بهار بر لفظ امتلا این را بمعنی پیغمبر کردن و بخیال ما مرادف امتلا داشتن که گدشت است (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p> <p>آمی (۱) ز جام در و چند آن می کشیدم که موسی (۱) نیست در محشر حسابی با گنهگاران عشق ماندم پز تنیع فقر چند آن ز خم خوردم که امتلا کردم (۱ رو) و بگو امتلا داشتن -</p>
---	--

(مقیار) بقول بهار معنی جدا شدن مؤلف گوید که بکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این (۱) بمعنی فرق و تفاوت و تمیز و تفوق کنند و بر معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند که در محقات آید (ظهوری ۱) خوار تر از خود نمی بینیم پنازش از امتیازی رسد (دوله ۱) شود ز اهل نیاز امتیاز من معلوم (دوله ۱) بدوستی چون ظهوری دیگر نمی باشد پناه خشم چه دعوائی امتیاز کند به معاصرین عجم (۲) بمیمی اجازت آن استعمال کنند که آزاد را انگلیسی زبان لانس ناسند - صاحب بول چال بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده (۱ رو) (۱) امتیاز - بقول امیر عربی (۱) فرق تنیز - تفوق تعلی (نامرغ

امتیاز حق و باطل خود ستاؤن کو کہان کہیون نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو کہ (آتش) چنکر کیا ہے قتل مجھے تیغ یا رننے پکشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا (۲) پروانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر حکمتا مہ۔ اجازت نامہ فرمان شاہی لمینس۔ پاس وغیرہ۔

امتیاز بودن استعمال۔ صاحب آصفی (اردو) فرق پیدا کرنا۔ امتیاز دینا۔ امتیاز ذکر این کردہ کہ بمعنی تفاوت و فرق بودن است عطا کرنا۔ عزت بخشنا۔

امتیاز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی (شوکت بخاری) نباشد آستین و ساعد را امتیاز از ہم (اردو) امتیاز ہونا۔ امتیاز سنا ذکر این کردہ کہ بمعنی تفاوت و فرق داشتن است (حاجی گیلانی) کفن دزد از سخی دزد

امتیاز دادن استعمال۔ صاحب آصفی امتیاز فاحشی دارد کہ آن پیراہن تن می برد ذکر این کردہ کہ بمعنی فرق و تفاوت پیدا کردن این جامہ جان را (اردو) فرق رکھنا۔ و ترجیح و تفوق دادن و معزز کردن کلیم معنی تفاوت رکھنا۔

امتیاز دیدن استعمال۔ یعنی اندازہ کردن (کج نظر سودوزبان را امتیازی دادہ است) ہر چہ را حول دومی بنید برود انانگی است امتیاز و تفوق و فرق کردن چنانکہ ظہور می گوشت (مخلص کاشی) ای شہ ملک دہری عرض (بقدر بنیش خود ہر کسی شناسد حسن و بخت سپاہ نازدہ نمیکدہ فرنگ را بر حرم امتیاز دہد) بدولت عشق خود امتیاز مرا (اردو) غت دنیا (عربی) احوال سادہ گفتنت نام و نامبر تمیز کرنا۔

امتیاز فادون استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کنون ہر مرہم دارغ خویش را از نمک امتیاز دہد

کرده که به معنی واقع شدن امتیاز است (خرین و ابرای این سندی از ظهوری یافته ایم (۵)
 (اصفهان) درین دیار بحال هنر که پردازند همین بزرگ و نزاکت چه امتیاز کنی بگلی درین
 فتاد و در عدم آباد امتیاز اینجا (اردو) امتیاز چستان گریه بوی تو هست و دارد (تیار کرنا - قرق
 واقع هونا - امتیاز یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این

امتیاز کردن استعمال - صاحب آصفی کرده که به معنی بمنیر شدن و تفوق حاصل کردن است
 ذکر این کرده که به معنی فرق کردن است (منشی اصفهانی نشر) منسوبان این خاندان با
 گوید که سندی که او پیش کرده است متعلق به افسر گرامی از سائر الناس امتیاز یافته (اردو)
 (از هم امتیاز کردن) است که بجایش گذاشت امتیاز حاصل کرنا - تفوق حاصل کرنا -

المختار بقول صاحب نوادر و موارد که بعضی مصدر آموختن نوشته مخفف آموخته که اسم مفعول آموخته
 است اگر چه سند استعمال پیش نه شد ولیکن بیدار قیاس نیست که فارسیان و او را حذف کنند
 همچون هوشیار و هشار و خاموش و خامش مدوده و مقصوره چیری نیست که نتیجه لب و لجه عقلا
 است (اردو) آموخته - بقول امیر (فارسی) مذکر آموختن اسم مفعول - پڑها هوا بچله
 آمد بقول برهان و ناصری و جهانگیری و جامع بفتح اول و سکون ثانی و وال ابجد معنی هنگام
 و زمان و موسم باشد (حکیم سوزنی) این دستگاه لقمه تودیر بر داشتند و جدائی آمد و شد
 دستگاه شک به مولف عرض کند که این لغت عرب است به فحش و بقول نقب بعضی غایت
 مدت و نهایت عمر بخیاں با جزین نیست که فارسیان فتح میم را به سکون بدل کرده به معنی هنگام
 و وقت استعمال کرده اند (اردو) زمانه بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر - وقت هنگام عرصه

امداد | بقول بہار مد کردن و آب دادن چیزی را فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست بکسر اول - صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مد و کنند برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (صاحب ۵) سپہر نفلہ کہ باشد کہ دست من گیرد بجز خاک مرد یا مد او مرد پر خیزد (ار دو) امدادہ بقول امیر (عربی) مؤتث - مدد (کیف ۵) زاهدون نے مجھے کعبے کی طرف کہینچا ہے : اے تو بحر خداتم مری امداد کرو :
امداد شدن | استعمال - صاحب آصفی | امداد کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر

ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل شدن مد باشد این کردہ کہ بمعنی مد کردن است (تہنای شہرانی (آرزو ۵) خاک رہ سرد قدان می شوخ (۵) سرمہ ساز گس تبی کوتا کند امداد ما :
 اگر شود امداد ز بخت بلند : (ار دو) مدد ہونا ہرزہ دور خوشی می رسد فریاد ما : (ار دو)
 امداد پاناہی کہ سکتے ہین (اسیر ۵) پانی امداد کرنا - بقول امیر مدد کرنا (سودا ۵) شاد جو فقیر سے یہ امداد : آیین غریب خانہ میں مردان تری امداد کرین گے سودا : باندھلے شاد :
 چلکے جو تیرا ہو عدد ہاتھوں ہاتھ :
امر | بقول آصفی بالفتح کار و واقعہ و فرمودن و فرمان مؤلف گوید کہ لغت عرب است

و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان (۱) بمعنی حکم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و (۲) در اصطلاح صرف بقول صاحب توابع عبارت از فعلیت کہ موضوع بود برای فرمودن کاری کسی - پس این کس مامور اگر

مخاطب باشد آن فعل بام مخاطب موسوم گردد چنانکه خورد و اگر از غائب یا مکلم بود بهر دو صورت
 بام غائب نامیده شود و اشتقاق صیغه واحد امر مخاطب معروف و مجهول نزد بعضی از
 صیغه واحد مخاطب مضارع مثبت معروف و مجهول و نزد بعضی از صیغه واحد غائب
 همین فعل معروف و مجهول است بحدف حرف آخر و اسکان ما قبلش و چون ما قبل را کسر
 داده ضمیر جمع مخاطب بدان متصل سازند صیغه جمع آن حاصل گردد و آوردن بای زائد
 مکتور یا مضموم لمجا طاقانون معلوم بر هر صیغه امر مستحسن است مگر بر آن صیغه که بحرف بر
 یاء و نحوها مقدر باشد مانند برخیز و در آئینز همچنین زیادت آن بآر لفظ باش
 مستحسن نباشد بلکه مغل فصاحت و فرایده هرگاه لفظی یا همی بر صیغه ای اینگونه امر بعد
 حذف با داخل شود معنی آن را بطریق تاکید بدوام و استمرار مقید سازد بنا برین چنین امر را
 امر دائمی نامند چنانکه کسی می کن تا کامل نگردی و روزی از خدا سیدان تا کافره شوی
 و گاهی معنی امر دائمی از آوردن بای مخفی و لفظ باش در آخر صیغه واحد غائب ماضی مطلق
 مثبت معروف حاصل گردد چنانکه خورده باش و کرده باش (الخ) مؤلف عرض کند که
 در فارسی زبان فعل امر حقیقی - امر حاضر است و بس آنانکه در فارسی ذکر امر غائب کرده اند
 اتباع قواعد عربی ساخته اند و حقیقت اینست که امر غائب چیزی نیست و نامش مضارع
 است و بس چنانکه زیر را بگو که این کار بکند پس کند درین مثال مضارع است
 نه امر - قاتل (اردو) (۱) امر - بقول امیر - عربی - مذکر حکم - (صبا ۵) امر اکم آیه
 موقوفه ۱ صبا ۴۸۱ نه پیشتی پیشتی مکرر (۲) امر بقول امیر قوا بعد صرفین

اوس فصل کو کہتے ہیں جو حکم پر دلالت کرے۔ جیسے آو۔ جاو۔ لکھ۔ پڑھ۔

امرا | بقول برہان بفتح اول و ثانی و راء ی بنی نقطہ بالف کشیدہ بفت زند و پاژند (۱) تشریح
انگوری باشد و بسکون ثانی (۲) خر الاغ را گویند۔ صاحب جهانگیری در خاتمہ کتاب بذیل
دستور چہارم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ بہار گوید کہ (۳) جمع امیر و فارسیان بجای مفرد استعمال
نمائند۔ مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است بضم اول و فتح میم (دالہ ہروی ۵)
وین باختہ و بیچ بکف نامدہ و نیانہ باہل چندی عبارت امرا یان بہ خیال مانا فارسیان جمع عربی
را بقاعدہ خود باز جمع کنند از قبیل جمع المجموع و این ہم از ان قبیل است کہ امرا را امرا یان
کہرند و ازین لازم نیاید کہ امرا را در فارسی زبان معنی واحد خیال کنیم۔ بہار بر ادعای خود ازان
حکیم الملک محمد حسین شہرت استناد کردہ باشد (۵) از حسرت منصب جگرم خون شدہ باشد
در خاطر اگر داشتہ باشیم امرا شتم بہار (امرا شتم) را مخفف (امرا شوم) قیاس کردہ خیال بابر خلافت
اوست۔ یعنی شتم بقول منتخب لغت عرب است بالضم معنی چیز ہای بلند۔ پس (امرا شتم) قلب
اصناف (شتم امرا) بمعنی مدارج امرا و درینجا امرا بمعنی حقیقی خود است یعنی امیران۔ فاعل (امرا)
(۱) شراب۔ مونث (۲) وہگد ہا جو ٹیہ رسان کی سواری کے لئے متعین ہو۔ دیکھو الارغ کے دوسرے
معنی (۳) امرا۔ بقول امیر۔ امیر کی جمع۔ عائد۔ اراکین سلطنت (نیر ۵) مسمور اگر عیش محل ہو
امرا کا آباد خرابی سے ہے ویرانہ کسی کا

امرا یون	استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
مہم کن کہ حالی رندیت لا ابالی نہ کین بود امرا	کردہ کہ بمعنی حکم بودن است (عالی ہروی ۵)
عالی فرماندہ قضا را نہ (اردو) حکم ہونا۔	

(۱) امرت	بفتح اول و ضم سوم (۱) مخفف	امرو دمی آید یعنی ثمر معروف بیان ماخذ این هم بحر انجاء
(۲) امرود	امروت است و (۲) مخفف	(ارو و) (ارود) دیکو امروت و امرو د-
امرواد	بقول ضمیمه برهان نام ماهی از ماه می شمسی - صاحب برهان بر مرداد بدون	
<p>الف اول فرماید که بضم اول بروزن خرد او نام فرشته است موکل بر فصل زمستان و تدبیر امور و مصالحی که در ماه مرداد و روز مرداد واقع می شود بد و تعلق دارد و نام ماه پنجم است از سال شمسی و آن بودن آفتاب است در برج اسد که خانه اوست و نام روز هفتم از همره شمسی و بعضی روز هشتم هم گفته اند و فارسیان بنا بر قاعده کلی این روز را عید کنند و جشن سازند و این جشن را جشن نیل و فرخوانند - درین روز هر که حاجتی از پادشاه خواستی البته روا شدی (انتهی)</p> <p>بنیال ما فارسیان ماه مرداد را بنام فرشته موکل آن ماه موسوم کرده باشند و بنیاد ت الف و صلی و راوش امرواد کردند - حال او در فرد کن این نهمی ماه است از سال فصلی که آغازش از ماه آذری می شود و امروادی و یک روزه باشد (ارود) امرواد - سال شمسی کا پانچون مهینا او رد فاتر دکن مین سال فصلی کا نوان مهینا - جو کتیس دن کا ہے -</p>		
امر کردن	استعمال - صاحب آصفی ذکر این	فضل امر است که تعریفش بر امر گذشت (ارود)
<p>کرده که معنی حکم کردن است (عربی ه) بعد تا دیکو امر -</p> <p>چو امر سکون و سیر کنی پوزمانه فاصله یا بد میان تا</p> <p>و نوری (ارود) حکم کرنا -</p>		
امر دمی	استعمال - مرکب توصیفی - این	بهارهای نیکو که در شریعت اسلام معروف و شناخته شده باشد - چنانکه صوم و صلوة و حج و زکوة و غیره

گوید کہ مرکب توصیفی است و کنایہ باشد و بمعنی (۱) امر معروف وہ حکم شرعی ہے جو حکم معروف ضد نہیں منکر انچه بحر بصورت مصدر کامون کی نسبت ہے۔ جیسے نماز روزے حج بیان کردہ است مقصودش حاصل بالمصدر (۲) زکوٰۃ اور یہ ضد ہے نہیں منکر کی۔

(۱) امر و ت (۱) بقول برہان باتامی ترشت بر وزن و معنی امر و یعنی (۲) باشد و (۲) میوہ است و ذکر (۲) ہم کردہ۔ صاحب ناصر صری نسبت (۱) فرماید کہ مبدل (۲) باشد و فرماید کہ بہ تبدیل میم و نون از رود و انبرود ہم آمدہ و امرت غفقت امر و ت و امر و غفقت امر و ت باشد معاصرین عجم استعمال (۲) کنند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر (۲) کردہ صاحب انند ہر دور لغت فارسی گفتہ و بقول صاحب کنز ترجمہ این در ترکی آرمود باشد مؤلف گوید کہ امرت بفتح اول و کسر سوم بزبان سنسکرت ہر چیز نوش و شیرین را گویند و میوہ معروف را ہم و امر و ت زیادت و او بمعنی میوہ مذکور آمدہ پس بخیاں ما (۱) اصل است و (۲) مبدلش کہ فارسیان تامی فوقانی را ببدال مہلہ بدل کنند و چون توت و تود اندین صورت (۱) لغت سنسکرت باشد کہ در فارسی مستعمل شد و (۲) مبدل و مفترس (۱) اردو) امر و ت۔ مذکر۔ دیکھو آرتو۔

امروز | بقول بہار و دوارستہ معروف فرماید کہ بمعنی این زمان آرمند مؤلف عرض کند کہ مبدل این روز است کہ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کجین و کجیم و ما اشارہ این بر آرم کردہ ایم (شانی نکلوس) امر و کسی نیست کہ در سیکدہ عشق پڑ باستانی خون جگر آشام بر آید (اردو) آج۔ بقول امبر۔ موجودہ دن (ریشک) قوت فردا کار بج کیون کھائیں پڑ آج

جس نے دیا ہے کل دے گا :

(۱۱۱)

امروز داری بخور غم فردا بخور (مثل) (۱) امروز فردا (اصطلاح - ۱)

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند (۲) امروز فردا کردن (بسنی ہمدین)

و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیاں روز با دوایا قرب زمان و زود باشد چنانکہ ظہور

این مثل را بہ بیان توکل زند کہ متوکلین غم فردا گوید (۳) دکان مدعی امروز فردا تنگ خواہد

نخورند (ارو) دکن میں کہتے ہیں : ”آج تو بازار و فابی مایہ رسو و دمی گرد دہ (دولہ ۳)

زود می افتد زبان از کار و دشت غالبست و ہا

ظہوری حال خود امروز فردا عرض کن نہ حساب

متوکلین کی کہاوتیں ہیں۔

امروز را فردائی در پیش است (مثل) (۱) امروز فردا (اصطلاح - ۱)

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند (۲) امروز فردا (اصطلاح - ۱)

و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیاں می کنند در بوسہ دادن ہانہ نمیدانند زحمت چون شنبی

این مثل را برای تسکین کسی زند کہ بحالت خواری کم فرصتی دارد و معاصرین عجم ہم استعمال این کتند

و فلاکت و تکلیف باشد و نیز در بیان نیزگی دوا (ارو) (۱) آجکل - آجکل میں - آج ہی کل

مرادف : ”منید انیم کہ فردا چہ می زاید“ (ارو) میں - امروز فردا میں - بقول امیر حید اور

دکن میں کہتے ہیں : ”آج تو گزری کل دیکھو بہت جلد (ما نسخ ۳) گریہی ہیں ترے

کیا ہوتا ہے“ یعنی زمانے کی نیزگی سے ہوت

زنگ بدلتا رہتا ہے۔

کو چرمین : (ظفر ۳) جو تھنیں رہے ان کے کپڑے

تو محفل سے ہمارے ہوتے ہوئے موقوف کھل	امروز باشد (میر خسرو ۷۷) ازان مہ نیت
مین نشست (زندہ) ڈالتا ہوں کسی	امروزیہ این جور کہ دل بردستان دیرینہ
جلاد کے پائے تھکوتہ آجی کل میں لگتا ہوں	داردہ حیف است کہ سندرہ پیش نشد۔ و
ٹھکانا تیرا (فقیرہ امیر) امروز فردا میں	معاصرین عجم از ہر دو ساکت (اردو) (۱) و
ہو جائیگی (۲) آجکل کرنا یا کرتے رہنا۔ امروز	(۲) صرف آج۔ آج ہی۔ جیسے نہ صرف
فردا کرنا بقول امیر حلیہ حوالہ کرنا (گہمت)	آج انہوں نے ایسا کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ ایسا
و اسے قسمت جہنم مرتے رہے آجکل آرزو	ہی کرتے ہیں۔
بے کرتے رہے (فقیرہ امیر) ان سے کتاب	امروہی استعمال یعنی حکم اور جائز و ممانعت
لنا مشکل ہے امروز فردا کیا کرتے ہیں۔	امورنا جائز است (انوری ۱۷) کار بند و منحور
(۱) امروزی	صاحب اند بچوالہ
(۲) امروزیہ	فرنگ فرنگ ذکر
(۲) کردہ فرماید کہ منسوب بہ امروز است	جائز کے کرنے کا حکم اور امورنا جائز کی
بہار ذکر (۲) کردہ مؤلف گوید کہ معنی صرف	مانعت۔

اساک | بقول بہار معنی وایسا دن ونگاہداشتن وچنگ در زدن و بازداشتن مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این (۱) بہ معنی کشیدگی و (۲) معنی نخل و (۳) معنی دریغ کنند و برای معنی مصدری با مصدر فرس مرگب سازند کہ در محقات می آید (ظہوری ۱۷) بہ صرفہ صرف کن ایدل حیات در ہجران آید

وصل بہانت اندک اسماکی پند معنی دوم و سوم بر اسماک کردن می آید (ارو) اسماک بقول امیر - عربی - مذکر (۱) رکاو (اسیر) کردن جب ضبط رونے کو مکدر دل ہنو کیونکہ کہ طائر کوٹتے ہیں خاک پر اسماک باران میں پ (۲) بمعنی کنجوسی - خست (ناسخ) (۳) زاید اسے فرق جتنا جو اور اسماک میں پ جان اوتنا ہی تفاوت زہر اور تریاک میں (۳) دریغ - مذکر۔

اسماک بودن استعمال - صاحب آصفی	اصفہانی (۵) ساتی کف فیاض تو اسماک
ذکر این کرده کہ بمعنی کشیدگی بودن است (خسرو)	ندانند پند مگذر من تشنه جگر گرم خدا را پ (ارو)
ابرار گفتم کہ چندین دور اسماکت چه بود	اسماک جانتا - اسماک سے واقف ہونا مسبو
گفت کہ بہر رکاب شہ بدم در انتظار پ (ارو)	انکا دست کرم اسماک جانتا ہی نہیں
اسماک رہنا -	اسماک کردن استعمال - صاحب آصفی

اسماک پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی	ذکر این کرده کہ (۱) بمعنی دریغ کردن است و بہ
ذکر این کرده کہ بمعنی کشیدگی قبول کردن است	معنی مجازی بازداشتن باشد (۲) اسب صفا ہانا
(ابو الفرج رونی) سایہ چتر تو شکفت کہ	(۳) سرچہ باشد کہ من از تیغ تو اسماک کنم پ
چون خرمن مہ پذیر چتر تو اسماک پذیر ہو	ترسم آنرا اگرہ خاطر فقر اک کنم پ (۲) بمعنی نخل
(ارو) کشیدہ رہنا - رکا رہنا -	کردن (ظہوری) (۵) دیدہ در گریہ می کند ہر

اسماک دانستن استعمال - از نخل واقف	اگر تو در خندہ می کنی اسماک پ (ارو) (۱) دریغ
بودن - صاحب آصفی ذکر این کرده اخین کرنا (۲) اسماک کرنا - بخل کرنا -	

اسال | ابالکسر بقول صاحب انند سجاوله فرنگک فرنگک معنی این سال مؤلف گوید گفت فارسی است از قبیل امروز که گذشت مبدل انسال و انسال مخفف این سال که تبدیل فون بایم در فارسی آمده همچون کجین و کجیم - ما اشاره این بر کلمه آم کرده ایم (انوری ۵) گشته بر امروزت از وی ملکت افزون یابد چون امروز دمی اسال و پارت یزد (ارو) - اسال بقول امیر فارسی - مذکر ابکی برس (صبا ۵) دشت وحشت کا علاقه محب سال هوا یزد و مرغ سودا صفت تیرا قبال هوا یزد

(۱) امشا سپند | (۱) بقول برهان وجهانگیری و سروری و سراج باشین معجمه و سین بی نقطه و با
(۲) امشاسفند | فارسی بر وزن سیلاب کند - فرشته و ملک را گویند و (۲) مراد فاش صاحب ناصری فرماید که امهوسپند و امهوسفند که می آید آن هم مراد ف این است که از سر و ش هم گویند (بهرام پارسی یزدانی ۵) از امشاسپند آنکه بگزیده هرتیه بنزدیک یزدان پسندیده هرتیه مؤلف گوید که به تحقیق ما اصل این (مه اسفند) بود بکسر اول که تهه بالکسر بزرگ را گویند و اسفند در نزد و پازند قدرت حق و روشنی و بقول خان آرزو در سراج نام شتر موکل بر ناپس (مه اسفند) بزرگ فرشته موکل بر ناپس فرشته باشد - فارسیان بقاعده خود الف وصلی در اول این آورند (امه اسفند) شد و بقاعده خود الف دوم را بواویدل کردند همچون تاغ و توغ (امهوسفند) قریافت که به همین معنی می آید که تبدیل فایه بای فارسی هم قاعده فرس است چنانکه سفید و سپید پس (امهوسفند) و (امهوسپند) هر دو صحیح باشد وصل (امشاسپند) هم (مه اسفند) باشد که الف وصلی در اول این آمد و بای موز به شین معجمه بدل شد

چنانکه پاشنگ و پاشنگ (لاشا سفند) مبدلش که ذکر تبدیل بای عربی و فارسی بالا گذشت همین است حقیقت این لغات مترادف (ارو و) فرشته - بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر - خدا که تعالی کا نورانی قاصد - ملک - هاتف (ناسخ ۵) پر پروانه های کیا شمع رخ جانان پر نگار فرشته
 بهی ادهر آئے تو شهیر جل جاسے ؟

امشب | بقول بهار شترک است در معنی شب گذشته و شب آینده - (میر خسرو ۵)
 خبرم شد است امشب بریار خواهی آمد به سر من فدای راهی که سوار خواهی آمد به سعدی
 (۵) امشب مگر بوقت نمی خواند این خردس ؟ عشاق بس نکرده هنوز از کنار دوس هموار
 عرض کند که از قبیل امروز و امسال است که گذشت که اصل این امشب بود و امشب مخفف
 این شب - نون بهیم بدل شد چنانکه کجین و کجیم - ما اشاره این بر کلمه ایم کرده ایم و آنچه بهار شتر
 این در شب گذشته و آینده بیان کند محل غور است از قرینه کلام واضح می شود که در کلام خسرو
 فعل مستقبل برای شب آینده آمده و از کلام سعدی شب موجوده و حال - اما شب گذشته
 و امشب نمی گویند چنانکه بهار خیال کرده مادر کلام عربی و ظهوری هم ندارند این یافته ایم و از آن
 هم شب گذشته ظاهر نمی شود بلکه معلوم میشود که کلام شاعر در شبی واقع شده که ذکرش بیان آمده
 (عربی ۵) عربی بین فردی کشت ماهتاب ؟ امشب که در بغل نهاده ایم شیشه را به ظهور
 (۵) ره احوال ما گویا منتی می زند امشب که طور دیگر افغان از نهاد چنگ می رود به (ارو و)
 آجکی زات - اس رات - مونث -

امشب همه شب چچه زدی حلوا کو | (دش) صاحب حسن ذکر این کرده از محل استعمال پاکت

معاصرین عجم گویند: "چچہ زدی چچہ زدی حلو کو" باشد و نتیجہ آن بیچ نہ برآید (اردو) کن
 و صاحب حسن الفاظ (اشبہ شب) زیادہ میں کہتے ہیں: "ہندیا میں ڈولی چلے چلے
 کردہ و تکرار چچہ زدی را حذف فرمودہ معلوم شود کو کچہ نہ لے تو مزاکیا" یہ کہاوت ادس مقام
 کہ در کلام استاد یچنین دیدہ باشد حیف است پر استعمال کی جاتی ہے جب کسی شخص کو کاموں
 کہ ذکرش نہ کرد۔ باہمی حال فارسیان این را میں رات دن مصروف پائیں اور ان کا مو
 سبت کسی زندہ کہ در کاری مصروف و نہمک کچھ نتیجہ ظاہر نہو۔

امضا | بقول بہار علمائے امتی است کہ بر پشت خط و قبلاہ نویند و معنی لغوی آن گذرانیدن باشد
مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و بقول منتخب بمعنی گذرانیدن و روان کرنا
 فارسیان قدیم بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اجرا استعمال کردہ اند و برای معنی مصدری بامصادر
 فرس مرکب سازند و نیز علامتی یا دستخطی را امضانام است کہ ہر حاکم بر پشت تحریری حکم اجرا
 آن ثبت کند و معاصرین عجم این را بمعنی ہر دستخط کردن آورده اند و نتیجہ آن ہمہ جاں
 رہنما و بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ اند (اردو) اجرا - ہر دستخط
 کرنا - یا وہ علامت یا دستخط جو حاکم کسی تحریر کی پشت پر حکم اجرا ثبت کرے۔

امضا و ادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر امضای من بہ مقصود شاعر اینست کہ اگر اردیوان
 این کردہ کہ بمعنی اشارہ یا علامت حکم اجرا کرنا قضا حکم نجات من آید آن را جاری و نافذ شدہ
 و نوشتن باشد (ثانی مشہدی) اگر اردیوان قیاس نباید کرد تا کہ بر طبعش امضای من نباشد
 قضا حکم نجاتی آید من نیست مگر اگر نہ بر طبعش ہی مخفی مباد کہ مجرا بہنم معنی روان کردہ شدہ و

<p>اصطلاح دفاتر فارس جاری کرده شده و قطع امضا ساختن استعمال - صاحب معنی مهر نهادن بر نامه و گنایه از جاری کردنش آصفی ذکر این کرده که به معنی جاری و نافذ که معنی اجر است و امضا معنی مهر و دستخط کردن کردن است (ظیری نیشاپوری ۵) وزیر معنی علامتی است که بر پشت کاغذ برای از فتوت کرده جرم دشمن غدار عفو گرچه جاری کردنش نوید (اردو) کسی تحریر کی غدر باطنی را دشمن امضا ساخته (اردو) اجرائی کے لئے حکم کرنا یا اشارہ کرنا۔ جاری اور نافذ کرنا۔</p>	<p>اصطلاح دفاتر فارس جاری کرده شده و قطع امضا ساختن استعمال - صاحب معنی مهر نهادن بر نامه و گنایه از جاری کردنش آصفی ذکر این کرده که به معنی جاری و نافذ که معنی اجر است و امضا معنی مهر و دستخط کردن کردن است (ظیری نیشاپوری ۵) وزیر معنی علامتی است که بر پشت کاغذ برای از فتوت کرده جرم دشمن غدار عفو گرچه جاری کردنش نوید (اردو) کسی تحریر کی غدر باطنی را دشمن امضا ساخته (اردو) اجرائی کے لئے حکم کرنا یا اشارہ کرنا۔ جاری اور نافذ کرنا۔</p>
--	--

امعاسین | بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و عین بی نقطه بالف کشیده و عین
 بی نقطه به تحتانی رسیده و بنون زده بفت رومی آب غوره را گویند و بعربی مار الحصرم
 ما ذکر آب غوره در محدوده کرده ایم صاحب محیط بر امعاسین فرماید که آب غوره انگور باشد
 (اردو) دیکھو آب غورہ۔

امغیلان | بقول برهان بفتح اول و ضم ثانی و فتح عین نقطه دارد سکون تحتانی و لام بالف
 کشیده و بنون زده نام درختی است معروف و مشهور بمغیلان گویند حفص لکی را از برگ آن
 میسازند و آنرا بعرابی ششکته المصریه خوانند و بتشدید ثانی هم بنظر آمده - صاحب محیط بر مغیلا
 فرماید که اسم فارسی است و مادر غولان هم و بعربی ام غیلان و اغلب که مغیلان مفرس باشد
 از ام غیلان و عوام عرب آنرا طلع و اهل بادیه سمر و بسریانی قنیا نامند و بسبب بودن صمغ
 آن سرخ مثل رنگ خون جالینوس آنرا شجره حائضه نامیده و بپندی بیوک و کیکر نام است
 و آن درختی است خاردار و نسبت آن اکثر صحرا با دامن های کوه و دوقسم می باشد

بالجملہ جمیع اجزای این سرد و خشک و در دوم و بقول بعضی گرم و در دوم قابلض و محقق - نافع
 ثوران خون و مانع خون و اقسام سیلان مواد مفرستہ بدن از ہر جا کہ باشد و نافع بسیار دارد
 مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ فارسیان غیلان را بزبادت الف وصلی در اولش اغیلان
 کردہ باشند یا ام غیلان را بحدف تشدید استعمال کردہ باشند ولیکن درین صورت ضرور
 بود کہ میم مکتوب باشد قیاس اول غالب است و جادارد کہ از ام غیلان الف اول را
 حذف کردہ بہ تصرف حرکت میم یعنی بہ تبدیل کسرہ میم بہ ضمہ غیلان بطور مقرر شد و
 پس از ان الف وصلی در اولش آوردہ اغیلان ساختند و ہمین است خیال صاحب محیط
 (اردو) بول - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک خاردار درخت جسے ہندی میں گیلگر
 اور فارسی میں غیلان کہتے ہیں - اسکی چہال سے چڑا نگتے اور شراب کا خمیر اٹھاؤ ہیں -
امکان | بقول بہار معنی دست دادن و جائز و ممکن شدن فرماید کہ بالقطر داشتن مستعمل
 مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و بقول منتخب بمعنی دست دادن فارسیا
 استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مقدرت کنند و برای معنی مصدری بامصادر نس
 مرکب سازند (صائب ۵) بیچ لب زیر فلک بی نالہ جانہا نیست پتار و پود عالم امکان
 بغیر از آہ نیست (انوری ۵) سلطان داد و دین کہ ترکمین قدادست پدو حل و عقد قدرت
 امکان روزگار (اردو) امکان - بقول امیر (عربی) مذکر - مجال - طاقت - مقدر و مقدرت
 (رند ۵) امکان کیا جہ لغت گیسو و رخ چٹے پدو دیدے جو کوئی حاصل چین و عرب مجہتی
 (نقصرہ امیر) میرے امکان میں ہوتا تو آج موتیوں سے منہ بھر دیتا

امکان بودن | استعمال - یعنی ممکن بودن | این کردہ بمعنی ممکن بودن است (عربی) ^۱
 است چنانکہ ظہوری گوید (۵) امکان نزد بشر از زبان دیگر نیست پیرامین گفتگوگان اردو (انوری) ^۲
 مباد بر کس تا آنکہ ترا اختیار باشد (اردو) ^۳
امکان داشتن | استعمال - صاحب تصنیف (اردو) ممکن ہونا۔

انکہ | بقول صاحب تفسیر لغت فارسی است بفتح کیم و سیوم نابیامی مادر زاد و آنکہ
 جایی چشم ندارد۔ و دیگر کسی از محققین با او نیست و نہ سند استعمال پیش شدہ معاصرین عجم ہم
 بر زبان ندارند (اردو) و یکہو اعمی فطری۔

املا | بقول بہا بمعنی فرو گذشتن و ملت دادن و از یاد چیری نوشتن و پر گردانیدن ^۱
 کہ بالفظ کردن متعل ^۲ **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و فارسیان نیز بمعنی حاصل ^۳
 یعنی تحریر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصاد و فرس مرکب سازند کہ در لطحات آید (اردو)
 املا - بقول امیر - (عربی) مذکر - رسم الخط کے موافق لکنا - جیسے (فقیرہ امیر) مرزا صاحب ^۴
 املا تک درست نہیں ہے آپ فرماتے ہیں کہ رشک نے مونث ہی کہا ہے (۵) نام ^۵
 جانان ہے یا لکھامری تقدیر کا یہ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے یہ مؤلف عرض کرتا ^۶
 ہے کہ فقیرہ امیر میں املا بمعنی تحریر متعل ہے لیکن وہ مخصوص ہے رسم الخط کی مطابقت کو ساتھ ^۷
 اور فارسیوں نے مطلقاً بمعنی تحریر اسکا استعمال کیا ہے۔

املاق | بقول برہان و جامع کبیر اول و سکون ثانی و لام باللف کشیدہ و بقاف زودہ
 نام ولایت از ترکستان - صاحب سروری این را بلام دوم و میم سوئم آوردہ - صاحب

مؤید بذیل لغات عربی نوشته فرماید که صاحب شرفنامه این را ترکی گفته مؤلف گوید که محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و جادارد که نام اصلی این ولایت بدلام دوم و سیم سوم باشند چنانکه قول صاحب سروری است و الماق لغت ترکی است بمعنی احاطه (کذا فی الکنتز) پس فارسیان بکثرت استعمال تقدیم و تاخیر یک حرف کرده باشند که مقلوب بعضی در زبان فارسی آمده همچون اسطخر و اسطرخ و آفرار و آفرار و آغده و آغده و لیکن محققین ترکی الماق را هم نام ولایتی نه نوشته اند و الله اعلم بحقیقه الحال (ار دو) اطلاق ترکستان کی ایک ولایت کا نام ہے۔

املا کردن	استعمال - صاحب آصفی	خون صدنامه انشای می توان کردن بداهتفی
املا نمودن	ذکر این کرده که بمعنی نوشتن	جامی ۵) بفرمود تا بر نقیض نخست بکی
است مطلقاً (صاحب ۵)	ز دل مجبوسه	نامه املا نمودند چیت بد (ار دو) کهنه تحریک
هر روز املا میتوان کردن بد ازین یک قطعه کرنا۔		

امله بقول صاحب شمس لغت عربی و فارسی است بافتح نام میوه است که بهشتش اوله گویند - صاحب ضمیمه برهان گوید که همان آمله که در ممدوده گذشت و صاحب مؤید فرماید که آمله بزیادت تحافی بعد سیم فارسی آمله باشد مؤلف عرض کند که ما تعریف این در ممدوده کرده ایم ممدوده و مقصوره چیز نیست که نتیجہ لب و لجه مقامیت اصل این آمله بالف ممدوده و الف در آخر لغت سنکرت است که بقول صاحب ساطع چیزی است که آن را در عربی آملج و در فارسی آمله گویند و هم گوید که امل بافتح در سنکرت ترش حاض را گویند - بخمال ما فارسیان لغت سنکرت آملار را به تبدیل الف باهای پوز آمله کرده اند همچون باسلا یا سه و جادارد که آمله

بمقصوره مرکب باشد از لغت سنسکرت اتل و هائے نسبت و نام ثم معروف قرار یافته که ترش حامض است (اردو) و یکھو آملہ۔

اُمّ ملدم اصطلاح۔ بقول سحر کبیر میم دوم و علف ستور پس معنی لفظی این اصل یا مادر سنگے سکون لام و فتح دال کنیت تنپ دائمی که مادر است که بدان گزند رسد و کنایه از تنپ دائمی که مرگ است مؤلف گوید که مرکب اضافی است انسان را بمرگ رساند نمیدانیم که صاحب بحر از برد و لغت عربی یعنی اُمّ بضم اول و تشدید این بمعنی مادر مرگ چگونه گرفت که ملد بمعنی مرگ میم بمعنی اصل و مادر گذشت و ملد بقول فخری بالکثیر یعنی نیامده در محاوره عرب هم این اصطلاح بهمین معنی استعمال مرد فریه و سنگ که بدان خسته خرا کو بند جہت و فارسیان هم استعمال این کنند (اردو) دائمی تنپ نش

امن | بقول بہار بی ہراس شدن فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی امین و بی ہراس استعمال کنند مؤلف گوید کہ لغت عربست بالفتح۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ بی ہراسی و امینی و اطمینان باشد و برائے معنی مصدر می بامصادر فرس مرکب سازند (انوری ۵) ہمیش بخبطہ امن اندرون و خوش و طیبور ہمیش بسایہ احسان درون رجال و نسا پ (ولہ ۵) مرغ و رسایہ امن تو پر دگر دہواید و خوش از نعمت فضل تو چو دگر دکنام پ آنچه بہار استعمال این بمعنی امین و بی ہراس گفته سندش از کلام صائب است و ہم او گوید کہ امن تر بجائے امین تر متعلق (۵) در دسر تانہ کشی صائب ازین بخیران پ گوشہ امن تر از خلوت خاموشی نیست (ولہ ۵) از زہر چشم سنگد لان امن نیستیم پ چون پستہ در لباس بود تو شخند ما پ مؤلف گوید

کہ در کلام اول صائب اسن بمعنی بی ہراسی است موافق قیاس یعنی گوشہ اسن مرکب اضافی
 بمعنی گوشہ بی ہراسی و الطمینان مستعمل و در کلام دوشم ہم اسن بمعنی بی ہراسی و الطمینان
 آئندہ واضح باد کہ در کلام صائب تر بمعنی بہ و لطیف است پس در معنی شعر ضرورت ندارد
 کہ اسن را بمعنی امین گیریم البتہ در مرکبات اسن کہ در مطقات آید اسن بودن و شدن را فارسیان
 بمعنی امین بودن و شدن آورده اند و صراحت معنی آن ہمہ را اینجا کنیم کہ فارسیان مصدر را بمعنی
 مفعول استعمال کنند چنانکہ خلق را بمعنی مخلوق گیرند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) اسن
 و آسنہ بمعنی تودہ ہیزم و پشتہ و امثال آن و سن مخففش آئندہ و از ہمین مرگب است
 ظرمن بمعنی تودہ بزرگ و بحدہ نیز (انتہی) مؤلف عرض کند کہ آسن و آسنہ در حمد و
 گذشتہ است و سند استعمالش ہمہ را اینجا مذکور ولیکن استعمالش بہ مقصورہ از نظر مانگداشت
 حیف است کہ خان آرزو سند استعمال این پیش نکرد۔ بای حال آسن و آسنہ باشد
 یا آسن و آسنہ در ہر دو الف وصلی است و اصل این با بمعنی سن باشد کہ بمعنی تودہ
 بہ چیز بجایش می آید و ظرمن مرگب از ہمین است و شک نیست کہ ہاے ہوز در آخر آسنہ
 و آسنہ زائد است یا براے نسبت۔ دیگر ہیچ (ارو) (۱) اسن بقول امیر (عربی)
 مذکر۔ بمعنی پناہ حفاظت (آتش ۵) اسن مین رکھتی ہر جور چرخ سے و از رنگی پسنرل سبز
 مین اندیشہ نہیں سیلاب کو پاپ ہی نے اسن چین۔ اسن و امان بمعنی آرام و الطمینان
 کہا ہی۔ (۲) دیکھو آسن اور آسنہ۔

اسن آباد | اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی جا | اسن است یعنی آبادی اسن وارندہ اسم فعل

<p>ترکیبی (اردو) امن اور اطمینان کی جگہ کہ میراجل دروہ ہرگز نہ دہا است کسی راجا امن آباد کہہ سکتے ہیں۔</p>	<p>امن (اردو) امن چاہنا۔ امن طلب کرنا</p>
<p>امن بودن استعمال صاحب آصفی</p>	<p>امن داشتن استعمال صاحب آصفی</p>
<p>کہ معنی امین بودن است بہار اشارہ بمعنی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ و مطمئن بودن است بر لفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ این (خرین ۵) بی بادہ شہر ہستی امن و امان دارد</p>	<p>از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمہ در را محذوف گیریم (نجات</p>
<p>اصفہانی ۵) از گوشمال برق حوادث مباش امن ہر خود را چو موم ہر ہمیان زر</p>	<p>مبسند ہ (اردو) مطمئن ہونا۔ مطمئن ہونا امیر نے لفظ امین پر امین ہونے کی سند</p>
<p>ہو (ناسخ ۵) دل میں امین ہونہ خوشخوار جو دشمن ہے ضعیف ہر مورچہ دیکھو تو کھا جاتا</p>	<p>دارد کہ کلمہ در محذوف گیریم (صائب ۵) خیم امن شد از جوش چون صہبا نشست ہ جا</p>
<p>امن خواستن استعمال صاحب آصفی</p>	<p>دارد کہ در صرع دوم امن را مجازاً بمعنی تقا ذکر این کردہ کہ بمعنی طلب امن کردن است</p>
<p>(سلمان ساوجی ۵) امن از جهان میخواہ</p>	<p>مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ دیکھو امن بودن چہ</p>

<p>خطر چکیدہ (اردو) امن عطا کرنا۔ محفوظ</p>	<p>ایمن ہونا کی سند ہے۔</p>
<p>و مطمئن کرنا۔ پناہ دینا۔</p>	<p>امن شستن استعمال۔ صاحب آصفی</p>
<p>امن و امان استعمال۔ ہر دو لغت عربی</p>	<p>ذکر این کردہ کہ بمعنی از دست دادن امن</p>
<p>مرادف یکدیگر فارسیان بمعنی اطمینان و بخونی</p>	<p>واختیار کردن خطرہ و در خطر افتادن است</p>
<p>استعمال کنند سنندین بر امن داشتن گشت</p>	<p>(خبر و ۵) ایمنی است از آنگونہ جست</p>
<p>(انوری ۵) زان پس کہ قضا شکل</p>	<p>کامن خود از آئینہ خود نشست (اردو)</p>
<p>دگر کرد جهان را پوز خاک برون بر دق در</p>	<p>بے امن ہونا۔ خطرے میں پڑنا۔</p>
<p>امن و امان را (اردو) امن و امان</p>	<p>امن کردن استعمال۔ صاحب آصفی</p>
<p>بقول امیر۔ مذکر۔ حفظ و امان۔ حفاظت</p>	<p>ذکر این کردہ کہ بمعنی امن دادن و مطمئن</p>
<p>بجا و۔ اطمینان و آرام (میر ۵)</p>	<p>محفوظ کردن است (صائب ۵) می کند</p>
<p>یہ اسکے عہد میں امن و امان حاصل ہو</p>	<p>کار فر نفس چو گردید طبع ہر دزد چون شخنہ</p>
<p>دنیا کو ہر کہ آتی ہے نظر جمعیت دلی فراوانی ہ</p>	<p>شود امن کند عالم را (ظہوری ۵) دور</p>
<p>(نثر) شہر میں امن و امان ہے۔</p>	<p>بیزم امن ظہوری بجام کردہ خونناہ کہ از دم تیغ</p>
<p>امن بقول برہان و جامع لغت اول ثنائی و ثنوں۔ پشتہ ہیزم را گویند۔ خان آرزو در</p>	<p>سراج ذکر این کردہ و در محدوده ہم گذشت و این ہمانست کہ حقیقت این بضمن لفظ امن</p>
<p>بر معنی دوم مذکور شد (اردو) و کیو آئینہ اور امن کے دوسرے معنی۔</p>	<p>امن یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن اطمینان و پنا</p>

باشد (طالب آملی ۵) جگر از کاوش آن خانہ زنبور نیافت ؛ (اردو) اسن

غمزہ پناہی می جست ؛ بیسج جا امن تر از پانا - جیسے ہم نے وہاں ہر قسم کا امن پایا

(۱) اینیت | بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید یا وتاءے مدورہ لغت عربست بمعنی

ایمنی وبالضم وتشدید یا دروغ وآرزو و مراد و کتاب خواندن - آمانی جمع این - صاحب

انند ہم ذکر معانی بالا کرده و صاحب غیاث ہم این را آورده - صاحب تحقیق الاصطلاح

بر اسن فرماید کہ مصدر عربیت و فارسیان یاے تحتانی مشدد و تاءے مصدری بآن الحاق

کرده امنیت ساختن چنانکہ در عربی یاے مشدد و تاءے تانیث برائے معنی مصدری در

آخر صفات آید همچون قابلیت و مقبولیت و فی الحقیقت اینیت در کلام عرب نیامده و فترا

کہ میر عبد الرشید تنوی در منتخب اللغات بر معنی ایمنی غور نکرده بر شہرت اکتفا کرد کہ در قافوس

و امثال آن این لغت یافتہ نمیشود مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند و صاحب

رتہما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کرده (ظہوری ۵) ظہوری این سخن باور

ندارد ؛ کہ در ملک خطر اینیتی هست ؛ و با مصدر دادن -----

(۲) اینیت دادن | ہم بمعنی اسن دادن مستعمل (ظہوری نیشاپوری ۵) ظہور حسن تو

اینیتی بدوران داد ؛ کہ پادشہ زرعیّت نمی ستاند باج ؛ (اردو) (۱) دیکھا امن (۲)

امن دینا - اطمینان دلانا - بی خوف کر دینا - مطمئن کر دینا -

امور | الضم اول و دوم لغت عرب است جمع امر - صاحب منتخب برآم گوید کہ بالفتح کار

و واقعہ و حادثہ و امور جمع آن و بمعنی فرمودن و فرمان و اوامر جمع آن - مؤلف گوید کہ

فارسیان استعمال این معنی کار ہاکنند و باغات فرس مرکب ہم سازند کہ در لطحات آید۔
 (انوری ۵) تاہست علوم را مبادی و تاہست امور را عواقب و حکم تو ہمیشہ باقی
 غم تو ہمیشہ باد تا قب و (ولہ ۵) آنکہ عدلش در انتظام امور و شکل پروین دہفت
 اورنگ و (اردو) امور بقول امیر۔ امر کی جمع (نواب میرزا شوق ۵) آگے تو
 یہ نہ تھا ترا دستور و کس سے سیکھے ہیں اس طرح کے امور و

امور خارجہ استعمال۔ مرکب توصیفی کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم
 بقول صاحب بول چال و رہنما۔ بحوالہ بر زبان نذرند (اردو) کار و بار سے وقف
 سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار یعنی کار و بار امور کلی اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ بقول
 متعلقہ سلطنت ہاے غیر (اردو) غیر ملک صاحب بحر آنکہ موجود باشد عقل و معدوم باشد
 کے کار و بار۔ مذکر۔ در خارج یعنی در خارج ذاتی نباشد کہ اوراحیات

امور ویدہ استعمال۔ بقول اند بحوالہ و علم نام نہادہ شود (اردو) امور کلی و دین جو
 فرہنگ فرنگ بمعنی کار آزمودہ مؤلف عقل میں موجود ہوں اور خارج میں معدوم
 گوید کہ از قبیل جہان دیدہ باشد حیف است جیسے حیات اور علم۔

اموس بقول برہان و جامع و اند لفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و سین بے نقطہ مخم
 باشد کہ بر روی نان پاشند و آنرا ناخواہ نیز گویند و باہمزہ مدودہ ہم بنظر آمدہ۔ صاحب
 صراحت کردہ کہ این اسم جابد فارسی زبان است۔ مؤلف گوید کہ این ہمانست کہ
 تعریف کا ملش بر المنا گذشت (اردو) اجوائن۔ مونث۔ دیکھو۔ السا۔

اموسنی | بفتح اول و سکون ثانی و کسر واو و سین و نون به تحتانی رسیده و در
را گویند که یک شوهر داشته باشند بر یک مردگیری را اموسنی بود۔ صاحب جامع گوید که
این را وسنی و تهود هم گویند مؤلف عرض کند که همین لغت در محدوده گذشت به معنی
انباع۔ صاحب انند صراحت فرماید که لغت فارسی است و محققین ترکی و سنسکرت
و عربی ازین ساکت اند بخمال ما وسنی که بهمین معنی می آید مخفف این باشد و جادارد که اصل
این موسنی باشد که وضع شد از لغت سنسکرت یعنی موسنا که بقول صاحب ساطع معنی
غضب کردن و نزو و گرفتار آمدن۔ عجیب نیست که فارسیان الف آخرش را بطریق ابالہ بدل
کردند به تحتانی و نام نهادند بر الف انباع که غضب با همی شان معروف است و پس از ان
الف وصلی در اول این آورده اموسنی کردند و اعراب موجوده نتیجه استعمال است که
با اصلیت هیچ تعلق ندارد و الله اعلم (اردو) دیکھو آموسنی۔

اُتھات | بقول صاحب انند بنیم اول و همیم شد و مفتوح لغت عربیت معنی مادران
جمع اُتھتہ و این لغتی است در اُم که معنی مادر گذشت و استعمال اُتھات در انسانست۔
صاحب صراح هم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این ترکیب کنند که در ملحقات آید (اردو)
مان کی جمیع۔ مائین۔ موتھ۔

<p>اُتھات اسماء اصطلاح۔ بقول صاحب بحر از ہر دو لغات عربی زبان۔ مرکب اضافی۔ و بہار و انند اسماء اربعہ الھی کہ اول و آخر و معنی لفظی این اصل و مادر ہا ہے جمیع اسماء جانشین و کنایہ از اسماء اربعہ الھی کہ بالا مذکور شد</p>	<p>اُتھات اسماء اصطلاح۔ بقول صاحب بحر از ہر دو لغات عربی زبان۔ مرکب اضافی۔ و بہار و انند اسماء اربعہ الھی کہ اول و آخر و معنی لفظی این اصل و مادر ہا ہے جمیع اسماء جانشین و کنایہ از اسماء اربعہ الھی کہ بالا مذکور شد</p>
---	--

از محققین عرب صاحبان صراح و محیط المحيط این	سفلی۔ کنایہ ہر (۱) چار عنصر اور (۲) طبقات
را ترک کردہ اند و صاحب محیط المحيط بر آہیات	زمین سے۔ اور چار عنصر سے مراد۔ آگ۔ پانی
گوید کہ نزد صوفیہ برائے اول و آخر و ظاہر و باطن	مٹی۔ ہوا۔ دیکھو اسطقتات۔
مستعمل پس خزان نیست کہ فارسیان این اصطلاح	آہیات علمی اصطلاح۔ بقول
را باضافت آہیات بسوی اسماء قرار دادہ اند	صاحب بحر و بہار (۱) علوم (۲) عقول
(اردو) آہیات اسماء۔ کنایہ ہر چار اسماء	(۳) نفوس (۴) ارواح صاحب اند
اتمی سے یعنی اول و آخر و ظاہر و باطن۔	را با صاحب بحر اتفاق۔ صاحب محیط المحيط
آہیات سفلی اصطلاح۔ بقول صاحب	بر (الآہیات العلویہ) گوید کہ عقول و نفوس
عناصر اربعہ و (۲) طبقات زمین۔ بہار بر معنی	و ارواح باشد مؤلف گوید کہ فارسیان
اول قانع و صاحب اند با صاحب بحر شفق و	ہمین اصطلاح عرب را ترکیب توصیفی
صاحب محیط المحيط بر (الآہیات السفلیہ) گوید کہ	در فارسی گرفتند کہ مرکب از ہر دو لغت
عناصر اربعہ باشد و بس۔ بخمال ما فارسیان ہمن	عرب است و معنی اول زیادہ کرد و معنی
اصطلاح عربی را ترکیب فارسی قرار دادند و معنی	حقیقی این اصل یا مادر ہائے علوی و کنایہ
دوم اضافہ کرد و شک نیست کہ این اصطلاح	باشد از ہر چار معنی بالا (اردو) آہیات
از ہر دو لغت عرب مرکب توصیفی است و معنی	علوی سے (۱) علوم (۲) عقول (۳)
حقیقی این اصل یا مادر ہائے سفلی و کنایہ باشد	نفوس (۴) ارواح مراد ہیں اور سمجھ کنایہ
از ہر دو معنی کہ بالا مذکور شد (اردو) آہیات	ہے۔ اور چاروں مذکور متعل ہیں۔

که الف به بابدل شود مؤلف عرض کند که ماخذ این بهم میان است از قبیل بهم و هم از که هم افاده معنی معیت کند و بدین وجه که این کیسه دراز را بر میان بندند این بهم میان نام کردند بکثرت استعمال یک میم حذف شده همیان شد و هاء موز را به الف بدل کرده امیان کردند چنانکه انباز و همباز و امیان به تخفیف نون امیا شد (اردو) همیانی بونث - دکیو پرا انداخ - امید بقول بهار ترجمه رجا و امل است - بسته - بلند - دراز - فربه - مرده از صفات

و زنجیر از تشبیهات اوست (ظهوری ۵) بازوی دل روز غم می برم که زنجیر امید در هم درم و صاحب ضمیمه برهان هم این را بمعنی چشم داشتن نوشته و مقصودش از حاصل بالمصدر باشد که چشم داشت است - صاحب کنز که محقق ترکی است صراحت فرماید که لغت فارسی است مؤلف گوید که اسم جاد فارسی زبان که استعمال این به تشدید میم و تخفیف آن هر دو آید

(ظهوری ۵) امید که برگشته چو ز پادنه مائیم پد بر بوع میت مست سرخ است دل ما و (وله ۵) امید سلسله و گردن اسیران است پد چنان برگ ز جو فراق بگریزند پد (انوری

۵) بلالی را که برگردون نسبت پد ز تو امید صد جاه و جلال است پد (وله ۵) چرا فروغ نیاید هوای سال امید پد گر آفتاب هنر رفت درد پیکر جود پد (اردو) امید بقول امیر (فارسی)

مونث - آس - توقع - آرزو - خواهش - (داغ ۵) بے طرح پھیلا ہے ان زلفون کا چال اب امید رستمکاری اٹھ گئی پد (غالب ۵) کوئی امید بر نہیں آتی پد کوئی صورت نظر نہیں آتی

امید آزمودن استعمال - صاحب آصفی کردنت یعنی دانستن که امید چه چیز است	ذکر این کرده که بمعنی حقیقی امتحان و آزمایش امید (عرفی ۵) ز عفو و حلم تو دلها بغایتی جمعست
--	--

<p>کہ معصیت نہ امید آزمودہ است نہ بیم ہار دو سے وابستہ کرنا چھٹے میری امید اون سے وابستہ ہے یا اون کی بارگاہ سے وابستہ ہے۔</p>	<p>امید کا امتحان کرنا۔ جاننا۔</p>
<p>امید آوردن استعمال۔ صاحب آصفی اقی وانا بقول صاحب اندجوالہ فرنگت فر کیا یہ از حضرت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) امی وانا کتا نا امید نبودن است (شرف منیری ۵) چون</p>	<p>امید آوردن استعمال۔ صاحب آصفی اقی وانا بقول صاحب اندجوالہ فرنگت فر کیا یہ از حضرت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) امی وانا کتا نا امید نبودن است (شرف منیری ۵) چون</p>
<p>خود گفتی کہ نا امیدی کفر است ہا فرمان تو بزم و امید آوردم ہا (اردو) امید حاصل کرنا امید رکھنا ہا</p>	<p>خود گفتی کہ نا امیدی کفر است ہا فرمان تو بزم و امید آوردم ہا (اردو) امید حاصل کرنا امید رکھنا ہا</p>
<p>امید باریدن امصدر اصطلاحی یعنی باریدن یہ کہ ادعا شاعریست و کنایہ انظار ہر شدن امید چنانکہ ظہور گوید (۵) ز اشک نا امیدی گرچہ دریا کردہ ام مہر ہا ازان</p>	<p>امید باریدن امصدر اصطلاحی یعنی باریدن یہ کہ ادعا شاعریست و کنایہ انظار ہر شدن امید چنانکہ ظہور گوید (۵) ز اشک نا امیدی گرچہ دریا کردہ ام مہر ہا ازان</p>
<p>امید بختش اصطلاح۔ بقول صاحب اندجوالہ منظر العجائب بمعنی بخت شدہ امید و کنایہ از حق سبحانہ تعالیٰ مؤلف گوید کہ اسم فاعل بختی</p>	<p>امید بختش اصطلاح۔ بقول صاحب اندجوالہ منظر العجائب بمعنی بخت شدہ امید و کنایہ از حق سبحانہ تعالیٰ مؤلف گوید کہ اسم فاعل بختی</p>
<p>امید پیدا کردن (اردو) امید بختش کنایت حق سبحانہ تعالیٰ کو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی دل میں امید بہ (امید فکندن) و عیبی ندارد کہ فکندن و افکندن پیدا کرنے والا۔</p>	<p>امید افکندن بختی استعمال۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آصفی ذکر (امید بختن) کردہ مؤلف گوید کہ امید خود را وابستہ کرنا بختی یا کہی باشد۔ باید کہ این مصدر اصطلاحی</p>
<p>امید بختش کنایت حق سبحانہ تعالیٰ کو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی دل میں امید بہ (امید فکندن) و عیبی ندارد کہ فکندن و افکندن پیدا کرنے والا۔</p>	<p>امید افکندن بختی استعمال۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آصفی ذکر (امید بختن) کردہ مؤلف گوید کہ امید خود را وابستہ کرنا بختی یا کہی باشد۔ باید کہ این مصدر اصطلاحی</p>
<p>امید بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ہا</p>	<p>امید بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ہا</p>

<p>ذکر این کرده کہ معنی حاصل شدن امید باشد۔ (سعدی ۵) امید بستہ برآمد ولی چه فائدہ زانکہ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید (اردو) امید بر آنا بقول امیر۔ آرزو پوری ہونا مقصود حاصل ہونا (الف ۵) میری امید بر آتی ہے اب انشاء اللہ کون سی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں</p>	<p>و بہار ذکر این کرده کہ معنی نومید شدن و باقی نبودن امید باشد (فغانی شیرازی ۵) بلبلم مضیق خارستان کہ کہ امیدم ز گلستان برخاست (اردو) امید اوٹھ جانہ۔ بقول امیر۔ توقع نہ ہونا (ظفر ۵) کہ چکے سو بار تیرا امتحان اب تو ہمیں پانچھ امید وفا ہے بی مروت اوٹھ گئی</p>
<p>امید بر آوردن استعمال۔ بہ تمنای دل کامیاب کردن مرادف آرزو بر آوردن است کہ در محدوده گذشت صاحب آصفی ذکر این (سعدی ۵) طلبگار خیر است و امیدوار خدایا امید کیہ دار در آرزو (اردو) امید بر آنا آرزو بر لانا۔ دیکھو آرزو بر آوردن۔</p>	<p>امید برداشتن استعمال۔ بمعنی نا امید شدن است صاحب آصفی ذکر این کرده (فغانی شیرازی ۵) یکبار از وفاے تو برداشتم امید کہ چون از تو التفات تمامی نداشتم (اردو) امید قطع کرنا توقع نہ کھنا نا امید ہونا (ظفر ۵) امید زنگہ اپنی آخر قطع کر بیٹھے، ظفر عشق و محبت کی پیہم</p>
<p>(۱۸۳۵) امید برچیدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی دور کردن و نداشتن امید باشد (ظہوری ۵) امید خندہ بر چین از لب خشک کہ ہر گریہ چشم ترافتہ (اردو) امید نہ کھنا۔ امید برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی کہ افتادم اندر سیاہی سپید (اردو) دیکھو امید برداشتن</p>	<p>انتہا سمجھے امید برکندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده کہ مرادف امید برداشتن است (سعدی ۵) من آن روز برکندم از عمر امید کہ افتادم اندر سیاہی سپید (اردو) دیکھو امید برداشتن</p>

امید برگرفتن

استعمال - بحث این بر امید

(الف) امید بستن | مصدر اصطلاحی - که

گرفتن می آید و سندانیم هم همدرا بنجامد کور (اردو) بگو
 امید گرفتن -

(الف) امید بریدن

مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی و بهار ذکر این کرده که معنی قطع شدن امید و

آصفی و بهار ذکر این کرده که معنی قطع شدن امید و
 قطع کردن امید هم مرادف امید برداشتن گذشته است که آرام جهان بود و در و امید بسته خلق بسیار
 (کمال خجندی) کمال از غصه خود را کشته گوئی و
 مؤلف گوید که - - - - -

(ب) امید بسته

از همین مصدر متعلق که برگ

امید کشتن از تیغ برید است و (انوری) (ع)

میر امیدش از عطاءے بزرگ و اے بزرگ جهان
 بجزم حقیر و (صائب) امید صائب از همه که معنی اسیدی گیریم که توقع برآمدنش نبود و سندانیم
 کس چون بریده شد و شمشیر آه را ز نیام جگر کشید و
 از همین مصدر است - - - - -
 (الف) امید کرنا (ب) کی هوئی امید - هوئی هوئی

امید بودن

استعمال - معنی حقیقی است که

(ب) امید بریده که بقول بجز و بهار و وارسته

مرادف آرزو بودن است (شرف تبریزی) (ع)
 مرکب توصیفی معنی امید که بنومیدی رسیده (طالب)
 آملی (ع) نویدی وصال تو حسرت گذار بود و
 چون کرد یار رحیمی ز تو اے فغان چه حاصل و از تو بود
 این امیدم که اثر کنی نکردی و (اردو) امید هونا
 امید هونا - امید قطع کرنا (ب) هوئی هوئی
 امید بهتر از خوردن | مثل صاحبان غزنی

وامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کرده اند بهار ذکر این کرده که مرادف آرزو داشتن است و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیا که در محدوده گذشت (حافظه) تشنه بادیه را تم و بر بیان ذوق و لذت امید این مثل را زنند که بزلالی در یاب با امید که درین ره بخدا امید اطف امید بهتر از بر آمدن اوست (ار دو) (ظهوری) بخط باز تو امید عطا با دارم و دکن میں کہتے ہیں آرزو کا مزاج کت سے بہتر تحفہ عفو تو بجز جبروت تقصیر نبود (ار دو) امید یہ گویا بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

امید چیز می در دل نشستن استعمال | امید در جان شکستن | مصدر اصطلاحی

بحث این در امید نشستن می آید و سندان ہم ہمدرا نجا (ار دو) دیکھو امید نشستن۔ بقول بہار کنایہ از بند کردن امید در جان۔

امید دادن استعمال۔ بقول بہار امیدوار مؤلف گوید کہ این بمعنی حقیقی است و کنایہ باشد

گردانیدن است (سعدی) دلم می دہد از نا امید کردن (مجیر الدین بلیقانی) چه بد وقت وقت این امید با کہ حق شرم دارد ز موپی

(سلمان ساوجی) دل ز وصل او نشان بی کردم کہ پیمانم شکستی با امید وصل در جانم سستی

(ار دو) نا امید کرنا۔

نشانی می دہد با جان بیدارش امید زندگانی میداد امید رانی بریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

(ار دو) امید دلانا (فقیرانہ) کوئی صورت سفر بجز بمعنی نا امید گردانیدن بہار گوید کہ بمعنی نوید

کی نہ تھی مگر تحصیلدار صاحب نے کچھ امید دلائی ہے شدن است صاحبان نوید و ہفت ذکر مضمی

امید داشتن استعمال۔ صاحب آصفی و مطلق این کرده اند و معنی با صاحب بحر متفق

مؤلف گوید کہ بریدن لازم و متعدی ہر دو آمد
امید رسیدن استعمال - صاحب آصفی
 و معنی بیان کردہ بہار ہم خلاف قیاس نیست و دیگر ذکر این کردہ کہ بمعنی واصل شدن امید است و
 معنی ازین مصدر پیدا میشود ولیکن سند استعمال را حاصل این امید بر آمدن باشد (کمال اصفہانی)
 مشتاق باشیم - مخفی مباد کہ ہر گاہ پی کسی ببرد او (۵) امید آدمی بوصولت نیرسد و اندیشہ خرد
 معذور میشود از رفتار پس امید را از رفتار معذور کردن یا امید از رفتار معذور شدن گنایہ است
 از نا امید گردانیدن و شدن (اردو) نا امید خود را حاصل نمی کند (اردو) امید کر سکن
 کرنا - نا امید ہونا - امید بر آنا - جیسے انسان تیرے وصال کی امید
 نہیں کر سکتا اور اسکی امید تیرے وصال سے

بقول صاحب بحر مرادف (امید راپی بریدن) حاصل نہیں ہو سکتی
 کہ گذشت و بہار ہم این را بمعنی بیان کردہ خود
 مرادف آن قرار دہد و صاحبان مؤید و مہفت ہم ذکر امید رفتن کردہ و از سندش مصدر (امید رفتن)
 ماضی این را ذکر کردہ اند و معنی با صاحب بحر شفق (از دل) حاصل می شود کہ بمعنی (۱) بیرون شدن
 صاحب ضمیمہ برہان ہم با بحر اتفاق دارد - مخفی مباد امید از دل است مخفی مباد کہ رفتن درینجا با فتح
 کہ پی کردن در محاورہ فرس بمعنی پی بریدن آمدہ (ظاہر انجدانی ۵) امید وصل نرفت از دل
 (اردو) نا امید کرنا - نا امید ہونا و یکھو امید را فکار ہنوز و نشستہ ام بسر راہ انتظار ہنوز و
 پی بریدن - تحقیق ما (۲) بہ ضم ثمرائے مملہ دور کردن امید

(۱۷۸۱)

از دل باشد کہ متعدی معنی اول است (ظہوری) امید کاشتن | مصدر اصطلاحی - بمعنی امید

(۱) خاکسارانت ز دل گرد و تمنا رفته اند و از در دل قائم کردن است (ظہوری) (۲) گوشت

دل پرورد امید ما و ارفقہ اند (۱) (اردو) امید بہار ہر دم دامن سعی بر زن و کشت امید کار

دل میں باقی نہ ہوا (۲) دل سے امید نکال دینا - نشو و نما نہ ارد (۱) (اردو) امید دل میں قائم کرنا

امید سفید شدن | مصدر اصطلاحی - کنات امید کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این

(۱۷۸۲)

باشد از بر آمدن امید چنانکہ ظہوری گوید (۱) کردہ کہ بمعنی آرزو کردن است (اردو) امید

مشکل کہ شود سفید امید و از بخت پیرس خوش کرنا - بقول امیر امید رکھنا (آتش) حاصل

سیاہ است (۱) (اردو) امید بر آنا - اہل محبت غیر محرومی ہنیں و بید مجنون بو کے امید

امید شکستن | مصدر اصطلاحی - صاحب شکست خوردن مگر کرین و

آصفی ذکر این کردہ و سندش ہمان است کہ بر امید کوتاہ شدن | استعمال - بقول بہار معرّفہ

(۱) امید در جان شکستن (مذکور شد) (اردو) کھو مؤلف گوید کہ کم شدن آرزو باشد (صائب

امید در جان شکستن - (۱) چندانکہ موی بیش ز پیری شود سفید و کوتہ

امید فگندن | استعمال - بمعنی امید در دل شود امید چو شمع سحر مراد (۱) (اردو) امید کوتاہ

(۱۷۸۳)

پیدا کردن است مراد ف امید دادن (انوری) ہونا - امید کم ہونا کہہ سکتے ہین -

(۱) زہی روح وجودت ز روی استعداد و امید کمن گشتن | استعمال از دیر نہ بر آمدن

(۱۷۸۴)

امید شرکت احیا فگند موتی را (۱) (اردو) امید آرزو و کمن شدن آن چنانکہ ظہوری گوید (۱)

دلانا - دیکھو امید دادن - قاصد امید ہا کمن گردید و گوش و لب نو بر پیام کمر

(اردو) امید پرانی ہونا یعنی عرصہ دراز تک نہ برآمد	امید گر فتن استعمال - صاحب آصفی ذکر
امید گاہ استعمال - بقول اندھجوا کہ فرنگ	این کردہ کہ بجی امید پیدا کردن است و از قبیل
فرنگ جای امید - مؤلف گوید کہ اطلاق بر	است امید گر فتن ہم - (ظہوری ۵) درو
دل و بیار و مدوح و حاکم وغیرہ باشد کہ دل و بیار	ہم دلم امید گرفت پرتب خطش کشاد در بانہ
امید است کہ امید و دل می باشد و بیار و مدوح	(اردوسی ۵) از جان دختر امید دل برگرفت
و حاکم ہم امید گاہ است کہ بر آمدن امید متعلق بدو	پیش بد زاری از سر گرفت (اردو) امید
(ظہوری ۵) ہست تو آچنان امید ظہوری	پیدا کرنا -
کس چو ظہوری امید گاہ ندارد (ولہ ۵)	امید گسستن استعمال - بقول بہار بجی
چومی ہم ندارد آچنان قدر گاہ من ہا کہ بند در	نمید شدن (بافرکاشی ۵) مردم و حرم
بر امید من امید گاہ من (اردو) امید گاہ	از تو امید گسند و دوختہ ام براہ تو دیدہ نیم
کہ کھ سکتے ہیں جس سے امید متعلق ہو جیسے یار یا	(اردو) امید ٹوٹنا - بقول امیر یاس ہونا -
اپنا مدوح یا حاکم وغیرہ اور دل کو بھی امید گاہ	(ظہوری ۵) اگر ٹوٹی نہ امید اوس می حاکم کے انکی
سکتے ہیں اسلئے کہ امید کا مقام دل ہے -	تو کیوں توڑیں تیرے پناہ دم پہلے سے پہلے ہم
امید گر اختن مصدر اصطلاحی - صاحب	استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع کردن امید از دل	آصفی ذکر (امید گنجیدن) کردہ و از سندش مصدر
است (فیضی ۵) خونین شب اوبہ آتشین روز	(امید گنجیدن در دل) پیدا می شود کہ بمعنی حقیقی
ہم امید گداز و آرزو ساز (اردو) امید مثلاً	است ایچ گنجایش داشتن امید در دل کہ دل تنگ

<p>باشند و امید بسیار (عرفی ۵) بکیش ایل و غا شغائی گنجید امید و دل و در سر جوانی گنجید (ارو) امید دل میں سہانا۔ امید ماندن استعمال صاحب آصفی ذکر این گزیده کہ معنی توقع باقی بودن است و مراد آرزو ماندن (بہائی آملی ۵) مراد امید ہونی نماندہ اسے خوش آن روزی پاکہ می گفتم علاج این دل بیمار می باید (ارو) امید رہنا جیسے یا رہی سہی امید بھی جاتی رہے</p>	<p>چیزی در دل نشستن) پیدامی شود کہ معنی توقع آن و دل پیداشدن است (علی خراسانی ۵) امید و دل عاشق نہ نشیند با جانی کہ شفاختہ و بیمار حکیم است (ارو) کسی چیز کی توقع دل میں پیدا ہونا۔</p>
<p>امید نہا دن استعمال مراد خلق کردن امید است (انوری ۵) در کین تو امید سلاست نہ نہاند با گوئی کہ نشانی ز سعیر و سقر آمد (ارو) امید پیدا کرنا خلق کرنا۔</p>	<p>امید مردہ اصطلاح مرکب توصیفی امید کہ مبدل بیاس شدہ باشد و امید بر آمدنش باشد این متعلق است از (مردن امید) یا (امید مردن) (ظہوری ۵) امید مردہ زندہ بدشنام می شود آہ از دعای من کہ برگ اثر نشست (ارو) دیکھو آرزوی مردہ۔</p>
<p>امید و ار استعمال بقول بہار معنی متوقع فرماید کہ بالفظ بودن مستعمل مؤلف گوید کہ امید معنی خود است و آری بقول بہار معنی صبا و خداوند پس امید و ار معنی صاحب امید باشد۔ (صائب ۵) تلخ را امید شیرینی گوارا می کند نیست از دشنام غم امید و ار بوسہ را (ارو) امید و ار بقول امیر توقع رکھنے والا آرزو مند۔ (آتش ۵) امید و ار میں نگہ لطف کے کھڑے ہوا</p>	<p>امید نشستن استعمال صاحب آصفی و بہار ذکر این کردہ و از سند ہر دو مصدر را امید</p>

(اردو) امیدوار ہونا۔	آنکھوں کے سامنے سے ہٹاؤ حجاب کو ہٹاؤ
امیدوار گردن استعمال صاحب آصفی	امیدوار آمدن استعمال صاحب آصفی
این کردہ کہ بمعنی متوقع کردن است (حیرتی تونی	ذکر این کردہ کہ بمعنی آمدن بجالت امید است۔
(سعدی) خدا یا مقصر بکار آدمیم بگنہگار	(سعدی) خدا یا مقصر بکار آدمیم بگنہگار
میان خلق ستم بریں آشکار مکن بابلطف	امیدوار آدمیم ب (اردو) امیدوار آنا۔ بجالت
خود ہمہ کس را امیدوار مکن ب (اردو) امیدوار	امیدوار آدمیم ب (اردو) امیدوار آنا۔ بجالت
کرنا (داغ) تجھے تو وعدہ دیدار ہم سے کرنا	امیدوار بودن استعمال صاحب آصفی
یہ کیا کیا کہ جہان کو امیدوار کیا	ذکر این کردہ کہ بمعنی بودن بجالت امید و متوقع
امیدوار گردیدن استعمال صاحب آصفی	بودن و امید داشتن است (سعدی)
ذکر این کردہ کہ مرادف امیدوار شدن است	امیدوار بود آدمی بخیر کسان ب مرابہ خیر تو امیدیت
کہ گذشت (قاسمی گونابادی) چنان خواہم	بدمرسان ب (اردو) امیدوار رہنا جیسے
از فضل پروردگار بکران دیگری کردم امیدوار	ہم اس دفتر میں سالہائے سال امیدوار رہے
(اردو) دیکھو امیدوار شدن۔	لیکن نوکری نہ ملی
امیدوار شدن استعمال مرادف امیدوار	امیدوار شدن استعمال صاحب آصفی
بودن است (عرفی) نذارم دستگیر امیدوار	ذکر این کردہ کہ بمعنی امیدوار قرار یافتن و متوقع
بخت بنشینم ب نہ نیم اداگر از خاک کسری داغی خورم	شدن است (بکیسی غزنوی) ہجر سوختم
(اردو) امیدوار رہنا۔ امیدوار ہونا۔	و دم نیز نم کہ سباد ب زنا امید می من غم امیدوار شود

کہ باللفظ فرو بردن مستقل۔ مؤلف گوید کہ یای این نبود امیدواری خندہ می آید مرا (د لہ ۵)
 مصدر بلفظ امیدوار زیادہ کردہ اند و بس و با دارد امیدواری ورنہ بک در فرات چنانہ و فرات
 مصدر بودن و داشتن ہم استعمال این یافتہ ایم (نظامی ۵) فرو برد امیدواری زمرہ کہ ہمالیہ سر آید
 و جا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستقل شود و ظہوری بہ درو (اردو) امیدواری۔ امیدوار ہونا یا رہنا
 (۵) عاقبت دشمن بر احوال ظہوری خندہ زد حاصل بالمصدر۔ مؤنت۔

امیر القبول اند لغت عربیست بفتح اول و کسر دوم بمعنی حاکم و حکمران و فرمان روا و سردار و متر و قبول
 صاحب منتخب پادشاہ و فرمان روا۔ فارسیان این را بمعنی منعم و سردار و حاکم استعمال کنند چنانکہ از
 مرکبات این ظاہر شود (انوری ۵) جان خواجگی آن خواجہ جهان کہ بجاہ و پنجوا جگان و امیران برش
 علو و علاست و (اردو) امیر قبول امیر (عربی) کار فرما۔ بڑا آدمی۔ دولت مند۔ رئیس (ناسخ ۵)
 اس امیر با کرم کی مع خوانی کے لئے کیا عجب گروام لے طوطی سے منتظر آئینہ پ

(۱) امیر آب استعمال۔ مرکب اضافی (۱) امیر آخور استعمال۔ مرکب اضافی۔ معاصرین
 (۲) امیر آب قبول انہ بمعنی میر آب مؤلف بجم داروغہ اصطبل را گویند صاحب بول چال
 گوید کہ حاکمی از طرف سلطان بر آب خاصہ متعین باشد و رہنما۔ بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر
 آنرا امیر آب گویند و (۲) لفظا معنی حقیقی کنایہ باشد این کردہ و صاحب انہ ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ این
 از خضر۔ صاحبان بحر و اند و ضمیمہ برہان ذکرینہ را آوردہ مؤلف گوید کہ میر آخور بجذف الف
 کردہ اند۔ (اردو) (۱) داروغہ آب خاصہ۔ اول وقت اضافت بشیر مستقل (اردو) داروغہ
 مذکور۔ (۲) خضر علیہ السلام۔ اصطبل۔ وہ افسر جو گھوڑوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے

<p>امیر آلائی استمال - صاحب بول چال گوید فتح الف دوم هم در استمال به سکون بدل گردید که در محاوره معاصرین عجم افسر اعلائی فوج یعنی (اردو) امیر البحر بقول امیر بحری فوج کا کتلل را نامند بخیاں ما امیر را مضاف کرده اند افسر - مذکر -</p>	<p>امیر آلائی استمال - صاحب بول چال گوید فتح الف دوم هم در استمال به سکون بدل گردید که در محاوره معاصرین عجم افسر اعلائی فوج یعنی (اردو) امیر البحر بقول امیر بحری فوج کا کتلل را نامند بخیاں ما امیر را مضاف کرده اند افسر - مذکر -</p>
<p>بسوی آلائی - و آلائی مرگب است از آلاویای امیر الامرای عساکر ضبطیه استمال - نسبت و آلا مراد ف آل یعنی سرخ گذشت پس معنی امیر آلائی سردار خیری که منسوب به سرخ ذکر این کرده گوید که بزرگ پولیس را گویند مقصود است و بدین وجه که رنگ لباس آن فوج سرخ باشد افسرش را بدین نام موسوم کرده اند و در روزمره انگلیسی زبان اسپیکر جنرل پولیس نام دارد و عساکر معاصرین عجم بکثرت استمال کسرده را مذلف را که جمع عسکراست اضافت کردند بسوی ضبطیه دوم هر دو حذف شود (اردو) کتلل - یعنی و این مرگب توصیفی است بمضی افواجی که مقرر است برای نگاہ داشتن بحزم و هوش که ضبط در عربی بهین معنی آمده کذا فی المختب (اردو) کوتوالی</p>	<p>بسوی آلائی - و آلائی مرگب است از آلاویای امیر الامرای عساکر ضبطیه استمال - نسبت و آلا مراد ف آل یعنی سرخ گذشت پس معنی امیر آلائی سردار خیری که منسوب به سرخ ذکر این کرده گوید که بزرگ پولیس را گویند مقصود است و بدین وجه که رنگ لباس آن فوج سرخ باشد افسرش را بدین نام موسوم کرده اند و در روزمره انگلیسی زبان اسپیکر جنرل پولیس نام دارد و عساکر معاصرین عجم بکثرت استمال کسرده را مذلف را که جمع عسکراست اضافت کردند بسوی ضبطیه دوم هر دو حذف شود (اردو) کتلل - یعنی و این مرگب توصیفی است بمضی افواجی که مقرر است برای نگاہ داشتن بحزم و هوش که ضبط در عربی بهین معنی آمده کذا فی المختب (اردو) کوتوالی</p>
<p>امیرال استمال - صاحب بنام روزنامه بجواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده که در روزمره معاصرین عجم یعنی امیر البحر جنرل امیرانه بقول صاحب اند بجواله فرنگ و صاحب بول چال هم این را آورده بخیاں با فرنگ از قبیل شاهانه که بای قابلیت بر لفظ امیرانه این مخفف امیر البحر است که لفظ بحر بکثرت استمال حذف شد و الف لاش در آخر لفظ امیر بانی</p>	<p>امیرال استمال - صاحب بنام روزنامه بجواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده که در روزمره معاصرین عجم یعنی امیر البحر جنرل امیرانه بقول صاحب اند بجواله فرنگ و صاحب بول چال هم این را آورده بخیاں با فرنگ از قبیل شاهانه که بای قابلیت بر لفظ امیرانه این مخفف امیر البحر است که لفظ بحر بکثرت استمال حذف شد و الف لاش در آخر لفظ امیر بانی</p>

لائق۔ امیرون کے قابل۔

میرخل

اصطلاح - مرگب اضافی - بقول

امیرزادہ | استعمال - بقول صاحب نند

صاحبان بحر و موی و بہار مرادف امیر صاحب

بحوالہ فرنگِ نرنگِ مرگب فارسی است قلبِ ضنا

بق مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و مین کنایہ

زادہ امیر معنی شاہزادہ وزیر لقب بنی فاطمہ۔

عربی ہم آمدہ و نخل و در عربی زبان تقبول منتخب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ سادات اندمولف گوید

باضم عطیہ و بالکسر کامین زن دادن بی عوی

معنی آخر الذکر بدین لحاظ است کہ حضرت امیر

وطلبی و پیدا کردن و بفتح نون کس از یکین و با لیس

اشاره است بسوی علی کرم الله وجهه و امیر مومنان

رفیع حامی مطیٰ بمعنی بخشش؛ (انج) و صاحب

خصوصاً خطاب جناب مدوح باشد کذا فی

مؤید سجدہ الشکر فامہ برامیرا محل صراحت کرده

مدار (اردو) امیرزادہ - امیر کا لڑکا - اور

که کل جمع کلمه و کلمه معنی دین است (الخ) و

فارسیوں نے سادات کرام کو بھی امیر زادگان

يقول مخب كمله بالكرس بس بي عوض وبقول

7/11/19

امیر صاحب دوق

مذهب باشد و صاحب محیط محیط عقل را بلبس اول

شاید از آن وقت که از آن کوه آمد

روح مای مجبی مدبب لقمہ پس مین باسد و جسم

اساره حضرت امیراموسین علی روم اند و چشم

لہذا یہ ارجباب علی علیہ السلام کہ سردار ہیں ؛

و مرا دت امیرن می آید و گفت عرض

بی خصوص دسر دارید صیب با بسد و بسی پر ا

ایہاں تائیر باسند (اردو) ایئر انجین علی

علم سے علم کا کرم الہیہ مخفی نہ ہو جائے۔

م. س. د. ب. -

مدرسہ اسلامیہ فی کرم اللہ وجہہ فی ابودینار علیہ السلام

ممد مع رانينا عليه الصلوة والسلام امير نجل گفت	بجر (۲) و (۳) مراد نش و بقول صاحبان بحر
(ارو) جناب امير عليه السلام كالتعبير	جامع دانند (۴) هم - صاحب جهانگیری در
(۱) امی صادق	اصطلاح (۱) خاتمه کتاب بذیل دستور دوم (۲ و ۳) را
(۲) امی صادق کلام	بقول برهان و مرادف (۱) گفته مؤلف عرض کند که هر چهارم
(۳) امی گویا	جامع و بحر ضمیم توصیفی است (خاتانی ۵) هادی مهدی غلام
(۴) امی گویا کلام	اول اشاره امی صادق کلام پنجم و ششم بهشت و ششم چارم کتاب
بآن حضرت صلی الله علیه وسلم و بقول صاحب	(نظامی ۳ ع) امی گویا زبان فصیح (ارو) دیکهوا
امیل بقول برهان و سرور می و جامع بر وزن هلیه معنی آله و آن میوه است در هندو	شان
که در شکر پرورده کنند و خورند خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف شده باشد از آله مؤلف	
عرض کند که ما اشاره این و صراحت ماخذ آله بدون تحسانی بر آله کرده ایم بخيال ما جزین نیست	
باظهار کسر هیم یای تحسانی را زیاده کرده اند همچون بست و بست (ارو) دیکهوا	
امین بقول بهار معنی استوار و معتمد علیه - فرماید که با لفظ داشتن و کردن متعل مؤلف عرض کند	
که لغت عرب است بفتح اول و کسر دوم - بقول منتخب امانت دار و قوی کسی که بر او اعتماد	
و از او این باشد و بی ترس شده و اسمی است از اسمای حق تعالی و لقب پیغمبر علیه الصلوة و السلام	
که پیش از نبوت بدان مشهور بود (الح) فارسیان استعمال این معنی امانت دار و معتمد علیه کنند و بهما	
فرس مرکب هم سازند که در تحقیقات می آید (انوری ۵) عدل تو چنان کرد که از گرگ امین تر	
در حفظ رزمه یار و گر نیست شان را (ارو) امین - بقول امیر (عربی) امانت دار و معتمد	

۵) کیا دجال کو پیوند خاک اقبال ہدی نے پند کے فضل سے خاں گیا آتش امین آیا

امین باشیدن | استعمال - یعنی امانت دار (آزاد خان سامان) نام است کہ در حضور سلطان بودن و ماندن (ظہوری ۵) ولی بنامی کز می باشد (اردو) خانامان - بقول آصفیہ ہم راحت نہ دزد و راحتی در خود پند درین سودا می ذکر - گھر کا سامان کرنے والا - داروغہ - میر سامان کہ دل چندان امین باشد (اردو) امین ہوتا ناظر مویات -

امین رہنا - امانت دار ہونا - امین خلوت | استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب بول چال میر ترک خلوت - صاحبیہ

امین بودن | استعمال - یعنی لقب امین داشتن و امانت دار بودن - صاحب آصفیہ ذکر امین کردہ (احمد جامی ۵) آدم کہ مابا نامت در آدمیم پند جبریل در خزانہ محبت امین بود (اردو) کہ امین افسری را نام است کہ بدر بار شاہی بیگ امین کا لقب رکھنا - امانت دار ہونا - امانت اعتبار دارد و بصورت در خلوت شاہ ہم بار می یابد و چون شاہ بخواب رود امین خلوت دار رہنا -

امین حضور | استعمال - صاحبان بول چال در ہنا - ذکر امین بجا الہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار کردہ اند کہ معاصرین عجم در روز مرہ خود استعمال امین یعنی داروغہ در بار شاہی کنند مرکب اضافی عہدہ دار کا نام ہے جو اس وقت بادشاہ کا محافظ است و امین عہدہ ایت کہ در سلطنت آصفیہ رہتا ہے جب کہ وہ خلوت میں رہیں -

ایمن داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر (اردو) این مقرر کرنا -	
این کرده که بر معنی امین قرار دادن است اسعدی امین لشکر استعمال - مرکب اضافی - بقول	
(۵) خدا ترس باید امانت گذارند این کز توترا صاحب رہنما و بول چال - بجو الہ سفر نامہ	
امینش بد ارادہ (اردو) امین قرار دینا - امانت	
بنانا - امین بنانا -	
ایمن کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر بدو باشد - صاحب بول چال ترجمہ این در	
این کرده کہ بمعنی امانت دار مقرر کردن است در انگلیسی زبان خبرل پی ماستر نوشته (اردو)	
(طالب آملی ۵) طالب منم کہ عشق بدین فوج کا بخشی - وہ افسر جس سے تقسیم تنخواہ	مایہ اعتبار نہ بر گنجہای راز امین می کند مرا نہ فوج کا تعلق ہو -

الف مقصورہ بانون

ان | بقول برهان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی بلنت زند و پازند (۱) والدہ را گویند کہ مادر باشد و (۲) بمعنی آن کہ در مقابل این است و (۳) افادہ معنی فاعلیت نیز کند - ہر گاہ و آ خر کلمہ در آ ورنہ ہمو آفتان و خیزان - خان آرزو در سراج بر معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر معنی اول کرده - صاحب تحقیق القوانین گوید کہ (۴) الف و نون ساکن بر چند اقسام آید - یکی الف و نون جمع کہ باخر اسم واحد متصل شدہ آن را اسم جمع گرداند و فرماید کہ بواسطہ این بیشتر جمع اسم ذی روح آید مؤلف گوید کہ گاہی برای غیر ذوی الارواح ہم - همچون خزان - آسپان - و در حجتان و صراحت مزید کند کہ

ہر گاہ کسی را کہ حرف آخرش الف یا و یا ہا ہی مختفی بود بدان حرف جمع کنند برای اتقائی
 ساکنین واجب گرد و کہ در صورت اول و ثانی بعد الف و و او یا ی و قایہ مفتوح زیادہ کنند
 چنانکہ آشتیان - بدخویان و بصورت ثالث ہا ی موصوف را بہ کاف فارسی مفتوح بدل
 سازند چنانکہ آسندگان - مردگان (۵) و درم الف و نون نسبت کہ بمعنی یا ی نسبت بعضی
 اسامی محقق چنانکہ ایران و توران بمعنی شہر ہائیکہ بایر و تور پسران فریدون منسوبند (۶)
 سوم الف و نون ساکن کہ در آخر کلمہ زائد باشد همچون بادادان و جانان و آن کلمہ ما فریقہ
 خوانند مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) اسم جاد ز ندو پا ز ند است و (۲) لفظ ہندی متعلق بہ
 سنکرت و فارسیان این را بہ ہمین معنی با الف مدودہ نویند و در خواندن یضم الف خوانند و
 این ضمیر غائب است و (۳) همان است کہ ذکرش بر اسم حالیہ گذشت (اردو) (۱) مان
 بقول آصفیہ آمان کا مخفف - (۲) وہ - بقول آصفیہ - ضمیر غائب - اسم اشارہ بعید یعنی وہ
 حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے (۳) دیکھو اسم حالیہ (۴) یا و
 نون جمع جیسے شالین - کلین (۵) الف و نون نسبت (۶) الف و نون زائد - ان و نون کا
 استعمال بعض فارسی الفاظ کے ساتھ بقاعدہ فارسی اردو میں بھی ہے۔

انا | بقول صاحب انذبحوا مؤید بالفتح لغت فارسی است بمعنی مادر - صاحب غیاث
 فرماید کہ لغت ترکی است و صاحب مؤید ہم مؤیدہ غیاث نہ اند و صاحب کنز کہ محقق ترکی
 است این را بمعنی مادر با الف مدودہ (آنا) گفتمہ چون آنا کہ تبا ی فوقانی پدر را گویند
 و آبا کہ بہ بای موحده ترجمہ علم است و آکا کہ بمعنی برادر باشد در ہمہ این لغات ترکی الف

محدوده متصل (کذا فی لغات ترکی) پس اگر بقول صاحب انند سند استعمال این پیش شود تو نیم قیاس کرد که فارسیان بر آخر لغت آن که به معنی مادر گذشت الف زیاده کرده اند که مطابق قاعده عام فارسی است (ار دو) دیکهوت آن کے پہلے سنی۔

انال دوست استعمال - بهار گوید که این ترکیب از مختصرات متأخرین است مؤلف
انالیار عرض کند که آنا ضمیر واحد شکلم زبان عرب و دوست و یار هر دو الفاظ

زبان فارسی که در اولش بقاعده عربی الف لام زیاده کرده با آنا مرکب گردند همچون آنا الحق و سنی لفظی این متم دوست و منم یار چنانکه (علی خراسانی س) در قتل گاه عشق انال دوست میفرماید این گفتگو زوار و رسن می شود و فزون به (عالی شیرازی س) گل مگر لاف انالیار بگلشن دوست بر سر در خیال سر نهضت کنیم به (ار دو) (۱) مین دوست هون (۲) مین یار هون -

اناتونتن بقول برهان و هفت باتای قرشت و نون و فوقانی بروزن (جفاجوی من) بلند
زند و پازند یعنی گذشتن و نهادن - صاحب جهانگیری در خانه کتاب بذیل دستور چهارم ذکر این کرده فرماید که معنی نهادن باشد و انتونتن را بحذف الف دوم معنی داشتن آورده صاحب اند و موارد و هم ذکر هر دو مصدر بالا کرده بخیاں ما اصل این ناتوان تن باشد مرکب از لفظ ناتوان و علامت مصدر تن که الف دوم حذف شده ناتونتن شد و الف وصلی در اول این آورده اناتونتن کردند و از اناتونتن الف دوم حذف شده انتونتن گردید بمعنی حقیقی این ناتوان شدن و مجازاً بمعنی گذشتن و نهادن متصل شد و معنی داشتن در انتونتن مجاز مجاز - شک نیست که در مصادر زند و پازند تن علامت مصدر است و اگر اصل اناتون ناتوان نگیریم - باید که اناتون بمعنی

نا توان گیریم که این قسم تقدیم و تاخیر حرف در لغات پہلوی و زرد و پازند بافته می شود۔ یکی از صاحبان
عجم گوید که تون در زرد و پازند بضم ت مای فوقانی و فتح و ا و بعضی توان بودند فارسیان برای انہا ر فتح
و ا و الف زیادہ کردہ توان کردند برین صورت ناتون یعنی نا توان و انا تون زیادت الف
وصلی مزید علیہش باشد و تصرف در اعراب متعلق بہ محاورہ عوام است و بس و انقدر علم بحقیقہ
(اردو) چوڑنا۔ رکھدینا۔

انار | بقول صاحب رشیدی معروف و بقول صاحب مؤید لغت فارسی معنی میوہ کہ
در غایت شہرت است صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و نون و سکون الف و رای ہملہ اسم
فارسی است و عبری زبان و سریانی زبان و یونانی و طینیوس و در ہندی ڈارم و آن میوہ
شریف و جلیل القدر است و ماہیت آن معروف۔ انواع می باشد۔ برتنی۔ بتانی شیرین
چاشنی دار و ترش و بہترین آن بتانی شیرین بیدانہ کہ آلمسی نامند۔ لطیف تر از سار قہام
و بہترین این رسیدہ بزرگ دانہ شاداب بقول گیلانی لا محالہ سرد و نار ترش بار و دایس
قابض و نار شیرین سرد و تر و سردی آن از درجہ دوم و تری آن از اول نگذشتہ و با قوت
قابضہ تا آنکہ آب افشردہ آن نیز ہمین اثر دارد بالجملہ بقول شیخ جمیع اجزای انار قابض و ساق
آب آن و پوست آن سرد و خشک و شدید القیض کلیل لغذا و جید غذا و خصوصاً برای صفراوی
مراجان منافع بیشمار دارد (الخ) (انوری ۵) پر شد ولم زخون جگر چون انار لیک پیوستہ
و ستم از تو تہی چون چار یافت (اردو) انار۔ بقول امیر۔ فارسی۔ مذکر۔ رمان مایک
شہور میوہ ہے۔ جنگلی۔ بتانی۔ دیسی۔ ولایتی۔ دانہ دار۔ بی دانہ لیکن دلائی شیرین اور

بے دانہ سب میں بہتر (صبا ۵) بے ثباتی پر اپنے روتے میں بڑھ کر اتے نہیں انار میں

انار دانہ استعمال - قلب اضافت دانہ انار و قلعان و بیونانی عقاد و امود و بفارسی انار دانہ است کہ عبری حب الرمان گویند و بقول ہندی دشتی و ہندی گوار چکنہ نامند خوش بو و خوش داری سار - وافع فساد صفرا و اکثر در سفوفات مزہ و در طعم آن تلخی نہ گرم تر در اول دوم باطلو ہندی - مہلہ و طینہ و بنابر تقویت معدہ و دل فضلیہ و گویند گرم در دوم و تر در اول - مسمن و اصلاح ادویہ مہلہ داخل نیز بصراعات بر بدن و مقوی ابدان مسترخیه و سخن آہنا و منافہ اہمال نمی نماید و در تقویت معدہ و کسر حدت بسیار دارد (ارنج) (اردو) بقول صاحب محیط صفرا مفید و قابض (اردو) انار دانہ - بقول گوار چکنہ - صاحب جامع الادویہ نے نہیں لکھا امیر - مذکر - چورن کی ایک قسم ہے جس میں انار دانہ و دشتی اور حب قلعن کا ترجمہ -

انار دانہ ہی شامل ہوتا ہے - بقول صاحب جامع الادویہ انار دشتی استعمال - مرکب توصیفی - بقول انار کا بیج جب کو عربی میں حب الرمان کہتے ہیں صاحب محیط - رمان بری - مضن و سجادہ صاب سرد و خشک - قابض - باضم - مشہی - مقوی تحفہ نوشتہ کہ ثمران حب قلعن است کہ بر انار دشتی گذشت) و بقول محشی آن گوید کہ در حوالی معدہ وغیرہ -

انار دانہ دشتی استعمال - بقول صاحب گوار چکنہ و سرکار صوبہ اودھ کثیر الوجود و سبب محیط لغت فارسی است کہ حب قلعن رانا منڈ برگ از زمین برآمدہ گل می کند و گل آن شبیہ و ہم او بر حب قلعن گوید کہ یکسر ہر دو قاف و کو انار و برگ آن مانند کاسنی و اصلاح چوب ہر دو لام و ضم ہر دو قاف نیز آمدہ و انرا قلعن ندارد و ثمران شبیہ بانار و در بزرگی بانار جھوٹا

<p>و بروی زمین میرسد و طعم آن شیرین و خسته آن بزرگ (اردو) طوقدار انار - بقول بهار یک قسم هم مضاد بیخ آن با سادی آن صبر قوطری و گلابی انار کی - مذکر -</p>	<p>جبهه در وضرب و سخته مجرب (اردو) خنگلی نازند انار فرهاد اصطلاح - بقول بهار ان و کج</p>
<p>انارستان استعمال - بقول انند بکواله فرنگ کبر رای قرشت و خسته انار سیت که در میسون</p>	<p>فرنگ بمعنی باغ انار مؤلف عوض کند که قبل دروغ - گویند چون فرهاد از شنیدن فوت شیرین</p>
<p>بهارستان و خارستان باشد که شان بقول بهار تیشه بر سر خود زد - دسته تیشه خون آلود شد و از</p>	<p>معنی جامی انبوهی و بسیاری چیزها و باین معنی کوه بزمین افتاد و سر آن بر زمین نشست و خ</p>
<p>بدون ترکیب گفته نمی شود - پس انارستان جای آن از چوب انار بود بقدرت آبی سبز شد و در</p>	<p>انبوهی درختان انار و باغ انار باشد و بس انار بهر سید و انار او را چون باز کنند اندرون او</p>
<p>(اردو) انار کا باغ - مذکر - سوخته و خاکستر باشد و بس - خان آرزو در سر</p>	<p>انار طوق دار استعمال - مرکب توغنی فراید که این از نیرنجات عشق ابو الیدائع غریب</p>
<p>بقول بهار و انند نوعی از انار - (محسن تاثیر) نیست چنانکه در سروری و مدار الا فاضل مذکور</p>	<p>خون همه لایها بهارش بزرگدن انار طوق دارش (انتهی) صاحب سروری بکواله شرفنامه ذکر این</p>
<p>نوید که هر انار به نسبت مجموعی او گویا طوقی و در گشت بهین کرده و صاحب جامع هم این را آورده (اردو)</p>	<p>مناسبت محسن تاثیر انار طوق دار نظم کرده باشد انار فرهاد - اس درخت انار کوفار سیون نے</p>
<p>ما قسم خاص انار را ندیده ایم و نه شنیده ایم که انار گاه به جو کوه میسون پاس دسته تیشه فرهاد سو</p>	<p>طوق دار نام دوست و معاصرین عجم هم ساکت سر سبز هوا تها کتبه بین که ده دسته بهی انار کی لکوی</p>

<p>ان مراد گل انار برمی است و درخت آن مشابہ بد درخت انار و فارسی بہتر از ہمہ سرود و آخر اول و خشک در دوم - قابض و حامس ہر سیلا و مقوی اعضا و منافع بسیار دارد (راخ) (ارشی) گلزار - بقول آصفیہ - مذکور ایک قسم کا درخت انا جس میں بڑے بڑے پہولون کے سوا جو گلاب کے مانند ہوتے ہیں پہل نہیں لگتا - اور گلزار فارسی ہی کہتے ہیں -</p>	<p>کا تھا اس درخت کے پہل میں یہ اثر ہے کہ دانے بہتر سے بہتر ہو جاتا ہے استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب محیط ہندی دارمی است و اکثر آن ترش شدت می باشد و آن قابض شکم و ہضم دشتی و مقوی دل و معدہ و دفع صفرا و شیرین آن دفع فساد و خلط ثلثہ و بردارمی ہم ذکر انا کے کو ہی کردہ تعریف کامل انار بجائش گذشت - فارسی ہی کہتے ہیں -</p>
<p>(الف) انار گیرا اصطلاح - بقول بہا (ب) انار گیو (الف) باکاف فارسی</p>	<p>صاحب ساطع بردارم گوید کہ مذکر انار است کہ عبری رنگان خوانند (اردو) پہاڑی انار جنگلی انار - مذکر -</p>
<p>تجانی رسیدہ و رای بی نقطہ و الف کشیدہ بجاوہ فرنگ جاگیر یعنی (۱) کوکنار و غور خشناس باشد و در صحاح اللام و یہ یکای را مصلحہ و او آمدہ و (۲) خشناس را نیز گفته اند بحر علم و جامع بر معنی اول قانع و صاحب دی بر معنی دوم - خان آرزو و بر سراج بذکر معنی اول گوید کہ باکاف فارسی است و فرماید کہ</p>	<p>انار گلی استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط گلزار باشد و برگلزار فرماید کہ این گل انار - صد برگ - و ہزار و نیز مانند جبت گل آن بسیار بزرگ و پر برگ می باشد و گل آن مخرنی بند و گر بندرت و مخرش را میخوش دانند بتانی آن در قوت کمتر از برمی است و اطلاق</p>

رای همله دوم را و اگر فن خطاست زیرا که بعضی سرفه است و صاحب برهان هم ذکر این
گیر آسرفه را گویند و چون غوره خشنخاش سرفه را کرده هرگاه اضافت آن را بسوی گیر آشد معنی غلطی
و دفع کند آن را باین نام موسوم کردند - صاحب این آن را سرفه باشد یعنی آن را می که سرفه را دفع
ناصری سجاوله جهانگیری ذکر (ب) یعنی اول کرده اند (مگر تباضانی) او کنایه باشد و آنکه آن را را بسو
و صاحب اند (ب) را بکاف فارسی آورده (گیو به واد) مضاف کرده اند معنی غلطی آن درست
مؤلف گویند که ما در نسخه جهانگیری که پیش ماست نمی شود که گیو بکاف فارسی معنی گویا و لسان آید
(الف) را یافته ایم نه (ب) را عجب است (کذا فی البرهان) و بکاف عربی قبولش کا بود
که صاحب ناصری تحقیق (ب) را سجاوله جهانگیری نیز معنی داده و سبب و علت پس خیال با جزین
نوشت با خیال ما غلطی کتابت نسخه باشد و صاحب نیست که غلطی کتابت رای همله را و او نوشته
محیط که محقق مفردات طب است (الف) را او کرده باشد و بر ماخذ خود نگرفته و همین غلطی واقع شده در کتابت
نگرد بلکه (ب) را به معنی دوم نوشته و بر خشنخاش جهانگیری هم که در نسخه ما بوسیله همله است و بعضی نسخ
گویند که بفارسی آن را گویا و گویند رو بهندی پوست به و او چنانکه صاحب ناصری مشاهده کرده -
گویند و بر گویند سرفه نماید که اسم فارسی پوست خشنخاش با جمله آن را گیر اقبال محیط که بر خشنخاش نوشته سرفه
است اندرین صورت اختلاف هر دو معنی باقی و خشک در دوم - مخدروست و ضماد آن بر محیط
نماند و مقصد اصلی از پوست خشنخاش است و در دسر را مانع و منافع بیشتر و در دوا نفع ندارد
حالا عرض می شود نسبت اختلاف املای (الف) پوست - بقول صاحب فرنگ آصفیه خشنخاش
(ب) که بقول خان آرزو گیر اقبال کاف فارسی کا دودا -

انارمشک

اصطلاح - بقول صاحب

منفعت آن مثل سنبل و رتق و ملطیف و مقوی

کبیریم و سکون شین قرشت و کاف نام دارد و قلب و مانع از تحلیل ارواح و قاطع انجره و نافع

میت که از ہندوستان آورند و آن تخمی باشد مایخوئیا و منافع بسیار دارد (نخ) (ارو) (ص)

سرخ رنگ و اندک سبزی در میان دارد و ساطع نے ناگ کیسر پر لکھا ہے کہ ایک درخت کا

بہر بی رمان مصری خوانند صاحب سرور می ذکر نام ہے - صاحب جامع الادویہ نے ناگ کیسر پر

معنی بالا گوید کہ در کتب طبی کلی سرخ رنگ است فرمایا ہے کہ ایک بڑے درخت کا پھول زرد رنگ

صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو جس کی خوشبو سب خوشبوؤں سے تیز ہوتی ہے

در سراج گوید کہ بالضم و کسر بہر دو آمدہ صاحب محبت مولف کی رائے میں بھی یہی ہے - انارمشک

فرماید کہ نارمشک است و بز نارمشک گوید کہ افسوس ہے کہ محققین مفردات طب نے اس کو

اسم فارسی است بمعنی مشک الزمان و در یونانی زیادہ صراحت نہیں کی - صاحب ساطع نے

نارغیت و بخراسانی کرم صوف و بفارسی روئین ناگ کیسر پر فرمایا ہے کہ ایک زرد رنگ پھول کا

پچیدہ نیز و ہندی ناگ کیسر - بالجلد آن شگونہ نام ہے -

ایت شبیہ بہ با سہ کمتر در سرخی مائل بہ زردی انار میخوش استعمال - مرکب توصیفی -

و خوشبو با اندک زخمی و جوالہ صاحب جامع ازہا بقول صاحب محیط انار ترش و شیرین و چاشنی

بن عمران نقل کردہ کہ تاویل آن مسک الزمان است کہ بہر بی رمان مر و ہندی کہٹ مٹہ انار نامند

و آن مثل رمانہ کو چک گویا کہ گل آنت در رنگ در سردی و تری مائل با اعتدال و در سائر فصل

و بوی آن خوش و بقول شیخ گرم و خشک در دوم قریب بہ انار شیرین و در تسکین حدت صفرا و تور

خون از ان زیادہ و منافع بسیار دارد۔ سرد و سردی که اناری را گویند که بر آن دعا میدہ بسیار
و تشک در اول (اردو) کہٹ مہہ انار یعنی خوراند۔ (شاپورسہ) شرکت غیر برنجی تا
وہ انار جو ترش او شیرین ہو۔ صاحب آصفیہ نے ناریستان انار سین است۔ (سالک تفریحی
کہٹ مہہ کا ذکر کیا ہے بمعنی ترش و شیرین میخوش) (گزند بوسہ اغیار بر بنی تا یہ کہٹ
پس اسکو کہٹ مہہ انار کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

انار ہندی | اصطلاح۔ مرکب تو صیفی۔ (سیب غیب اگر بدست آید بہتر

بقول صاحب محیط بل است و این همانست از صد انار سین است۔ (اردو) انار
کہ ذکر این برای نقل گذشت (اردو) دیکھو انار سین۔ فارسیوں نے اس انار کو کہا ہے
انار سین | اصطلاح۔ مرکب اضافی صاحب جس پر نو روز کے دن سورہ یسین چالیس

بحر و بہار و درستہ گویند کہ روز نور و زچیل بارو یا سو بار پڑھ کر دم کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے
بقولی صد بار سورہ یسین خواندہ بر انار بد مند کہ جو کوئی اس کو بلا شرکت غیرے کہا لے تو
و گویند کہ آنرا ہر کہ بی شرکت غیر خور و تمام سال از سال بہر امراض جسمانی سے محفوظ رہتا ہے۔

امراض جسمانی محفوظ باشد و صاحب تحقیق فرماید لیکن آکل ہندوستان اس عمل کا رواج نہیں ہے

اناطیطس | بقول برہان باطامی حطی بہ تحتانی رسیدہ و طامی دیگر بسین بی نقطہ زودہ لغتی

است یونانی و معنی آن بفارسی سنگ زائیدن آسان کن و آن دانہ است سیاہ رنگ بقلہ
جو زبوا مولف گوید کہ مکمل بیانش ضرورت ندارد و این همان است کہ برکت کت مذکور شد
(اردو) دیکھو اکت کت۔

انانا غاطس | بقول برہان دسہفت دانند باغین نقطہ دار بالف کشیدہ و طاحی مضموم
 بہ سین مہلہ زدہ بلفغ یونانی سنگی باشد کہ چون آزا آب بسایند رنگی مانند خون از ان آید
 و با شیر زنان در چشم چکانند ورم چشم و بیماری آب آمدن از چشم را نافست و از عبری بحوالا نا
 گویند۔ صاحب مخزن بحجر الانا غاطس ذکر این ہمین قدر کرده۔ حیف است کہ محققین مفردات
 طب از صراحت مزید سکوت ورزیدہ اند و نام معروف این درد دیگر لسنہ معلوم نہ شد (اردو)
 انانا غاطس یونانی زبان میں ایک پتھر کا نام ہے جسکو پانی کے ساتھ گھسنے سے لال رنگ ملتا ہے
 جس شخص کی آنکھ ورم کر گئی ہو او اس سے پانی بہتا ہو او اس میں اسکو عورت کے دودھ میں
 ملا کر ٹپکانے سے مرض مذکور دفع ہو جاتا ہے۔

انافلس | بقول برہان بضم غین نقطہ دار و لام و سکون سین بی نقطہ یونانی دوائست کہ آزا
 بفارسی مرزنگوش و عبری آذان الفار گویند چہ برگ آن گوش موش می ماند با سر کہ برگ زیدی
 عقرب مانند نافع است۔ صاحب محیط بر انافلس فرماید کہ لغت یونانی است و بخذف الف
 دوم ہم آمدہ و بلفغ نبطی اناکیر و بفرنگی انکلس و بعرب حشیشہ العلق و آذان الفار گویند۔ بنا
 است۔ و گیلانی این را درای آذان الفار گفته بالجلہ جمیع اجزای این گرم و خشک در آخر دوم
 یا سوم۔ بسیار محلل مع قبض و محقق بی لذع و جاذب و مفتوح سد و منافع بسیار دارد و در
 (اردو) بقول صاحب جامع چو بہ کنی۔ گوش موش ایک گہانس ہے جس کے پتے مشابہ
 ہوتے ہیں چوہے کے کان کے۔ اور بیج مثل دہنیا۔ گرم و خشک۔

انالیقی | بقول برہان بالام و قاف ہر دو بہ تھانی رسیدہ دوائیکہ آن را آنجرہ گویند و تخم

آنرا بذر الاسخره و بعلربی قرین خوانند تخم آن مستعمل است اگر مقدار سه درم از آن با شیر گوسفند
بخورند قوت باه و در بعضی گویند همان بذر الاسخره باشد و صاحب محیط گوید که نامی اسم رومی اسخره باشد و اسخر
فرماید که اسم فارسی و بعلربی معروف بقریض الکلب و مجرب الکلاب و میونانی اقلابوس و بلخت دار المرکز است
و تبرکی کجیت و بلاطینی ارتیک پریم و بلخت گیلان هرتیک و بهندی اوشنگن و کهماره و آن خشیشه
معروف است بتانی و بزی بهترین آن سنگین اکل سیاهی با جله گرم در اول و دوم و خشک در
آخر آن میفرح محلل بقوت و محرق و منافع بسیار دارد (الخ) (ار و و) اوشنگن - کهماره -
صاحب ساطع نے اوشنگن پر لکھا ہے کہ یہ ایک پودے کا نام ہے جسکو اسخرہ کہتے ہیں -

اناہید | بقول برهان و ناصری و جامع و سراج باہای تجتانی رسیدہ و بہ دال زدہ
معنی ناہید کہ ستارہ زہرہ باشد - صاحب سروری فرماید کہ این را بیخت ہم نام است مو
عرض کند کہ صاحب برهان ناہید را بدون الف اول ہم آورده گوید کہ ستارہ زہرہ و کنایہ آن
دختر رسیدہ باشد و ہمین دو معنی ناہید را بزیادت ہای بتوزد و آخر ہم ذکر کردہ و بنا بدون تحانی گوید کہ
نارپان و خفف ناہید کہ ستارہ باشد و بنا بدہ ہای ہوزا و صرف دختر نارپان نوشته و ناہی را بمعنی زہرہ
ناہید گفتہ ہمہ محققین این را لغت فارسی گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ نہو مصدر عربست باضم بمعنی برآید
پستان دختر و ناہد اسم فاعلش بمعنی دختر نارپان و در فارسی کنایہ باشد از ستارہ زہرہ -
و ناہدہ بزیادت ہای نسبت منسوب بہ دختر نارپان یعنی ستارہ زہرہ و صاحب برهان خطا
ناش کرده کہ این را صرف بمعنی دختر نارپان نوشت و برخلاف حقیقت رفت و در ناہید
بای تحانی علامت اظہار کسرہ باشد و این رسم الخط ترکیان است کہ فارسیان اختیار کردند

و در ناہیدہ ہم یای تحتانی علامت کسرو و ہای تہوز آخرہ برای نسبت و معنی او صرف زہرہ
 باشد کہ منسوب است بہ دختر ناریتان همچون ناہدہ و شک نیست کہ ناہسی بدون دال
 محقق ناہید باشد بہرہ و معنی آن دور اول ناہید الف وصلی است و بس۔ صاحب ^{السیل} سواد
 ناہید را بذال مجہ معرب ناہید معنی زہرہ گفتہ (اردو) زہرہ۔ بقول صاحب ^{اصفیہ علی} صافیہ
 اسم مؤنث۔ لولی فلک۔ ناہید۔ ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے۔

انائی | بقول صاحب سروری بفتح ہمزہ۔ بیوقوف و نادان را گویند (زرتشت بہرام ۵)
 جہان سیمیند پر انائی پکہ اور ایشیہ باشد بیوفائی پکہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیاں ناہ
 این لغت عرب آناست کہ بالفتح بمعنی خود است۔ اہل عرب چنانکہ از آنا۔ انانیت را بمعنی
 خودی و خود بینی و منی استعمال کردہ اند چنان فارسیان از ہمان کلمہ آنا لغت انائی وضع کردند
 کہ معنی آن خودی و خود بینی و تکبر باشد و مجازاً نادانی و بیوقوفی ہم نہ نادان و بیوقوف چنانکہ
 ادعای صاحب سروریت سندش موافق قیاس ماست (اردو) انانیت۔ بقول امیر
 (عربی) مونث۔ بمعنی خودی۔ پندار (میر ۵) مانع وصل ہے انانیت پکہ جب نہ ہو گائین
 بت ملو گے آپ پکہ بیوقوفی۔ نادانی۔ مونث۔

انب | بقول برہان داند بفتح اول و ثانی و سکون بای ابجد باد بخان را گویند و آن معروف
 خوردن آن با فراط جذام و صداع و بخوابی آورد و بعضی گویند عربی است۔ صاحب جامع و
 مہفت ہم ذکر این کردہ۔ صاحب محیط بر انب فرماید کہ باد بخان باشد و بر باد بخان گوید کہ این
 معرب بادنگان و باتنگان فارسی است و عبری است بفتح تین و مخدود و تہب و بغارسی

کهنست و کهنم در ملک مالوه ریگیتا و بهندی یگین و بهانئا و بهیا مستعل در غذا و بهترین آن
 نو و تازه کوچیک کم تخم کمبود - گرم و خشک در آخردوم - طعم بادونجان مرکب از قبض و ملخی و نقا
 و حرارت است و آن با لخاصیت سنگین صدراع حار و مقوی معده و مفتح سدوی که از غیر
 آن بهر سیده باشد زیرا که خود مسدود جگر و طحال است مضار این بر منافع غالب بر تحقیق ما این
 لغت عرب است و صاحب خزانه صراحت کرده است که بعربی این را بادونجان و حدقه و
 آنب و کلبک نام است (۲) مختلف انبه - (۱) اردو و (۱) یگین - بقول آصفیه (هندی) اسم دیگر
 بادونجان - بنئا - بناؤن - (۲) ویکهوانبه -

انباخون | بقول برهان و جامع و ناصری باخای نقطه دار بر وزن انباطون حصار قلعه و جا
 محکم را گویند ما صراحت ماخذ این بر انباخون کرده ایم که ببای دوم دنون سوم گذشت عوم
 فرس بنا و اقصیت ماخذ تقدیم و تاخیر حروف کنند و آنرا قلب بعضی نام است و این هم از آن
 قبیل باشد و بس (اردو) ویکهوانباخون -

انبار | بقول برهان و ناصری و جهانگیری و جامع بالفتح بر وزن زنگار (۱) بمعنی لبریز و مملو
 و پر باشد - صاحب ناصری فرماید که انبار دن و انباشتن مصدر این و انبار و انبارده و
 انبارگی هم از همین است (ما صراحت هر یکی بجایش کنیم) بهما گفته که این جمع خبر است بمعنی توده یا
 و فارسیان بمعنی ذخیره بالفعل کردن و نهادن استعمال کنند و صاحب مؤید آورده که انبار بمعنی
 توده باشد و بس مؤلف عرض کند که بقول صاحب منتخب که محقق لغات عرب است انبار بالفتح
 غله و ارتفاعات بسیار که یکجا جمع باشد و خانه سوداگر که درو متاع چیده باشد جمع خبر با کسر

(الخ) پس متحقق شد که همین لغت عرب را فارسیان بمعنی واحد یعنی توده استعمال کرده اند و همین است اهم مصدر و ماخذ انبار کردن و انباشتن و انباریدن که می آید آنچه محققین بالا این بمعنی لبریز و مملو و پر آورده اند کم اتفاقی شان است از نیکه بمعنی مصادر بالا رفته اند یعنی انبار بمعنی توده کردن و پر کردن چاه و مناک بنجاک و خزان آمده و خیال نکردند که در پر کردن مناک هم توده کردن خاک در آن معنی حقیقی باشد و نتیجه آن است پری آن پس لازم نیاید که از این معنی مصدری انبار را بمعنی لبریز و پر گیریم سندی برای معنی لبریز و پر و مملویش نشد الا اینکه صاحب جهانگیری از کلام طهیر فاریابی استناد کرده و هوندا (س) بیک سخن دهن آرزو فرزند بی یک سخا شکم آرزو اینبار می نماید عرض کنیم که این سند مصدر انباردن است بمعنی مجاز نه اهم جامد انبار و تحقیق ما معنی حقیقی انبار محض توده باشد و پس (اردو) انبار - بقول امیر ڈھیر - ذخیره - موٹ (ملک) رستی تہی پہون کی جہان انبار نہ ڈھیر ہین اس مقام پر خس و خارتہ

(۲) انبار - بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع و سرانج بمعنی فروختن و افتادن دیوار و امثال آن نیز - صاحب جهانگیری سندها آورده (سنائی س) نہ فلک را بکام بگذاریم نہ پنج چار و سہ را بینباریم نہ (شمسی طبری س) زمین کردار با من گر نباشد آسمان خاکی نہ در انبارم بسیل ازین پس مہبت بنیانش نہ مؤلف گوید کہ حیف است کہ این ہر دو اسناد ہم بکارشان نہ خورد این ہر دو تمثیل متعلق است بہ مصدر انباردن و معنی آن تودہ کردن و پر کردن است و در مجرد انبار معنی فروختن دیوار و امثال آن اصلاً نیست و تودہ خاکی کہ بعد افتادن و فرو رفتن قائم شود آنرا انبار می توان گفت و آن غیر از معنی اول نیست عجب است از محققین نازک خیال

فناں (اردو) دیکھو معنی اول۔

ک
(۳) انبار۔ بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع معنی خس و خاشاک و فضلہ انسان و سرکن حیوانات و دیگر کہ مزارعان بزمین زراعت ریزند (سروری و ہجو
(۴) شعر نگارنگ از طبع کج حیدر کلوج پیمچان سر نیزند کز تودہ انبار گل : خان آرزو
در سراج فرماید کہ ترجمہ این ہندی کلمات باشد مؤلف عرض کند کہ انبار درین شعر مجازاً
معنی خاشاک و فضلہ مجتمعه باشد کہ آنہم شکل تودہ جمع می شود و این مجاز معنی اول است
(اردو) کلمات۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ وہ میلا اور کوڑا وغیرہ جس کوڑا
کھود کر دیا کہتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد کال کر کہیتوں میں ڈالتے ہیں جس سے زمین کی
طاقت بڑھتی ہے اور درخت خوب پھلتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ انبار کے اس معنی کا
حقیقی ترجمہ کوڑا کرکٹ ہے جس کی ڈھیر زمین پر ایک جگہ جمع کی جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے
بعد اس سے کلمات کا کام لیا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے کوڑا کرکٹ پر لکھا ہے کہ (ہندی
اسم مذکر۔ (گھانس پھونس) خارش۔ آخر۔ الا بللا (انتی) اس ڈھیر میں میلا شریک
نہیں۔ کیا جاتا اس لئے کہ عفو پہلتی ہے اور میلا اور فضلہ عموماً دفن کر دیا جاتا ہے۔
(۴) انبار۔ بقول برہان معنی استخرو تالاب ہم آمدہ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع
میفرماید کہ معنی برکہ آب نیز چنانکہ آب انبار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی انبار
است نہ انبار تنہا مؤلف عرض کند کہ آب انبار قلب اصناف انبار آب است کہ آب
بلند افاریان مجازاً انبار آب ہم گفتہ اند چنانکہ در تالاب و استخر جمع باشد وہم بطریق

مجاز مجرود انبار یعنی انبار آفتاب متصل - خان آرزو در کلام مولوی معنوی استعمال این ندیده باشد (۴)
 مشت گندم که اندرین دام است پسته آرزو در انباری پسته بلغ دنیا که تازه میگردد
 آسود آتش بود در انباری پسته (ارو) تالاب - مذکر - دیکه استخر -

(۵) انبار - بقول رشیدی امر معنی انباشتن و فرا گرفتن خانه مؤلف عرض کند که امر انبار
 و انباریدن باشد که برای انباشتن هم استعمال این کنند و این ظاهر است که از مصدر انباشتن
 امرش انباش باشد ولیکن استعمال این متروک است بنا بر علیه امر انباردن را استعمال کنند و
 این همان است که از کلام طغی فریابی بر معنی اول گذشت و آنچه صاحب رشیدی از معنی
 دوم امر گرفته قابل غور است که تسامش بیش نیست زیرا که انباردن و انباریدن بد معنی آمده
 یکی انبار نمودن و دیگری مجاز آن که پر کردن چیزی باشد از چیزی دیگر که نتیجه انبار کردن است
 پس انبار امر همین دو معنی باشد مثلاً اگر گوئیم (دیواری را بنیبار) کنایه باشد از نیکه دیوار را بنیبار
 و بشکن و انبار کن و اگر گوئیم (چاهی و مخاکی را از خاک بنیبار) معنی آن کنایتی این است که
 انبار خاک در چاه قائم کن یعنی پر کن آن چاه را از خاک - پس معنی مجرود انباردن غیر از انباردن
 و پر کردن نباشد و مصداق اصطلاحی انباردن خانه و دیوار یا (انباردن چاه از خاک) متعلق باشد
 به امر حاضری که بالاند کور شد - بناید که از مجرود انبار معنی (خانه را فراریز) پیدا کنیم قاتل (ارو)
 و طعیر کر - و صاوس - بهر دس -

(۶) انبار - بقول صاحب جهانگیری و رشیدی و جامع بالکسر مخفف این بار یعنی این مرتبه -
 (ملک طیفور) انبار دلم بخویشا درمی ماند پند این کاوش غصه در جگر می ماند پند این در دلم بخویشا

در دای دگر است با این غم نه بدغم های دگری مانند خان آرد و در سراج فرماید که تحقیق آنست که
 درین حال انبار بهیم باشد که بسبب آنکه فون و باهر جامع شوند و اول ساکن بود جائز است که
 هر دو بهیم بدل شوند بسبب قرب مخرج چنانکه کتب و کم و دت و دتم پس این لفظ بقیاس
 امثال و آموزیست مؤلف عرض کند که مدح بک که خان آرد و برخلاف حقیقت تأیید
 خیال خود می کند که بر کلمه ام گذشته است که ما بعد از آنجا تردیدش کرده ایم یعنی او بر کلمه ام فرموده
 که استعمال این برای روز و شب و سال مخصوص است یعنی امروز و شب و امسال و هم او گوشت
 که بجز این هر سه لفظ استعمال کلمه ام نباید کرد و ما بعد از آنجا گفته ایم و بر هر یک لفظ بجایش صرح
 کرده ایم که ام مبدل آن باشد و آن مخفف این پس وجهی نیست که ام را مخصوص به سه لفظ بالا
 کنیم الحاصل چون تحقیق خان آرد و از کلمه ام گذشته است و بر لفظ انبار رسید معلوم شد که تخصیص آن سه
 لفظ قائم نمی ماند بنا بر علیه و برنجاسی خواهد که تأیید خیال خود بکند و قاعده را باستناد خود بیان میکند
 که در کتب و دت جاری است یعنی فارسیان فون و بای موقده هر دو را بهیم بدل کرده کم و دتم
 کرده اند مگر نمی دانند یا تجاهل کند که در انبار قاعده مذکور جاری نشد زیرا که اگر فون و با هر دو را
 بهیم بدل کنیم اما باقی می ماند و آنچه انبار بهیم متصل است و سلمه اوست برخلاف دعوی اوست
 حیف است اگر محققین بتأیید غلطی خود از کتاب غلطی دیگر کنند اگر ما بر لفظی خیال غلط قائم کرده ایم
 نباید که بتأییدش غلطی دیگر کنیم حقیقت این است که انبار با کسر مخفف این بار هست و فون
 به تبدیل فون دوم بهیم انبار هم استعمال کرده اند همچون امروز و امشب و امسال که صلتش
 این روز و این صبح و این شام و این سال بود و تبدیل فون با بهیم و دیگر الفاظ هم نظر آمده

چنانکہ کہیں و کہیں کہ بمعنی برکتوان است کہ روز جنگ پوشند و اسپ را نیز پوشانند پس انبار در محقق
 این بار نہ گرفتن و آنرا غلط دانستن و انبار را صحیح پنداشتن و آنرا بر قیاس امروز و امسال دانستن
 یعنی چه و چرا و کج حجت قائل (اردو) اس دفعہ اس بار۔

انبار بار اصطلاح۔ بقول صاحب جامع برود ذخیرہ۔ مال گہر۔ مودی خانہ۔	
بدیاد گاہ بمعنی مروجہ و بیکارہ و بیج کارہ دیگر کسی	انبار دار استعمال۔ بقول بہار و اندیشہ
از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و استعمال	صاحب ذخیرہ جو بات مؤلف گوید کہ معنی
این از نظر ما ہم گذشت و معاصرین عجم ہم ازین	لفظی این کسی و چیزی کہ تودہ ہای بلند دارد و فارس
ولیکن موافق قیاس است یعنی اسم فاعل ترکیبی	این را بصفت یا استعمال کرده اند یعنی بت انبار
است بمعنی بار انبار دارند و کنایہ باشد از مرد فرز	گفته اند و ظاہر است کہ اشارہ باشد از پتان کش
کہ بیج کارگی لازمہ فرہی است (اردو) موٹا و بک	کہ استعارۃً از انبار گفته اند (یعنی س) اعتباری
فرزہ شخص جو کسی کام کے لائق نہ رہا ہو۔	نیم پیش بت انبار دار و صد ہزار انبار غم دارم
انبار خانہ استعمال۔ بقول صاحب اندجوانہ	من بی اعتباری (اردو) انبار دار اس شخص کو
فرنگ فرنگ جای ذخیرہ اسباب۔ معاصرین عجم	کہ سکوتین جس کے پاس ہر قسم کا سامان کثرت سے
ہم استعمال این کنند قلب اضافت خانہ انبار	ہو یعنی ذخیرہ لگی ہوئی ہو۔ اسم فاعل ترکیبی۔
و بس (اردو) دکن میں انبار خانہ اس کمرہ کو کہتے	انبار داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
میں جو مختلف قسم کے سامان کا مقام ہو۔ صاحب	این کردہ و از کلام سیف اسفرنگی سندی آورده
ہر صفیہ نے لفظ گوام پر لکھا ہے اسم مذکر۔ مال خانہ	کہ بر انبار دار گذشت معنی فعلی این داشتن کسی

<p>و چیزی از سامان مختلف توده (اردو) صاحب و پری و اضافت بسوی نعمت را تسلیم نه کنیم تا کمال</p> <p>انبار هونا - سامان کے انبار کا مالک ہونا - استعمالش در کلام فارسیان بنظر نیاید - صاحب دارد</p> <p>انبار دگی بقول برهان و سروری دانند بمقابلہ مصدر انبار دن و انباریدن ذکر این نکرد</p> <p>بر وزن و معنی انباشتگی باشد که معنی پری و بیاری و مجرد انبارش و انبار را حاصل بالمصدر قرار داد</p> <p>نعمت است - صاحبان جامع و ناصری ذکر کن (اردو) کثرت - مؤثث - پری - مونث - پہلو - بند</p> <p>بذیل لفظ انبار کرده اند و از صراحت معنی سکت انبار دن بقول برهان و جامع با دال بحد</p> <p>و صاحب جامع فرماید که انبارش هم مرادف این بر وزن و معنی انباشتن است که پر کردن و انبار کردن</p> <p>است - صاحب مؤید بخواہ شرفا و ادوات گفته چیزی باشد از چیزی دیگر - صاحب بھر صراحت</p> <p>که معنی پری نعمت و فراخ حوصله گوید که مزید کند شل پر کردن چاہ و مناک بنجاک و جز آن</p> <p>حیف است که تحقیق با نام و نشان نہ استعمال (کامل انصریف) و مفاسد این انبار د - صاحب</p> <p>این پیش نکردند و آنچه مؤید فضلا نوشته آن را غیر موارد فرماید که (۱) یعنی پر شدن و (۲) پر کردن</p> <p>فضلا ننهند که قانع اوست که (فراخ حوصلگی) و (۳) گرفتن و حاصل بالمصدر این انبار د و انبار</p> <p>را فراخ حوصله گفته - فراخ حوصله اسم فاعل کسی خان آرزو در سراج و صاحب سروری بر معنی</p> <p>و کسی که حوصله او فراخ باشد و این ترجمہ انبار د دوم قانع و صاحب نوادر ذکر معنی اول و دوم</p> <p>اصلا نمیتوان شد که انبار دگی حاصل بالمصدر نام کرده صاحب مؤید فرماید که پر کردن جای عمیق</p> <p>و انباریدن است که می آید از قبیل انباشتگی که بنجاک و جز آن باشد و پس - مؤلف عرض کند</p> <p>مائل بالمصدر انباشتن است معنی لفظی این تودگی که مرکب است از اسم جاد انبار و دن علامت مصدر</p>	<p>و چیزی از سامان مختلف توده (اردو) صاحب و پری و اضافت بسوی نعمت را تسلیم نه کنیم تا کمال</p> <p>انبار هونا - سامان کے انبار کا مالک ہونا - استعمالش در کلام فارسیان بنظر نیاید - صاحب دارد</p> <p>انبار دگی بقول برهان و سروری دانند بمقابلہ مصدر انبار دن و انباریدن ذکر این نکرد</p> <p>بر وزن و معنی انباشتگی باشد که معنی پری و بیاری و مجرد انبارش و انبار را حاصل بالمصدر قرار داد</p> <p>نعمت است - صاحبان جامع و ناصری ذکر کن (اردو) کثرت - مؤثث - پری - مونث - پہلو - بند</p> <p>بذیل لفظ انبار کرده اند و از صراحت معنی سکت انبار دن بقول برهان و جامع با دال بحد</p> <p>و صاحب جامع فرماید که انبارش هم مرادف این بر وزن و معنی انباشتن است که پر کردن و انبار کردن</p> <p>است - صاحب مؤید بخواہ شرفا و ادوات گفته چیزی باشد از چیزی دیگر - صاحب بھر صراحت</p> <p>که معنی پری نعمت و فراخ حوصله گوید که مزید کند شل پر کردن چاہ و مناک بنجاک و جز آن</p> <p>حیف است که تحقیق با نام و نشان نہ استعمال (کامل انصریف) و مفاسد این انبار د - صاحب</p> <p>این پیش نکردند و آنچه مؤید فضلا نوشته آن را غیر موارد فرماید که (۱) یعنی پر شدن و (۲) پر کردن</p> <p>فضلا ننهند که قانع اوست که (فراخ حوصلگی) و (۳) گرفتن و حاصل بالمصدر این انبار د و انبار</p> <p>را فراخ حوصله گفته - فراخ حوصله اسم فاعل کسی خان آرزو در سراج و صاحب سروری بر معنی</p> <p>و کسی که حوصله او فراخ باشد و این ترجمہ انبار د دوم قانع و صاحب نوادر ذکر معنی اول و دوم</p> <p>اصلا نمیتوان شد که انبار دگی حاصل بالمصدر نام کرده صاحب مؤید فرماید که پر کردن جای عمیق</p> <p>و انباریدن است که می آید از قبیل انباشتگی که بنجاک و جز آن باشد و پس - مؤلف عرض کند</p> <p>مائل بالمصدر انباشتن است معنی لفظی این تودگی که مرکب است از اسم جاد انبار و دن علامت مصدر</p>
--	--

<p>و معنی حقیقی این توده کردن چیزی همچون آتبار کردن غده و آتبار کردن خاک و معنی پر کردن مجاز است یعنی چون مفعول این چاه یا شکم یا معنای باشد نتیجه توده کردن چیزی در آن پر کردنش باشد که خلا باقی نماند چنانکه آتبارون شکم که سدنش بر معنی اول آتبار گذشت و آتبارون نفسیه</p>	<p>معنی دوم که توسی ذکرش کرده مجاز باشد مو عرض کند که معنی اول اسم مفعول آتبارون است و اگر برای معنی دوم سدن استعمال پیش شود توابع عرض کرده که مجاز معنی اول باشد که مردم با نیت هم پر کرده شده از زر و نعمات است (اردو)</p>
<p>که سدن این بر معنی دوم آتبار مذکور شد آنچه صیغه موارد معنی لازم آورده محتاج سدن استعمال است که از نظر نگذشت حیث است که اوجم سندی پیش نه کردیم ازین قبیل است معنی سوم (اردو) (۱) بهر جان - (۲) بهر ما - پر کرنا - لینا -</p>	<p>آتبار ساختن استعمال معنی توده کردن است (ظهوری ۵) زرشک غیر دل آتبار دارغ غم نمی سازم بکه هرگز خوشه چین را برق در خرمن نمی باشد (۵) در گلستان کو سعی باد گل خرمن شود بگرنا سازد غنچه آتبار بو خویش را ب (اردو) آتبار گلانا - دھیر گلانا</p>
<p>آتبار ده بقول برهان و سروری (۱) معنی آتبار شده که پر کرده باشد و (۲) معنی پر نعمت و بانمست هم آمده - صاحب نوادر بزرگ معنی اول نمیت معنی دوم گوید که مردم بانمست که تازی بهر بی شو خوانند - خان آرزو در سراج ذکر این کرده فرماید که حاصل بالمصدر آتبارون باشد</p>	<p>آتبارش بقول برهان و سروری (۱) معنی افزایش پر کردنی را گویند و آن چیزی باشد که جوف درون چیزی را بآن پر کنند و آنرا بهر بی شو خوانند - خان آرزو در سراج ذکر این کرده فرماید که حاصل بالمصدر آتبارون باشد</p>

(۱) اردو

<p>و ذکر خوشم کند (اردو) بہر او بقول صاحب اہ صفت (ہندی) اسم مذکر بہرتی - خوش - آگدگی آپ ہی نے بہرتی پر فرمایا ہے کہ وہ چیز جو</p>	<p>گو دام - گو دام گہر - میگزین - یعنی بار و ست خانہ دیکھو انبار خانہ -</p>
<p>کسی چیز کے اندر بہری جاے مؤلف عرض کرتا ہے کہ بلحاظ معنی حقیقی انباروں اس کا ترجمہ تودہ اور ڈھیر - دیکھو انبار -</p>	<p>انبار کردن استعمال - صاحب آصفی فکر این کردہ کہ معنی تودہ کردن و ذخیرہ کردن و خرمن کردن باشد - مرادف انبار ساختن کہ گذشت (سر خوش) ہر کس انبار کند یعنی</p>
<p>انبار شدن استعمال - معنی تودہ شدن لازم انبار ساختن است (ظہوری) (ظہوری) کی توان در سینہ داغ انبار کرد ز برق حسرت دودی نزد بر خرم نم ہرگز نہا کہ شرار آہ تخم سوز نیست (دولہ) ہنوز آرزوی خام تا کی از اثر جو شتم (اردو) دھیری کھم انبار یک جہان حیرت (اگرچہ کشت گنا کثرت سے جمع ہونا -</p>	<p>انبار شدن استعمال - معنی تودہ شدن لازم انبار ساختن است (ظہوری) (ظہوری) کی توان در سینہ داغ انبار کرد ز برق حسرت دودی نزد بر خرم نم ہرگز نہا کہ شرار آہ تخم سوز نیست (دولہ) ہنوز آرزوی خام تا کی از اثر جو شتم (اردو) دھیری کھم انبار یک جہان حیرت (اگرچہ کشت گنا کثرت سے جمع ہونا -</p>
<p>انبار قلعہ استعمال - بقول صاحب بجوالہ سفر نامہ ناصرین شاہ قاجار مقامی کہ سامان قلعہ در انجا جمع باشد - صاحب بول فرماید کہ مخزن و مال خانہ مؤلف گوید کہ مرگب</p>	<p>انبار قلعہ استعمال - بقول صاحب بجوالہ سفر نامہ ناصرین شاہ قاجار مقامی کہ سامان قلعہ در انجا جمع باشد - صاحب بول فرماید کہ مخزن و مال خانہ مؤلف گوید کہ مرگب</p>
<p>اضافی است (اردو) مخزن - بقول صنفی (عربی) مذکر - خزانہ کی جگہ - جمع کرنیکی جگہ -</p>	<p>انبارگی استعمال - بقول شمس بافتح باکاف فارسی معنی پڑی مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصداق</p>

انبار دن توان گرفت ولیکن سند استعمال نمیچیز (دله ۵) بنیم انبار شکر از کشته خورشید
که از محققین دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) گهی بر قیم اگر در خرمن افتد (اردو) دیکهو
بهر او - و یکهو انبارش - انبار کردن - انبار ساختن -

انبار نمودن چیزی در چیزی استعمال | انباریدن | بقول صاحب بحر و موارد
صاحب جامع که از اهل زبان است ذکر این نوادر مرادف انباردن - یقینن فرس این
بذیل لفظ انبار کرده مقصود جز این نباشد که مصدر جعلی گفته اند که بلفظ انبار یای معروف
پر کردن چیزی در چیزی (اردو) بهرنا - و علامت مصدر رون را زیاده کرده وضع
انبار نهادن | استعمال - صاحب صنفی کردند بقول شان انباردن که گذشت مخفف
ذکر این کرده که بمعنی انبار کردن و داشتن است این باشد مؤلف گوید که باصول مامصدر صلی

(ظهوری ۵) آرزوی کارم و انبار حسرت است که اسم این مصدر لغت فارسی است (کامل
می نهم پشنتش بر من اگر بر قم نجرمن دشمن است انصراف) مضارع این انبارد (اردو) دیکهو انباردن

انبار | بقول بهان دسروری و رشیدی و جامع و جهانگیری و سراج بروزن و مساند
شریک و رفیق و همتا را گویند (سعدی ۵) مگو دشمن تیغ زن بر درست که انبار دشمن
بشهر اندر است (مولوی معنوی ۵) همه توئی و درای همه و گر چه بود که در خیال آرد
کسی ترا انبار از مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز هم که محقق
ترکی است این را لغت فارسی گفته (اردو) رفیق - شریک - عربی - بقول اصفیه
(صفت) ملا هوا - ساتهی -

(۵۸۱)

انباز بودن استعمال - بمعنی شریک گشت پز وین پسر از وی به پسر بازگشت پز (۱) بودن است (عرفی ۵) بگویت خبری کز (۵) عقد ابروی قضا از پی تسکین شغب پز نهایت قدرت پز نتیجهای ضمیر تر بود انباز گشته با عقد گردون بیاست انباز پز (اردو) (اردو) شریک رها - شریک و بهیم مونا -

انباز داشتن استعمال - صاحب صنفی انباز تاک استعمال - بقول بهار بالغت ذکر این کرده که بمعنی مثال و مقابل و شریک باشد (نشر خزین اصفا) در محفل آرائی و معرکه ساری ترجمه مشترک کذا فی الملحقات - فرماید که درین وقت پز داری شبیه و انباز نه است (اردو) تامل است - صاحب اند نقل نگارش و صفا مثال رکنا - مقابل رکنا -

(۵۸۲)

انباز شدن استعمال - بمعنی شریک و بهیم شدن است (انوری ۵) اگر پی گشت بر هم ساکت (اردو) مشترک - شریک - ابروی شرفیت پیدا از سیاست شده با عقد گردون انباز پز (اردو) شریک و بهیم مونا -

انباز گشتن استعمال - صاحب صنفی عرض کند که خلاف قیاس نیست که یای مصدی ذکر این کرده که بمعنی شریک و حصه دار گردیدن است (خسرو ۵) کافر او را پسر انباز میر خسرو است (۵) چگونه مرگ تواند که خلق را

بگشاید اگر نه خشم تو بامرگ باشد انبازی پند	این سند بکار انبازی نمی خورد - آنچه چهار
عرض می شود که اگر درین شعر انبازی نیاید	این را امرید علیه انباز گرفته محل نظر است
مجهول گیریم یای وحدت است و اگر یای	و طالب سند دیگر باشیم - (اردو) شرکت
معروف گیریم لازم آید که (بعد خشم تو کلمه را میخیزد)	بقول آصفیه (عربی) اسم موقوت شرکت
گیریم ولیکن بخیاں ما ضرورت ندارد و یای	ساجها - شمولیت - اشتراک - شمول یا
وحدت و خشم معنی نازک پیدا کند باقی حالت	حالات -

صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح معنی کاه گل کردن	(الف) انباش
---	-------------

است و مقصودش حاصل بالمصدر باشد و دیگری از محققین	(ب) انباشتن
--	-------------

ذکر این نکرد و (۲) بقولش معنی انباردن که گذشت صاحب بر آن ذکر (ب) کرده فرماید

که معنی پر کردن و ملوگردانیدن و انبار نمودن باشد نسبت انباشت فرماید که ماضی انباشتن

صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف انباردن و کامل انصریف و مضارع این انباش

و صاحب سروری نوشته که پر کردن جای بنجاک و غیره و ذکر ماضی مطلق هم کرده خان آرد

در سراج بر معنی پر کردن و ملوگردن قانع - صاحب مواردین را معنی (۱) پر شدن و (۲)

پر کردن و (۳) گرفتن آورده مؤلف عرض کند که اصل باین همان انباردن است که

گذشت فارسیان رای مهمل را به شین مجمله بدل کنند چنانکه آثار دن و آغاشتن و ماصراحت

ماخذ انباردن بجایش کرده ایم - صاحب موارد که صراحت سه معنی کرده است نسبت آن

عرض می شود که صاحبان تحقیق معنی اول و سوم را ترک کرده اند و او (انباشتن چاه) را معنی

اول و (انباشتن دریا) را به معنی دوم و (انباشتن دیده بسر سر) را به معنی سوم آورده و صراحت کامل این مصادر مرکبه و ملحقات آید بعض صاحبان تحقیق انباشته را بطریق لغت منقول نوشته و آن در حقیقت اسم مفعول همین مصدر است و دیگر پنج نسبت (الف) عرض می شود که اقتبا را تا بیکه سنده استعمال پیش نشد و از محققین فرس کسی با صاحب شمس نیست (اردو) (الف) گاه گل - و یکوه (ارزه) (ب) (۱) بهر جانا - (۲) بهرنا - پر کرنا - (۳) لینا -

انباشتن چاه بچیزی | (مصدر مطلق) دریا باشد و این متعلق است بمعنی دوم انباشتن بقول صاحب موارد که بذیل انباردن آورده (اسدی ۵) بدان کرد شاید نهان آفتاب بمعنی پر شدن چاه بچیزی است (سراج الدین راجی ۵) ز انباشتن چاه ز نخدا نشناختن موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده (اردو) معلوم شد که دل برون نماید از دونه مؤلف دریا کو بهرنا - پاشنا -

گوید که این متعلق است بمعنی اول انباشتن | انباشتن سر سره در دیده | (مصدر مطلق) و (انباشتن چاه ز نخدان مشک) کنایه است از سر بر آمدن و خط پیدا شدن که سیاحت را بشک تشبیه داده و مشک در اینجا بمعنی خط است و این استعاره باشد (اردو) با دلی کابنه که در این متعلق کرده به معنی سوم انباردن به خیال ما متعلق است به معنی دوم (بیدل کسی چیز است -

انباشتن دریا بچیز | استعمال بمعنی پر کردن | (۵) سر نه عبرت عبث از وضع دهر نماند

دیده مار اغبار خوش هم بسیار بود (اردو) (آبی س) مآلب نمک لعل توانیاشته در
آمکھ مین سرمه لگانا - در طبع پوزان روی چو گفتار تو شعرش نکین

انباشتن نمک در طبع (مصدر صطلح) است پوز صاحب موارد ذکر این بذیل
معنی پر کردن نمک در طبع باشد و کنایه از نکین انباشتن کرده و این متعلق به معنی دوم است
کردن طبع و ذوق پیدا کردن در طبع (مآلب) (اردو) طبیعت کو نکین کرنا - ذوق پیدا کرنا

انباغ | بقول برهان و جهانگیری و جامع دسروری باغبین نقطه دارد وزن را گویند
که در نکاح گیرد باشد و هر یک مر دیگری را انباغ باشد (مرادف اموسنی که بجایش نکور
شد) (ناصر خسرو س) زین بته که خواهران انباغی پنهتند و در چهار هم پهلوی خان آرزو
در سراج فرماید که این همان انباغ است که زای آن بغبین بدل شده و در اصل معنی شریک است
و معنی دوزن شهرت گرفته مؤلف گوید که تبدیل زای هو بغبین معجمه موافق قیاس باشد چنانچه
آتمیر و آتیغ و جادارد که این مبدل انباغ باشد که معنی شریک گذشت فارسیان بوسیله این تبدیل
معنی عام را خاص کردند و برای زنی نام نهادند که شریک زن دیگر است یعنی اموسنی و خان
تساج کرده که دوزن را انباغ گفته نه چنان باشد بلکه هر یکی از انباغ باشد مرد دیگری را اردو
و یکجو اموسنی -

انبان | بقول بهار (۱) مرادف انبان به نفع طرف چرمی که در ان زان و نکا هارند و به معنی
توشه دان (سیح کاشی س) اگر آب ناشنا خور و از نیستی خضر پوز انبان که نه ناورد این سفله
نان پر دوزن پوز صاحب دسروری فرماید که پوستی را گویند که از گوشت پند درست و دباغت کنند تا

خرف چیز باشد و عربی جراب خوانند (خاقانی سه) برین نان ریزه ها منگر که شب در
 درین سفره بیکه از درپوزه عیسی است خشکاری و در انباش : صاحب ناصری فرماید که (۲)
 کنایه باشد از آدمی فربه و بیکاره و شکم خواره - صاحب ضمیمه برهان گوید که هر خطی را انبان نام است
 که در آن چیز بکشد - صاحب اند نوشته که این ماخوذ از بن است و برین نویسد که بالکسر تثنیه
 نون فربه یعنی فرماید که در فارسی زبان انبان چه طور شد - خان آرزو در سراج فرماید که
 ترجمه این در عربی جراب و این را انبان و انبانچه نیز گویند و اغلب که این ماخوذ از انبان
 باشد پس در اصل انبان بمعنی صاحب پر کردن بود چرا که نون برای اتصاف می آید چنانکه کثر
 نوشته شد و حذف گشته (رنج) مؤلف عرض کند که این است طبع آزمایهای محققین
 که در بعض لغات از صد کی نظریه ماخذ کرده اند - بنحیال ما این مرکب است از لغت سنکرت و
 فارسی که آن در سنکرت بقول ساطع بالفتح بمعنی غذاست و بان کلمه است در فارسی زبان
 که بقول برهان بلفظی مرکب شده افاده معنی محافظه همچون کلمه بان و باغبان پس معنی لفظی آن با
 محافظ غذاست که زاد را نگاهدارد و موسوم به توشه دان هم و این عجیب نیست که بسیاری از لغات
 فارس با لغات سنکرت و ترکی و عربی ترکیب فارسی مرکب آمده و نسبت معنی دوم عرض میشود
 که استعاره باشد که مردم فربه و شکم خواره را انبان گفتند و توشه دان نامش نهادند که فربه و شکم
 خوارگی اش انبان را ماند (اردو) (۱) و هر چرمی مشک یعنی زنبیل جس سے ولایت مین
 توشه دان کا کام لیتے ہیں یعنی سوکھی غذائیں اس میں بہر لیتے ہیں (مونت) (۲) مؤلف
 آدمی - فربه -

انبان باد اصطلاح - بقول صاحب بحج	آہ - وہ کھال جس سے لوہا ساگ دہنکتے
باضافت (۱) پوستی کہ آزار پر باد کردہ آہنگران	ہین (۲) آدمی کا سپٹ - مذکر (۳) آدمی
آتش افزو زندو (۲) شکم آدمی و (۳) مجازاً	مذکر (ذوق ۵) کہتے ہین ذوق آج جہا
آدمی رانیز گوئید - بہار گوید کہ (۴) کنایہ از	سے گزر گیا نہ کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت
آدمی فریہ و سیکار - صاحب ضمیمہ برہان فرتا	کرے (۴) دیکھو انبان کے دوسرے معنی
کہ انبانی را گوئید کہ پراز باد کردہ باشد شکم آدمی	انبان بار اصطلاح - بقول صاحب
رانیز و صاحب مؤید بر معنی اول و دوم و سوم	برہان بر وزن مردان کار مردم فریہ و سیکار
قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است	و بیچ کارہ - صاحبان سحر و مفت ہم ذکر این
بخمال ماہر چہا معنی کنایہ باشد کہ معنی اول	کردہ اند مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است
انبان کہ گذشت شبیہ باشد بہ و کش آہنگران	یعنی انبان را کہ گذشت اضافت کردند بسو
و چون آزار اضافت کردند بسوی باد کنایہ شد	بار کہ بمعنی شگینی باشد پس انبان بار - یا باشد
برای و کش آہنگران و معنی دوم شکم آدمی ہم	کہ بوجہ شگینی مردم فریہ و شبہ است شکم با انبان
مشابہ انبان است و باد ہم در شکم باشد معنی	کنایہ است برای مردم فریہ و دیگر بیچ حیف است
سوم و چہارم آدمی ہم فی الجملہ با انبان شبہ	کہ سند استعمال پیش نشد و بدین وجہ کہ محققین فرس
دارد نظر بر شکم و باد شکم و خصوصاً آدمی فریہ کہ	این را ترک کردہ اند خیال می کنیم کہ ہاں انبان
بزرگ باشد (اردو ۱۱) ہونکنی - بقول آصفیہ	باشد کہ دال مہلہ را بہ تصحیف کتابت رای مہلہ
ہندی اسم مؤنث - دم کش - آگ پہونکنے کا	کردند و اسدا علم (اردو) دیکھو انبان باد

چرخه معنی -

(الف) انبا نچه

(ب) انبا نچه خضر

بقول بهار و رسید

و شمس (الف) مصغر

السلام گوید که زمیل خضر علیهم

چو انبا نچه خضر از آب پرینه (اردو) (الف) چپو بی

زمیل - موت (ب) خضر کی چپو بی سنی زمیل - شک

(الف) انبا نچه سلیمان اصطلاح - مرتب

(ب) انبان خضر اضافی (الف)

(دج) انبان سلیمان (دج) بقول

بهار انبان که سلیمان داشت که هر وقت

می خواست از در می آمد - صاحب بجرم ذکر

(ج) کرده فرماید که انبان طرف چرست که

در روز اراهه نگاه دارند حضرت سلیمان علیه السلام

انبانی داشت که هر چه هر وقت دلش می خواست

از آن بر می آمد بقدرت احد تعالی و انبا نچه مصغر

آنست و وارسته نمربانش - صاحب اند ذکر

(ب) کرده و مقصودش از همان انبا نچه خضر است

که گذشت بدون تصغیر (د) و فاهروی الف

(ه) اسیر نمه مردم مباح تا باشی به توکل تو

انبا نچه سلیمان است (محمد قلی سلیم (ج) (ه)

باب سفره هر مرد و پنهان به ز نعمت همچو انبان

و فاهر عبارت از ابرق است که آب در آن

نگاه دارند - صاحب بجر گوید که زمیلی که آب

در آن باشد - خان آرزو در چراغ ذکر این

ببهار متفق مؤلف عرض کند که مستحق شد که

انبا نچه مصغر انبان است و انبان به تحقیق

پیوست که زمیلی است چرمی همچون مشک

پس (ب) را ابرق چرا گوئیم که ابرق کوزه

بالوله و دسته باشد برخلاف انبان که آن در

مشک چرمی است و عموماً یکار آب هم متصل

پس انبان چرمی را که زمیل باشد بکار مشک

گرفتن هیچ غرابت ندارد بخلاف ابرق که

آزاد صورت مجاز انبا نچه قرار دهیم - قاتل

(و حید) در آب بقاشیروان غوطه خورد

سلیمان (اردو) (الف) سلیمان علیہ السلام	باشد کہ از لفظ و باروت پر کرده بدو آتش برود
کی چوٹی سی زنبیل (مونث) جس میں سو چوٹیں	نمازند مؤلف عرض کند کہ مرگب اضافی است
مقصود ہوتی تھی نکل آتی تھی (ب) خضر کی	و دیگر محققین ازین ساکت - خلاف قیاس است
زنبیل یا شک - مونث (ج) سلیمان علیہ السلام	انہاں بمعنی خود است و در اینجا مجازاً بمعنی کیست
کی زنبیل - مونث -	چرین و لفظ لغت عرب است بہ فتح نون و ط
انسان شناس اور	اصطلاح - مرگب اضافی
بقول بحر و بہار خیک پر باد یا سبوی کہ شناہد	نفت ست بمعنی روشنی خاص و بقول خیابان
آن در دریا ہای عریض شا تواند نمود مؤلف	بالکسر داروی کہ حکما ساخته اند ہر جا کہ اندازند
عرض کند کہ سبور ابہ مجاز گیریم و حقیقت این	آتش در گیرد (اردو) فارسیوں نے انسان
شک چرمی است کہ پراز باد کند و در شاہی	اوس چرمی کیسہ کو کہا ہے جس میں باروت
از برای نو آموزان عموماً برای ماہران ہم در	بہر کہ آگ دیتے ہیں اور دشمن مقابل پر پہنکتے
دریا ہای بسیار عریض خصوصاً بنظر احتیاط	ہیں یہ نازک اور طویل تھیلی ہوتی ہے جس کو
با خود دارند کہ از غرقابی محفوظ دارد (اردو)	باروت بہرنے کے بعد حلقہ کر لیتے ہیں اسی کا
وہ خالی شک ہو اسے بہری ہوتی جس سے	نام دکن میں بان ہے - صاحب آصفیہ نے
تیرنے میں مد لیتے ہیں - مونث -	لفظ بان پر لکھا ہے ایک قسم کی ہوائی جواگلی
انسان لفظ	اصطلاح - بقول انڈیا
و کسرون سوم و سکون فاو طامی مہل حقہ چرین	نہلنے کی لڑا پون میں دشمن پر چھوڑا کرتے
تھے - مونث -	

انسانہ | بقول برہان و بہار و سروری جامع (۵) چہ جای من کہ بلغز و سپہر شبدہ باز نہ از
و نامصری مراد ف معنی اول انبان کہ گذشت حیل کہ در انبانہ بہانہ تست نہ (ار و و) دیکھو
و ہای تہوز در آخرین زائد است و بس (ح) انبان کے پہلے معنی -

انبر | بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث و سکون رای قرشت (۱) آتقی یا
از آہن کہ زرگران و مسگران طلا و مس تفتہ را یہاں گیرند و عبری کلوب خوانند بہار گوید کہ (۲)
افرازی کہ بدن آتش گیرند و آزاد و عرف ہندوستان دست پناہ خوانند (حکیم نیک سہ)
بلیف خرم پیچیدہ خواہمت ہمہ تن نہ فتر دہ خایہ بانبر ریدہ کیر بہ کار نہ (سعید اشرف سہ)
جز بانبر آتش از ہمایگان نتوان گرفت نہ نیست آسان بر گرفتن دل زیار غلگسار نہ صاحب
سروری بر معنی اول قانع صاحب نامصری نسبت معنی اول فرماید کہ نعل بنڈان از پامی آپ
منج و نعل ہم از ہمیں آکے کشد۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند
کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان اند و غیاث این را لغت ترکی گفتہ اند اما محققین
ترکی ازین ساکت (۳) بہ تحقیق ما انبر بفتح اول و سوم محقق انبار ہم کہ مصدر انبریدن از ہمیں
اسم جامدی آید (ار و و) (اسنی - بقول آصفیہ ہندی) اسم مؤنث - ایک اوزار کانام
جس سے لوہار یا سنار گرم دہات کو آگ کو اندر سو پکڑ کر باہر لٹے ہیں اور اس سے تمام کر
چوٹ لگاتے ہیں ایک قسم کا زنبور (۲) دس پنا - چٹا - بقول آصفیہ (ہندی)
اسم مذکر - دست پناہ - آتش گیر - آتش کش - آگ پکڑنے کا آلہ - دیکھو آتش گیر (۳)
دیکھو انبار کے پہلے معنی -

(۱) انبروت

صاحب برهان و جامع و هفت نسبت (۱) گوید که بر وزن عنبروت امرود

(۲) انبرود

باشه سیوه معروف و بقول جامع (۲) مرادش - صاحب سروری و جهانگیری هم ذکر (۲) کرده خان آرزو در سراج ذکر (۲) کرده فرماید که امرود که گذشت مبتدل این است بر قیاس خم و خنب (مولانا شهبانی کاشانی از سروری ۵۷) انبرودش که فدا از آن خجل است از حلاوت حیات بخش دل است و مولف عرض کند که اصل (۱) امرود و اصل (۲) امرود است که ذکر ماخذش همدراخا کرده ایم فارسیان بموض میم - نون و با برود و آ و ر و ن چنانکه خم را خنب کردند و دم را د و تب و بهمین قاعده امرودت و امرود را انبروت و انبرود خوانند - خان آرزو بر عکس این گفته یعنی امرود را مبتدل انبرود خیال کرده سبب آنست که از ماخذ خبر نداده که ذکرش بر امرودت کرده ایم (۱) و (۲) دیکواریو -

انبره | بقول برهان و جامع بضم ثالث بر وزن قفنه (۱) هر چه میوی ریخته را گویند عموماً و شتر

میوی ریخته را خصوصاً و (۲) اسپ و شتر آبکش را نیز گفته اند و در عربی شکنبه را گویند و در اصل معنی درّه کوهی نیز و بفتح ثالث بر وزن حنجره هم آمده - صاحب رشیدی و سروری تخصیص معنی اول قانع (غواص ۷۵) برکن رجوی بنیم رسته بادام و سبب در است پنداری قطار شتر اند انبره و صاحب جهانگیری بفتح اول و ضم سوم فرماید که در بعضی فرنگها شتر آبکش را نیز گویند و در عربی شکنبه و درّه کوه را نامند - خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرموده که این اصلی ندارد - صاحب مویده فرماید که اشتري که از پس بار کشیدن میویش ریخته و نیز شکم و درّه و قیل بفتح با شتر آبکش و غیر آن کذا فی شرفنامه و در ادوات معنی آساکش - صاحبان اند

و غیث این را بجوالہ برہان مرادف انبر قرار دادہ اند و از ہر سہ معانی بالا ساکت بنخیال مادر
 غلط افتادہ اند کہ برہان اینرا مرادف انبر نہ نوشت مؤلف عرض کند کہ الف اول درین صلی
 است یعنی فارسیان نبرہ را بزبادت الف وصلی در اولش انبرہ کردند و نبرہ بفتح اول و ثانی
 در عربی آماس اندام و جای بلند برآمدہ و نبرہ بالکسر کرمی است کہ پوست شتر بزفتن او آماس
 و آبلہ ناک گردد (کنافی منہی الارب) پس موی ہر کہ بریزد مرضی است کہ عارض شود بوجہ
 کرمی کہ در پوست پیدا شود و ازین عارضہ خراش در جلد پیدا شدہ بیا ماسد فارسیان ہمین لغت
 نبرہ را بزبادت الف وصلی انبرہ کردند و بمعنی اول استعمال نمودند و ازین کہ شتر و اسب یکیش
 را ہم موی پشت بریزد و پشت ورم کند مجازاً بہمین نام موسوم کردہ باشند و معنی سوم ہم مجاز
 باشند نظیر بلندی درّہ کوہ کہ بلغت عرب نبرہ جای بلند برآمدہ را ہم گفتہ اند از ہر خبری (اردو)
 (۱) وہ شخص یا جانور یا اونٹ جس کے بال گر گئے ہوں (۲) وہ گھوڑا یا اونٹ جس سے آب کشتی
 کا کام لین (۳) صاحب آصفیہ نے درّہ پر لکھا ہے کہ پہاڑ کی گھاٹی یا دو پہاڑوں کے درمیان
 کا راستہ یا فراخی یا وسعت۔ مذکر۔

انبریدن | بقول سروری بفتح اول ہان انباریدن کہ گذشت مؤلف گوید کہ محققین دیگر
 ازین ساکت اند و نہ استعمال ہم پیش نشد بنخیال ما جز این نیست کہ مخفف انباریدن گیریم
 بجذف الف دوم (اردو) دیکھو انباریدن۔

انبران | بفتح اول و چہارم بقول صاحب ضمیمہ برہان نام سلخ باشد کہ روزی ام است
 صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بجوالہ شرفاسہ و قنیہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ

معاصرین عجم ازین ساکت و محققین سلف ہم ذکر این نکرده اند و ہر دو محققین بالا سند استعمال این ہم نیاورده۔ جادو دارد کہ بر رای حملہ و بر فتح موحده انبران باشد یعنی پوری دارندہ اسم حالہ انہما انبر کہ امر حاضر مصدر انبریدن است بزیادت الف و نون در آخر همچون افتان و خیزان و کنان و معنی لفظی این پرکان و کنایہ از روز سی ام ماہ کہ ماہ کامل است و از جمیع آیاتش پر کنندہ و جادو دارد کہ الف و نون را از اند گیریم اندرین صورت مزید علیہ انبر بود کہ مخفف انباشت یعنی پری کہ روز سی ام ماہ و یوم تکمیل اوست و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ماخذ این برای ہنویچ بفہم نمی آید جز این کہ این اسم جادو گیریم بہ معنی سلخ (اردو) سلخ۔ بقول صاحب آصفیۃ (عربی) اسم ٹوٹ۔ پوست کٹی۔ کہاں کہنچھا۔ چاند رات۔ چونکہ اس روز چاند زمین اوپر آفتاب ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے آگے آکر ہمیں اپنے رخ روشن کی جھلک دیتا ہے گویا پردے سے منھ نکالتا ہے اسوجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا گیا۔ دن میں سلخ اس روز کا نام ہے جس کی شام میں ہلال نظر آئے چونکہ ہمینہ اس دن شعاع آفتاب سے باہر نکلتا ہے اس لئے اس دن کا نام سلخ رکھا گیا۔ صاحب غیاث نے رسالہ نجوم کے حوالہ سے اس کی وجہ تسمیہ یہی بیان کی ہے۔ الحاصل ہر ماہ قمری کے تیوین دن کا نام سلخ ہے۔

انبساط | بقول بہار گستاخ شدن مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و ستوم و بقول منتخب گستاخ شدن و کشادہ روز شدن و گسترده شدن۔ فارسیان استعمال این معنی خوشی و انشراح و اعتلا ط کنند صاحب مؤید ذکر این کرده و برای معنی مصدری با مصداق در فرمای

مرکب سازند که در ملحقاتی آید (اردو) انباط - بقول امیر عربی - نوشت - خوشی (بحر
 ۵) دنیایین کچه بساط نهین انباط کی پترین نه سو که گھاٹ کہین آتشی عیش پ:

انباط نمودن استحال - به معنی خوشی	حضرت برسم عرضداشت پ: انباطی می نماید
دسرت کردن و خوشنود شدن است (خارج) بر امید رحمت پ: (اردو) خوشی کرنا -	
جمال الدین سلمان ۵) پادشاه سبده داک خوش هو نا -	

الف) انبست الف) بقول برهان بر وزن کم بست غلیظ و بسته شده و (ب)	
اب) ابسته بقولش بر وزن برجسته هر چیزی که آن بسته و سخت شده باشد و بدستوار	

و اشود و حل گردد و شیر و ماست و خون بسته شده را نیز گویند - صاحب ناصری ذکر هر دو کرده
 گوید که غلیظ و بسته شده هر چیزی حتی ماست و خون بسته - صاحب سروری بر الف) فرماید
 که به معنی غلیظ و بر (ب) نوشته که چیزی بسته که بدشواری و اشود و بجوالة تحفه فرماید که مثل دما و
 و خون و امثال آن (شاکر بخاری ب ۵) خون ابسته همی ریزم بر زرین رخ پ: زانکه خون
 مانند است درین دیده تر نه هم او گوید که در مؤید انیه بر وزن قرینه و انیه بر وزن بمیزه -
 باین معنی آمده کذا فی ادات العفلا - صاحب جهانگیری صرف (ب) را آورده گوید که چیزی
 سخت که زود حل نشود (شهریاری ب ۵) چون زخونابه مانند است اثر در جگرم پ: خون
 ابسته همی ریزد از چشم ترم پ: خان آرزو در سراج بذیل الف فرماید که ابست و زیادت ماست
 هر دو معنی غلیظ و بسته شده نوشته اند - صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده مؤلف گوید که این
 اسم جامد نباشد که لفظ بسته درین مرکب است و متعلق است با معنی - بخیاں ما جو این نیست که

فارسیان (آن بسته) را مخفف (آن خیز بسته) گرفته اند یعنی خیزی که منجمد سخت باشد پس در ستود
 کلمه آن بدون مدوده آن شد باضم چنانکه محاوره ایشان است و نسبت باضم بصورت
 لفظی قرار یافت یعنی مذکور محققین بالا بر ماخذ خود نکرده و الف اول را مفتوح گرفتند پس آنست
 مخفف بسته باشد بخف های هوز آخر (اردو) (الف وب) بنجم خیز جمعی هوزی خیز سخت
 خیز - صیه خون منجمد -

انبله | بقول برهان و ناصری و سروری و جهانگیری در شیدی و جامع بفتح اول و ثالث -
 بر وزن خنطه تمرندی را گویند و بهندی بنی خوانند - خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین
 سندی از مسعود سعد آورده و هوندا (ع) چون هلیله زروشان و روترش چون انبله و
 فرماید که این غلط و خطای محض است بلکه انبله درین جا همان آمله است که بهندی آنوله خوانند
 و سبب اجتماع نون و با هر دو میم شده آمله شد و مقابله او درین مصرع مسعود سعد به هلیله و
 مصرع دارد که همان آمله باشد که از اجزای اطریش است و معنی تمرندی گفتن خطاست که
 بدین معنی نه در هندست و نه در فارسی - من ادعی فعلیه است (انتهی) مؤلف عرض کند که
 آمله را بقاعده تبدیل انبله کردن موافق قیاس است که میم با با و نون و با و نون با میم
 بدل شود همچون دم و دب و سم و سب و لیکن نمی شود که انبله را بر خلاف جمهور محققین تمرندی
 نه گیریم - صاحبان جهانگیری و رشیدی اگر ازل هند باشند و صاحب برهان را نظر بر سکونت هند
 مقبرند انیم - جا دارد ولیکن در اهل زبان بودن صاحبان ناصری و جامع و سروری شکی
 نیست و قول شان نسبت اسم جا به فارسی زبان مقبر تر از خان آرزو است نمیدانیم که او هند

چه چیزی می خواهد سه کس از اهل زبان آنگاه را با اتفاق تر هندی گفته اند اگر بقاعده تبدیل فارسی
لفظ آمله هم صورت آنگاه پیدا کند لازم نیاید که معنی حقیقی آنگاه از لفظ دور شود و خیال ما این است
که قاعده تبدیل حروف را در هر یک لفظ جاری کردن ضروری نیست و در موارد فرس لغاتی
که مبتدل میم و آن تبدیل موافق قاعده باشد اشاره می کنیم که این تبدیل موافق قیاس است
مثلاً اگر فارسیان آمله را آنگاه هم می گفتند ما صراحت می کردیم که آنگاه مبتدل آمله باشد به همان قاعده
که ذکرش بالا گذشت اگر اهل زبان آنگاه را به معنی تر هندی گویند محققین هندی نیز ادحق آن ندارند
که تردیدش کنند و گویند که این مبتدل آمله باشد و معنی تر هندی نباشد بنمیدانیم که خان آرزو چرا
این قدر جبری کند ما همین قسم بخشی بر اینا هم کرده ایم و تمام خان آرزو صراحتش را ظاهر ساخته
و بر اکثر لغات دیگر هم همین قسم اشاره نموده ایم خیال قطعی ما نیست که آنگاه بقول محققین زبان دان
به معنی تر هندی صحیح باشد و معاصرین عجم هم فی زمانه استعمال همین لغت برای تر هندی کنند و چون
بر ماخذ آنگاه نظری کنیم تو انیم عرض کرد که بقول صاحب ساطع آملی زبان سنسکرت با لکسر به معنی
تر هندی است پس جا دارد و موافق قیاس است که فارسیان به همان قاعده که ذکرش بالا
گذشت میم را با (نون با) و یای تحتانی را با های بوز بدل کرده آنگاه کردند و معنی تر هندی استعاش
نمودند چنانکه دم را دتب و ستم را سنب و شایگان را شاهگان هم گویند اگر خان آرزو مصرع
مسعود سعد که بالا مذکور شد آنگاه را به معنی آمله گیر دو (دو ترشی) را که در مصرع مذکور است با آمله زیاده
غالب پندار و عیبی ندارد و تو انیم گفت که آنگاه در اینجا مبتدل آمله هم باشد و اگرند کلام شاعری
و دیگر برای معنی تر هندی می خواهد اول عرض کنیم که سندر را با نظم تخصیص نسبت نشرا بل زبان هم برآ

ادکانی است و ہر گاہ متحقق شد کہ صاحب ناصری از اہل طهران و صاحب برہان جامع از
 تبریز و صاحب لغات سروری از اہل کاشان است پس نوشتہ این ہر تحقیقین بحق او سند
 نثر است و واضح تر از نظم کہ اگر در نظم دیگران این لغت را پیدا کنیم شاید کہ خان آرزو گوید کہ درین
 شعر ہم انبلہ بمعنی آملہ واقع شدہ باتی حال برای دفع اصرارش سند نظم ہم پیش می کنیم کہ از ظہیر
 فاریابی بدست آمدہ (س) اگر عدولانی زند تا تو ہم جنسی کنی عاقلان دانند مور از مار و
 شہد از انبلہ صاحب جہانگیری ہمین سند را برای منی ترہندی آوردہ است اگر ہوا جویان و
 متبعین خان آرزو درین شعر ہم انبلہ را بمعنی آملہ گیرند جا دارد کہ بیچارہ ظہیر فاریابی صراحتی
 انبلہ بہ تحقیقین تبریزی و کاشانی و طہرانی نکرده است ما خان آرزو را از جمیع تحقیقین ہندی نشاء
 باعتبار فضیلت خاص و مذاقی کہ از فارسی زبان داشت فائق می دانیم و احترامش کنیم ولیکن در
 بحثی کہ اصرار برای خود می کند جزین چارہ نداریم کہ خیال خود را پیشکش اہل علم کنیم۔ قتال بالجلد
 بقول صاحب محیط ترہندی بہندی اتی و اتی سرور اول و خشک در دوم۔ سہل لطیف تر از
 آلو بخارا و فزلی خفکان حار و قی صفراوی و مقوی معده و منافع بسیار دارد (الح لا اہدو) اعلیٰ علیہ
 امیر۔ موت۔ فارسی مین انبلہ۔ عربی مین ترہندی ہندوستان کے ایک مشہور اور بڑے درخت
 کی پتی ہے۔ خامی کی حالت مین نہایت ترش اور بعض درخت کی سبز اور بعض کی سرخ ہوتی
 ہے اور پختہ اور خشک ہونے پر سرخ تیرگی مائل اور چاشنی ہوا ہو جاتی ہے۔ فراجا دوسرے
 درجہ مین سرد و خشک (ر شک س) کیونکہ چوسا کرین تیرے لب شیرین اسے گل بہ لال ملی
 کے مرے کا فر پاتے ہیں ۔

انہمن | بقول برہان و نامری و ہفت و اند بر وزن صف شکن لغت ژند و پاژند انگور باشد کہ بعربی غنہ گویند مؤلف گوید کہ کی از زر دستان معاصر صراحت کرد کہ در ژند و پاژند این نام خوشہ انگور است در حالت ابتدائی کہ گلشن دانند و کثرت دہنہای کوکبش بیرون از شاخہ تودہ باد بخان را مانند بعبینہ ازینجا است کہ فارسیان قدیم این را انہمن گفتند کہ آب یعنی باد بخان گذشت و من تودہ ہر چیز را گویند چون خرمن ہم او گفت کہ انگور را در فارسی قدیم ہفتا نام است از آغاز دہانہ اش تا بہ بختگی (اردو) انگور۔ مذکر۔ دیکھو آژم اور بقول بعض خوشہ انگور۔ مذکر۔ جو ابتدائی حالت میں ہو جس کے دانے نہایت کثرت سے اور بہت چوٹے ہوتے ہیں۔

انبوب | بقول برہان و جامع و سراج بر وزن مرغوب فرش و بساط گستردنی را گویند صاحب نامری فرماید کہ بساط گستردہ باشد۔ صاحب برہان بوب بدون الف و نون ہم یہمین معنی آورده فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول یا ی مطلق ہم آمدہ یعنی بوب مؤلف عن کند کہ بہ تحقیق ما این اسم جامع فارسی قدیم است و بوب مخفف این و حقیقت بوب تجانی بجایش بیان کنیم کہ قاعدہ تبدیل موافق قیاس نیست و غیر از تحریف و تصحیف بالتباس کلمات چیری دیگر نظر نمی آید و جادارد کہ این را مفسر خیال کنیم کہ انبوب بخت عرب یعنی خیابان وزمین بلند آمدہ پس تصرف فارسیان باشد کہ این را بہ معنی فرش و بساط استعمال کردند (اردو) فرش۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بساط۔ بچونا۔ بستر۔ گستردنی۔ بچہانے کی چیز جیسے جازم۔ دری۔ بوریہ۔ چانٹی۔ غالیچہ۔ قالین وغیرہ۔

انبوبہ | بقول برہان و جامع بر وزن منصوبہ (۱) ماشورہ را گویند و (۲) لولہ آفتاب ہوتا

آزائیز- صاحب مؤیدہ این را بذیل لغات عرب بیای تحتانی بعوض موحده پنجم آورده و صاحب
 غیاث گوید کہ حرف پنجم رایای تحتانی دانستن خطاست و ذکر ہر دو معنی بالا کند مؤلف
 عرض کند کہ ماثورہ بقول برہان بر وزن قارورہ فی کوچکی را گویند کہ جولاہگان ریمان بران
 پیچید از برای بافتن و فی کہ کیسر آن در دہان و سر دیگر در آب نہند و بکند و مطلق نولہ را ہم
 و صاحب منتخب برنامہ یسب و انبوب فرماید کہ بالضم بندہای فی دہر و جمع انبوبہ باشد و بر
 انبوبہ گوید کہ بالضم بند فی۔ پس بخمال ما این لغت عرب است کہ فارسیان بہر دو معنی بالا
 استعمال کردہ اند۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع عجب است کہ اکثر محققین خصوصاً
 صاحب انداین را لغت فارسی نوشتہ (۱ و ۲) نلی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم
 مونث۔ جلاہ کی نال۔ ماثورہ (۲) آفتابے کی نلی۔ مونث۔ اور اسی کے مثل۔

(الف) انبودن | بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن افزودن (۱) بر بالای ہم
 باشد۔ صاحب بحرین را سالم بقصر یف گفتہ کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیادہ و صاحب
 جهانگیری بر معنی برچیدن قانع (ابن یمن ۵) باغبانی بنفشہ می انبودن گفتش ای چگ پشت
 جامہ کہ بود پچہ رسید است از زمانہ ترا پیر ناگشتہ و شکستی زود پچہ گفت پیران شکستہ دہراند پچہ در
 جوانی شکستہ باید بود پچہ صاحب موارد ذکر معنی بالا کردہ صاحب نوادر این را (۲) بہ معنی وجود
 گرفتن ہم آورده (شاعر ۵) بودنت در خاک باشد عاقبت پچہ چنان کہ خاک بود انبودنت
 خان آرزو در سراج فرماید کہ (۳) معنی پیدا کردن و آفریدنست۔ فرماید کہ صاحب برہان
 این را بذال معجمہ آورده و بذال مہملہ معنی اول نوشتہ قیاس و ضابطہ می خواہد کہ ہر دو جائز

معجمه باشد - مؤلف عرض کند که -

(ب) انبوذن | به ذال معجمه بقول برهان معنی اهل کائنات و آفرینش و بقول صاحب صری
مصحف و صحیح همان انبودن معنی آفرینش - و بقول جهانگیری و سروری و جامع به ذال معجمه
صحیح باشد و این همه محققین از برای این همان سند آورده اند که منسوب به شاعر (الف) گد
و در مصرع و دمش انبوذن را به ذال معجمه نوشته اند - بخیاال باتسالم و کم غوری صاحبان تحقیق
است که (ب) را معنی آفرینش قائم کرده اند و سند جمله محققین برای این معنی همان یک شعرا
که منسوب به شاعر گدشت و آنچه خان آرزو نسبت الف معنی سوم آورده عجبی نیست که بنهم
با سند همین یک شعر باشد و آنکه صاحب نوادر معنی دوم قائم کرده ماخذ آن هم همین شعر
است نمیدانیم که خان آرزو بچه اصول و حجت الف و ب هر دو را بذال معجمه صحیح میدارد
و هیچ نمی فرماید که در انبوذن این همه معانی چطور پیدا شد - خیال ما نیست که (ب) تصحیف
محض است و (الف) مرکب است از کلمه آن و مصدر بودن - آن بافتح لغت سنسکرت
است که بر اسمی آمده افاده معنی نفی کند و فارسیان این کلمه را در فارسی هم استعمال کرده اند
چنانکه الف نفی را از سنسکرت گرفته اند که ذکرش بر اجتناب گدشت - الحاصل انبودن به معنی
برجا نبودن است و کنایه از برجیدن چنانکه در شعر این بین بر معنی اول (الف) گدشت و
معنی دوم و سوم هیچ است که طبع آزمایان از همان یک شعر شاعر پیدا کرده اند بخیاال مادر مصرع
و دمش مصدر بودن را با آن که ضمیر غائب و اسم اشاره باشد استعمال کرده اند و بودن بمعنی
هستی گرفتن و بوجود آمدن (کذا فی الموارد) و جادارد که انبودن را مبتدل انباردن گیریم که

معنی انبار کردن گزشت - فارسیان در لب و لجه خود الف ساکن را و او خوانند جان را
 چون گویند و تبدیل الف با و هم در قاعده فارسی آمده چنانکه تاغ و توغ در ای جمله
 در تلفظ شان حذف شد چنانکه شتا و شتا پس انباردن بر سبیل تبدیل و حذف بر زبان
 نبودن باقی ماند که بمعنی انبار کردن باشد ازینجاست که صاحبان زبان و ناصری و جامع معنی
 اول (الف بالایی هم چیدن نوشته اند و معنی شعر این بین اندرین صورت هم درست می شود
 (ار و) (الف) (۱) توژ نا جیسے پھول توژ نا (۲) وجود میں آنا بہت ہونا - (۳) پیدا کرنا
 ہست کرنا - (ب) دیکھو آفرینش -

<p>انبور بقول صاحب ضمیمہ برہان و مؤید ترکی کہ نزدشان عام باشد و نسبت معنی دوم عربی (۱) بمعنی انبر کہ افزاری باشد و بجایش گذشت می شود کہ مقصودشان غیر از حاصل بالمصدر بنا (۲) پر کردن و مملو ساختن مؤلف گوید کہ کہ پر می است اندرین صورت انبور تبدیل انبور مزید علیہ انبر است کہ برای انہما ضمتہ انبار باشد کہ الف ساکن در تلفظ فارسیان بہ واو موحدہ واو آورده اند و این عادت اہل فارس شود و آزاد رکابت ہم جا داند و تبدیل الف بہ واو است کہ ضمتہ را در تلفظ دراز خوانند و این رسم ہم آمدہ چنانکہ اشارہ این بر انبودن کردہ ایم در کتابت فارسی شاذ و ماخوذ است از رسم (۱) دیکھو انبر (۲) دیکھو انبار -</p>	<p>انبور بقول برہان و انند و ہفت بر وزن افسوس تخمی باشد کہ آنرا ناخنواہ گویند و بہ تقدیم ثالث بر ثانی ہم آمدہ یعنی انبوس - صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ یہاں ناخنواہ ماصراحت کامل این بر آسا کردہ ایم و معلوم می شود کہ این لغت یونانی است عیف است</p>
--	--

صاحبان تحقیق صراحت این کرده اند و صاحب اند لغت فارسی گوید و آنچه به تقدیم و تاخیر
یک حرف آمده مقلوب بعض باشد و پس (ار و و) دیکه و اما -

انبوسیدن | بقول برهان بروزن افزونیدن یعنی پدید آمدن و ظاهر شدن و موجود
گردیدن و بقول صاحب بحر سالم التصریف که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید - صاحبان
جهانگیری و جامع نوادر و سراج ذکر این کرده اند و صاحب موارد این کلام را تصریف گفته
و مضارع این انبوسد نوشته و سند استعلاش پیش نکرده و بقول ناصری یعنی افزونیدن و
پدید آمدن و از کلام شاعر سندان مصدر و ده (س) بودند در خاک باشد عاقبت
همچنان در خاک انبوسیدن و مولف عرض کند که این همان شعر مجهول الشاعر است که
بر ننبودن (پیش ازین مصدر گذشته - بعد العجب محققین لغت چه مایه بی تحقیقی را بکار برند
که شعری را بشا عزمجهول تخلص منسوب می کنند و برای یک لغت سندش پیش می کنند و فصل
آن بر لغت دوم همان شعر را به تحریف و تبدیل یک دو لفظ بند لغت دیگر پیش می سازند
هم او فرماید که این مرادف انبوسیدن است و انبوسیدن مصدری نیست و نیامده عجب است
از محقق طهرانی بخیاال ما این مصدریست که وضع شد از لغت عرب بنویس که صفت مشتبه از
بنس است یعنی حرکت کننده فارسیان الف و صلی و را اول و یای معروف و علامت مصدر
و آن در آخرش آورده انبوسیدن کردند و مجازاً یعنی ظاهر شدن و پدید آمدن گرفته که حرکت چیزی
آن چیز را ظاهر کند و اگر از مصدر نشئت صفت مشتبه آن یعنی بنویس را ماخذ این گردانیم معنی آن
ظاهر کننده و معنی انبوشیدن ظاهر کننده شدن یعنی پدید آمدن باشد اندرین صورت باید که قاعده

تبدیل شین معجمه به سین همله هم جاری کنیم چنانکه کشتی رکتی حیف است که سندا استعمال این مصدر پیش
 نشد و لیکن اتفاق محققین اهل زبان برای وجود این کافی است حالا بر زبان معاصرین متروک
 است و ماخذ این غیر از آنکه بیانش بالا گذشت هیچ بفهم مانعی آید (اردو) ظاهر هونا -
 انبوه [بقول برهان و سروری و جهانگیری و ناصری و جامع بردون اندوه (البهمنی) فروز
 دیوار باشد و اتفاق محققین است که انبه بدون وا و مخفف این باشد به معانی - خان آرزو
 در سراج فرماید که اغلب که (انبیه به رای همله) را که اماله بنا را است و بهمنی فردرختین دیوار
 و غیره آمده انبه خوانده اند و انبه چون مخفف انبوه است از انیز بهمنی معنی تصور کرده اند و
 تصحیف است و خطا در خطا مؤلف عرض کند که انبوه اسم جامد زبان فارسی است و مقصود
 محققین از معنی اول جز این نباشد که این مرادف انبار است که تعریفش بجای خودش کرده ایم
 یعنی توده خاک دیوار افتاده و فرو رختیه را فارسیان انبار گفته اند و جاد دارد که انبوه هم گویند -
 خان آرزو خیال تصحیفی که پیدا کرده است ضرورت ندارد البته طرز بیان محققین فرقی بین
 دارد با تعریف ما و هر آنیه خطا در خطا است که توده خاک دیوار فرو رختیه را فردرختین دیوار
 گفتن و بقیاس بعد لغت مسلمه محققین را تصحیف خواندن - هرگاه استعمال انبوه برای مردم و غیر
 مردم آید چنانکه به معنی دوم صراحت این می آید و چون انبار بهمنی معنی گذشته است پس وجهی
 نیست که انبوه را مرادفش ندانیم و جاد دارد که بقاعده فارسی انبوه را مبدل انبار خیال کنیم که تبدیل
 الف با و در رای همله با های هوزمی آید چنانکه تماخ و توغ و هو بر و هو به قاتل (اردو) و
 انبار که دوسری معنی - مینی ده - توده خاک جو دیوار گرنه سبب جمع هو -

(۲) انبوه - بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و بہار یعنی ملود پر و بسیار خواہ
بسیاری مردم خواہ چنیری دیگر و بقول صاحب رشیدی یعنی بسیاری و کثرت (میر خسرو ۵)
گہرای مبین ویدند انبوه پندہ و رو یا شود حاصل نہ در کویہ (۵) (فردوسی ۵) از انبوه لشکر مرا پاک
نیست پنداران سبز خمیہ دلم پاک نیست پند (صاحب ناصری ۵) دیگر و زر زمی بانوبہ شدہ
ز تن ہر کجا دشت پد کویہ شدہ خان آرزو و در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ انبوه بمعنی کثرت است
مطلقا خواہ در انسان و خواہ در غیر انسان مؤلف گوید کہ معنی بسیار و کثیر ہم کہ مسلمہ صاحبان تحقیق
بالا گذشت بیرون از تحقیق نیست کہ سدا آن ہم از کلام میر خسرو گذشتہ است نمیدانیم کہ محقق
فاضل چرا معنی کثرت را مخصوص می کند - قاتل (اردو) بہت - مذکر - کثرت - ثبوت -

(۳) انبوه - بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و سراج نام قصبہ است در بالای
کوی از مضافات و یلمان - صاحب جہانگیری فرماید کہ شراب انجا شہرت عظیم گرفتہ (شاعر
۵) گربنک خوری بنک قزل کویہ بخورہ و را بخودری بادہ انبوه بخورہ (اردو) انبوه -
ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات و یلمان میں واقع ہے - جہانکی عمدہ شراب مشہور ہے -

(۴) انبوه - بقول ناصری و رشیدی کشیف و غلیظ ہم (کمال اسمعیل ۵) انبوه و گران و
زشت و ناخوش پندماندہ ابرہہر کانی پند خان آرزو و در سراج فرماید کہ این معنی متعلق بہ معنی دوم
باشد یعنی از معنی کثرت بر کشیف و غلیظ نیز اطلاقی آن آمدہ مؤلف گوید کہ درست است
(اردو) غلیظ - بقول آصفیہ (عربی) گاڑھا - کشیف - موٹا - جیسے ابر غلیظ - مکدر - گدلا -

(۵) انبوه - بقول صاحب رشیدی و بہار بمعنی مجلس (نظامی ۵) بانوبہ - می با جوانان گرفت

بجھوت پی کاروانان گرفت : مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی دوم است کہ جلوت برخطا جلوت جامی کثرت و بسیاری مردم است (اردو) مجلس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ - وہ مقام جہان پر آدمیوں کا گروہ جمع ہو - بزم - سبھا - انجمن مجمع - سوسائٹی جلسہ - مؤلف کہتا ہے کہ جلوت کا عکس - بارعام اسی کا ترجمہ ہے -

(۶) انبوه - بقول بہار معنی مجموع و فراہم آمدہ - و اواز کلام نظامی سندی پیش کردہ کہ بڑا ہونے شدن می آید مؤلف عرض کند کہ نظامی انبوه شدن را بمعنی جمع و فراہم آمدن نوشتہ کہ بجا آئی آید و در انبوه مجروحان معنی کثرت است و بس کہ بر نمبر (۲) گذشت (اردو) وہ بچو انبوه کو دوسرے معنی - جس پر انبوه کا ترجمہ ہے یعنی کثرت - ثبوت -

انبوه شدن | استعمال - بمعنی جمع شدن خواست از نام نام آوران و خبر و ادعا و فراہم آمدن است و متعلق باشد بمعنی دوم کہ شش صد ہزار بڑا آمد دلیران مفرد سوار (نظامی ۵) چو انبوه شد لشکر بکیران و عدو (اردو) جمع ہونا -

انبوی | بقول بہار و جامع و ہفت بمعنی بوی کردن است و چیزی را نیز گویند کہ بوی آمدہ و گندیدہ باشد و مطلق بوی ہم خواہ بوی خوب و خواہ بوی بد و بوی گندیدہ نیز کہ اسم فاعل است و امر باین معنی ہم یعنی بوی کن - صاحب سر و روی بچوالہ تحفہ فرماید کہ بمعنی بوی گرفتہ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی بو کردن و بمعنی گندیدہ و بمعنی فاعل و امر و انبوسیدن مصدر آن مؤلف عرض کند کہ تو و بزیادت یا می زائد بوی اسم جامد زبان فارسی است و آثار قدیم ہر اسم جامد را کہ می خواستند تعریف کنند ذکر آن با کلمہ آن می کردند چنانکہ آن بو آن بستیہ

و غیره - ما اشاره این بر آن بودن هم کرده ایم و این قسم استعمال در اکثر الفاظ فارسی یافته ایم و کلمه آن در فارسی از قبیل الف لام عربی است پس بعضی اهل لغت کلمه آن را داخل لغت کرده اند و عوام نادان تف از ما خذ هم آن را به زبان را نماند همین است حقیقت انبوی که اصلش محض نباشد پس معنی این غیر از آنکه نیست - پس از محققین بالا آنانکه معنی مصدری را بیان کرده اند کار از تحقیق نگرفته اند و چیزی بخواهند و بوی کنند و بوی گرفته که ذکرش در بیان محققین گذشت همه نتیجه بی غوری است شک نیست که انبوی امر حاضر است از مصدر انبوسیدن که می آید و هرگاه امر با اسمی مرکب شود افاده معنی اسم فاعل و اسم مفعول و بدو از مجرد امر حاضر بدو ترکیب معنی فاعلی یا مفعولی حاصل نمی شود و محققین فاضل - استعمال امر مرکب را دیده باشند و معنی فاعلی و مفعولی بر مجرد انبوی قائل کرده باشند و این قسم غلطی در اکثر الفاظ و دیگر هم کرده اند و ما بعد از آنجا اشاره آن کرده ایم - الحاصل انبوی درین جا بجز اسم جامد و مزید علیه بوی چیزی دیگر نیست و همین است اسم مصدر انبوسیدن که می آید و بوی عام است برای گند و شمیم هر دو و شک نیست که مجرد بوی اکثر برای بوی بدستعل و همین است استعمال این در اردو هم - آنچه صاحب ناصری انبوسیدن را متعلق به این کند قانع او باشد و رکت بت که انبوسیدن را انبوسیدن نوشت دیگر هیچ (اردو) بود - بقول آصفیه (فارسی) اسم مؤنث با س - گند - همک - شمیم - بدو - ستراند -

(الف) انبوسیدن	صاحب برهان بر الف) گوید که معنی بوی کرد و از مجموع نیز معنی بوی
(ب) انبوسیدن	کنید و بویید مؤلف عرض کند شش است از (ب) که مصدر باشد

(ج) انبوسیده | واضی به تختانی معروف و جمع امر به تختانی مجهول و (ب) بقول بران
 مصدر انبوی یعنی بوی کردن و بوسیدن و بقول بحر (کامل التصریف) مضارع این انبوسید
 صاحبان موارد و نوادر و سروری ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج فرماید که ظاهر انبوسید
 مخفف این است مؤلف گوید که نه چنین باشد بلکه انبوسیدن فرید علیه بوسیدن است
 صاحب موارد هم متفق با ما است و ما صراحت این خیال بر انبوی کرده ایم که اسم مصدر
 همین است فارسیان بر انبوی یا ی معروف و علامت مصدر دَن زیاده کرده مصدر
 وضع کردند (ج) اسم مفعول این است (فرید اله هر - الف) از سروری (ه) چو انبوسید
 زلف شکسایش پختن گردید از سر تا بپایش پ (حکیم سنائی - الف ه) گفت طفلان
 راهمی پوشید پ این نکوباد را میا انبوسید پ (فخر زکوب - ب ه) از دست خیال روی
 تو وقت سحر پ گدشته وصل تو همی انبوم پ (حکیم سنائی ب ه) بشام آنکه گل میا میبوسید پ از
 مش مش نشا دل روید پ (اردو) (سنگها - ماضی - سو نگه - جمع امر ب) سو نگهنا مصدر
 (ج) سو نگهنا هوا - اسم مفعول -

انبه | بقول برهان بضم ثالث و ظهور های هوز بر وزن انده (ا) مخفف انبوه (که
 گذشت) و بفتح ثالث و خفای های هوز (۲) میوه است در هندوستان صاحبان سر
 ورشیدی و جامع بر معنی اول قانع - صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که بفتح اول و سکون
 نون و فتح بای موحد و آخر و های خفی - میوه است در هندوستان و فارسیان بی های هوز
 می خوانند (قاسم دیوانه شهیدی ع) انب و کن به سیب صفایان نمی رسد پ صاحب

سوار بسیل گوید که آنبه معرب آنب باشد که بهندی آم خوانند- مؤلف گوید که در (۱) و او حذف شده است چنانکه خاش و خاموش و (۲) در محاوره معاصرین عرب متعارف و معاصرین عجم هم این را استعمال کنند و مرقه ایست هندی- صاحب محیط فرماید که بفارسی و هندی و خصوص نزد اهل دکن بهین اسم معروف و معرب آن اینج و در اکثر بلاد هند آم و آنب بالف ممدوده و خطای نون و توریانی تغزک و زبان سنکرت سوت که اسم محض است و مائری یعنی بیار خوشبو- در اکثر بلاد هند و در بعض بلاد دیگر هم یافته میشود مانند سواحل بلادین و عمان و سودان اقسام آنبه بیار است در هر که خوشبو زیاده تقویت دل و دماغ بسیار دارد و بوییدن آن نیز مقوی دماغ بالجملة مضر محوری خصوص در خلأ معده و اندک مولد ریاح و نفخ ویر مضم علی الخصوص آنکه شیر غلیظ دارد باید که در تقلیل و تطیف آن کوشند و قسم تخمی کم آب آن هم ثقیل و دیر مضم و نفاخ و ریشه دار آن ازین بدتر و قابض و سورت امراض سوداوی- بالجملة اگر بر اعات مزاج استعمال کرده شود در تقویت حکم چوب چینی دارد اگر چه حکمای هند این میوه را سرد نوشته اند و لیکن ترش او هم خالی از حرارت نیست و آنبه بخته مطلقاً شیرین باشد یا ترش سرد و تر و شیرین دل را خوش کند و بمرنگی و در نماید و بدن را فربه سازد و باد می کند و گران و مهبی و مقوی جمع اعضا و دافع فساد و فراطین و مهبی طعام و برافرو زنده زنگ بدن (الخ) مؤلف عرض کند که

آنبه سویدی	قسم لطیف این است بر خلاف -----
آنبه تخمی	است که درخت آنرا از پیوند وصل شاخ و درخت پیوی باد درخت

تخمی یا تخمی بہ تخمی یا پیوند پیوی بر پیوندی حاصل کنند و ثمرین ہر سہ را انبہ پیوندی نامند و
معاصرین عجم ہم استعمال ہمین لفظ کنند چنانکہ مؤید الشعرا ی اصفہانی در آخر ملاقات خود با گھتم
خدایش بایمزد (۵) ای مؤید انبہ پیوندی ہندوستان پدروکن پیوند لغت باول یا
بستہ است نہ و درخت انبہ تخمی از کاشت تخم انبہ حاصل شود آن بسوی سال از روز تباری
پیوندش بار دہد و این بعد ہفت سال از روز کاشت (اردو) آم - بقول امیر (ہندی)
آمر (سنکرت) انبہ (فارسی) یہ ہندوستان کا ایک مشہور سیوہ ہے قلمی آم اور تخمی آم
اسی کے اقسام ہیں (انج) مؤلف عرض کرتا ہے کہ محاورہ اردو میں قلمی آم اسی کا نام
ہے جس کو دکن میں پیوندی آم کہتے ہیں باعتبار معنی - دکن کا نام صحیح ہے اس لئے
کہ بغیر پیوند باندھنے کی صرف قلم تراش کر بونے سے درخت قائم نہیں ہوتا - محاورہ فلاحیت
میں قلم اور پیوند کا جو فرق ہے اس پر محاورہ اردو میں لحاظ نہیں کیا گیا ہے - صاحب
دلیل ساطع نے آم کو سنکرت کا لغت کہا ہے -

انبیر | بقول ناصری بر وزن زنجیر (۱) بمعنی گل خشک و گل تر و (۲) بمعنی پرکردن (۳)
معنی امر ہم آمدہ و این از لغت اضداد است و بقول جامع و برہان (۴) کیش و مذہب
و دین ہم و بقول رشیدی (۵) انبار بمعنی انباشتن و پرکردن و گل خشک و تر را نیز گویند
صاحب جہانگیری ہم ذکر معنی اول و دوم کردہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سندیک معنی ہم پیش نشد بقاعدہ تبدیل بر سبیل امالہ تبدیل لغت
دوم انبار با تخطائی موافق قیاس است و مراد از معنی اول تو دہ گل باشد خشک و تر و بس

و این مجاز است که معنی حقیقی انبار محض توده باشد و مراد از معنی دوم - حاصل بالمصدر باشد که پری و تودگی است نه پر کردن و بمعنی ستم مالک انبار که امر مصدر را بنارادن است و معنی چهارم تعجب خیز و خلاف قیاس بدون وجود استعمال محل تامل که اکثر محققین هم این را ترک کرده اند (اردو) (انگلیسی) یا کپڑا کی ڈھیر - موت (۲) پری - بهراو - بهرتی - موت (۳) بهر - امر (۴) مذہب - دین - مذکر -

انبیره | بقول برهان و سروری و رشیدی و جامع بر وزن زنجیره خلاشه و خاشاکی گویند که بعد از پوشش خانه بر بام اندازند تا بر بالای آن خاک و گل ریزند و بیندازند - خاشاکی و خاشاکی و خاشاکی گویند که چوب ریزه و گاه و خاشاک که بر بام اندازند تا بر بالای آن چون گل ریزند فردوز و در میان دیوار تخته نیز نهند تا دیوار محکم گردد و مؤلف عرض کند که بر انبیره (که مالک انبار گذشت) های نسبت زیاده کرده اند یعنی منسوب به انبار و این خبری است که در دکن آنرا گچی گویند یعنی در دست کردن سقف خانه چون چوبها بر دیوارها قائم کنند تا سقف به دو طرفی کرده می شود یکی آنکه خشت های کوچک را که در دکن تارس نام دارد با آرزو یعنی گچ - بایکدیگر وصل کنند و پس از آنکه خشت شود بالای آن سنگ ریزه یا خشت ریزه را با آهک آمیخته بریزند و این را در دکن بجا را نام است و بعد از آنکه خشت گردد بر روی آن آرزو خالص یعنی گچ کنند تا سقف تیار می شود و این را سقف پنجه گویند و همین را در دکن سقف تارس نامند - طرز دیگر آنست که بجای خشت کوچک تخته های یا پاره های کوچک تخته با بالای چوبینه بنشانند و بر آن سنگ ریزه یا خشت ریزه را با آهک خمیر کرده بکشند

وساکن بعض تختہ و پارہ ہائے تختہ بہ پارہاے ہمیدہ و ہمیزم و خاشاک نہند و بالائے آن گل و لالہ بریزند پس
 ہمیں تختہ ہایا پارہ تختہ ہایا ہمیدہ و ہمیزم و خاشاک را اتمیرہ نام است کہ بالائے آن تودہ خاک بقدر معین
 قائم شود و بوسیله ہمان تختہ و ہمیزم و خاشاک قائم ماند و فروزیزد از اینجاست کہ این را اتمیر یعنی منسوب
 بہ انبار نام شد کہ حامل انبار است و تعلق و نسبت دارد بہ انبار (اردو) وہ تختہ یا لکڑی کے ٹکڑے چھت
 کی تیرون پر بچھاتے ہیں اور پھر اوس پر چونا اور سنگریزے یا صرف مٹی کا فرش کرتے ہیں صورت اول
 میں ایسے سقف کو پختہ چھت کہتے ہیں اور صورت ثانی میں کچی چھت۔ اور انھیں تختوں یا لکڑی کے ٹکڑوں
 کے سہارے سے وہ فرش چھت پر قائم رہتی ہے۔ دکن میں ان ٹکڑوں کو کلچی اور کلچیان کہتے ہیں اور محاورہ
 ہند میں برگے اور انھیں برگون کا نام فارسی میں اتمیرہ ہے۔ صاحب آصفیہ نے برگہا یعنی چھوٹی تیر لکھا
 ہے۔ اور در حقیقت یہ چھوٹی تیر نہیں ہے بلکہ لکڑی یا تختہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جو دو تیرون
 کے درمیان یا خلا کو بند کرنے کی غرض سے بچھائے جاتے ہیں۔ اور اسی کو لکھنؤ میں بقول حضرت جلیل بزگاکا
 اور دہلی میں برگہا کہتے ہیں اور دکن میں برگے اور چھوٹی تیرون کو کہتے ہیں جو قبر میں لاشے کی حفاظت کے
 لئے قائم کئے جاتے ہیں بعض اہل لکھنؤ کا قول ہے کہ لکھنؤ میں بھی برگے انھیں معنون میں استعمال میں بعض اہل لکھنؤ
 دکن کی کلچی کو جھانپ کہتے ہیں ہم نے اپنے استاد حضرت جلیل کے ارشاد کی بنیاد پر ایک غزل لکھی ہے جسکی
 ردیف میں برگے کا استعمال کیا ہے اسی غزل کا یہ ایک شعر ہے (۵) وہ کوٹھے پر ہیں اور زیر قدم ہے
 اُن کے میر لول ہا بنی ہیں پسلیان عاشق کی سقف بام کے برگے ۛ

<p>انہیں یدین بقول صاحب ہوار و مرادف انبار دیگر محققین مصادرا میں لاترک کردہ اندونہ استعمال صاحب نوادر فرماید کہ امالہ انبار یدین است۔ پیش نشدہ موافق قیاس است مرکب از انہیں و</p>	<p>انہیں یدین بقول صاحب ہوار و مرادف انبار دیگر محققین مصادرا میں لاترک کردہ اندونہ استعمال صاحب نوادر فرماید کہ امالہ انبار یدین است۔ پیش نشدہ موافق قیاس است مرکب از انہیں و</p>
--	--

معروف و علامت مصدر و آن کمال التصریف) (اردو) دکیو اتبار دن ۔

انبیس | بقول برهان و ناصری بر وزن تمیس خرمن غله پاک کرده را گویند۔ صاحبان جهانگیری و سرکنا و جامع این را با کلام مخصوص کرده اند۔ صاحب رشیدی بحواله ساسی گفته که توده غله پاک کرده را نامند مؤلف عرض کند که مبتدل انبیر باشد برخلاف قیاس که تبدیل را سے مملک با سین مملک از نظر ما گذشت اگر نقص تلاش ما باشد و مثالی دیگر از برای این قسم تبدیل بنظر آید موافق قیاس و انیم باقی حال از همان انبیر که اماله انبار یعنی توده و خرمن گذشت انبیس ساخته اند و تخصیصی در معنی پیدا کرده اند و اگر این را ما خود از لغت مرکب سنکرت (انبیسی) گیریم تختانی آخره حذف شده انبیس باقی ماند که بنی غیر شر است یعنی آن بمعنی بدون و بیسی بمعنی شرکت پس بدین وجه که غله صاف و پاک کرده از شر یک خود که خشن خاشاک باشد جدا میشود و جدا دارد که فارسیان انبیس خرمن غله پاک کرده را نام نهاده باشند و الله اعلم۔
(اردو) پاک کئے ہوئے غله کی ڈیسیر۔ مونث۔

انبیل | بقول برهان و جامع و هفت بالام بالف کشیده گرگ جنگی را گویند و آن جانور است در هندوستان شبیه بگاومیش و بر سر بینی شاخی دارد۔ صاحب اند این را اگر گدن جنگی گوید۔ صاحب محیط بر گدن فرماید که این را عبری جرش و بهندی گینڈا نامند گوشت آن حلال و مزج آن گرم و خشک بخور شاخ آن جمت بواسیر و عسر و ولادت نافع و هر یک عضو آن و بخور و بدش منافع دارد (الح) و برگینڈا نوشته که گوشت این دافع فساد و باد و حابس لبل و بر از مؤلف عرض کند که این همان جانور است که ذکر این بر آید کرده ام۔ صاحب اند صراحت کرده که این لغت فارسی است۔ بنحیال ما این مبتدل انبیر باشد۔ اماله انبارہ که معنی غلطی این منسوب به انبار یعنی همچو انبار هیئت مجموعی این جانور با کلفتی اعضا و مجسم فریبی انبار

رماندہ فارسیان راے محلہ را بہ لام وہاے ہوز آخرہ را بالف بدل کردہ اند چون چار و چہال و بیاسہ و بیاسا (اردو) دیکھو ارج۔

انپاشتن بقول صاحب ہفت بہ باے سوم پارسی مرادف انباشتن کہ باے عربی گذشت مؤلف عرض کند کہ مبتدل آنست کہ باے عربی بفارسی بدل شود همچون تب و تب و دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکر و معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ۵) ز حرف شکری برداشتن شوری بر آگندم؛ نکات در چشم خواب انپاشتم افسانہ رانازم؛ (اردو) دیکھو انباشتن۔

انتخاب بقول بہار معنی برگزیدن فرماید کہ بالغت افتادن و زردن و کردن متعل مؤلف گوید کہ لغت عربت کبیر اول و سوم و بقول منتخب بیرون کشیدن تخمہ و برگزیدن (انتہی) فارسیان استعمال این (۱) معنی حاصل بالمصدر کنند (۲) معنی منتخب ہم آمدہ و برائے معنی مصدری بالمصادر فرس مرکب سازند تخصیص این بر سر مصدر بیان کردہ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ۵) کو جز گزیدگی ہنر برگزیدگان؛ ایام را خجالتی از انتخاب خویش؛ (نثر) مدوح ما انتخاب روزگار راست یعنی منتخب روزگار (اردو) انتخاب بقول امیر (عربی) مذکر (۱) پسند کرنا۔ چنانہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپکا مطلب حاصل بالمصدر سے ہے فرماتے ہیں کہ (۲) چیدہ او منتخب کے معنوں میں بھی متعل ہے (آتش ۵) آتش کو چن کے قتل کیا اسنے اسلئے؛ ہوتی ہے قدر شعر ہند انتخاب سے؛ (ولہ ۵) شاہ پسند جن پر آشوب ہے ترا؛ دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے؛

(الف) انتخاب آلود استعمال۔ (الف) بقول صاحبان ہجو بہار ذکر (ب) ہم ہمیں معنی کردہ اند	(الف) انتخاب آلود
(ب) انتخاب آلودہ اندو بہار معنی برگزیدہ خان آرزو دیر چراغ فرماید کہ معروف و بعضی انتخاب	(ب) انتخاب آلودہ

<p>و صراحت فرید کند که آلودن آنچه بتبع مؤلف آورده و انتخاب آلود و انتخاب آلوده هر دو قلب در دو جا اطلاق کرده شود یکی در ذوات اشیا و آن در صورت اختلاف یکی است با دیگری مثل نینج خون آلود و آب گرد آلود و دوم در صفات و آن بر تقدیر اوصاف است چون چشم خواب آلود و دل درد آلود در صورت اول اگر حکم ناعت و منعت بهم رساند آلوده گویند مثلاً خانه آدم آلود یا آدم شمشیر آلود و گویند پس آنچه در اشعار شیخ محمد علی حزین که از جمله فاضل و شعراے ایران است (ماه سحاب آلود را ماند) و قلم شده فقیر آرزو را در آن تا تل است - فقاتل - مؤلف حقیر عرض کند که خان آرزو بخیاں خود قاعده مدون کرده که ذکرش بالا گذشت و پس از آن کلام قدماے اهل زبان را با ایجاد بنده موافق نیافته خود را در تا تل اندازد و اعتراض ملعی بر اهل زبان کند و نمی داند که قواعد فرج محوری زبان است حقیقت اینست که آلوده اسم مفعول مصدر آلودن است که لازم و متعدی هر دو آمده و آلود بجنف باے مخفف</p>	<p>و انتخاب آلوده - و انتخاب آلود و انتخاب آلوده هر دو قلب در دو جا اطلاق کرده شود یکی در ذوات اشیا و آن در صورت اختلاف یکی است با دیگری مثل نینج خون آلود و آب گرد آلود و دوم در صفات و آن بر تقدیر اوصاف است چون چشم خواب آلود و دل درد آلود در صورت اول اگر حکم ناعت و منعت بهم رساند آلوده گویند مثلاً خانه آدم آلود یا آدم شمشیر آلود و گویند پس آنچه در اشعار شیخ محمد علی حزین که از جمله فاضل و شعراے ایران است (ماه سحاب آلود را ماند) و قلم شده فقیر آرزو را در آن تا تل است - فقاتل - مؤلف حقیر عرض کند که خان آرزو بخیاں خود قاعده مدون کرده که ذکرش بالا گذشت و پس از آن کلام قدماے اهل زبان را با ایجاد بنده موافق نیافته خود را در تا تل اندازد و اعتراض ملعی بر اهل زبان کند و نمی داند که قواعد فرج محوری زبان است حقیقت اینست که آلوده اسم مفعول مصدر آلودن است که لازم و متعدی هر دو آمده و آلود بجنف باے مخفف</p>
<p>انتخاب افتادون استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی واقع شدن انتخاب و موقع انتخاب بدست آمدن است (ظیری میثا پوری) مر از صحت سه انتخاب افتاد و امام سادہ رخ و عشق پا کرده صاف و (اردو) انتخاب کا موقع منا -</p>	<p>انتخاب افتادون استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی واقع شدن انتخاب و موقع انتخاب بدست آمدن است (ظیری میثا پوری) مر از صحت سه انتخاب افتاد و امام سادہ رخ و عشق پا کرده صاف و (اردو) انتخاب کا موقع منا -</p>
<p>انتخاب داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی قابل انتخاب بودن است (صائب) هلاک حسن خدا داد او شدم که سر پا و چو شعر حافظ از</p>	<p>انتخاب داشتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی قابل انتخاب بودن است (صائب) هلاک حسن خدا داد او شدم که سر پا و چو شعر حافظ از</p>

انتخاب ندارد (ظہوری) (گزیدہ است ہمہ)	گشت است انتخاب زدہ (و حید قزوینی)
واغماے عشق ظہوری ہا بزیر جگر و سینہ انتخاب	زدیدہ ام نرود خاک گرشود جسم ہا ہر آن نگہ کہ زرد
نذار ہا مخفی مباد کہ استعمال منفی این در شعر صائب	تو انتخاب زد است (اردو) (الف) منتخب کرنا
بمعنی سراپا منتخب بودن است و در کلام ظہوری	ہونا (ب) منتخب یعنی برگزیدہ۔ الف کا اسم مفعول
قابل امتیاز نبودن (اردو) قابل امتیاز ہونا۔	دیکھو انتخاب آلودہ۔
انتخاب رفتن استعمال۔ صاحب آصفی	انتخاب ساختن استعمال صاحب آصفی فکر
ذکر این کردہ کہ بمعنی انتخاب بعمل آمدن و منتخب کردن	این کردہ کہ بمعنی انتخاب کردن است (ظہیری نیشاپوری)
است (حافظ) سواد نامہ موی سیاہ چون	بعد از ان انشا مکتب کردہ با ہم مفردات ہا
شد طے ہا بیاض کم نشود و رصدا انتخاب رود ہا	شخص انسان انتخاب کل اسم ساختہ ہا (اردو)
(اردو) انتخاب کیا جانا۔ منتخب کرنا۔	انتخاب کرنا۔ منتخب کرنا۔ (فقہ امیر) بہت سے
(الف) انتخاب زدن استعمال۔ صاحب	موتی بین آپ انہیں سے انتخاب کر لیجئے
(ب) انتخاب زدہ آصفی ذکر الف کرد	انتخاب شدن استعمال۔ بمعنی منتخب شدن
کہ بمعنی انتخاب کردن و منتخب شدن است (ب)	است کہ متعلق بمعنی دوم انتخاب باشد (ظہوری)
بقول صاحب بحر و بہار مدون انتخاب آلودہ۔	(ب) دیگر ان ہوس برگزیدہ ارزانی ہا برائے خاطر
مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر مکتب (الف)	من حسرت انتخاب شدہ ہا (اردو) منتخب ہونا
است بمعنی منتخب و برگزیدہ (صائب) بیا	انتخاب ہونا جیسے آج صدر نشین کا انتخاب ہو چکا
کردن اور از نقطہ زیری خال ہا توان شناخت کہ	انتخاب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

<p>کرده که مرادف انتخاب ساختن و تعلق بمعنی دوم انتخاب است (صائب ۵) سرانجام قبله کند در حرم سبکی عقلی انتخاب نماید (اردو) انتخاب کرنا۔</p> <p>انتخاب یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی منتخب شدن است (تفهیم لانی بشر) بصیرت سخن شناس سخن یاب که از نسخه کائنات انتخاب یافته ازین بوستان سخن و چمن روحانی بهره مند باد (اردو) منتخب ہونا۔</p>	<p>کرده که مرادف انتخاب ساختن و تعلق بمعنی دوم انتخاب است (صائب ۵) سرانجام قبله کند در حرم سبکی عقلی انتخاب نماید (اردو) انتخاب کرنا۔</p> <p>انتخاب یافتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی منتخب شدن است (تفهیم لانی بشر) بصیرت سخن شناس سخن یاب که از نسخه کائنات انتخاب یافته ازین بوستان سخن و چمن روحانی بهره مند باد (اردو) منتخب ہونا۔</p>
<p>انتشار بقول بہار پر گندہ شدن۔ مؤلف گوید کہ لغت عربت بکسر اول و سوم صاحب منتخب ہم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی کنند و ہرے معنی مصدری بامصدا فرس مرکب سازند (اردو) انتشار بقول امیر (عربی) مذکر۔ پریشانی۔ گھبراہٹ (کیف ۵) کسی کی زلف پریشان کا دل کو سودا ہے ہ تمام عمر رہے کیون نہ انتشار میں روح ہ</p>	<p>انتشار بقول بہار پر گندہ شدن۔ مؤلف گوید کہ لغت عربت بکسر اول و سوم صاحب منتخب ہم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی کنند و ہرے معنی مصدری بامصدا فرس مرکب سازند (اردو) انتشار بقول امیر (عربی) مذکر۔ پریشانی۔ گھبراہٹ (کیف ۵) کسی کی زلف پریشان کا دل کو سودا ہے ہ تمام عمر رہے کیون نہ انتشار میں روح ہ</p>
<p>(الف) انتشار کردن استعمال صاحب آصفی ذکر (ب) کسی چیز کا پھیلانا۔ منتشر کرنا۔</p> <p>این کرده کہ معنی منتشر کردن است و از سند پیش کرده اش (الف) انتشار یافتن استعمال صاحب آصفی</p> <p>(ب) انتشار کردن خیری بمعنی تشر کردن ذکر این کرده کہ معنی منتشر شدن است و از سند پیش کرده اش</p> <p>آن خیر است چنانکہ انتشار کردن نفس کہ معنی پریشان کردن (ب) انتشار یافتن خیری بمعنی صادر شدن و شائع</p> <p>نفس باشد و این کنایہ باشد (سعدی ۵) سعدی</p> <p>بہ نفس کہ بر آورد در سحر چون صبح در بیدار سحر انتشار (۵) گذشت پانچواں سطر بر وزن قلم ہ تا حکم او برست روی انتشار</p> <p>کرود (اردو) (الف) منتشر کرنا۔ پھیلانا۔ یافت (اردو) (الف) منتشر ہونا۔ (ب) شائع ہونا۔ صادر ہونا۔</p>	<p>(الف) انتشار کردن استعمال صاحب آصفی ذکر (ب) کسی چیز کا پھیلانا۔ منتشر کرنا۔</p> <p>این کرده کہ معنی منتشر کردن است و از سند پیش کرده اش (الف) انتشار یافتن استعمال صاحب آصفی</p> <p>(ب) انتشار کردن خیری بمعنی تشر کردن ذکر این کرده کہ معنی منتشر شدن است و از سند پیش کرده اش</p> <p>آن خیر است چنانکہ انتشار کردن نفس کہ معنی پریشان کردن (ب) انتشار یافتن خیری بمعنی صادر شدن و شائع</p> <p>نفس باشد و این کنایہ باشد (سعدی ۵) سعدی</p> <p>بہ نفس کہ بر آورد در سحر چون صبح در بیدار سحر انتشار (۵) گذشت پانچواں سطر بر وزن قلم ہ تا حکم او برست روی انتشار</p> <p>کرود (اردو) (الف) منتشر کرنا۔ پھیلانا۔ یافت (اردو) (الف) منتشر ہونا۔ (ب) شائع ہونا۔ صادر ہونا۔</p>

انتظار بقول بہار چینی راچشم داشتن۔ فرماید کہ بالفطردن و داشتن کردن و کشیدن استعمال مؤلف گوید کہ کبیر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بل مصدر استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصدر و فرس مرکب سازند و تخصیص چارہ مصدری کردہ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ۷) و فائے وعدہ ہا انتظار مہم ہا موزی و فردائی رساند است (اردو) انتظار۔ بقول امیر (عربی) نہ کر۔ راہ دیکھنا (برق ۷) نگہ قاصد فقط آنھوں میں جان ہے (سائل کو انتظار ہے تیرے جواب کا)؛

انتظار بدتر از مرگ است مثل صاحبان کردہ کہ بمعنی انتظار کشیدن و انتظار کردن و منتظر بودن خرنیہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ است (فوقی نیردی ۷) مراقبت و مردن بصورت و از محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان در مذمت انتظار و بیان صعوبت آن این مثل را انتظار کھینچنا۔ انتظار کرنا۔ (غالب ۷) نفس زندہ کہ مردن بہ است از انتظار کشیدن و این معنی است و بس (اردو) بقول امیرؑ الانتظار ساغر کھینچ؛

انتظار داون استعمال بمعنی منتظر داشتن است (صائب ۷) بسکہ بر دلھا سوال من گرانی می کند مسیحی میں ہو گیا (کن میں کہتے ہیں) انتظار سے کوہ با حاضہ جوابی انتظار رم می دہ (اردو) انتظار موت بھلی سے عینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔ میں رکھنا۔ منتظر رکھنا۔

انتظار بردن استعمال صاحب اصغری ذکر کیا انتظار داشتن استعمال۔ صاحب صنفی

<p>ذکر این کرده کہ معنی انتظار کردن و انتظار کشیدن است (مخلص کاشی) تو باش لے غمشین اگر انتظار دوست میداری ہ کہ من از شوق نزدیک است بگذارم بجای خود را ہ (ظہوری) چوشتا دیگر از ہرے وعدہ و صلش ہذارم انتظار وعدہ مدت برنی تابدا ہ (اردو) انتظار کرنا -</p>	<p>انتظار کشیدن استعمال - صاحب آصفی فکر این کرده کہ معنی انتظار کردن و منتظر بودن است (صائب) عاقل پیای خویش نبردان نمی و در اے چشم روز حشر کش انتظار ما ہ (اردو) انتظار کھینچنا - دیکھو انتظار بردن - انتظاری بقول بہار - بیایے نسبت آنکہ انتظار شدہ</p>
<p>انتظار فرمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ معنی حکم انتظار دادن است و منتظر داشتن (کمال صہبانی) تا کیم انتظار فرما وقت نامد کہ روی بنائی ہ (اردو) انتظار کرانا انتظار کردن استعمال - صاحب آصفی فکر این کرده کہ معنی منتظر بودن است (معری نیشاپوری) آنکہ چون معبود عالم را بعد از شمرده داد و پیش از آدم کرد و عالم عدل اورا انتظار ہ (اردو) انتظار کرنا -</p>	<p>باشد (طالب آملی) ہر دل ز تو اشک ریز حسرت ہ چون گوشہ چشم انتظاری ہ مؤلف گوید کہ بخیال ما در مصرع دوم بالفاظ انتظار - یاے وحدت است نہ نسبت اگرچہ ادعاے بہار خلاف قاعدہ نسبت ولیکن محفل فصاحت است مادر کلام فرس ندیم و نذر معاصرین عجم شنیدیم کہ منتظر را انتظاری گفتہ باشند (اردو) منتظر انتظار کرنے والا اور ہماری رائے کے لحاظ سے صرف انتظار اس کا ترجمہ اس لئے کہ لفظ فارسی میں یاے وحدت ہے -</p>
<p>انتظام بقول بہار راست شدن کار بہ ترتیب نیکو در رشتہ کشیدن چیزی را و فرماید کہ با نظر بر خاستن و دادن مستعمل - مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست کہ سر اول دسوم و صاحب منتخب</p>	

ذکر این کرده فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درستی کار استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادِر فرس مرکب سازند که در لغات آید و تخصیص دو مصدر بیان کرده بها باشد (اردو) انتظام - بقول امیر (عربی) مذکر - بند و بست - اہتمام - ترتیب (صبا) اپنے دل پر ہے اختیار ہمیں نہ ملک کا انتظام کرتے ہیں (برق) ختم تجھ پر یہ کام ہے تیرا وہ کیا انتظام ہے تیرا (مسرور) چیرین سب انتظام سے رکھو تو کام تم اپنے کام سے رکھو

انتظام بر خاستن استعمال - صاحب	است و خواہش انتظام کردن چنانکہ انوری
اصفی ذکر این کرده کہ بمعنی باقی نماندن انتظام گوید (س) قاعدی را کا انتظام حال صحیح است (شائی مشہدی) بہمد دست تو چون نہ راہ در گاہ نظام الملک مقصد کردہ	گوہر چنان پریشان شد کہ انتظام جو اہر زیبا
بر خاست (اردو) انتظام باقی نہ رہنا	انتظام و ادون استعمال - صاحب صفی
نہ رہنا - انتظام اٹھ جانا -	ذکر این کرده کہ بمعنی انتظام کردن است -
انتظام پذیرفتن استعمال - صاحب صفی	(ظہوری) دہم انتظام ہم مہی نہ با حکام
ذکر این کرده کہ بمعنی انتظام شدن و قرار یافتن	ایام بر بان شہی (اردو) انتظام کرنا - انتظام
است (خسر و تشر) بوجہ ارادت خاطر دنیا (میر حسن) جہان کو انہوں نے دنیا	نور ما انتظام می پذیرد (اردو) انتظام
انتظام جستن استعمال - بمعنی خواستن	انتظام پذیرائی بیلانی سہائی تمام (اردو) انتظام کر فتن استعمال - صاحب صفی

<p>ذکر این کرده که مرادف انتظام پذیرفتن است انتظام یافتن استعمال - صاحب صفتی</p>	<p>ابو الفضل نثر) توأم دوستی و یکتا دلی انتظام ذکر این کرده که به معنی انتظام گرفتن است (طبر</p>
<p>گرفت (ار دو) انتظام پانا - انتظام ٹھیکہ فارابی (۵) بر وزگار توان یافت انتظام</p>	<p>(فقره امیر) جب ہر ایک چیز کا معمول بندھ جائے جہان یہ کہ از حمایت خوبی پیاز شد کا فورہ (ار دو)</p>
<p>اور انتظام ٹھیکہ گیا اصغری دوسرے کا منو کی طرف متوجہ انتظام پانا - دیکھو انتظام پذیرفتن -</p>	<p></p>

انتعاش | بقول بہار بلند شدن و نیکو شدن و برخاستن فارسیان بمعنی عیش و نشاط
 بالفظ کردن استعمال کنند مؤلف گوید کہ این لغت عرب است بکسر اول و سوم صاحب
 منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان برای معنی مصدری با مصدر فرس مرکب سازند کہ دلخشا
 می آید (عربی ۵) ہر خندہ دیر چہ کشانیدہ غم است نہ ہر انتعاش نازہ فضل با تم است
 (ار دو) عیش - بقول آصفیہ (عربی) مذکر - خوشی کے ساتھ زندگانی کرنا - عشرت - آرام -
 آسودگی - چین - سکھ - خوشی - (سالک ۵) یون ہی دل غم سے اگر ہجر میں خوگر ہوگا نہ
 وصل میں عیش مجھے خاک میسر ہوگا نہ

<p>انتعاش بردن استعمال زائل کردن عیش استعمال - صاحب صفتی</p>	<p>انتعاش داشتن استعمال - صاحب صفتی</p>
<p>و نشاط و حاصل کردن آن باشد (عربی ۵) ذکر این کرده کہ بمعنی عیش و نشاط داشتن و لذت</p>	<p>طبع سوز از تو برد انتعاش پے سینہ شیرین ز تو عیش و نشاط بردن است (سلیم طهرانی ۵)</p>
<p>جوید خراش نہ (ار دو) عیش زائل کرنا عیش دارد از خط شکستہ انتعاشی طبع او بزرشت</p>	<p>مٹانا - عیش و نشاط حاصل کرنا - باشد شکستہ چون شود پای کلاغ غنہ (ار دو)</p>

عیش و نشاط میں ہونا۔	سدا آوردہ (۵) می پرستمن می پمانہ نگذار دوزد
انتعاش کردن استعمال - صاحب صنفی ہتاشی ہردم از روی دل می کند (ولہ ۵) بخرا	ذکر این کردہ کہ بمعنی عیش کردن است بہار نیست خیالی میستم کہ شبی بہ خیال خواب کنم شتہ ذکر این بذیل نقطہ انتعاش فرمودہ و از میرزا جلال (۵) انتعاش کنم (۱) عیش کرنا۔
انتفاع بقول بہار یعنی سود گرفتن و بالفظ بردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ کبر اول و سوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند۔ یعنی سود و نفع باشد و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در محقات می آید (اردو) انتفاع۔ بقول صاحب تذکیر و تانیث - مذکر۔ (احقر ۵) عوض دل اگر ملا بوسہ بہ ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا:	انتفاع بردن استعمال - صاحب صنفی (والہ ہروی ۵) می گویم از زبان تو حرف فابہ
ذکر این کردہ کہ بمعنی نفع رسانیدن است از ہیچ می برم سودیوانہ انتفاع (۵) (اردو) نفع پہنچانا	انتقال کبر اول و سوم۔ بقول منتخب رفتن از جای بجائی - فارسیان ہم این را بمعنی نقل مقام استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند (انوری ۵) دنا
خورشید را می روشتت بہ سوی چارم چرخ روی انتقال بہ از سواد شب نماذگر در روز بہ	انتقال کبر اول و سوم۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ ایک جگہ سو دوسری جگہ جانا۔ مؤلف کہتا ہے کہ غالباً آپکا مقصد نقل مقام سے ہے یعنی حاصل بالمصدر (صبا ۵) پس از فنا ہی یہی ہے جو بقیاری روح بہشت سو نہ کہین اور انتقال کریں

انتقال فرمودن استعمال - صاحب صفتی ذکر این کرده که مرادف انتقال فرمودن است	
انتقال نمود - (اردو) ویکھو انتقال فرمودن (حزین اصفہانی نشر) قطع علائق ازین ديار انتقال یافتن استعمال - صاحب آصفی انتقال نمودن استعمال - صاحب صفتی	ذکر این کرده که به معنی نقل مقام کردن است (منشی اصفہانی - نشر) از وہ بہ صلب قصی مقام فرما - ہجرت کرنا - انتقال نمودن استعمال - صاحب صفتی
انتقام بقول بہار کینہ کشیدن فرماید کہ بالفظ کشیدن و گرفتن متعل مؤلف عرض کند کہ عرب است بکسر اول و سوم صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصد یعنی کینہ کشی کنند و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب ساز مذکور در لغات آید و تخصیص دو مصداق بالا نباشد (ظہوری ۵) باش فارغ از خیال انتقام نہ کار اہل کینہ را ہم کینہ ساخت نہ (اردو) انتقام - بقول امیر - عربی - مذکر - بدلا - عوض (قلی ۵) بگڑے بیٹھے تھے جان دینے پر نہ لوگون سے انتقام لینے پر نہ	
انتقام اذ اختن استعمال - صاحب ویکھو انتقام - انتقام بودن استعمال - صاحب آصفی انتقام است کسی و انتقام گرفتن ہم (حزین اصفہانی ۵) سینہ ام انتقام گردون را نہ (۵) گر شود نیم نفس فرصت بال افشانی نہ انتقام قفس و دام چه خواهد بودن نہ (اردو)	انتقام بودن استعمال - صاحب آصفی انتقام است کسی و انتقام گرفتن ہم (حزین اصفہانی ۵) سینہ ام انتقام گردون را نہ (۵) گر شود نیم نفس فرصت بال افشانی نہ انتقام قفس و دام چه خواهد بودن نہ (اردو)

انتقام گزاشتن استعمال - صاحب آصفی	انتقام هونا - جیسے "واہ اچھا انتقام ہوا"
انتقام کشیدن استعمال - صاحب آصفی	انتقام کشیدن (۱) انتقام گرفتن است صاحب
ذکر این کرده کہ (۱) یعنی در گذر کردن از انتقام باشد	بجرم این را آورده فرماید کہ معنی کینه کشیدن و
صاحب آصفی (۵) انتقام ہرزہ گویان	پادشاه گرفتن باشد (ظہوری ۱۵) کرد و رخنہ
را بنجا موشی گذارہ تیغ می گوید جوابی مرغ بی ہنگام	کرب اسرانی پزیر از دیدہ انتقام کشید (پہلوی ۱۵)
را و (۲) بہ تحقیق ماسپر کردن انتقام بہ دیگر	تونی (۱۵) فغان کہ رنجش جانان بآن مقام رسید
(عرفی ۵) رقتیم و انتقام ستم ہای غیر را با عا	کہ ہر کہ در گنہ از من انتقام کشید و بہ تحقیق ما (۲) بتلا
طبیعت گردون گذشتیم (۱ و ۲) (۱) انتقام	انتقام شدن ہم (ظہوری ۱۵) چون ظہوری
سے در گذر کرنا (۲) انتقام کو کسی دوسرے پر چوڑنا	انتقام از تلخکامی ہا کشید ہر کہ جوش از حسرت بہا
یعنی کسی دوسرے کی توفیض کرنا -	ما عجب نوش زدینہ (۱ و ۲) درنگی در تلانی گر
انتقام گرفتن استعمال - صاحب آصفی	جفا کی مبنی از دشمن بہمان خود می کشد از خود بزرگی
ذکر این کرده کہ بہ معنی حقیقی است (وحید فروغی ۵)	انتقام کس (۱ و ۲) (۱) انتقام لینا - بدلہ لینا
(۵) نیکی برای اہل کرم چون قبول نیست	(۲) انتقام مین پہنا - بتلا ہونا -
نہان ز خصم خویش گرفت انتقام خویش (۱ و ۲)	انتقام سووا بقول بہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و کسر فوقانی و لام مفتوح و ہای مکسورہ
بدلہ لینا - انتقام لینا -	و فتح سین بی نقطہ و سکون و او و دال ابجد بالف کشیدہ بلغت سریانی جد و اربا شد کہ از آماہ فخر

(۱۵۵۶)

(۱۵۵۷)

گویند - صاحب محیط بر آئند گوید کہ لغت عجی اندلسی است و آن دو قسم باشد یکی سیاہ و آتہ آتہ

سود گویند و آن جد و ارا اندلسی که آنرا بطول الارض و باندلسی فیهنق و بهندی تزیسی نامند و قسم دوم سفید و آنرا آنکه بمیضا و عوام اندلس فیهنق گویند - سیاه آن گرم و خشک و در دوم و گویند خشکی آن در او اکل سوم و در تریاقیت قائم مقام تریاق فاروق خصوصاً در او جاع شکم و رحم نافع و بخمر و سبزی و ستن معده و جگر و محمل مواد ملغی و منافع بسیار دارد (ارو) جد و ارا - بقول آصفیه (عربی) اسم تونث - ایک زهر و در کر نوالی جرطی جد و ارا خطائی -

اتما | بقول بهار نسبت گرفتن فرماید که بالنظر کردن مستعمل مولف گوید که بکسر اول سوم نعت عز است و بقول منتخب نسبت یافتن بکسی فارسیان استعمال این بمعنی تعلق و نسبت کنند (انوری ۵) از اعتدال هوایی که دولت دارد و باد را چون بات انهای نشو و نماست (ارو) تعلق - مذکر - نسبت - تونث -

اتما کردن استعمال - بمعنی نسبت یافتن	ثرد و پاژند به معنی داشتن باشد که از داری بزرگی است
و منسوب شدن است به کسی - صاحب آصفی	صاحب موارد هم ذکر این کرده و صاحب تجا
و ذکر این بمعنی نسبت گرفتن کرده (محال آصفیانی)	در خاتمه کتاب خود بذیل دستور چهارم این را
۵) بجز بخدمت تو بنده اتما کند بهر کجا که آورده - این همان است که صراحت ماخذ	این بر انا تونث گذشت - نمیدانیم که مقصود
پژ و پیش رو و زلس و ترا و (ارو) نسبت پنا	صاحب برهان از داری بزرگی چه باشد و از داری بزرگی
منسوب کیا جانا - متعلق هونا -	

انتونتن | بقول صاحب برهان و فیهنق حاصل بالمصدر داشتن است و لفظاً با این بانون و نامی قرشت بر وزن پهلونکن ملغبت هیچ تعلق ندارد (ارو) رکنا -

انتونی | بقول پہا ربوقانی وداودونون تجانی رسیدہ نام خلیفہ اول حضرت عیسیٰ زرع
نصاری (حادثہ کیلانی ۵) نزدیک کمینہ عالم توہ انتونی و بیدوست طرفہ صاحب اند
صراحت کند کہ این لفظ لاتن است مؤلف عرض کند کہ مقصودش از زبان لاطینی باشد۔
(ارو) انتونی۔ زبان لاطینی اور عقیدہ نصاریٰ مین عیسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ اول کا نام
انتہا | بقول آصفی معروف۔ مؤلف عرض کند کہ کبیر اول و سوم بقول منتخب لغت عرب
است بمعنی بیابان رسانیدن و پختیری رسیدن و بازایت دن۔ فارسیان استعمال این بمعنی حد
و نہایت کنند کہ مقابل ابتدا باشد و برای معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در لغات
آید (ظہوری ۵) مدار دست ظہوری اذان جریدہ روان نہ کہ انتہای رہ خود را ابتدا و نہ
(انوری ۵) صفات مدح تو در ابتدا می مصحف مجد نہ مثال لغت تو در انتہای مدح تو در
(ارو) انتہا۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونت۔ حد۔ نہایت (ناسخ ۵) موی مرگان ہوگو
پانی مین رہنے سے سفید نہ انتہا رونے کی کچھ اے دیدہ نمناک ہے نہ

(۱) انتہا پذیر شدن استعمال (۱) بمعنی انتہا پذیرد (ارو) ختم ہونا۔	
(۲) انتہا پذیرفتن ختم شد و بانہا رسید انتہا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی	
باشد (ظہوری ۵) کار و بار انتہا پذیر شدہ ذکر این کردہ کہ بمعنی حد و غایت داشتن است است نہ روش ابتدا بکار بہرہ و (۲) مراد صاحب آصفی ذکرش کردہ (عالی شیرازی شری) سازکن نہ زیر کہ حرف عشق نمیدار و انتہا نہ (۱) شد شخصی گفت الہی جنگ تنبورک نیز باجل موعود انتہا ہونا۔ جیسے "اُن کے ظلم کی کوئی حد اور	

انتہا نہیں ہے، یہ ظلم کی انتہا ہو چکی ہے جس کی ابتدا ایسی ہو اسکی انتہا کیسی ہوگی ؟

انج | بقول برہان و سراج بفتح اول و سکون فون و جیم ۱، اطراف و گرد اگر درومی و رخسار باشد (۲) بمعنی بیرون رفتن و بیرون کشیدن ہم آمده و (۳) امر باین معنی ہم معنی بیرون کش - صاحب سروری و جہانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده - صاحب رشیدی برگرداگرد و قانع - صاحب جامع بذکر ہر معنی نسبت معنی اول گوید کہ رخسارہ کہ اطراف و گرد اگر درومی باشد مؤلف عرض کند کہ تثر - بقول برہان اسم جامد فارسی زبان است بمعنی دندانہ کلید و بیرون کشندہ چیری را و از ہمین اسم جامد مصدر ترشیدن بمعنی کشیدن می آید - پس بخمال ما فارسیان زامی فارسی را بہ جیم بدل کردند همچون کز و کج و کزک و کجک و الف وصلی در اولش آورده انج کردند و معنی حقیقی این بیرون کشندہ و باز کشندہ و ظاہر کنندہ - انچہ تحقیقین بالا بمعنی مصدر می آورندہ درست نباشد و بمعنی بیرون رفتن ہم ناقابل تسلیم و خلاف قیاس و سندی میخوابد و حقیقت معنی سوم ظاہر است کہ انجیدن مصدری است کہ از ہمین اسم جامد وضع شدہ و معنی آن بیرون کشیدن کہ می آید پس انج امر است از ہمین مصدر - حالا عرض می شود نسبت معنی اول کہ گرداگرد روی و رخسار - خط باشد و آن حدیث کہ روی و رخسار را بیرون می کشد و ظاہر می کند پس فارسیان انج را مجازاً بمعنی گرداگرد روی و رخسار استعمال کرده باشند و بدون سند این معنی را ہم تسلیم نہ کنیم کہ از معنی حقیقی بسیار بعید است ولیکن جادارو کہ بدین معنی مبدل انگ باشد کہ نصحتین در ترکی زبان رخسارہ را گویند (کذا فی المویّد) اندرین صورت تبدیل کاف عربی بفارسی و باز تبدیل کاف فارسی بہ جیم موافق قیاس باشد - انچہ صاحب جامع صراحت

معنی اول کرده در غلط افتاده که رخساره اطراف و گرد اگر در روی نیست نتیجه تحقیق با همین قدر است که اسبج معنی بیرون کشنده و ظاهر کننده چیزی است و پس و این معنی بلحاظ ماخذ است که ذکرش بالا گذشت و قیاس میخواید که معنی این اظهار و افشا و نزع باشد معنی مصدر بلکه حاصل بالمصدر - و عجبی نیست که محققین بالا برای همین مقصد بیرون کشیدن نوشته باشند ولیکن طرز بیان شان اظهار مطلب نمی کند (اردو) (۱) منهد اور رخسار کی حد - یعنی خطا - نموش (۲) با هر کهنجی والا - کهولنے والا - ظاہر کرنے والا (اظهار - افشا - معنی حاصل بالمصدر) (۳) با هر کهنج - امر -

انجام لیکن | بقول اند سحر الہ فرنگ فرنگ بالفتح و کسر لام لغت فارسی است به معنی پر کردن و سیرگشتن و سیراب کردن و بازداشتن از تنزدی و غلبه و انداد گستاخی نمودن و مانده کردن و دلالت کردن و معلوم کردن و نصیحت دادن و بر تافتن (انتهی) از محققین مصداق کسی ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و ماخذ هم معلوم نشد و بدیانتش اعتبار را نشاید - خیال ما نیست که از غلطی املا یا تصحیف و کتابت وجود این قائم شد (اردو) بهرنا - سیرمونا - سیراب کرنا - باز رکھنا - گستاخی کا انداد کرنا - عاجز کرنا - تھکانا - دلالت کرنا معلوم کرنا - نصیحت دینا - چکنا -

انجام | بقول برهان و ناصری و سروری بر وزن اندام (۱) انتها و آخر هر کار و هر چیز باشد که بنظام آید و (۲) فاعل را نیز گویند که بنهایت رساننده و آخر آورنده باشد (۳) امر باین معنی هم یعنی آخر کن و بنهایت برسان - صاحب رشیدی و جهانگیری بر معنی اول قانع خان آرد

در سہج بذکر معنی اول فرماید کہ ازہمین است راہ انجام یعنی راہ را با انجام رسانند مؤلف عرض کند
اسم جاند فارسی زبان است و اسم مصدر انجامیدن کہ می آید معنی اول الذکر حقیقی است و دوم
بجالت ترکیب اسمی همچون راہ انجام و جان انجام و توان گفت کہ انجام افادہ معنی فاعلی
کند و بہ معنی سوم امر است از مصدر انجامیدن بالجملہ این مقابل آغاز است و در فر
معاصرین عجم متصل (ظہوری ۵) از لطف خط مشکبو پر مایہ تر از آرزو ہم حسن بی انجام
و ہم عشق بی آغاز مایہ (صائب ۵) و دوشیم والہ قربانین پس از تسلیم و دو شاہد
کہ انجام بہ آغاز است (اردو) (۱) انجام - بقول امیر (فارسی) مذکر - آغاز کی
مند - خاتمہ - انتہا نتیجہ - آل - تکمیل (میر انیس رباعی) انجام بخیر ابتدا بگڑی ہو
گہر گزہ پڑے کہین بنا بگڑی ہے پکشتی سے اتیس ہم کنارے ہو جائیں : اللہ دریا بہا
ہو بگڑی ہے (کیف ۵) پیچ ہے شراب عشق کا انجام رنج ہے : کیا کیا خارین
نہ مجھے درد نہر ہوا (ناخ ۵) ہے ہوس یار سے ہم سے کرے غیر کو ترک پہ طلب اپنا
وہ ہے جو قابل انجام نہیں : (۲) انجام دینے والا (۳) انجام دے۔

(۵۵۵)

انجام حبتن استعمال - معنی دریافت کرد	انجام دادن استعمال - بقول بحر و بہا
دستین نتیجہ (عرفی ۵) عرفی انجام غمت	بمعنی سامان دادن - صاحب تحقیق دست
از رہ روان دل مجوی : آنچہ در این رہ	گوید کہ بہ معنی (با تمام رسانیدن) است
بخواہی در سر انجام است و بس : (اردو)	مؤلف عرض کند کہ مراد ف اتمام دادن
انجام کی تلاش کرنا - نتیجہ دریافت کرنا -	باشد (صائب ۵) صائب چہ فارغ نہ

<p>انجامش بقول اند بفتح و کسریم (فارسی) دادہ اندہ (ولدہ) ہر کج گیری گلی در آب معارف خودی نکار ہر کس را دہی انجام در کاکہ قیامت است چنانکہ فردوسی گوید (ہ) خودی (اردو) انجام دنیا - بقول امیر - تو گفتی مگر روز انجامش است پکی رستخیز است پور اگر نا فقرہ امیر تم اس کام کو انجام یا رامش است نہ مؤلف گوید کہ حاصل ہند نہیں دے سکتے۔ انجامیدن باشد (اردو) دیکھو انجام۔</p>	<p>انجام حساب و جمعی کہ کار آخرت انجام انجام و داشتن استعمال - صاحب صفی ذکر این کردہ کہ معنی غایت و انتہا داشتن است (صائب ہ) شمشیر کشیدی و نجوم آگاہ کردن از مال باشد (فردوسی ہ) نہ نشاندی نہ افسوس کہ آغاز تو انجام ندارد بگفتند بار از زبان راز خویش نہ نمودند آغاز (اردو) انجام ہونا - جیسے خدا جانے سکا و انجام خویش نہ (اردو) انجام اور نتیجہ انجام کیا ہوگا؟ آخر اس کا یہ انجام ہوا؟ سے آگاہ کرنا۔</p>
<p>انجام دیدن استعمال - واقف شدن ذکر این کردہ کہ بہ معنی تمام شدن و ختم شدن و با انجام رسیدن است (قاسمی گونا بادی (اردو) نتیجہ سے آگاہ ہونا - آغاز و انجام سے واقف اور خبردار ہونا۔</p>	<p>انجام دیدن استعمال - واقف شدن ذکر این کردہ کہ بہ معنی تمام شدن و ختم شدن و با انجام رسیدن است (قاسمی گونا بادی (اردو) نتیجہ سے آگاہ ہونا - آغاز و انجام سے واقف اور خبردار ہونا۔</p>

انجام پانا - بقول امیر تمکیم کو پینچا - پورا ہونا
 (فقہ امیر) ریاست کا سارا کام آپ ہی
 کے دم سے انجام پاتا ہے

انجامیدن | بقول بحر بافتح تمام شدن
 از اسم جاد انجام ویای معروف و علامت
 و بانہا و آخر رسیدن کار ہا - کامل تصریف
 مصارع این انجام - صاحبان ضمیمہ برہان گویند و باصول ماصلی است کہ از اسم جاد فارسی
 ورشیدی و موارد و نوادر و سراج ذکر این زبان وضع شد (اردو) تمام ہونا - آخر ہونا - انجام

انجامیدن | بقول صاحب اند بجا الہ فرنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی
 فکر مند و اندیشاک شدن - دیگر اہل تحقیق ازین مصدر سکوت و رزیدہ اند و سندی
 پیش نشد و معاصرین عجم ہم بزبان نہ اند - اگر ماخذ این لغت عرب انجام را قرار دہیم
 معنی آن بریدن درخت است و جادار کہ فارسیان مجازاً آن مصدر را بمعنی اندیشاک
 شدن قرار دادہ باشند و لیکن بدون سند استعمال اعتبار را شاید (اردو) فکر مند ہونا -
 انجامار | بقول برہان و جامع بابای ابجد معرب انگار است و آن رستنی باشد سرخ
 رنگ و پیوستہ در کنار جو بار وید و عصارہ آن نیز سرخ می باشد نو اسیر را نافع حنا
 محیط گوید کہ مشتق از جبر و گویند اسم رومی نباتیست کہ در مراہج و کنار نہر یا میان علیق
 می روید - از ادویہ شریفہ - کثیر المنافع - قلیل المضار - سرد و خشک در اول و دران
 تبض ظاہر و قوت محللہ مع رطوبت است نافع نرف الدم و منافع بسیار دارد و الخ

(اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام انجبا رکھا ہے اور صراحت کی ہے کہ فارسی میں انجبا کہتے ہیں ایک درخت ہے مک شام کا کل اعضا سے خون بند کرتا ہے۔ بواسیر اور پچھلے اور تپنے کے لئے نافع۔

انجخ [قبول برہان وجہ انگریزی بفتح اول سکون ثانی وضم ثالث وخی نقطہ وار ساکن بہ معنی چین و شکن روی و اندام۔ صاحب ناصری فرماید کہ درین لغت خا و غین تبدیل یا یعنی انجخ ہم آمدہ همچون انجوخ و انجوغ و مصدر این انجوخیدن و انجوغیدن و انجوخیدن آمدہ۔ صاحب سروری صراحت کند کہ چینی کہ بر روی و شکم افتد از پیری یا بسبب دیگر صاحب رشیدی نسبت معنی اول صراحت فرید فرمودہ کہ چینی کہ بر میوہ و شکم و جز آن افتد انجخ باشد و صاحب جامع فرماید کہ چین و شکن موی و اندام۔ صاحب اند صراحت کردہ کہ اسم جامد فارسی است و محققین پابند لغت فرس ہم ذکر این کردہ اند خیال ما نیست کہ انجوغ بغین معجبہ کہ می آید اصل است و نشان لغت متقاضی این است کہ ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت با وجود این معاصرین ترکی با ما اتفاق دارند باقی حال انجوخ بہ خای معجبہ بدل باشد همچون (انجخ) و انجخ و انجخ۔ محقق آن کہ دا و حذف شدہ همچون ہوشیار و ہشیار و این اسم مصدر انجوخیدن است کہ می آید۔ ماہمین لغت را بہ بای موحده دوم بجای نون دوم و خای معجبہ سوم بجای جیم سوم (انجوخ) ہم یافتہ ایم و ذکرش بجای خودش گذشت و ماخذ ہم ہمد را بنام ذکر شد عجبی نیست کہ بہ تصحیف کتابت و عدم تحقیق ماخذ ہما انجوخ را بنون دوم و جیم سوم انجوخ کردہ باشند و حذف و انجخ شد و اللہ اعلم معاصرین عجم بر زبان

ندارند (اردو) دیکھو انجو خ کے دوسرے معنی۔

انجختن | بقول سروری و سراج و موارد و برہان باجم بز وزن و معنی بر جستن باشد و صاحب ہفت صراحت کردہ کہ بفتح اول و سکون نون و فتح جیم و سکون خای منقوطہ و فتح ثناء فوقانی و نون زود یعنی بر جستن است۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد معنی غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ معنی حقیقی انجخ کہ گذشت معنی این چین و شکن بر اندام یا میوہ واقع شدن فارسیان این را مجازاً معنی بر جستن استعمال کرده اند کہ در وقوع چین و شکن ہم بر تگی بعمل می آید و از برای معنی حقیقی اسم جامد۔ مصدری دیگر مستعمل است یعنی انجیدن کہ می آید۔ باقی حال تفنن فارسی این را سماعی واصلی گفته اند و امن و جبر قیاسی دانیم و باصول ماہم اصلی است کہ وضع شد از اسم جامدی کہ نفرت است پس علامت مصدریت با لفظ انج فرکت کرده اند (اردو) بقول صاحب موارد۔ پھانڈنا۔ اچیل جانا۔

<p>انجیدن جز آن۔ صاحب موارد فرماید کہ انجو خیدن ثالث مخفف انجو خیدن۔ سالم التصریف یعنی انجو خیدن انجیدن مرادف این باشد و نیز صراحت کند کہ مضارع این انجید۔ یعنی حاضر</p>	<p>بقول بحر عجم بفتح اول و ضم اسم مفعول می آید۔ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی در ہم کشیدہ شدن پوست روی و اندام باشد و بقول (خان آرزو) سراج) افتادن چین و شکنج بر رو و شکم و میوہ و</p>
---	---

فرس بنظر نیاید و معنی بیان کرده خان آرزو را لغت فارسی گیریم۔ باصول نامصدر
 کہ بالا گذشت صریح تر است از دیگر محققین اصلی است و اگر غیر فارسی گیریم جعلی بہر دو
 - مخفی مباد کہ این مصدر وضع شدہ است صورت موضوع بر قیاس است (اردو)
 بترکیب اسم جامد انج یا یا ی سعوف و منہ یا بدن یا کسی میوس و غیرہ پر شکن اور
 علامت مصدر رون۔ پس اگر اسم این مصدر جھڑیان پڑنا۔

انجدان بقول برہان بہ وزن مردمان (۱) معرب انگدان است و آن رشتنی باشد
 کہ اشتر غاز گویند و صمغ آن را بر عربی حلیت و بیج آنرا اصل الانجدان (۲) و بعضی گویند
 نئاس است و آن جانوری باشد شبیہ آدمی۔ صاحب ناصری فرماید کہ بلنت تبریزی
 کلور گویند و (۳) نام دیہی است بکاشان مؤلف عرض کند کہ بہ اشتر غاز صراحت کردہ
 کہ بقول محققین بیخ درخت انجدان است و صاحب محیط ہمد را بخا نوشته کہ اشتر غاز شبیہ
 با نجدان بلکہ از جنس اوست و ہم او را نجدان گوید کہ معرب انگدان فارسی و جائیکہ
 مطلق انجدان مذکور شود مراد از تخم انگ است و آن کا تخم باشد نزد بعضی۔ نام این
 میونانی طر و میون و بازند رانی کو لار کہ قسمی است از اقوام این و درخت این را میونانی
 سلیقون نام است و بیخ درخت این اشتر غاز و گیاه این حماة و صمغ این حلیت۔ و
 بفارسی انگزو و ہندی ہینگ نام دارد۔ بالجلہ تخم انجدان گرم و خشک و در دوم
 منفح و محلل و ملطف و جالی و فاد زہر سموم و معتبر بوی بدن و منتن براز است و منافع
 بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) صاحب جامع الادویہ نے اسم مشہور کے خانے میں

صغریٰ الہ ہے اور انگدان پر فرمایا ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے ولایتی جس کا گوند ہینگ ہر گرم و خشک۔ درمون کو تحلیل کرتی ہے اور پشایب اور حیض کی مدر (ہینگ کا درخت) (س) انسان بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بن مانس ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے اور عربی بول سکتا ہے۔ دیو مردم جنگلی آدمی۔ منھ حبشی بندر یا ہنومان سے مشابہ (۳) کا شان میں ایک موضع کا نام انجدان ہے۔

انجدک | ماصرت این بر اگر وہک کردہ ایم کہ صمغ درختی است فارسیان بر لغت (نجد) کہ نصحتین بقول منتخب معنی خوی کردن از ماندگی آمدہ الف وصلی در اول و کاف تصغیر یا تحقیر در آخر زیادہ کردہ (انجدک) صمغ درختی را نام نہادند کہ همچون خوی درخت است و این مفترس باشد (اردو) دیکھو اگر وہک۔

انجرک | بقول برہان و جہانگیری دسراج کبکثر ثلث و فتح رای قرشت و سکون کاف (۱) نام دشتی و صحرائی است غیر معلوم و (۲) مرزا نگوش را نیز گویند و آن نوعی از ریاحین است کہ در دوا با بکار بند و در عربی آذان الفار (نظامی ۵) بدشت انجرک آرام کردند بنوشا نوش می در جام کردند صاحب جامع بر معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ وجود انجرک کہ بہ معنی اول است منحصر بر علم نظامی است و صاحبان تحقیق را متحقق نشد کہ کدام دشت و کجا واقع است و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر مرزنجوش گوید کہ معرب مرزنگوش باشد کہ عبری سمسق و حبش کھیل و عتقر و بیونانی مرو قوس و آنا غلیس و ثاموس و طامیوس و ہندی مرو آنا مند و آن غیر از آذان الفار است (دو ماصراحت مرو)

بر اردو شیران کردہ ایم) بالجلہ مرزنجوش بقولش گرم در آخرد دوم خشک در اول آن و
 قوت این نبات لطیف است و تسخین و تحفیف در درجہ سوم می کند و لطیف و محلل و منفح
 و جالی و جاذب و منفح سد و دماغ و نافع شقیقہ و صداع و طوبی و سوداوی و ریاح
 غلیظہ و در دگوش نطولاً و قطوراً و منافع بسیار دارد (الخ) پس معلوم شد کہ آذان الفار
 و رامی انجرک است و انچه مرزنجوش را انجرک گفتند وجہ تسمیہ این واضح نہ شد و بعض
 محققین صراحت کرده اند کہ لغت فارسی است پس اسم جامد فارسی باشد و صاحب محیط
 بر مرزنجوش ہم ذکر انجرک نکرد و بر آذان الفار صراحت کرده است کہ غیر مرزنجوش باشد
 و در اینجا ہم ذکر می از انجرک نہ نماید ولیکن بر انجرک گوید کہ همان مرزنجوش و بقول بعض آذان الفار
 نہ العجب و در تحقیق اسمای مفردات طب چہ مایہ اختلاف رو داده است نتیجہ این ہمہ
 تحقیق آنست کہ انجرک بقول بعض مرزنجوش باشد و بقول بعض آذان الفار و انچه صاحبان
 تحقیق مرزنجوش را آذان الفار دانستہ اند درست نیست اگر چہ معنی ترکیبی ہر دو لفظ اتحاد دارد
 و ہمین اتحاد است کہ محققین را در غلط انداخت صاحب محیط بر آذان الفار خوش صراحتی
 کردہ (اردو) (۱) انجرک ایک جنگل کا نام ہے جس کا ذکر صرف نظامی کے کلام میں ہے
 لیکن اہل تحقیق کے پاس مستحق نہیں ہوا کہ وہ جنگل کہاں اور کس ملک میں واقع ہے (۲)
 و یکھو اردو شیران -

انجرہ | بقول برہان بر وزن پنجرہ نباتیست کہ از ابرو بی نبات النار گویند بفتح بای
 ابجد و تخم آنرا قرین خوانند سد رم آنرا با شیر تازہ بخورند قوۃ باہ دہد و بکوبند و با عسل

بر قضيـب بالند سطر گرداند- صاحب محیط فرماید که این اسم فارسی است- صاحب جامع
 ذکر این کرده و ما حقیقت و خواص و طبیعت این برانالیقی بیان کرده ایم- صاحب سرودی
 گوید که گیاهی است که چون بعضو آدمی رسد بگزد و آزار گز نه هم گویند- صاحب ناصری از کلام
 خود سندی آورده (سه) چند از پی انجیره کافتن به تخم نمی تخم انجیره به (اردو) و دیگران
 انجوسا | بقول برهان یفتح اول و سکون ثانی و کسر جیم و سین بی نقطه بalf کشیده یعنی اوست
 نوعی از سرخ مرد باشد و آنز البری شجرة الدم گویند خون شکم را به بندد- صاحب جامع گوید که
 مرادف انجوسا که می آید و صاحب محیط بر انجوسا فرماید که اسم شجاری است و بر شجاری نوشته که
 معرب شنکار فارسی است- صاحب اند فرماید که انجساعت یونانی است و بنجیال ما خفف
 (انجوسا به نون دوم) که می آید و انجوسا- همان (انجوسا بای عربی دوم و خای معجم سوم) که گذشت
 کاتبین چاکدست و نقل نگاران بی عقل بای موحده رانون و خای معجم را جیم نوشتند- بالجله تعریف
 کامل این بر (انجوسا) نوشته ایم (اردو) و بگو انجوسا-

انجسکیدن | بقول اتندجواله فرنگ فرنگ یفتح اول و ثالث و سکون سین مهمله و
 کسر کاف تازی لنت فارسی است یعنی باز آمدن و بازداشتن- و دیگر کسی از محققین مصداق
 ذکر این مصدر نه کرده و نه سند استعمال پیش شده اعتبار را نشاید که ماخذ این هم هیچ به فهم نیاید
 (اردو) باز آنا- باز رکنا-

(الف) انجفع | (الف) همان انج که با خای معجم گذشته یعنی این اصل است و
 (ب) انجفیدن | (انج به خا) مبدل این که غین معجم به خای نقطه دار بدل شود همچون

چرخ و چرخ و انجیدن مصدر این که به ترکیب یای معروف علامت مصدر دان به
 (الف) وضع کردند و مرادف انجیدن که گذشت و جادار و که انجیدن را مبتدل این گوئیم
 بهمان قاعده که بالا مذکور شد مخفی مباد که الف) مخفف انجوغ است و (ب) مخفف انجوغیدن
 که می آید بآتی حال (الف و ب) را معنی مرادف انج و انجیدن دانیم و صراحت ماخذ بر انج
 کرده ایم - صاحبان برهان و جهانگیری و جامع ذکر (الف) و صاحبان موارد و نوادر و رشیدی
 ذکر (ب) کرده اند (ار و و) (الف) و یکپونج (ب) انجیدن -

انجک | بقول برهان باکاف بر وزن مردک داند باشد سیاه شبیه بدانند امر و دو
 مغز سپید و ارد و آنرا بخورنده خاصیتش آنست که هر چند فراش خیال جار و ب سبیل بر جل
 خرسک ریش زندان پوست آن پاک نتوان کرد - صاحب ناصری در دیباچه کتاب بذیل
 آرایش چهارم فرماید که حاصل معنی برهان این است که پوست آن بر ریش خورنده می افتد و
 فراش خیال بجا و ب سبیل نمیتواند آنرا پاک کرد و فرماید که انجک زبان شیرازیت فارسی آن
 دانگ افزونک و معرب آن داتج ابروج (کنهانی المخزن) و این را انجچک بجم و کاف
 فارسی خوانند صاحب محیط اینر نوشت و ذکر انجچک هم نکرد و بر انجک به نون دوم و حیم عربی و لام
 کاف عربی گوید که داتج ابروج را نامند و بر داتج ابروج فرماید که دانگ افزونک نیز نامند
 و شیرازی انجک - معروف بقرطم هندی است و نزد قومی از عطاران عراق معروف به
 فلفل هیض و آن تخم امر و صحرائی است بزرگتر از بهدانه شلخی شکل - گرم در اول و معتدل در
 رطوبت و یبوست و برشته آن مائل به یبوست و آن موافق سینه و جگر و اعصاب و مزید جوهر

و محرک باہ و منافع بیار و ارد و بر قرطہ ہندی فرماید کہ مت الہیل باشد و بر حبت الہیل بذکر قرطہ
ہندی نوشتہ کہ بفارسی تخم کبکو و پیچہ و ہندی کالادانہ و کسوا و مر جانی و زیر کی و گو اڈوری
(ارنج) وجہ تسمیہ این متحقق نشد اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) جنگلی جام کے بیج۔ اور
بلحاظ ترجمہ حبت الہیل۔ بقول جامع الادویہ کالادانہ۔

انجیل | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و کسر ثانی و سکون ثانی و لام متنی باشد کہ
آنرا خطمی خوانند۔ صاحب محیط گوید کہ خطمی است و ناصر احت خواص و طبیعت خطمی بر معنی سوم
البا کردہ ایم۔ صاحب اند انجیل را اسم جامد فارسی زبان گفتہ (اردو) خطمی۔ دیکھو
ابا کے قیصرے معنی۔

انجلیک | بقول صاحب مؤید و مہنت بفتح یکم و ضم سوم نام میوہ ایست کہ لطافت نثار
مؤلف گوید کہ این بہان است کہ بجاف چہارم و پنجم گذشت و بعض محققین در اینجا ہم
بخطمی کتابت بجای کاف چہارم لام نوشتہ اند و بہ تحقیق ما انجلیک و انجلیک ہر دو یکی است و
ہم در اینجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو انجلیک۔

انجم | بقول بہار بفتح و ضم جمیم۔ ستارہ جامع نجم و تخم دوانہ و شیشہ از شبہیات است و است
صاحب اند و متعجب فرماید کہ لغت عرب است جمع نجم بمعنی ستارہ ہا مؤلف گوید کہ فارسیان
بمعنی واحد ہم استعمال کنند (کلیم ۵) و اردو فلک از انجم تخم ہزار آفت و اما جو گریہ ماتم شمر
نثار و (صاب ۵) بہ صبح دانہ انجم تمام می سوزد و پہنچ شورہ زمین تخم پاک خویش
مریزد (میر ناصر علی ۵) از جنون شوری بیازار جہان انداختم پز شیشہ انجم ز طاق آسمان

اندامتہ (اردو) انجم - بقول امیرنجم کی جمع تارے (آتش) مشوق نہیں کوئی حسین کم
زیادہ: شقائق میں کس ماہ کے انجم سے زیادہ:

<p>انجم افشردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر انجم داد اصطلاح - بقول صاحب مری</p> <p>وانند یعنی محکم کردن و مضبوط ساختن - صاحب و اندیق اول و کسر جیم نام خرد و عقل فلک ضمیمہ برہان گوید کہ این کنا یہ باشد - صاحب شومشتری فرماید کہ در دستیر آمدہ و این انجم (انجم فارون) را به معنی محکم کردن و تابیدن پارسی است نہ بمعنی تارہ انجم کہ عربی است نوشته مؤلف عرض کند کہ غلطی کتابت در مؤلف عرض کند کہ ما بر آلاس صرح لفظ معنی و متعلق بہ مطیع نوکشور باشد کہ بعض کرده ایم کہ فارسیان وہ فرشتگان را عقول نسخ قلمی بحث این را لفظ بلفظ مطابق صاحب گویند و نزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست و صفا یافتہ ایم - مخفی مباد کہ افشردن بمعنی محکم کردن یا غیاث عقل را بمعنی فرشته نوشته - صاحب آمدہ کہ ذانی البحر و انچه خیال ماست بر افشارد کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است مذکور شد کہ اصل افشردن است یعنی افشردن و ان ہر یک فرشتہ بیان کردہ غیاث را بحیال ما محکم کردن است و پس - پس افشردن عقل نام نہادہ پس این اصطلاحی است کہ انجم بمعنی محکم کردن انجم باشد و تصفیہ معنی بیان عقل فلک مشتری را فارسیان انجم داد و گفته اند کردہ متحققین بدون سند و شوار است کہ انجم یعنی قلب اضافت داد و انجم بمعنی عدل تارہ را کہ داخل لفظ است چگونہ از معنی خارج کنیم و مراد از عادل تارہ ہا کہ عدل بمعنی عادل طالب سند باشیم (اردو) مضبوط کرنا - پکا کرنا آمدہ و عادل تارہ ہا کنا یہ باشد از فرشتہ انجم</p>	<p>انجم افشردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر انجم داد اصطلاح - بقول صاحب مری</p> <p>وانند یعنی محکم کردن و مضبوط ساختن - صاحب و اندیق اول و کسر جیم نام خرد و عقل فلک ضمیمہ برہان گوید کہ این کنا یہ باشد - صاحب شومشتری فرماید کہ در دستیر آمدہ و این انجم (انجم فارون) را به معنی محکم کردن و تابیدن پارسی است نہ بمعنی تارہ انجم کہ عربی است نوشته مؤلف عرض کند کہ غلطی کتابت در مؤلف عرض کند کہ ما بر آلاس صرح لفظ معنی و متعلق بہ مطیع نوکشور باشد کہ بعض کرده ایم کہ فارسیان وہ فرشتگان را عقول نسخ قلمی بحث این را لفظ بلفظ مطابق صاحب گویند و نزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست و صفا یافتہ ایم - مخفی مباد کہ افشردن بمعنی محکم کردن یا غیاث عقل را بمعنی فرشته نوشته - صاحب آمدہ کہ ذانی البحر و انچه خیال ماست بر افشارد کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است مذکور شد کہ اصل افشردن است یعنی افشردن و ان ہر یک فرشتہ بیان کردہ غیاث را بحیال ما محکم کردن است و پس - پس افشردن عقل نام نہادہ پس این اصطلاحی است کہ انجم بمعنی محکم کردن انجم باشد و تصفیہ معنی بیان عقل فلک مشتری را فارسیان انجم داد و گفته اند کردہ متحققین بدون سند و شوار است کہ انجم یعنی قلب اضافت داد و انجم بمعنی عدل تارہ را کہ داخل لفظ است چگونہ از معنی خارج کنیم و مراد از عادل تارہ ہا کہ عدل بمعنی عادل طالب سند باشیم (اردو) مضبوط کرنا - پکا کرنا آمدہ و عادل تارہ ہا کنا یہ باشد از فرشتہ انجم</p>
---	---

<p>داشت و مشکل تازه پدید آمد و هر پنج مطبوعه و کما برهان بالاتفاق آنهم روز را با خود دارند حساب قاطع القاطع چنانچه گوید که غالب و ملوی انحراف آنهم را درین اصطلاح آنهم پارسی نام نهاده و غیر آنهم عربی گفته زیرا که آنهم در پارسی و در معنی ستاره باز نظر نگذاشت (اردو) یا بجز فرشته - و بگوید آلاس کاحرف (د)</p>	<p>و عقل فلک مشتری و مشتری را فارسیان قاضی فلک گفته اند - ذکرش بذیل آلاس (د) کرده ایم و بیچ است آنچه صاحب مصری آنهم را درین اصطلاح آنهم پارسی نام نهاده و غیر آنهم عربی گفته زیرا که آنهم در پارسی و در معنی ستاره باز نظر نگذاشت (اردو) یا بجز فرشته - و بگوید آلاس کاحرف (د)</p>
<p>آنهم روز اصطلاح - بقول برهان و بحر و ناصری و جامع که میم کنایه از آفتاب عالم است است - غالب و ملوی در قاطع برهان گوید که ستاره روز و اختر و زئینده ایم و آنهم روز کس نشینده اگر همچنین نازی را با ملوی آمیختن داشت آنهم روز می نگاشت نه آنهم روز که آنهم جمع است و آفتاب مفرد - قاطع القاطع در در جوابش گوید که کاتب غلط فهم آنهم سوز را آنهم روز نوشته و کاپی نویس قید کسر میم بر آن افزوده (اردو) و بگوید آفتاب که دوسرے معنی -</p>	<p>آنهم روز اصطلاح - بقول برهان و بحر و ناصری و جامع که میم کنایه از آفتاب عالم است است - غالب و ملوی در قاطع برهان گوید که ستاره روز و اختر و زئینده ایم و آنهم روز کس نشینده اگر همچنین نازی را با ملوی آمیختن داشت آنهم روز می نگاشت نه آنهم روز که آنهم جمع است و آفتاب مفرد - قاطع القاطع در در جوابش گوید که کاتب غلط فهم آنهم سوز را آنهم روز نوشته و کاپی نویس قید کسر میم بر آن افزوده (اردو) و بگوید آفتاب که دوسرے معنی -</p>
<p>آنهم سپاه اصطلاح - بقول بهار - در مدح</p>	<p>آنهم سپاه اصطلاح - بقول بهار - در مدح</p>

ملوک استعمال کنند مابین از بہت کثرت سپاہ کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی شناسندہ سازگار
 فیروزی بود مؤلف گوید کہ اگرچہ سندی پیش (خواجہ نظامی ۵) رقیبان لشکر باین یا پیش
 نند لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند اسم فاعل ترکیبی گہبان تر از مرد انجم شناس (۱-۲) و انجم بقول
 است یعنی سپاہ انجم دارند و کنایہ باشد از لشکر بشمار و انجم آصفیہ (عربی) مذکر۔ انجم جاننے والا باشد
 کہ صفت پادشاہ باشد (اردو) انجم سپاہ کسی یا سپاہ علم جاننے والا۔ انجمی۔ ویکھو آخرت
 کی صفت مین کہ سکتو ہین یعنی بشمار لشکر کہنے والا۔ آخر شمار۔

انجم سوز | اصطلاح۔ بقول سجد مؤید و انجم کدہ | استعمال۔ بقول بہار عالم تبارک
 نیمہ برہان آفتاب باشد۔ صاحب نگیری مؤلف گوید کہ مقام ستارگان و کنایہ باشد
 در خاتمہ کتاب بذیل دستور دوم ذکر این کردہ از فلک (در ویش والہ ہر وی خطاب بہ آفتاب
 مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ آفتاب جہان تابا (۵) خاک از تو بہشت طلیسان شد۔ انجم
 سوزندہ و خواب کنندہ ستارگانست کہ پیش خستہ از تو بوستان شد (۱-۲) آسمان۔ مذکر۔ انجم
 بی جلا ماند و نظر نیابند (اردو) ویکھو آفتاب۔ بھی کہ سکتے ہین۔

کے دوسرے معنی۔ انجم گردون پیامی | اصطلاح۔ بقول سجد مؤید و انجم کدہ

انجم شناس | اصطلاح۔ بقول بہار سجدہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو)
 کنایہ از انجم در صدد بند۔ مؤلف عرض کند سجدہ یا رہ۔ بقول آصفیہ (عربی) ہم مذکر مشہور است

انجم | بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی بضم ثالث دفع میم و سکون نون
 (۱) مجلس و جمع را گویند و (۲) یعنی گروہ و فوج مردمان ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری برخی

فانع - خان آرزو در سراج مذکر هر دو معنی فرماید که ظاهر مرتب است از اسخ و من - اسخ
 معنی گرداگرد من یعنی توده و مراد از هر دو بطریق مجاز حلقه و دور بسیار و به معنی مردم بسیار که
 که یکجا جمع و حلقه شوند استعمال یافته پس به معنی جانی نشستن نباشد و حلقه بزم و مردمان باشد
 بهار گوید که مجلس و مجمع و نیز به معنی جمع و فراهم آمده - بالفظ شدن و برهم زدن و به معنی حلقه و
 صف بالفظ کشیدن متعل و این مجاز است مؤلف عرض کند که از طرز بیانش واضح است
 که اقوال محققین بالا را جمع کرده است و بسنجیال ما (۱) معنی مجلس است و (۲) به معنی جمع و
 جماعت و با انحصار مصادره به اتفاق نداریم که از ملحقات ظاهر شود و نسبت ماخذ عرض کنیم
 که اسخ بقول محققین به معنی گرداگرد روی و رخسار گذشته گرداگرد محض و به تحقیق ما به معنی
 بازکننده و ظاهر کننده و اظهار سبیل و مزید علیّه تر - چنانکه ذکرش بجای خودش کرده ایم - و من
 معنی توده هر چیز پس معنی حقیقی (اسخ من) ظاهر کننده و اظهار توده هر چیز و کنایه از مجلس و مجمع و
 گروه و فوج مردمان که ظاهر کننده کثرت مردم باشد و بهتر از نیست که انجمن را مرتب گیریم از تخم و من قلب نهاد
 من انجمن پس انجمن به معنی تاره ها گذشته و من به معنی خود اندرین صورت معنی لفظی (انجمن من)
 توده تاره ها مجازا گروه و فوج مردمان را گفته اند - چنانکه انجمن پناه معنی پناه دهنده گذشته
 و معنی مجلس و مجمع مجاز پس از دو معنی جمع شده یک میم حذف شده انجمن باقی مانده صاب
 غیاث بحواله شروح نصاب گوید که در آخر این - نون برای نسبت است بسوی انجمن - یعنی
 نسبت با تارگان دار دای چنانکه تارگان با هم متصل می باشد (اسخ) این است تحقیق
 ماخذ این - نکته پرومان نازک خیال تصفیه آخر کنند (صاب ل) که تسلیم به من سندیانی با

تو انجن از روز خاطر مای گل بہ حدیث غیر تو می نگرم انجمنی ساخته اند (صائب ۵) چون
بر گوش رفتم باد است بہ (ظہوری ۵) غنچہ جمعیت دل انجمنی ساز بہ برگ طرب خویش
انجن افروزی انجن ظہوری کہنہ شد بہ می کنم بر زرنگین سمنی ساز بہ (اردو) مجلس قائم کرنا۔
سینہ از دغش چراغان نوی بہ (اردو) انجن قرار دینا۔ مجلس کرنا۔

دیکھو انجن آرا بیدن (ب) دیکھو انجن آرا انجن سائی | اصطلاح۔ بقول صاحب
(ج) انجن کی زینت افزائی۔ موٹ۔ بحر و بہار بمعنی مصاحب و مقرب مؤلف
انجن داشتن | استعمال۔ بمعنی مجلس داشتن گوید کہ بمعنی حقیقی۔ اسم فاعل ترکیبی است۔ کہ
است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (غری سائیدن بمعنی سودن و سودن بمعنی ساس
فیروز آبادی ۵) نم کہ راہ بجائی نمی برم کردن و کہنہ شدن و بدست دپای مالیدن
ورنہ پنسم گلشن و پروانہ انجن دارد بہ (اردو) آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس کسی کہ سائندہ و ساس
صاحب مجلس ہوتا۔ جیسے ان حضرات سوائے کنندہ انجن است کنایہ باشد از شریک مجلس و
ہر ایک۔ صاحب مجلس ہن۔ یعنی ہر ایک کہ راہ یافتہ در انجن۔ صاحب آصفی (انجن سودن)
ایک انجن ہے۔ را ذکر کردہ و سندی پیش کردہ کہ از ان استعمال

انجن ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی انجن سائی ظاہر است (نظامی گنجوی ۵)
ذکر این کردہ کہ بمعنی ترتیب دادن مجلس و مجلس ہمہ انجن سائی اختر شناس بہ بہ تدبیر ہر شغل
قرار دادن باشد (فغانی شیرازی ۵) یک صاحب قیاس بہ (اردو) شریک انجن
چراغ است در نیخانہ و از پر تو آن بہ ہر کجا شریک غفل و مجلس۔

<p>انجمن شدن استعمال - صاحب آصفی معنی آراستن و ساختن آمدہ پس (الف) بقول</p>	<p>انجمن شدن استعمال - صاحب آصفی معنی آراستن و ساختن آمدہ پس (الف) بقول</p>
<p>ذکر این کردہ کہ (۱) معنی جمع شدن است و این صاحب بحر و بہار مرادف انجمن آرا کہ گذشت</p>	<p>ذکر این کردہ کہ (۱) معنی جمع شدن است و این صاحب بحر و بہار مرادف انجمن آرا کہ گذشت</p>
<p>متعلق معنی دوم انجمن (نظامی ۵) شدن انجمن مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی</p>	<p>متعلق معنی دوم انجمن (نظامی ۵) شدن انجمن مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی</p>
<p>کاروانان دہرہ زفر ہنگ خسرو گرقتند بہرہ و (۲) رونق دہندہ و قائم کنندہ انجمن و صاحب</p>	<p>کاروانان دہرہ زفر ہنگ خسرو گرقتند بہرہ و (۲) رونق دہندہ و قائم کنندہ انجمن و صاحب</p>
<p>مجلس قرار یافتن و این متعلق بمعنی اول انجمن (انجمن و (ب) حاصل بالمصدر (فیضی ۵)</p>	<p>مجلس قرار یافتن و این متعلق بمعنی اول انجمن (انجمن و (ب) حاصل بالمصدر (فیضی ۵)</p>
<p>(صاحب ۵) خلوت رنگتگویی دو تن انجمن می باش با انجمن طرازی و میکوش بیہان</p>	<p>(صاحب ۵) خلوت رنگتگویی دو تن انجمن می باش با انجمن طرازی و میکوش بیہان</p>
<p>شودہ از خاموشی ہزار زبان یک سخن شود (۱) نوازی و (۲) (الف) مجلس کور و رونق</p>	<p>شودہ از خاموشی ہزار زبان یک سخن شود (۱) نوازی و (۲) (الف) مجلس کور و رونق</p>
<p>(اردو) (۱) جمع ہونا (۲) مجلس قرار پانا دینے والا - مجلس قائم کرنے والا (ب) مجلس</p>	<p>(اردو) (۱) جمع ہونا (۲) مجلس قرار پانا دینے والا - مجلس قائم کرنے والا (ب) مجلس</p>
<p>انجمن شگفاندن استعمال - صاحب کا قیام - مجلس کی آرہنگی۔</p>	<p>انجمن شگفاندن استعمال - صاحب کا قیام - مجلس کی آرہنگی۔</p>
<p>آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رونق دادن انجمن کردن استعمال - صاحب ناصری</p>	<p>آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رونق دادن انجمن کردن استعمال - صاحب ناصری</p>
<p>انجمن است (فیضی ۵) ہر یک شگفاند بذیل لفظ انجمن سند این از کلام خود آورده کہ</p>	<p>انجمن است (فیضی ۵) ہر یک شگفاند بذیل لفظ انجمن سند این از کلام خود آورده کہ</p>
<p>انجمن را نہ بنود شکوہ خوشیتن را نہ (اردو) بمعنی قرار دادن انجمن باشد (۵) (داور</p>	<p>انجمن را نہ بنود شکوہ خوشیتن را نہ (اردو) بمعنی قرار دادن انجمن باشد (۵) (داور</p>
<p>مجلس کور و رونق دینا۔</p>	<p>مجلس کور و رونق دینا۔</p>
<p>(الف) انجمن طراز استعمال - صاحب از ہر در سخن کرد آفتاب و (اردو) مجلس بنانا</p>	<p>(الف) انجمن طراز استعمال - صاحب از ہر در سخن کرد آفتاب و (اردو) مجلس بنانا</p>
<p>(ب) انجمن طرازی آصفی ذکر انجمن مجلس قرار دینا۔</p>	<p>(ب) انجمن طرازی آصفی ذکر انجمن مجلس قرار دینا۔</p>
<p>طرازدین کردہ کہ بمعنی رونق دادن و قائم کردن انجمن کشیدن استعمال - صاحب</p>	<p>طرازدین کردہ کہ بمعنی رونق دادن و قائم کردن انجمن کشیدن استعمال - صاحب</p>
<p>انجمن است کہ طرازدین بقول صاحب بحر آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم کردن جماعت</p>	<p>انجمن است کہ طرازدین بقول صاحب بحر آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم کردن جماعت</p>

باشد متعلق به معنی دوم انجمن (نظامی گنجی) همان ستاره ها است که بهیت مجموعی کهکشانی
 (س) جهان از دیران لشکر شکن و کشیده موسوم شده و کنایه از راه کهکشان - یعنی
 چو انجم کی انجمن (ار دو) جماعت قائم گز سپید را می که در کهکشان بنظر آید (ار دو)
 انجمن کهکشان | اصطلاح - بقول و بگوید اژدهای فلک - یعنی ده راسته جو کهکشان
 بحر مؤتید و ضمیمه بر بان معنی راه کهکشان بین نظر آید -

که سفیدی بیان آسمان باشد مؤلف گوید | انجمن گاه | استعمال - بقول بهار موعی که
 که مابر اژدهای فلک حقیقت کهکشان بیان و ران انجمن واقع شود از عالم نیرم گاه و گاه
 کرده ایم که قطار ستارهای کوچکی است - پس (خواجہ نظامی س) به بیت دران انجمن گاه بود
 در اینجا انجمن کهکشان یعنی جماعت و صف از احوال پیشینه آگاه بود (ار دو) مجلس کا مقام مذکر

انجوج | بقول بر بان بر وزن مخلوج چوب عود باشد و بهترین وی آنست که در تنه
 آب نشینند - گویند عود بیخ درختی است که آنرا می کنند و زیر خاک دفن کنند تا مدت معتد
 بعد از آن بر می آورند - پوشیده آنرا می تراشند و باقی عود خالص می ماند و بهترین آن مندی
 باشد و صاحب ناصری صراحت فرموده که مندی نام جزیره ایست و صاحب جامع هم
 ذکر این کرده صاحب اند صراحت فرماید که بهر دو جمیع لغت فارسی است و صاحب محیط بر
 (انجوج - به حامی حطی آخر) گوید که عود باشد و بر عود فرماید که اسم جنس چوب و شاخ و ختمها
 که بهندی کثری و دال نامند و از مطلق آن مراد اطباق عود هندست که به عربی عود انجور
 و میخوج و بیونانی آغانوجی و ریتاوان و بهندی اگر نامند و آن چوب درختی است و مندی

از بہترین اقسام این باشد۔ بقول شیخ الرئیس گرم و خشک در دہ دوم شرب آن ملطف و منفتح تہ
و کا سر ریا ح و منشف و مطوب و مقوی احتاج و جمع اعضا و منافع بسیار دارد و ما ذکر این جبالا بری
سوم اگر کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنی۔ صاحب آصفیہ نے عود پر اس کا ذکر
فرمایا ہے۔ مذکر۔

(الف) انجوخ | (الف) بقول برہان ورشیدی (۱) بہ معنی چین و شکن روی

(ب) انجوخیدن | و اندام از غایت پیری یا سبب دیگر و پرمردہ شدن میوہ۔ و

(۲) آب دہن یعنی تف و (ب) بمعنی برہم کشیدہ شدن پوست روی و اندام و بقول

شکنج و چین افتادن۔ صاحب جہانگیری نسبت (الف) بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) بمعنی

عود باشد (شمس فخری ۵۱) پہر گفت چو بخت شہنشاہم فیروز پد شیند عقل و بدو گفت ہا

لگو ای شوخ پد کہ بخت شاہ جوانست و چہرہ اش شادان پد گرفته روی تو از غایت کبر

انجوخ پد صاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ بمعنی کشیدہ شدن پوست دوی و اندام۔ سلم

النصر لیک کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی آید۔ صاحبان نوادر و مولودیم ذکر (ب) کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ ما بر انجوخ کہ بدون واو گذشت صراحت ماخذ کردہ ایم و آن محقق

(الف) است۔ صاحبان تحقیق بالاتفاق بر معنی اول و دوم قناعت کردہ اند و نسبت بمعنی

سوم بیان کردہ جہانگیری خیال ما اینست کہ انجوخ بہیم سوم و پنجم بہمین معنی گذشتہ است

کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ کاتبین۔ جمیم آخرہ را خای مجہدہ کردند و در نسخہ جہانگیری تصحیف

راہ یافت از اینجا است کہ ہمہ محققین این معنی را ترک کردہ اند و معنی سوم با ماخذ ہم تعلق ندارد

و در مرادفات و مصدر این هم بیان نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود که همین معنی بر (انجوخ) به موحده و دوم و خای سوم و پنجم هم گذشت و ماخذش هم بهر را بنجا مذکور - جا دارد که به التباس لفظی بنون دوم و جیم سوم در اینجا هم قائم شد همین سبب است که بعضی محققین بر تخفیف این - معنی دوم را ترک کرده اند و مصدر این هم متروک - حالا عرض می شود نسبت (ب) که مرکب است از اسم جاد (الف) و یای معروف و علامت مصدر و آن مقتضین فارسی این مصدر را جعلی گویند و باصول ما هم که ماخذ این انجوخ به عنین معجم آخر است ترکی باشد چنانکه صراحت این بر آنجی کرده ایم (ار دو) (الف) (۱) دیکهو انجی (۲) دیکهو انجوخ (۳) دیکهو انجوخ (ب) دیکهو انجیدن -

انجوسا | بقول برهان و جاح با سین بی نقطه و الف کشیده معنی پنجا که نوعی از سرخ مرو باشد و عبری شجرة الدم خوانند خون را به بند و صاحب ناصری فرماید که در فرنگها نیافتیم و پیارسی نمی ماند صاحب هفت صراحت کرده که با نفع است مؤلف عرض کند که با حقیقت این را بنجا بیان کرده ایم که بدون وا گذشت (ار دو) دیکهو انجا و انجوسا -

(الف) انجوخ | صاحبان برهان و سروری و جامع ورشیدی ذکر (الف) کرده اند که

(ب) انجو غیدن | مرادف انجوخ است که به خای معجم پنجم گذشت و صاحبان برهان

و بحر و موارد (ب) را مصدر (الف) قرار داده اند مؤلف گوید که الف اصل است و انجوخ

به خای معجم آخر قبلش و انجی بدون وا و تخفیف آن - ما صراحت کامل بر تخفیف و نیز بر تبدل

کرده ایم و (ب) مرکب از (الف) و یای معروف علامت مصدر و آن و بقول صاحب بحر عم سالم الله

که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده (ار و و) الف و و یکو و انجوخ (ب) و یکو و انجیدن
انجوک | بقول برهان و جامع و هفت دانند و شمس بر وزن مغلوک نام دشتی و بیابانی است
 نامعلوم مؤلف گوید هرگاه بیابان نامعلوم است نام این از کجا معلوم شد حیف است که محققان
 سند لفظی هم پیش نکرده و صراحت نکرده اند که این لغت را از کجا یافته و مال کدام زبان است
 صاحب آنند البته گوید که لغت فارسی است و معاصرین عجم ساکت اند پس ترک این بر بیان
 تقوی داشت (ار و و) انجوک - ایکب خجل کا نام ہے جو بقول محققین نامعلوم ہے -
انجیدن | بقول برهان و موارد و ناصری و جامع بر وزن انجیدن (ا) بمعنی استر زدن
 یعنی حجامت کردن صاحب بحر فرماید که (کامل التصریف) و مضارع این انجد است - صاحب
 جهانگیری گوید که استر زدن را بتازی حجامت خوانند (نظامی ۵) و دای و ردا و انجیدن
 گوش و دم الاخوان او خون سیائوش به صاحب سروری گوید که بر حجامت نیز اطلاق این
 کنند چون آن عضو را ریزه ریزه کنند - صاحب نوادر بذکر معنی اول تا چهارم ذکر آن کرده گوید که
 شد - خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف آجیدن است مؤلف عرض کند که آنچه صاحب
 سروری نسبت ریزه ریزه کردن گوید که متعلق به استر زدن است - قراح اوست که در
 استر زدن عضو معمول ریزه ریزه نمی شود بلکه مجروح شود و پس این است طرز بیان محققین
 سلف که معنی اصلی و حقیقی را بر باد کند آنچه صاحب نوادر آنج را مثله گوید خطای اوست که آنج
 معنی مصدر ندارد و تعلق او من حیث اسم جاد با معنی دوم باشد که می آید و خان آرزو درست
 فرماید که این متعلق به آجیدن باشد و لیکن بقول او تصحیف نیست بلکه انجیدن فرید علیه آجیدن

است که فارسیان نون زائد و بعضی الفاظ زیاده کنند همچون پاداش و پاداشن - مابر آجیدن
 صراحت ماخذش نه کرده ایم بنا بر علیه هدر نیجا تلافی مافات کنیم یعنی آجیدن مبدل از آیدن
 است به معنی استره زدن و مرکب از آثری و علامت مصدر دَن و آثری مخفف آثرینه و آثرینه
 آنکه را نام است که سنگ تراشان بوسیله آن سنگ آسیرا نامها را کنند تا در آرد و گردن غله بچو
 بدست آید - پس منتهی حقیقی آثریدن آثرینه زدن است و منتهی مجازی آن استره زدن بالجمله آجید
 زیادت نون بعد الف انجیدن و بمعنی استره زدن مستقل شد و بهتر ازین است که انجیدن را
 مبدل آجیدن گیریم فارسیان الف را بانون بدل کنند همچون اغل و غل پس از د و الف اول
 آجیدن یک الف بنون بدل شده انجیدن شد (اردو) بچنے لگانا - آجیدن کو میسری
 (۲) انجیدن - بقول برهان و بحر و موارد و جهاگیری و ناصری و جامع و سراج به معنی
 بیرون کشیدن - صاحب سرودی هم بحواله شرفنامه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که حقا
 نوادر بذیل این مصدر انج را شمله گوید و خیال نمی کند که اسم جادیش مصدر بچ و دلیل خیال
 ما نیست که انجیدن بدین معنی مرکب است از انج و یای معروف و علامت مصدر دَن
 و صراحت معنی انج بجایش کرده ایم که گذشت پس انج اسم مصدر این باشد فارسیان
 زیادت یای معروف و علامت مصدر دَن مصدری ساختند (کامل انصریف) و مضارع
 این انجد (اردو) با نرکانا - با نر کینچا -

(۳) انجیدن - بقول برهان و بحر و موارد و جامع زمین را آسودن که سیراب کردن
 زمین باشد جیف است که سند استعمال این پیش نشد - اگر استعمال این ثابت شود توانیم

عرض کرد که مجاز باشد و از معنی حقیقی استرزه زدن یعنی چنانکه انسان را از استرزه زدن تسکین خاطر
 شود زمین را هم از آبرسانی تسکین شود. یکی از معاصرین عجم گوید که حالا این در استعمال متروک
 است و پیشینیان این را به معنی ته و بالا کردن زمین از شیار استعمال می کردند و این عمل پیش از
 آب دادن زمین کنند تا بعد ازین زمین را آب دهند و سیراب گردد و اندرین صورت سیراب کردن
 معنی مرادی است از شیار کردن و شیار کردن مجاز است از استرزه زدن یعنی چنانکه استرزه زدن
 راحت بخش انسان است همچنان شیار کردن راحت بخش زمین باشد (ار و و) و همچو آب دادن
 (م) انجیدن - قبول بحر و موارد و جهانگیری و سروری و جامع و رشیدی و برهان - ریزه ریزه کردن
 صاحب ناصری گوید که یا لفتح ریزه ریزه کننده و امر به ریزه کردن - خان آرزو در سران فرماید که تحف
 انجیدن است و صاحب موارد بدیل این ذکر انجیدن کرده گوید که به معنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر و
 سندش از ابن سینا آورده (س) و اتم آتش بود و تنویر شوب یا اگر انجیش این بود پیوسته پند
 گوید که سند ابن سینا متعلق به انجیدن است نه انجیدن - بخیا مالک اتفاقی صاحبان تحقیق است که این معنی
 را قلم کرده اند - معنی این بر سیل مجاز جرأت رساندن باشد نه ریزه ریزه کردن و این معنی مجازی پیدا
 شد از معنی اول که در استرزه زدن - مضومعول جرأت کشنده پاره پاره شود نظامی در کلام خود
 انجیدگان که جمع هم مضومعول همین مصدر است به معنی مجروحان و جرأت کشندگان آورده که تا بنید
 خیال مای کند عجیب نیست که بعضی محققین اول الذکر از همین شعر نظامی استناد معنی بیان کرده خود هم
 کرده اند (س) زمین خسته از خون انجیدگان یا هوایسته از آه رنجیدگان یا آنچه صاحب ناصری معنی
 فاعلی و امر نوشته و آنچه صاحب موارد به معنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر آورده جز این نباشد که تیار

مصدر و مشتقاتش نکرده و آنچه خان آرزو تصحیف آجیدن نوشته تصفیه آن بر معنی اول کرده ایم (ارو)
مجرد و کزنا - زخمی کرنا -

انجیده | بقول برهان و سر درسی بر وزن کنید و یقوتایدوس بر آسمن و زوضعی انجیده مؤلف
(۱) بلغت یونانی گندمای کوهی باشد که به عربی عرض کند که این همان است که ذکرش بر آخر خط گذشت
شیشه الکلب خوانند و صوف الارض نیز گویند - نسبت معنی دوم عرض می شود که اسم مفعول انجیدن بهم
و شوارزایدن زمان را سودمند بود و (۲) بفار معانی که گذشت هیچ خصوصیت با پاره پاره کرده شده
بمعنی ریزه ریزه کرده شده صاحب رشیدی بر معنی دوم نیست (ارو) (۱) و یکم و آخر خط (۲) انجیدن کا
قطع - صاحب محیط نیست (۱) فرماید که فراسیون با اسم مفعول - یعنی پچکنه لگایا هوا - با هر کهنچا هوا سیر
و گویند که اسم یونانی گندماست و برگزنا گوید که بقول کی هوئی زمین زخمی -

انجیر | بقول برهان و جامع بر وزن زنجیر (۱) میوه است معروف و (۲) مطلق سوراخ را گویند
همو تا و سوراخ کون را خصوصاً و (۳) نام جوی آب است در هرات و آنرا جوی انجیل - لام هم گویند و صفا
جهاگیری فرماید که مرادف انجیره که می آید و نسبت معنی دوم ذکر تعمیم نکرد - صاحب ناصری بذکر معنی اول
و معنی خاص دوم نسبت معنی سوم فرماید که نهرا انجیر جو نیست در هرات که از میان باغ زراغان می گذرد
و حقیقه است در چهار فرسخی نزد بر سر راه خراسان و بالاخر فرماید که انجیره هم به همین هر سه معنی آمده و
فرماید که (۳) به معنی سوراخ کشته هم همچون کشنجر - صاحب رشیدی بر معنی اول و چهارم قطع - خان آرزو
در سراج ذکر معنی اول و سوم و چهارم کرده و بهار نسبت معنی اول فرماید که درختی است معروف و اطلاق
آن بر بار آن مجاز و پستان از تشبیهات اوست (جامی ۱۵) بهان و لیکن پستان انجیره پی طفلان

بارغ از شیر پر شیر (ابو العیالی شدری ۵) ای کیر من ای کیر تو انجیر که داری پیکر
 خوری دتی کنی و باک نداری (مولانا قنایی ۷) جوی انجیر در میان رودان پیکر
 عرض کند که به معنی اول بقول صاحب محیط اسم زبان فارسی است و بهر بی تین و بیو نانی
 سوئی و اهل بین لبس گویند و بقول صاحب صیدنه انجیر بسیار عمل را شاه انجیر مانند
 و از مطلق آن مراد ثمر آنست و بهترین میوه هاست و مزاج انجیر تر و شیرین معتدل در گرمی و
 گویند گرم در اول و تر و در دوم - مولد نفخ و صفرا و شدید انفع و ملین و منافع بسیار دارد و در الحی
 و بقول صاحب ساطع انجیر لغت سنکرت است بمعنی اول و بقول صاحب کنز یکسر اول لغت
 ترکی است بمعنی تین و صاحب خزانه - مؤید این - پس بخمال ما فارسیان و ترکان این را از
 سنکرت گرفته اند و نسبت معنی دوم عرض می شود که بمعنی عام جامد فارسی زبان و معنی
 خاص مجاز آن است و مصدر انجیردن که به معنی سوراخ کردن می آید وضع شد از همین اسم
 جامد - حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که مخفف انجیر باشد که به همین معنی می آید و معنی لفظی
 آن منسوب به سوراخی که منبع این جوی باشد از ثمرت استعمال های هوز حذف شد استعاره
 انجیر که به معنی سوراخ بود و دمی را نام نهادند که مجرای آن رود سوراخی باشد و الله اعلم -
 نسبت معنی چهارم عرض کنیم که حیث است از محققین و خصوصاً از خان آرزو که باز اکت خیا
 که داشت هم زبان شان شد و انجیر را به معنی سوراخ کتده نوشت و خیال نکرد که انجیر امر است
 از مصدر انجیردن که می آید و بجالت ترکیب با همی - اسم فاعل ترکیبی باشد همچون کنگنیر پس انجیر
 مطلق را به معنی سوراخ کتده گفتن قانون فارسی را پس پشت افکندن است و حقیقت معنی

چهارم خزین نباشد که امر است از انجیرون قاتل (اردو) (۱) انجیر - بقول امیر فارسی
 مذکر - تین - ایک شہور میوہ ہے جو دیسی اور ولایتی ہوتا ہے (بجرے) شاخ جو داغ
 محبت کی ہے وہ ہے شکرہ دانہ حنظل میں بھی پایا مزا انجیر کا (۲) سوراخ مقعد کا
 سوراخ - مذکر - (۳) فارسی میں ایک نہر کا نام انجیر ہے جو ہرات میں واقع ہے اور نیز
 یزد میں ایک چشمہ کا نام انجیر ہے - (۴) سوراخ کر (انجیرون کا امر)

<p>انجیر آدم اصطلاح - بقول برہان و جبر ان مثل حنظل مدور و سرخ رنگ باشد و در وسط نام میوہ است در ہندوستان شبیہ حنظل - حنظل آن نقطہ سفید و آن ثمر شجریت در ہند کہ سرور می گوید کہ گرد و سرخ رنگ باشد و دریا منفعت آن معلوم نیست (انج) و بذیل التواء او نقطہ سفید - و خان آرزو در سراج گوید کہ دو گوید کہ گویند انجیر آدم است و ہم او بذیل خمیر نقطہ سفید باشد - صاحب محیط فرماید کہ اسم نوید کہ بفارسی انجیر آدم و ہندی گو کر نامند و جمیز است و بقول ابوریحان میوہ است بزرگتر فرماید کہ چون در جوف بعض ثمر آن پشمی باشد از جو ز رنگ آن سپاہ مائل بجا کستری و پرنائی لہذا آثر پشمی ہم گویند و بعضی انجیر آدم را اثر و گردی مثل انجیر کہ آثر اہندی نظر گویند در کوہستان دیگر دانستہ اند - بالکلہ جمیز گرم در دود و مترو در اول کامل بسیار و آثر از نان بچیت فوہی بکار برند جہت و سواس و درد سینہ و نفث الدم و گردہ و شاخہای آن شبیہ بدخت بید و چون شاخہای نافع و منافع بسیار دارد و مؤلف گوید کہ انجیر آدم را از ان باہریم آمیختہ بوزندہر کہ بآن آتش خاہر مرکب تو صیفی است بمعنی انجیر سپاہ رنگ گرم شود و اور غشی افتد و بخیر شود - کیلانی گوید کہ یا گندم گون کہ آدم بقول شمس بجوائہ دستور ہمین</p>	<p>انجیر آدم اصطلاح - بقول برہان و جبر ان مثل حنظل مدور و سرخ رنگ باشد و در وسط نام میوہ است در ہندوستان شبیہ حنظل - حنظل آن نقطہ سفید و آن ثمر شجریت در ہند کہ سرور می گوید کہ گرد و سرخ رنگ باشد و دریا منفعت آن معلوم نیست (انج) و بذیل التواء او نقطہ سفید - و خان آرزو در سراج گوید کہ دو گوید کہ گویند انجیر آدم است و ہم او بذیل خمیر نقطہ سفید باشد - صاحب محیط فرماید کہ اسم نوید کہ بفارسی انجیر آدم و ہندی گو کر نامند و جمیز است و بقول ابوریحان میوہ است بزرگتر فرماید کہ چون در جوف بعض ثمر آن پشمی باشد از جو ز رنگ آن سپاہ مائل بجا کستری و پرنائی لہذا آثر پشمی ہم گویند و بعضی انجیر آدم را اثر و گردی مثل انجیر کہ آثر اہندی نظر گویند در کوہستان دیگر دانستہ اند - بالکلہ جمیز گرم در دود و مترو در اول کامل بسیار و آثر از نان بچیت فوہی بکار برند جہت و سواس و درد سینہ و نفث الدم و گردہ و شاخہای آن شبیہ بدخت بید و چون شاخہای نافع و منافع بسیار دارد و مؤلف گوید کہ انجیر آدم را از ان باہریم آمیختہ بوزندہر کہ بآن آتش خاہر مرکب تو صیفی است بمعنی انجیر سپاہ رنگ گرم شود و اور غشی افتد و بخیر شود - کیلانی گوید کہ یا گندم گون کہ آدم بقول شمس بجوائہ دستور ہمین</p>
--	--

سنی آمدہ (اردو) گور۔ بقول آصفیہ ایک درخت
اور اس کے پہل کا نام جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے
مذکر۔

انجیر بغدادی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول کہ اسم مذکر۔ اندر این خطل۔

صاحب محیط ثمر رقیانی است و در مصر آن را
انجیر یمن نامند و بر رقیانی فرماید کہ بالفتح باشد
و این را رقیان و جوز الرقی و بغاری شترابی
گویند۔ و خبثت بقدر درخت گردگان و ثمر آن
شبیه بہ انجیر با شیرینی و نطاک کی نوشته کہ در مصر شہر
با انجیر افونجی و آن را انجیر ہندی نیز نامند و در
آن در اطراف صنعای یمن و مصر نیز ہم رسد
ثمر آن مائل لطعم انجیر و لیکن کم شیرین۔ سیکے
از او دویہ مقیہ۔ گرم و خشک و ردوم و قاطع
نزف الدم و نفث الدم و بلغم و جالی قصبہ

و منافع بسیار دارد (انج) (اردو) رقیانی
انجیر دن | بقول برہان بروزن شمشیرین
ایک پہل ہے جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے جس کا
مشہور نام معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن ہم قیاس کرتے

که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و بقول موارد
 (کامل التصریف) و مضارع این انجیر و انجیر نوعی از انجیری آید نوشته که آنرا انجیر وزیر
 امر و حاصل بالمصدر این - صاحبان سراج هم گویند و ما اشاره شاه انجیر بر لفظ انجیر کرده ایم
 و نوادر و سروری ذکر این کرده اند مؤلف که انجیر بسیار عمل را شاه انجیر گویند پس نسبت
 عرض کند که مرکب است از اسم جامد انجیر و وزیر
 علامت مصدر - باصول ما مصدر صلی است قسم انجیر را این نام نهاده اند اندرین صورت
 که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و قیاسی معنی وزیر درین اسم دستور باشد که در عربی
 است و موضوع برخلاف جهو مقنین فرس دستور را وزیر گویند (اردو) انجیر وزیر می آید
 که نزد ایشان سماعی باشد (اردو) سولخ کرنا شاه انجیر اس انجیر کو کہتے ہیں جو اقسام انجیر سے
 سب سے اعلیٰ قسم ہے جس میں شیرینی بہت زیادہ
 چھیدنا۔

انجیر وزیر | اصطلاح - بقول صاحب ہوتی ہے۔

ضمیمہ برہان نوعی از انجیر باشد بغایت سفید انجیر ہ | بقول برہان بروزن زنجیرہ معنی
 و لطیف - صاحب شمش گوید کہ نہایت شیرین انجیر باشد بہرہ معنی (۱) سیوہ معروف (۲) سورخ
 می باشد - صاحب برہان بر (وزیر) فرماید کہ مقعد (۳) نام چشمہ کہ صراحت است این بر انجیر گذشت
 زرد چوبہ را گویند پس جزین باشد کہ این انجیر صاحب سروری بمعنی اول و دوم قانع
 خاص را زیادت یا ی نسبت منسوب کردہ (شفرہ ۱۵) در بست صد ہزار دل گم شدہ عجوب
 باز در چوبہ نظر بہت مشابہت پس مرکب توصیفی کا و رہا در انجیرہ (۴) مولوی معنوی ۱۵ چوبہ

از ان خرم که مریم چشم روشن شد؛ از ان خرم شدم و از معنی اول و دوم ساکت مؤلف عرض کند
 پر دل ندارم بگنجیره؛ (شمس فخری ۵۲) که حیف است که نه استعمال معنی سوم پیش نهد
 ولی نا بنگرد از انتفاست؛ مدتش خزره و رنجیره و بخمال باد رنجیره معنی اول های هوز زائد باشد
 باشد؛ (حکیم سنائی ۵۲) هر که شد کون پرست و معنی دوم و سوم های نسبت که متعدد چشمه منسوب باشد
 بر خیره؛ گوز یا بد ثواب رنجیره؛ صاحب جهانگیر سوراخ (اردو) و دیگر رنجیره چنان تنیون منو کا ترجمه بود
 بذكر معنی اول و دوم صراحت کند که رنجیره به معنی رنجیره سندی | استعمال این همان است که ذکر
 سوم است برخلاف رنجیره که به معنی رود معلوم **انجیرمین** | بر انجیر بغدادی گذشت - و افسا
 گذشت - خان آرزو در سراج بذكر معنی سوم انجیر مسوی هند یا مین خزین نباشد که در سرزمین
 فرماید که ظاهراً جایی که چشمه مذکور برآمده درخت هند و مین بسیار پیدا می شود (اردو) و دیگر
 رنجیری باشد یا میتواند که از سوراخ سنگی برآمده باشد | انجیر بغدادی -

انجین | بقول برهان بر وزن رنگین (۱) بمعنی ریزه ریزه باشد و (۲) ریزه ریزه کننده را نیز
 گویند و (۳) امر یا مینوی هم هست یعنی ریزه ریزه کن (۴) بمعنی کا بگل نالنده هم بنظر آمده صاحب نامری بمعنی اول
 و سوم قلن و صاحب سروری بمعنی دوم و صاحب رشیدی بر دو هم و سوم صاحب جامع بذكر هر چهار معنی
 اول از ریزه ریزه کردن گفته خان زرد به بیان هر چهار معنی بالا تحقیق خود ظاهر کند که ظاهر همان همین است بغیر از آن که گذشت
 (ابن مین ۵) دائم آبش بود تنو آ شوب؛ اگر انجینش این بود پیوسته؛ مؤلف عرض کند
 که اگر کس را به معنی حقیقی گرفته یا دون نسبت بر آخوش زیاده کنیم انجین بمعنی منسوب به اظهار
 یا منسوب بگرد اگر در خسار توان گرفت چنانکه گوهرین شکرین و اگر انجین را سیدل و مخفف

اثرینہ قرار دہم معنی این آتی باشد از فولاد کہ شک آسیا بدان تیز کنند و جادارد کہ معنی سوم ازین پیدا شود۔ اندرین صورت الف دوم اثرینہ بہ نون و زای فارسی بحکم بدل شود همچون۔ اغل و غل و کرنگ و کجک۔ وہامی ہوز آخرہ حذف گرد و چنانکہ گیارہ و گیا و اگر انجین را اسم جاد فارسی زبان بہ معنی اول و دوم و چہارم دانیم جادارد و برای این مشتاق سند استعمال باشیم و نمیدانیم کہ معنی سوم یعنی امر چلوں پیدا شد کہ انجیندن بہ نون دوم و پنجم و ہفتم مصدری نیست و عجب تر آنست کہ خان آرزو حوالہ این برآجین کند و آجین لغتی نیست ہم اوجایش نہشت و معاصرین ہم از استعمال انجین ساکت پس نتیجہ این ہمہ جگہ کاوی ہمین قدر است کہ باستناد شعر ابن یمن این لغتی دانیم معنی چہارم کشان کشان بدست آید۔ قائل۔ (اردو) (۱) ریزہ ریزہ (۲) ریزہ ریزہ کوئے والا (۳) ریزہ ریزہ کر (۴) کاہگل کرنے والا۔

انچہ | بالضم ہا نیست کہ در ممدودہ گذشت فارسیان بمقصودہ خوانند و معاصرین عجم و ترک ہم بمقصودہ استعمال کنند و بممدودہ نوشتن خطیدن کرده داند از نیاست کہ مائعات این را در ممدودہ نہ نوشتیم و ہمدینجا ذکر کنیم (اردو) دیکھو انچہ۔

انچہ آدم می کند بوزنیہ ہم مثل۔ صاحب	برسبیل ناخوشی خود این مثل را زنند مقصود آن
خزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و نقل	باشد کہ اگر این کار را بہ بوزنیہ سپرد می کردیم او ہم
استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ چون	ہم چنین سرا بنامش می داد و چنانکہ تو دادہ پس
فارسیان صنعت و کار کسی را در نقل اعتراض	فرق میان تو و بوزنیہ چہ باشد (اردو) دکن میں
بنید و میداند کہ بہ بی توجہی سرا بنجام دادہ است	جب کسی شخص کو بے توجہی سے کام بگاڑتا ہوا

پاتے ہیں تو کہتے ہیں: "ایسے انسانوں سے تو باندھ لیا جہاں خزنہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
یہاں: "یہ انتہائے شکایت ہے یعنی اگر یہ کام بند کر دیا جائے تو اس کا استعمال ساکت اند فارسیان این
سپر دہوتا تو وہ بھی تجھ سے بہتر سر انجام دیتا۔" مثل را در وصف بیداری حاکم و فرمانروا
انچہ برخود نہ پسندی بدگیری پسند (مثل) می زند مقصود آنست کہ خلفای بغداد بذات
مصاب امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استقبال خودشان بہ تبدیل لباس از حال رعایا خبر دیا
ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را می شنید و ہر چہ بر رعایا می گذشت از ان واقف
بطور موعظت و پند ہی کسی زند کہ او خود غمی می بود نہ تا آنکہ بیداری شان ضرب امش شد
کند و بحق دیگران اعتنا نہ کند (اردو) وکن بن یعنی ہر چہ در بغداد بر عامہ رعایا می گذر گیا اگر
کہتے ہیں: "جو چیز اپنے کو نہ بہاے وہ غیر کو کیوں جاے؟" اسکا مطلب یہ ہے کہ جس چیز یا جس
کام کو اپنے لئے غیر مفید و مضر سمجھا جاتا ہے خلیفہ واقف رہتا ہے۔ وکن بن ہمارے آقا
وہ غیر کے لئے کیوں تجویز کیا جائے۔ ولی نعمت حضرت غفران مکان میر محبوب علیہ السلام
انچہ سر درخت بنید جوان در آئینہ امثل نور اللہ مقدمہ کے ہمینست ہمدین یہ مقولہ زبان
این مخفف ہمانست کہ ذکرش در مدودہ کردیم عام تھا کہ: "شکاہے تو رئیس کو خبر لے" یعنی
مقصود ہر دو کی است (اردو) دیکھو: "انچہ خفیہ اخبار کا انتظام اس خوبی کے ساتھ تھا کہ
پیر درخت بنید جوان در آئینہ نہ بنید" والی ریاست ہر شخص کی حالت سے واقف رہتا تھا
انچہ در بغداد است گرد سر خلیفہ | مثل یہی مقولہ گویا ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا۔

<p>خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از</p>	<p>(الف) آنچه در دل است بزبان می آید</p>
<p>محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسی</p>	<p>(ب) آنچه در دیک است بچشم می آید</p>
<p>این مقوله را بطور موعظت و پند زنند مقصود آنست که اگر چیزی در فهم نیاید باید که از دیگری دریافت و تحسین کرد و بناید که بر آنگاهای فهم خود آن را خطا و غلط قیاس کنیم (ار دو) دکن مین بگفته هین "جو سمجھ مین نہ آئے سمجھو" ہکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بات کو ہم نہ سمجھ سکیں تو اپنا قصور ہے کسی اور سے مدد لین اور سمجھیں۔ جلدی مین حکم نہ لگائیں کہ وہ غلط ہے۔</p>	<p>خزینہ و امثال فارسی ذکر (الف) کرده اند و صاحب احسن (ب) را نوشته ہر سہ از معنی محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ معاصرین عجم (الف) را بہ تقدیم و تاخیر لفظ بصورت مصرعی استعمال کنند یعنی (ع) آید بزبان ہر آنچه باشد در دل پند مقصود آنست کہ ہر چہ در دل انسان باشد خود بخود بر زبان می آید و مخفی نامند کہ (ب) امثال آنست کہ انہم صورت مثل گرفتہ (ار دو) دکن مین کہتہ مین</p>
<p>آنچه دیدی از دست رفت مقولہ</p>	<p>جو دل مین تھا آخر وہی منھ سے نکلا " دل کی بات منھ سے نکل آئی " تلگھاٹ مین کہتے ہین " دل</p>
<p>صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گو یہ کہ فارسیان این مقولہ را برای حفظ مآخذ مبط موعظت و پند زنند مقصود آنست کہ فکر کا پیش از وقت باید کرد و ہر چیز کہ تو مشاہدہ آن کردی</p>	<p>مین با سو منھ پر دسا " یعنی جو بات دل مین ہے منھ پر دکھائی دیتی ہے۔</p>
<p>مقولہ از وقت باید کرد و ہر چیز کہ تو مشاہدہ آن کردی</p>	<p>آنچه در طبع تو نیاید راست</p>
<p>صاحبان گو یا آن از دست رفتہ است یعنی وقت آن</p>	<p>تو نفہمیدہ گو کہ خطا ست</p>

باقی نامذکر تو فکری کنی (اردو) دکن میں کہتے ہیں یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے سے گلہ کرتا ہے
 ”وقت سے پہلے فکر کرو“ اس کا مطلب یہ ہے کہ تو نے ہمارا اعلان کام نہیں کیا یا ہکو فلان نقصان
 کہ جب وقت آگیا تو فکر و کوشش کا موقع ہے پہنچا یا تو وہ دفعہ ذامت کے لئے اس مثل کا
 استعمال کرتا ہے یعنی خاطر جمع رکھو کہ ہم سب کا
 ملتا ہے۔

انچہ عوض دار و گلہ ندارد | مثل صاحبنا معاوضہ کر دیں گے۔ یا جب وہ نقصان رسانی
 خزانہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ چون کسی گلہ و
 شکوہ از بی اتفاقی یا چیزی دیگر یا کسی کندی یا
 در جوابش این مثل را از نند مقصود آن باشد کہ
 ہے اور گلہ کا محل نہیں ہے۔

شکوہ و گلہ چیزی کہ می کنی وقت آن از دست
 انچہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی | مقولہ
 زلفہ است معاوضہ آن در اختیار است و
 صاحبان خزانہ و امثال فارسی ذکر این کردہ آن
 جوابی است بصورت مثل کہ تسکین گلہ مند
 و شاکی می کند و مخاطب را از خجالت مصون دارد کہ فارسیان این را بطور موعظت و پند زتند۔
 و نیز این مثل را بجا بگلہ و شکوہ می زند کہ ہرچہ مقصود آنست کہ ہرچہ بچی دیگران کنی نیک
 ترا پیش آمد عوض و مکافات اعمال ثست کہ باشد یا بد معاوضہ آن بتو حاصل شود (اردو)
 تو ہم در فلان وقت با ما ہچنین کردہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں۔ اپنا کیا اپنے آگے آگے گا
 دکن میں کہتے ہیں ”جب عوض ہے تو پھر گلہ کیا“ جو کرو گے وہ پاؤ گے“ یعنی غیر کے ساتھ

اچھا سلوک کرین یا براد و نون کا معاوضہ ملے گا۔ فارسی مقولہ کا۔

امیر نے لکھا ہے ”اپنا کیا آگے آیا“ یعنی بُرے اچھے ما کر دیم با خود ہیچ نابینا نہ کر دال

فصل کا خمیازہ اٹھانا پڑا“ ہماری رائے میں صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ

دکن کی کہاوت فارسی مثل کا خالص ترجمہ ہے از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض

اچھے مادر کار دایم اکثر آن در کانیت | مقولہ کہند کہ فارسیان پر موقع وقوع غفلت این مثل

صاحب خزینہ ذکر این کردہ است و از معنی رازمند و من وجہ مثل ”آتش بدست خود زود“

و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان باشد (اردو) دیکھو۔ آتش بدست خود زود“

این مقولہ را بخدمت احتیاج و ہونہ کی میرند دکن میں کہتے ہیں ”اندھا بھی ایسا نہ کریگا“ یہ

یعنی مقصود آنست کہ خیال ما چیز ہا کہ مارا در کا کہاوت اتہاے غفلت کے موقع پر متصل ہے

است اگر غور کنیم بیاری ازان بحق ماضورت اچھے نصیب است بہم میرسد مثل

نذار و محض ہونہ کی است کہ در فکر آن بہتم و رستمانی بستم میرسد صاحبان

معاصرین عجم این را بصورت مصرعی استعمال خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند

کنند بہ تغیر خفیفہ یعنی (ع) اچھے مادر کار دایم و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف

اکثری در کانیت صاحب امثال فارسی گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی

ہم ذکر این کردہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں زند کہ کسی بی سعی و تر و دبر آدمی رسد (اردو)

کہ ”ہماری ضرورتوں میں بہت سی چیزیں دکن میں کہتے ہیں ”قسمت کا لکھا ملتا نہیں

بے ضرور ہیں“ یہ مقولہ گو یا لفظ بلفظ ترجمہ ہے تقدیر میں ہے قول ہی رہے گا“

انحراف | لغت عرب است یکسر اول و سقم و بقول صاحب منتخب بعضی خم شدن و میل کرده شدن و برگشتن - فارسیان این را به معنی نافرمانی و مخالفت استعمال کنند و بر معنی مصدری با مصداق ز فرس مرکب سازند که در ملحقات می آید - (اردو) انحراف بقول امیر - عربی - مذکر - مخالفت - نافرمانی (بجره) و دستون سے انحراف چہا نہیں دشمنوں سے بھی مدارا خوب ہے

انحراف و زیدین | استعمال - از شاہراہ راستی و درستی انحرافی و زید صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی کنارہ (اردو) انحراف کرنا - مخالفت کرنا - کشیدن و مخالفت کردن است (نثر ابو الفتح) کنارہ کرنا -

انخطینا | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و حای بی نقطہ مفتوح بغای زدہ و طامی حطی - تحتانی رسیدہ و نون بالف کشیدہ لغت سریانی نوعی از گل انار است و گویند وخت او بغیر گل شمری دیگر ندارد - رش روده و ریشہای کہنہ را نافست و آن را بشیرازی گل صد برگ خوانند - صاحب محیط بر انخطینا گوید کہ گلزار است و برگ گلزار فرماید کہ عربیان بگلزار و آنرا گل انار صد برگ و ہزارہ نیز نامند جہت آنکہ گل آن بسیار بزرگ و پر برگ باشد و بیونانی سینوس و سطنیوس و سریانی انخطینا و دارمانا و برومی فلوستون گویند اصلاً مشروط نم ندارد - بیان خواص و طبیعت این بر آثار گل گذشت (اردو) دیکھو انار گلی -

اند | بقول برہان و ثامصری و جامع (ا) بروزن و معنی چند است و بمعنی چندان می چند و اندک تصغیر این و بمعنی شمار مجہول از ہست تانہ و آن را بہ عربی تیف و بفتح خوانند - و بقول

صاحب رشیدی عدد مجهول میان یک و دهم و ابجواله آدات افضل را فرماید که میان سه و ده صاحب سروری از انوری سند آورده (۵) عدد سال های عمرش با دوازدهم تاریخ نهصد و چهل و اند (جمال الدین عبدالرزاق گوید ۵) چه ماند عمر جو پنجاه و اند سال گذشت که گشت سر تو چون خیزران نبشته سمن و خان آرزو بذکر قول رشیدی فرماید که حقیقت آنست که ما خود از اندیدن که به معنی گمان بودن در اصل و در استعمال معنی چند است پس آنچه رشیدی نوشته که میان یک تا ده باشد صحیح نبود و نیز تصغیر آن که اندک است دلالت دارد که میان سه و ده بود و اینکه اندک بر اکثر از ده اطلاق کنند از روی مجاز است زیرا که در نیوقت به معنی کم است مطلقاً و تحقیق آنست که چون جمع در عربی کم از سه نباشد بضع و ثیف ایشان از سه تا نه و جمع فارسی هرگاه تا ده باشد چند آنان از دو تا نه و حال اندک نیز همین باشد پس هر دو قول دل صحیح نباشد (انتهی) مؤلف عرض کند که متحقق همین قدر است که اند معنی چند است یعنی عدم تعین اعداد احاد همچون چند برده - و چند بر صد - و چند بر هزار و مماثل آن پس اگر چند را با عشرات آیم مقصود از آن تعداد از ده عشرات باشد که از دو تا نه بود چنانکه (ده و اند سال گذشت) یعنی ده و چند سال گذشت که شامل است بر دو از ده تا نوزده که تعین احاد نباشد و هم چنین است استعمال این باآت والوف هم همچون (صد و اند در هم) و (هزار و اند در هم) به معنی چند در هم بالای صد و هزار که مراد از چند تعدادی است غیر معین از دو تا نه و این مخصوص نیست برای شمار مجهول با عشرات یا مائة والوف بلکه جادارد که گوئیم (اند سال منقضي شد یعنی چند سال منقضي شد و آنچه بعضی متعین اند را به معنی چندان و چندین نوشته اند تا مع او شان است که بجای

عدم وجود سنجاس همین قدر اجازت می دهد که اندان و اندین را به معنی چندان و چندین استعمال توان کرد و لیکن استعمال این از نظر مانگداشت - الحاصل همین قدر متحقق است که اند به معنی چند باشد و اندک که می آید مصنفان و اند لغت فارسی است آنچه خان آرزو این را ما خود از اندین گفته برعکس حقیقت رفته که اندین وضع شد از اندنه اند ما خود از اندین و ماصراحت کامل وضع مصدر بجایش کنیم (ارود) چند - بقول آصفیه - فارسی - کچه - قلیل -

(۲) اند - بقول برهان و جامع موازی پانصد قرن که عبارت از پانزده هزار سال باشد خان آرزو در سراج گوید که این نهایت غریب است مؤلف عرض کند که طالب سند استعمال باشیم - معاصرین عجم هم بزبان ندارند (ارود) پانصو قرن - یعنی پندره هزار سال کو فارسیون نے اند کہا ہے -

(۳) اند - بقول برهان نام درختی که آن را بر عربی ستوس خوانند و اصل اسوس بخ درخت اند باشد - صاحب ناصری و سروری فرماید که این را همگ هم نام است - صاحب جامع گوید که این گیاه بلند است - خان آرزو در سراج نوشته که بدین معنی اندک است که به عربی ستوس نام دارد و بفارسی همگ - صاحب برهان ذکر همگ به همین معنی کرده و در اینجا اشاره اند نه کرده و صاحب محیط اند را ترک کرد و بر ستوس فرماید که بشیرازی همگ و اسمالادون و بیونانی ستوس بڑی است و باصفهانی شرو و تبرکی شیرین بان و بهندی تهمی کا پیڑ اسم نباتی است احتمال چوب آن سوده از الہ بیاض خفیف نماید و گویند ضاد برگ تازه آن جهت دفع بد بوئی بوی

و میان انگشتان پای مجرب و چوب آن را ابن ماسویه و امین الدوله گرم و خشک تر از سایر اجزای آن دانسته و با قوت جالبه و قابضه و محکم و گفته اند سیارون عبارت از آن است و آتش آن تند تر از چوبهای دیگر (انج) (اردو) طہی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث اصل لہوس - کہوچی کے درخت کی جڑ - بیج ہلک - پس اند کا ترجمہ طہی کا درخت ہے -

(۴) اند - بقول برہان و ناصری و جامع سخن گفتن - شک و گمان کہ آیا چنانست یا چنین و سخن گفتن از روی تعجب - صاحب ناصری برای این معنی سندی آورده (کمال اسمعیل ۵) بکام فکر بہ پیوودہ ام جناب ترا بہ اند کام زہنای آسمان مہش است بہ صاحب سروری بجوالہ شمس فخری فرماید کہ بمعنی سخن گفتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلف عرض کند کہ محققین نازک خیال تعریفی کنند کہ ابہام بران تفوق دارد بنخیال ما - اند مجازاً بمعنی شک و گمان و تذبذب و تعجب و غیر متیقن متعلق بہ سہان معنی اول کہ گذشت و اسم مصدر اندیدن متعلق بہ ہمین است (اردو) شک - گمان - تعجب - غیر متیقن - مذکر -

(۵) اند - بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی شکر و شکرگزاری - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است کہ آند بفا بمعنی شکر آندہ نہ آند مؤلف ہم با خان آرزو اتفاق دارد و معاصرین عجم ہم ازین معنی ساکت (اردو) شکر - مذکر - شکرگزاری - مؤنث -

(۶) اند - بقول برہان بمعنی امید و امیدواری ہم ہست - و بقول سروری بجوالہ شمس فخری امیدداشتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلف عرض کند کہ

اگر استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم و مقصود شمس فخری غیر از اسید واری
نبا شد (ارودی) اسید - اسید واری - مؤنث -

(۷) اند - به تحقیق جامع است که کلمه - ربط باشد تعظیماً برای واحد هم متصل چنانکه گفته اند و
کرده اند (ارودی) هین - بقول صاحب آصفیه سه کی جمع و نیز کلمه تعظیم - اند و هستند کاترجه
اندا | بقول برهان و ناصری و جامع بر وزن عمار (۱) بمعنی گلابه و کاهگل بر بام و دیوار مالیدن
بقول صاحب رشیدی یعنی اندایش - خان آرزو در سرانج فرماید که بمعنی کاهگل و گلابه بر بام و
دیوار اندانیدن و صراحت کند که این لفظ مأخوذ است از اندانیدن که بمعنی اندودن است و آن
اعم است از گل مالیدن که بمعنی تطایه و طلاست و در عربی و هند از اندودن و خواندن مؤلف
عرض کند که قول خان آرزو اینقدر صحیح است که آنرا بمعنی کاهگل و گلابه باشد مطلقاً و لیکن مأخوذ
از اندانیدن نیست - بلکه اسم مصدر اندانیدن است یعنی اندانیدن از همین اسم جامد وضع شد
که تفصیلش بر اندانیدن می آید و آنچه برای تمیز معنی این مصدر مثال از اندودن و اندودش کرد
است - نسبت این عرض می شود که ما را با تمیز معنی بیان کرده اش اتفاق است و لیکن تمیز
پیش کرده اش صحیح نیست زیرا که آن متعلق به مصدر اندودن است و این بحث اندانیدن - و
تمیز حقیقی این از کلام ظهوری بمعنی دوم می آید که در آن استعمال شکر اندا موجود است و آنچه صاحب
رشیدی اندار بمعنی اندایش نوشته تسامح اوست که اندایش حاصل بالمصدر اندانیدن است یعنی
اندودگی و اندا اسم مصدر است و آنچه محققین اول الذکر اندا بمعنی کاهگل مالیدن نوشته اند تسامح
شان است و استعمال این زیادت تحتانی در آخر اندای هم آمده که بجای خودش ذکر کنیم (ارودی)

کا بهگل - ویکچو ارزه -

(۲) اندا - بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و سراج به معنی کا بهگل مانده - صاحبان ناصری و جهانگیری اندایش گره را باین معنی آورده اند که بجای خودش آید مؤلف عرض کند که محققین بالا از کلام محال اسمعیل و سعدی شاید این معنی را پیدا کرده اند (اسمعیل ۵) بخون دیده همی شد
بسرحد وی تو خاک بزدان هوس که گلی سازد آفتاب اندای بی (سعدی ۵) دریم جور
شامان و زر بنزیت و ده بنای خانه کنا نند و بام قصر اندای بی ز ظهوری ۵ (زهر غنیمت
ظهوری بجام بی کام اگر شد شکر اندا چه خطه ازین هر سه سند آفتاب اندای و بام قصر اندا
و شکر اندا اسم فاعل و مفعول ترکیبی است که به ترکیب اسمی با امر معنی فاعلی و مفعولی پیدا
شد و مجرد اندا به معنی فاعلی اصلاً نیامده فاعل (ارو) کا بهگل کرنے والا - کلام به کریم الله
(۳) اندا - بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و سراج بمعنی غیبت و خبث و بدگویی
و سبایت و گزبی صاحب ناصری بذکر این گوید که غیبت در حق کسی نیز بمنزله اند و دن و تغیر و
و پنهان کردن اصل و فرع است (سعدی ۵) بسمع رضا مشنوا ندای کس بی و گر گفته
آید غبورش برس بی مؤلف عرض کند که معنی غیبت مجاز معنی اول باشد که همچو کا بهگل است
یعنی چنانکه اندایش گره را اندایدن - صورت حقیقی دیوار و بام را مخفی کند همچنان غیبت
کننده به خبث و بدگویی میخوابد که محاسن کسی را به شکوه و شکایت پنهان کند بنیدانیم که
صاحب ناصری فرع را بچند ضرورت آورده و جادار و که فارسیان اندا را بدین معنی وضع
کرده باشند از لغت سنکرت نند که بقول صاحب ساطع بر وزن زنده بمعنی کوهش و سرزنش

است و وارد و بمعنی غیبت متصل - صاحب آصفیہ بذیل لفظ غیبت ذکر تھا کہ وہ پس
فارسیان نون اول بالبقا عدہ خود بدل کردند بالف همچون نقل و نقل (اردو) غیبت
بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - نذا - بدگوئی - بدی - پیچھے برائی -

(۴) اندا - بقول بہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بہ معنی خوابی کہ تسلما و اتقیا بنید
و رویای صادقہ بہان است - صاحب ناصری از رودگی سند آورده (۵) باندا نمودند
و خورشور را بیدار آن سراپا ہمہ نور را پانخان آرزو در سراج فرمایند کہ بمعنی مطلق خواب است
و معنی رویای صادقہ از خصوصیت مقام ناشی شد و این نیز گویا از معنی اندا میدن ما خود است
چرا کہ خواب گویا چیرست کہ بر بیداری اندوہ اند و از انہان کردہ مؤلف عرض کند
کہ درست فرماید ولیکن تسامح است کہ این را از معنی اندا میدن پیدا کردہ بلکہ این مجاز است
از معنی اول اندا قائل (اردو) خواب - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - سپنا - وہ بات
جوانان نیندین دیکھے - رویا -

(۵) اندا - بقول صاحب رشیدی و سراج امر باندایش مؤلف گوید کہ چنین است بلکہ
خفیف امر است از اندا میدن کہ می آید یعنی امر اندا میدن - اندامی باشد و فارسیان بحد
تحتانی آخرہ کہ در حقیقت زائد است اندام استعمال کنند و حقیقت زیادتی این را بر اندام
عرض کنیم - (اردو) گلابہ کر - کاہگل کر - اندا میدن کے تمام معنوں کا امر -

انداجہ | بقول بہان و جامع و جہانگیری و ناصری و وزن دریا چہ لغت ژند و پاژند فکر
و اندیشہ - خان آرزو در سراج فرمایند کہ در نیست کہ اندیشہ در اصل انداجہ باشد کہ جیم را بشین

بدل کرده و الف را با االه یا ساخته باشند پس برین قیاس باشد جمیع باب اندیشیدن (انتی) مؤلف
 عرض کنند که درست گوید که تبدیل شین معجم با جمیع فارسی آمده چنانکه کاجی و کاشی و هیچ نفهمیدیم که
 خان آرزو جمیع باب اندیشیدن را برین قیاس مطور گیر و حقیقت همین قدر است که اصل
 اندیشه انداچه بود بر زبان ژند و پاژند و بر زبان پهلوی اندیشه مستعمل شد بر سبیل تبدیل االه
 و اندیشیدن که می آید و وضع شد از اسم جامد اندیشه پس جمیع باب اندیشیدن را تعلق با اندیشه
 باشند انداچه - زیرا که انداچه متروک است بر زبان معاصرین عجم هم (اردو) اندیشه - بقول
 امیر فارسی - مذکر - فکر - خوف و بیهوشکال -

انداختن | بقول صاحب بحر الفتح (۱) بمعنی قصد و میل کردن - کامل التصریف و مضارع
 این انداز و مؤلف گوید که بقول متقنین فرس سماعی است و به تحقیق با قیاسی که وضع شد
 از اسم جامد انداز که بمعنی آهنگ و قصد می آید فارسیان زای هوز را به خای معجمه بدل کردند
 و این قاعده تبدیل در افعال جاری می شود و صاحبان قواعد فارسی ذکر این کرده اند
 پس انداز - انداخ شد و علامت مصدر تن بر و زیاده کرده مصدری ساختند که معنی
 حقیقی آن قصد و میل کردن است (اردو) قصد کرنا -

(۲) انداختن - بقول بحر معنی افکندن که مجاز معنی حقیقی است که بر نمبر (۱) گذشت - صاحب
 موارد هم ذکر این کرده همچون انداختن ناوک و تیر و سندان در لطافات می آید (اردو)
 پھینکنا - ڈالنا -

(۳) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی گستردن چون انداختن فرش و این هم

مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی اول گذشت و سندان در ملحقات می آید صاحب بحر هم ذکر این کرده (اردو) بجهانما -

(۴) انداختن - بقول صاحب موار و معنی عرض کردن همچون انداختن و ردول صاحب بحر هم ذکر این کرده و سندان در ملحقات می آید و این معنی هم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش بر معنی اول گذشت (اردو) عرض کرنا -

(۵) انداختن - بقول موار و معنی ترتیب دادن است چنانکه (انداختن جا) معنی ترتیب دادن جای - بنحیال ما درست کردن و قرار دادن جامی) بهتر است از ترتیب دادن پس انداختن را به معنی درست کردن و قرار دادن گیریم و این معنی هم مجاز معنی حقیقی است که بر معنی اول ذکرش کرده ایم و سندان در ملحقات می آید (اردو) بانا - قرار دینا -

(۶) انداختن - بقول صاحب موار و به معنی ذلیل کردن چنانکه سعدی در گلستان گوید (۵) هر که را بادشهبند از و پیکش از خیلان نه نوازد - مؤلف عرض کند که این مجاز معنی دوم است که گذشت (اردو) ذلیل کرنا -

(۷) انداختن - بقول موار و معنی موقوف داشتن چیزی را بچیزی است همچون (انداختن وقت دیگر و انداختن کسی و انداختن بروز دیگر) سینه به جای خودش مذکور شود صاحب بحر و بهای نهیمه اندیل (انداختن چیزی را بچیزی) آورده اند که می آید مؤلف گوید که مقصود از منتقل و متعلق کردن است بدیگری یا بوقت دیگر و اینهم مجاز معنی حقیقی است که بر نمبر (۱) گذشت (اردو) موقوف رکنا - متعلق کرنا - ثانیا -

(۸) انداختن - بقول موار و معنی کردن همچون (انداختن پنجه با کسی) و (انداختن حیل) که سندان

در طعنهات مذکور شود مؤلف گوید که این هم مجاز است به معنی حقیقی که بر نمبر (۱) گذشت (اردو) کرنا
(۹) انداختن - بقول موار و معنی بچتن همچون (انداختن کباب) و سدا این در طعنهات می آید
و این هم مجاز معنی اول حقیقی است (اردو) پهونا - پکانا -

(۱۰) انداختن بقول صاحب موار و معنی پوشانیدن چنانکه (انداختن انگشتری در انگشت)
مؤلف گوید که تعریف موار و خلاف محاوره عجم است - انگشتری در انگشت کردن آمده
نه پوشانیدن بنحیال ما جادارد که این را متعلق به معنی دوم یا هشتم کنیم و این هم مجاز معنی حقیقی است
که بر نمبر (۱) گذشت و سدا این در طعنهات آید - (اردو) پهنا -

(۱۱) انداختن - بقول صاحب موار و معنی بستن همچون (انداختن قفل بر زبان) که سدا این
در طعنهات می آید و بنحیال مؤلف بطایف محاوره عجم این متعلق است به معنی هشتم یعنی قفل کردن
محاوره شان است نه قفل بستن - با تکی حال این هم مجاز است از معنی اول حقیقی (اردو) دانا
(۱۲) انداختن - بقول موار و معنی ضلوع کردن چنانکه (انداختن زر) و سدا این در طعنهات آید
مؤلف گوید که این مجاز معنی دوم است و مجاز مجاز باشد (اردو) ضائع کرنا -

(۱۳) انداختن - بقول موار و معنی مغلوب کردن همچون (انداختن کسی) سدا این در طعنهات
آید - و این مجاز معنی دوم است یعنی مجاز مجاز (اردو) مغلوب کرنا - گرانا -

(۱۴) انداختن - بقول صاحب موار و معنی دور کردن است همچون (انداختن نقاب از
رخ) و سدا این در طعنهات آید - بنحیال ما این مجاز معنی دوم باشد که مجاز مجاز است (اردو)
دور کرنا - هٹانا -

(۱۵) انداختن - بقول موارد به معنی نهادن است چنانکه (انداختن گوش بر گفزار) و سندان در طحقات آید و بنجیال ما اینهم متعلق است به معنی اول حقیقی (ارودو) رکبتا -

(۱۶) انداختن - بقول موارد به معنی زدن همچون (انداختن خنجر و نشتر) سندان در طحقات آید و بنجیال ما اینهم متعلق است به معنی حقیقی اول (ارودو) مارنا - لگانا -

(۱۷) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی فرمودن چنانکه (انداختن صلح در میان دو کس) سندان در طحقات آید و مؤلف گوید که مجاز معنی اول حقیقی است مخفی مباد که ظاهر فرمودن مراد کردن است و کردن بر معنی هشتم گذشت - و اگر (صلح فرمودن میان دو کس) گیریم معنی این درست نمی شود که این مثل کنانیدن است پس بنجیال ما معنی پیدا کردن و قائم کردن بهتر از فرمودن باشد فاعل (ارودو) کرانا - قائم کرنا -

لف
(۱۸) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی برداشتن است - چنانکه (انداختن غوغا) مؤلف گوید که سندان در طحقات آید و این هم مجاز است از معنی حقیقی اول و بنجیال ما معنی برپا کردن بهتر است از برداشتن و جادارد که این را متعلق کنیم به معنی هفدهم هم که گذشت - (ارودو) برپا کرنا - قائم کرنا -

(۱۹) انداختن - بقول موارد به معنی مبتلا کردن چنانکه (انداختن در اضطراب) مؤلف عرض کند که سندان در طحقات آید و این متعلق به معنی دوم و مجاز مجاز است (ارودو) مبتلا کرنا -

(۲۰) انداختن - به تحقیق ما معنی جادادن است چنانکه (انداختن خرد و در پندار) و سندان در طحقات بر (انداختن چیزی) می آید و این مجاز معنی دوم باشد که مجاز مجاز است (ارودو)

جگه دینا -

(۲۱) انداختن - بقول موارد به معنی کشیدن چنانکه (انداختن نفس) و سزاین در طمحات آید
بنیال ماین مجاز معنی حقیقی اول است (ار دو) کپینا - لینا -

(۲۲) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی ثابت کردن است چنانکه (انداختن خطا بر کسی)
سزاین در طمحات آید بنیال ماستعلق است به معنی پانزدهم و من و جیر تعلق دارد با معنی دوم
هم و ضرورت مزار که معنی ثابت کردن قائم کنیم - قاتل (ار دو) ثابت کرنا - ڈالنا - رکھنا
(۲۳) انداختن - بقول موارد به معنی آوردن چنانکه (انداختن حکایت و رمیان) سزاین
در طمحات آید و بنیال ماستعلق است به معنی دوم یعنی مجاز مجاز (ار دو) لانا -

(۲۴) انداختن - بقول موارد به معنی بر سر کشیدن چنانکه (انداختن چادر) سندی پیش نشد
و حواله کرد بر نفایس اللغات و صاحب نفایس بر او مضمنا فرماید که انداختن لحاف بر سر آمده
مؤلف عرض کند که این متعلق باشد به معنی هشتم و مثال (انداختن چادر) که صاحب موارد
ذکر کرد صحیح نیست بلکه (لحاف یا چادر بر سر انداختن) است پس معنی انداختن درین سز
کردن باشد و پس (ار دو) اوڑھنا -

(۲۵) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی گفتن چنانکه (انداختن سخن) سزاین در طمحات
آید و بنیال ماین مجاز معنی حقیقی اول است (ار دو) کپنا - بات کرنا -

(۲۶) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی بریدن همچون (انداختن سر) سزاین در طمحات
آید و بنیال ماین متعلق است به معنی دوم و مجاز مجاز باشد (ار دو) کاٹنا -

(۲۷) انداختن - بقول صاحب انند به معنی ساختن - همچون (انداختن نقش) سداين در مطا
آید و بخيال باين تعلق دارد با معنی هشتم نیز (ارود) بنانا - تیار کرنا -

(۲۸) انداختن - بقول صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار به معنی سر کردن است که
برای توپ و تفنگ مستقل - فرماید که انداختن یعنی (توپ و بندوق سر کردند) باشد بخيال مادر مجرد
انداختن معنی سر کردن و زدن توپ یا بندوق نیست طریقیانش در غلط اندازد و جادارد که این را
متعلق به معنی شانزدهم کنیم ولیکن معاصرین عجم سر کردن توپ و تفنگ گویند و استعمال زدن کم کنند
(ارود) سر کرنا - چلانا -

(۲۹) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی غلط انداختن است - چنانکه انداختن در آب - یا اندا
و سینه یا انداختن بر سبزه - سداين در مطا می آید و بخيال ما اول متعلق است به معنی دوم - یعنی
انگشتن و معنی غلط انداختن از ان پیدای شود بوجه آب و دوم و سوم معنی خواباندن (ارود) و آلتا
لته تیه کرنا - غوطه دینا - لٹانا - سلا نا -

انداختن آتش بجان	(مصدر اصطلاحی)	همان است که در محدوده بر (آه باه انداختن)
متعلق به (آتش انداختن بچیزی) است که در گذشت و در اینجا انداختن به معنی هشتم اوست		
گذشت به معنی دوم یعنی بی قرار کردن و انداختن	(ارود) و یکپو آه باه انداختن -	
در اینجا متعلق به معنی دوم اوست که گذشت -	انداختن افسر بر هوا	(مصدر اصطلاحی)
(ارود) آگ لگانا - بے قرار کرنا -	این همان است که بر (افسر بر هوا انداختن) گذشت	

انداختن آه باه	مصدر اصطلاحی - این	(ارود) و یکپو افسر بر هوا انداختن -
----------------	--------------------	-------------------------------------

انداختن انگشتری به انگشت استعمال یعنی (انداختن رختن) می امید (اردو) -	
انگشتری در انگشت کردن است و صاحب موافق انداختن بر بستر استعمال بمعنی خواباندن این را بذیل انداختن متعلق بمعنی دهمش کرده و بر بستر باشد متعلق بمعنی بست و نهم انداختن - و صاحب بنیال با متعلق بمعنی هشتم است (نگار و نشت موارد ذکر این هدر رانجا کرده (خرین اصفهانی نشر انگشتری ملک را بدر آرد و ملین بازده تا در ساعت نیک در انگشت تو بیندازم) (اردو) بیار خود را بر کدالین بستر اندازم) (اردو) بستر بر انگوٹھی پہنا -	
انداختن به چیزی و کسی استعمال موقوف انداختن بر وز دیگر استعمال - این متعلق است با (انداختن بخیر یعنی آن عام است و این خاص به معنی هفتم انداختن - صاحب موارد و هدر رانجا کرده (مجرد) بازار قیاست گرد آید چو متوجوئی نوک این کرده (ظهوری) عجب گراز خفیف حساب روز مشرب را بر وز دیگر اندازد و صاحب نامراد بیابرون آید به ظهوری کار خود را اگر بعضی اخترا نماز دین (عربی) غرور عسرت و تقصیر کسی دوسرے دن پر مانا " جیسے آج کی بات کل کے شکر وصل این کردی کہ کار مابد عای سحر گہان امانا مالدی " خست	
(اردو) ایک چیز کو دوسری پر موقوف و منحصر کہنا انداختن بساط استعمال بمعنی گستردن بساط	
انداختن براه (مصدر اصطلاحی) آہنگ رختن است و متعلق است بمعنی سوم انداختن - صاحب کردن متعلق بمعنی اول انداختن و صراحت این بر موارد ذکر این هدر رانجا کرده (حین ثانی) (

(اردو)

طبع جادو و فم بباطن و باز بر طرز دیگر اندازد
 (اردو) فرش کرنا۔ انداختن پرتو استعمال - به معنی افکندن پرتو باشد متعلق به معنی دوم انداختن (ظهوری)

(اردو)

نداختن بستر استعمال - مراد انداختن بباط است که گذشت یعنی گستردن بستر (ظهوری)
 (اردو) بستر بپارائی انداختیم پرتو در استخوان مبادا صد کدورت بر ضمیرش پرتو انداخته بیای بی دلاطاهر سازی صورت حالی پرتو (اردو) پرتو ڈالنا

پرتویم (اردو) دیگر انداختن بباط - انداختن پنجه استعمال - به معنی پنجه کردن
 انداختن بوقت دیگر استعمال به معنی است و متعلق به معنی هشتم انداختن - صاحب موقوف داشتن بوقت دیگر است و این متعلق موارد ذکر این مہدر انجا کرده (قدسی)
 باشد بمصدر عام انداختن به چیزی که گذشت هر چه خواهی کن که ما را با تو راه جنگ نیست پنجه و تعلق دارد با معنی نهم انداختن - صاحب بازو را در انداختن فرنگ نیست پنجه موارد ذکر این مہدر انجا کرده (صاحب) (اردو) پنجه کرنا۔

دولت حسن تو وقت است شود یا بر کاب انداختن تہمت استعمال - به معنی اتہام
 کار مارا چه بوقت دیگر انداخته (ظہوری) کردن و تہمت نهادن و تہمت کردن است مجال گفتگو تنگست گوشتی زبان در کش پنجه و متعلق به معنی پانزدہم انداختن - صاحب ارد
 به کین نصیحت را بوقت فرصت اندازد (اردو) مہدر انجا ذکر این کرده (حافظ شیرازی)
 کسی دوسرے وقت پر ٹالنا۔ رکھنا۔ صبح خواب بیداران بهستی وانگہ از نقش خیانت و عدہ کو شام پر ٹال دیا۔ اس بحث کو کل پر رکھو تہمتی بر شب روان خیل خواب انداختی پنجه

(اردو) تہمت جوڑنا - تہمت دہرنا - تہمت لگانا - آصفیہ -

بمعنی آوری و حکایت بیان باشد و متعلق بمعنی
بیت و سوم انداختن - صاحب موارد ذکر آ

انداختن جا استعمال - بمعنی ترتیب دادن

ہما نجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ۵) بقشہ

جا و قرار دادن جا باشد و متعلق به معنی نعم انداختن

طره مقتول خود گریه می زد و بی صبا حکایت زلف

صاحب موار و ذکر این مہم را بنجا کرده (والہ ہروی)

تو درمیان انداخت : (اردو) گفتگو کے درمیان

فی آنکه همین کام و زبان وقف تو دارم : در صد

کسی حکایت کا بیان کرنا۔

دل انداخته ام بهر تو جانی : (اردو) جگہ

انداختن حیلہ استعمال - بہ معنی حیلہ کرنا

بنانا۔ جگہ قائم کرنا۔

و متعلق به معنی هشتم انداختن است - صاحب موارد

انداختن چنبری به اکینیری استعمال۔

و گراين هما سخا کرده (نادوم گيلانی) گزيبا قتاوم

صاحب بحر و بہار گوید کہ یہ معنی موقوف داشتن

نہا دوست ازمن مدار: حیلہ در رسیدم تنید از می کہ

حضری را از غم می باشد (صائب ۵) و دین

بہل گشتہ ام بن (اردو) حیلہ کرنا۔

ورقها باشد میان راه خفتن را با آغوش محو

نذر خستن خاک در گاری (مصدر مطلق)

انداز خواب راحت خود را پتہ مولف گوید کہ

معنی: فلکدن خاک و متعلق معنی: دو و مراد خشت

از این روش انداختن ریخته می‌گردد است

کتابه باشد از بر همه که در آن و خواجه و نقیصه رسد

از شش متعده منفعتی از خنک

وہاں سے کہیں کہیں ایک ایک شہر آباد تھا۔

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک نیا کتاب لکھی ہے۔

[illegible]

دیکھو ادا من بھیری وستی۔

درین کارهی امدارند و در سیم پام رین پام سران

<p>انداختن خنجر استعمال - بمعنی زدن خنجر است</p>	<p>انداختن خنجر استعمال - بمعنی زدن خنجر است</p>
<p>داین متعلق به معنی شانزدهم انداختن باشد و صاحب موارد ذکر این همدرا بنجا کرده (خرین هفتمانی ۵) چندای میو فابسیه من به رشک اغیار خنجر انداخته (اردو) خنجر مارنا -</p>	<p>داین متعلق به معنی شانزدهم انداختن باشد و صاحب موارد ذکر این همدرا بنجا کرده (خرین هفتمانی ۵) چندای میو فابسیه من به رشک اغیار خنجر انداخته (اردو) خنجر مارنا -</p>
<p>انداختن خوان استعمال - از قبیل انداختن بساط است که گذشت معنی یعنی گستردن خوان سفره و متعلق به معنی سوم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بنجا کرده (ظهوری ۵) لطف تو</p>	<p>انداختن خوان استعمال - از قبیل انداختن بساط است که گذشت معنی یعنی گستردن خوان سفره و متعلق به معنی سوم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بنجا کرده (ظهوری ۵) لطف تو</p>
<p>انداختن در چیرگی استعمال - به معنی جادوان در چیرگی باشد متعلق به معنی ستم انداختن (ظهوری ۵) تمامی عمر شد صرف نیاز و عجز پندارم به خرد را عشق</p>	<p>انداختن در چیرگی استعمال - به معنی جادوان در چیرگی باشد متعلق به معنی ستم انداختن (ظهوری ۵) تمامی عمر شد صرف نیاز و عجز پندارم به خرد را عشق</p>
<p>انداختن در آب استعمال - به معنی نکلان در آب و غوطه دادن و آبرزن کردن است متعلق به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این بر معنی سبت و نهم کرده و سناین از کلام خزین صفت</p>	<p>انداختن در آب استعمال - به معنی نکلان در آب و غوطه دادن و آبرزن کردن است متعلق به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این بر معنی سبت و نهم کرده و سناین از کلام خزین صفت</p>
<p>انداختن در آبر استعمال - به معنی عرض کردن و اظهار کردن در دول باشد متعلق به معنی چهارم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بلا انداختن بیشتر گذشت (اردو) پانی میثی لانا کرده (آصفی ۵) خواستم در دول خود به خدا انداختن - آبرزن کرنا -</p>	<p>انداختن در آبر استعمال - به معنی عرض کردن و اظهار کردن در دول باشد متعلق به معنی چهارم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بلا انداختن بیشتر گذشت (اردو) پانی میثی لانا کرده (آصفی ۵) خواستم در دول خود به خدا انداختن - آبرزن کرنا -</p>

ورودول ظا هر کرنا۔	انداختن (اروو) گمان مین ڈالنا۔ گمان مین
انداختن ورسینه استعمال - بمعنی جادادون مبتلا کرنا۔	
ورسینه وخوا باذن ورسینه متعلق بمعنی بستم انداختن	انداختن دست بر چیری ودر چیری استعمال
باشد و جادو که متعلق بمعنی بست و نهیم کنیم	معنی قبضه کردن است و متعلق بمعنی دوم انداختن
موارد ذکر این بمعنی بست و نهیم کرده وند این از	(عرفی ۵) جهان که سایه نشین کلاه دولت بود و
کلام خزین اصفهانی بر (انداختن بر بستر) گذشت	بجست و دست ربا یندگی بران انداختن و
(اروو) سینه مین جگه دنیا۔ سلانا۔	(وله ۵) من اندرین غم و این داستان در دوا
انداختن ودر شراب (مصدر مصطلحی) که ناگهان خردم دست در میان انداختن (اروو)	
معنی مبتلا کردن در شراب خواری است و متعلق	بمعنی مبتلا کردن و بقصد ڈالنا۔ قبضه کرنا۔
به معنی نوزدهم انداختن - صاحب موارد ذکر این	انداختن رفتن مصدر مصطلحی - صاحبان
همانجا کرده (حافظ شیرازی ۵) از فرب ز گس خمور	بحر و بهار و ارسته هر سه ذکر این کرده اند با واد
چشم می پرست و حافظ خلوت نشین را در شراب	میان هر دو مصدر یعنی (انداختن رفتن) فرمایند که
انداختن (اروو) شراب خوار بنا نا۔	از کاری که در سر انجام آن باشند دست برداشتن
انداختن و در گمان استعمال - بمعنی مبتلای گمان	
کردن و در گمان افکندن است که متعلق باشد	بر است از پی عرض نیا ز انداختن رفتن و تو سیر حانه
به معنی دوم و نوزدهم (عرفی ۵) بگفتش ز کجا داری	رخش ناز بر من تا منی رفتی و سند هر سه محققان همان
این بشارت گفت و ز صد علامت اقبال و در گمان	شعر مخلص کاشی است که واد عطف ندارد و مؤلف

<p>عرض کند که انداختن بر آه هم معنی رفتن است انداختن زخم استعمال - بمعنی زدن زخم</p>	<p>عوض کند که انداختن بر آه هم معنی رفتن است انداختن زخم</p>
<p>صورت صرف تکرار واقع شود و مصدر (براه انداختن) باشد و این متعلق به معنی شانزدهم انداختن است</p>	<p>صورت صرف تکرار واقع شود و مصدر (براه انداختن)</p>
<p>صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک کرده (نظامی)</p>	<p>رفتن) قرار یابد که معنی مطلق رفتن باشد و نیز در معنی</p>
<p>(۵) بسی گرد و برگردش انداختند بی زخم</p>	<p>پیدا کرده محققین بالا الفاظ (هم از آن) تعالی غور</p>
<p>چون آتش انداختند از همین شعر (انداختن)</p>	<p>که ضرورت ندارد قاتل (ار دو) پسینک که چنانچه</p>
<p>گرد هم پیدای می شود که بجای خودش آید (ار دو)</p>	<p>کسی کام کو چو گرد و سراسر کام کرنا - جاننا -</p>
<p>انداختن رو مصدر (مطلقا) بمعنی رو کردن زخم نگانا -</p>	<p>انداختن رو مصدر (مطلقا) بمعنی رو کردن زخم نگانا -</p>
<p>انداختن زر استعمال - بمعنی ضایع کردن</p>	<p>معنی توجه کردن است متعلق به معنی هشتم انداختن</p>
<p>و صاحب موارد همدرا بخاک کرده (فخلص)</p>	<p>و صاحب موارد همدرا بخاک کرده (فخلص)</p>
<p>کاشی (۵) میتوانم صورت آینه شد و برگزیده از</p>	<p>کاشی (۵) میتوانم صورت آینه شد و برگزیده از</p>
<p>خوبان رد بمن (۵) (ار دو) توجه کرنا -</p>	<p>خوبان رد بمن (۵) (ار دو) توجه کرنا -</p>
<p>انداختن ره بر چیزی استعمال - این بمعنی</p>	<p>انداختن ره بر چیزی استعمال - این بمعنی</p>
<p>خرید و زربینداخت (۵) (ار دو) روپیه</p>	<p>خرید و زربینداخت (۵) (ار دو) روپیه</p>
<p>پسینکدینا - ضایع کرنا -</p>	<p>پسینکدینا - ضایع کرنا -</p>
<p>انداختن سایه استعمال - از قبیل انداختن</p>	<p>کنایه بمعنی گذشتن و سیر کردن بر آن چیز (عربی)</p>
<p>(۵) هزار شکر هزاران هزار شکو که باز نه های</p>	<p>(۵) هزار شکر هزاران هزار شکو که باز نه های</p>
<p>دین ره بر آستان انداخت (۵) (ار دو) گزنا -</p>	<p>دین ره بر آستان انداخت (۵) (ار دو) گزنا -</p>
<p>راسته قائم کرنا -</p>	<p>راسته قائم کرنا -</p>

(۵۹۹)

(۵) ای که بر بار از خط مشکین نقاب انداختی؛ گفتن سر انداختن؛ (اردو) سر کاٹنا۔ قتل کرنا
 لطف کردی سایه بر آفتاب انداختی؛ از همین انداختن شراب | استعمال یعنی ساختن
 شعر مصدر (انداختن نقاب) پیدا می شود که بجای و کشیدن شراب و این متعلق است با منفی بست
 خودش می آید (اردو) سایه ڈالنا۔ بکھو صفتیه و مقم انداختن۔ صاحب موارد و هدر انجا ذکر این
 انداختن ستم | استعمال۔ به معنی جور و جفا کردن کرده (صائب ۵) اگر نیندازد ستم بر نو بهار غر
 است و این متعلق است به معنی هشم انداختن۔ کند و در خزان هر کس که نتواند شراب انداختن
 سدا این برانداختن شراب | از کلام صائب (حکیم ثنائی ۵) بر هوای باوه نوشین لبث
 می آید (اردو) ستم ڈانا۔ ظلم کرنا جفا کرنا۔ عقل کل صد جا شراب انداخته؛ (یکمی کاشی ۵)
 انداختن سخن | استعمال یعنی گفتن باشد بدکن گز انتقام یک شراب انداختن؛ میکان
 و متعلق یعنی بست پنجم انداختن۔ صاحب موارد صد بار افزون از شراب افتاده اند؛ (اردو)
 هدر انجا ذکر این کرده (سلیم ۵) که نام گلی شراب بنانا۔
 گیرم که یاد گلستانی؛ ز نیگونه در اندازم هر جا سخن انداختن صلح میان دو کس | استعمال۔
 رویت؛ (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔ ذکر کرنا۔ مصلح شدن باشد و این متعلق است با معنی
 انداختن سر | استعمال۔ یعنی بریدن سر هفدهم انداختن۔ صاحب موارد و هدر انجا ذکر
 و این متعلق است با معنی بست و ششم انداختن۔ این کرده (خرین صفهانی ۵) آن سلیمان
 صاحب موارد و هدر انجا ذکر این کرده (نظامی) شهابی که بعد از صلح باز و کبوتر اندازد و
 (۵) سر تیغ برگردان افراختن؛ دران یا (اردو) مصلح کرنا۔

(۱۹۶۱)

انداختن عنان

(مصد - مصطلحی) بمعنی

شور برپا کرنا -

افکندن عنان است متعلق به معنی دوم انداختن انداختن فتنه استعمال - بمعنی برپا کردن

(۱) کنایه باشد از عاجز شدن و (۲) گرم رفتن فتنه و فساد باشد متعلق به معنی هجدهم انداختن

که چون راکب عنان بنیاد از مرکب تند و تیز و دین (عرفی ۵) نشسته بودم و دی در دشت

آغاز کند (عرفی ۵) فلک که در سفر از رخسار او می گفتم چه فتنه بود که ایام در جهان انداختن

جدانشی بهمان بگردش مهو و او عنان انداختن (اردو) فتنه برپا کرنا - فساد ڈالنا -

(دوم ۵) گفتم این گوش بآن نغمه سز و گفت آری انداختن فرش استعمال - مراد انداختن

اینک از پرده عنان سوی تویی اندازد و در سحر سباط است و متعلق به معنی سوم انداختن

کاشی ۵) چو صبح چند به کیو عنان توان انداختن صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک کرده (حسین

گذر به تربت مانیز میتوان انداختن ۵) (اردو) شنائی ۵) باش تا حمله ساز دولت تو به بنام

(۱) عاجز آنا - عاجز ہونا (۲) باگ ہاتھ سے چوڑنا رافرش ز اختر اندازد ۵) (اردو) فرش کرنا

لگام کو ڈھیلا چوڑنا - تیز جانا - فرش بچکانا -

انداختن غوغا

استعمال - بمعنی برپا کردن

انداختن قفل

استعمال - بمعنی بستن قفل

شور و غوغا و این متعلق است به معنی هجدهم و قفل کردن است متعلق به معنی دوم و یازدهم

انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک انداختن - صاحب موارد ذکر این بر معنی یازدهم

کرده (خرین صفحانی ۵) عشوہ مہر لہم اگر کرده (کمال اسمعیل ۵) عقل را ادراک صفت

شکند ۵ شکوہ غوغای محشر اندازد ۵) (اردو) دید با بر دوخته ۵ نطق را وصف تو قفل بر زبان

انداخته (ارو) قفل ڈالنا - مقفل کرنا - این حرکت را فارسیان (انداختن کلاه بر آسمان)

انداختن کباب | استعمال - بمعنی بختن کہ گویند مرادق (افسرانداختن) (عربی سے) اگر

باشد متعلق بمعنی نهم انداختن - صاحب وارد غم بہین آسمان کہ از شادی پہ کلاه را نتواند برہا

ہم را بخا ذکر این کردہ (صائب سے) اگرچہ انداختہ (ارو) خوشی کی حالت میں ٹوپی

عشق نثار دوزمن فسرودہ تری پہ توان بسینہ گزم اچھالنا - دیکھو افسرانداختن -

کیا بہا انداختہ (ارو) کباب بہونا - انداختن گذر | استعمال - بمعنی گذر کردن

انداختن کسی | استعمال - بمعنی مغلوب کردن و گذشتن و این متعلق است بمعنی شتم انداختن

کسی را باشد متعلق بمعنی سیر و ہم انداختن - صاحب موارد ہمد را بخا ذکر این کردہ (ظہور مجاہد)

من وجہ متعلق بمعنی دوم - صاحب موارد (س) زیر سر نہند از موج بالین در دل دینا

ذکر این بمعنی سیر و ہم کردہ (خواجہ حافظ شیرازی) اگر خواہی گذر بر چشم جیحون یا را اندازد (ارو)

(س) کوی خوبی بردی از خوبان عالم شاد باش گزنا - گزر کرنا -

جام بخیر و طلب کافرا سیاب انداختی (ارو) انداختن گرد | استعمال - بضم کاف فارسی

وے مارنا - مغلوب کرنا - گرانہ - بمعنی فرستادن پہلوان برای مقابلہ - بخیاں

انداختن کلاه بر آسمان | مصدر مطلقا - این مجاز بمعنی پیچیم انداختن باشد - شتم

معنی انگندن کلاہ بر آسمان باشد متعلق بمعنی دوم از کلام نظامی برا انداختن زخم گذشت -

انداختن و کیا یہ باشد از شادی کردن کہ ہل نہ (ارو) پہلوان کو مقابلہ کے لئے رو اند کرنا -

در حالت سرور و مسرت کلاہ را از سر بلند کنند چوڑنا -

انداختن گوش برگشتا - استعمال به معنی	انداختن ناوک بر نشان استعمال
گوش نهادن برگشتا و بتوجه شنیدن متعلق به معنی	افکندن وزدن ناوک بر هدف باشد و این
پانزدهم انداختن - صاحب موارد چهارم	عام است برای تیر و مثل آن و متعلق است
ذکر این کرده (ظهوری ۵) سخن پیوده در	به معنی دوم انداختن - صاحب موارد چهارم
کام و زبان بر یکدیگر چیدیم نشد روزی کرد	ذکر این کرده (صاحب ۵) کودک این بوم
گوش برگشتا اندازد و (اردو) کان رکشا	برو اهاجت تعلیم فیت پتا الف گفت ناوک
انداختن لباس در بر استعمال به معنی	بر نشان انداخته (اردو) ناوک نشان بر
پوشانیدن لباس است و متعلق به معنی دوم	مارنا - لگانا -
انداختن (عرفی ۵) درین خسته زمان گز	انداختن نشتر استعمال - از قبیل انداختن
نشاط آمدت و تضا لباس طرب در بر زمان	خبر است لگزشت معنی زدن نشتر متعلق به معنی
انداختن (اردو) لباس پینانا -	شانزدهم انداختن - صاحب موارد ذکر این
انداختن می باغرا استعمال به معنی	انداختن می باغرا (خرین ۵) جهان
می باغراست و کنایه از مست کردن متعلق	افسوده شدای عشق خون آشام اشارت
به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر	کن که این دل مردگان را در رگ جان
این همدرا بخاک کرده (خرین ۵) تیغ نازت	نشر اندازد (اردو) نشر چونا - نشر و نا
می خا رکن پو اهومس را با غرا اندازد نشر لگانا - نشر مارنا (آصفیه)	
(اردو) شراب ساغرین دانا مست کرنا انداختن نظر استعمال - معنی نظر کردن	

<p>حافظ شیرازی (ه) باده نوش از جام علم بین که بر او رنگ جم به شاد مقصود از رخ نقاب انداختی (ار و و) نقاب اٹھانا - در ره شوق نگاہی به نگاه اندازیم به ازین نقاب الٹنا -</p>	<p>است متعلق به معنی هشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک کرده (علی ترکمان (ه) نظرا ز دیده همان به که براه اندازیم در ره شوق نگاہی به نگاه اندازیم به ازین نقاب الٹنا -</p>
<p>استعمال - یعنی ساختن انداختن نقش استعمال - یعنی ساختن نقش متعلق به معنی بست و هضم انداختن موارد ذکر این همدرا بخاک کرده و جادار و که این</p>	<p>سند مصدر (نگاه به نگاه انداختن) هم پیداست که جامی خودش می آید (ار و و) نظر کرنا - و بکھنا -</p>
<p>متعلق به معنی هشتم کنیم (طالب آملی ه) بیا تار سدا این نامه سرشک آلوده چه نقشها که بیا ل کبوتر اندازد (ار و و) نقش کرنا نقش بنانا -</p>	<p>انداختن نفس (مصدر اصطلاحی) یعنی دم زدن و کشیدن نفس است و کنایه از چون و چرا کردن و این متعلق باشد به معنی بست و یکم انداختن - صاحب موارد همدرا بخاک</p>
<p>انداختن نگاه به نگاه استعمال - یعنی پیای نگاہ کردن - و این متعلق است معنی هشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک کرده و سندا این بر انداختن نظرا ز کلام</p>	<p>ذکر این کرده (سلمان ه) پیش خورشیدی مرا کاریت و آنکه غیر صبح نکست کو در پیش خورشید تو انداز نفس (ار و و) دم مارنا - انداختن نقاب از رخ استعمال - یعنی</p>
<p>علی ترکمان گذشت (ار و و) پیے در پیے نظر کرنا - بار بار و بکھنا -</p>	<p>و در کردن نقاب باشد متعلق به معنی چهارم صاحب موارد ذکر این همدرا بخاک کرده (خواجه</p>

اندا خس | بقول صاحب ہفت بفتح اول و سکون نون و وال مہملہ بالف کشیدہ و منفتح
خامی معجمہ و سکون سین مہملہ حمایت کتدہ و پشت پناہ را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این
نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد زبان فارسی دانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
بحث کامل این بر اند خ می آید (ارو) و یکہو اند خس۔

اندار | بقول جهانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اول مفتوح و ثانی زہ
بر وزن افار۔ افسانہ و سرگذشت باشد (مولوی معنوی) یک تلخ آید ترا گفتا
من خواب می آر د ترا اندازین بہ صاحب انند صراست کند کہ اسم جامد فارسی زبان
است (ارو) افسانہ۔ مذکر۔ و یکہو افسانہ۔

اندار | بقول برہان و جهانگیری و جامع بر وزن پرواز (۱) بہ معنی قصد و میل نمودن
و بقول بہار و ناصری و سروری و رشیدی و (خان آرزو در سراج) بہ معنی قصد
و آہنگ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد زبان فارسی است بہ معنی آہنگ و آواز
و ہمین است اسم مصدر انداختن کہ گذشت۔ ما ذکر این بر معنی اولش کردہ ایم۔ آنچه
صاحبان برہان و جهانگیری و جامع معنی مصدری نوشتہ اند اگر مقصود از ان حاصل بالمصدر
ہم باشد غیر متعلق است با معنی اسم جامد و ترقی نازک است میان اسم مصدر و حاصل
بالمصدر یعنی مطلق آہنگ و ارادہ معنی اسم باشد و آہنگ سازی معنی حاصل بالمصدر (ارو)
(۲) ارادہ و یکہو آہنگ کے چوتھے معنی۔

(۲) انداز۔ بقول برہان و جهانگیری بمعنی حملہ کردن۔ و بقول سروری بمعنی حملہ صاحب

جامع قصد و حمله که دن را امر ادت یکدگر قرار داده - اگر مقصود و محققین ازین معنی
مصدری بهم حاصل بالمصدر باشند این صورت معنی این قصد و حمله باشد و این
و خان آرزو بر معنی چهارم صراحت فرید کرده است که قصد و حمله در استعمال فرس
یکی است اندرین صورت وجود این معنی هم در انداز باقی نمی ماند بمانی حال انداز
بمعنی حمله که دن نیست و نباشد و مجرد معنی حمله یعنی حاصل بالمصدر در آن حالت
تسلیم کنیم که ند استعمال پیش شود و بحث کامل این بر معنی چهارم کنیم (اردو) حمله نکر
(۳) انداز - بقول برهان و ناصری و جامع معنی مصدر بهم که انداختن باشد - مؤلف گوید
که درینجا هم محققین با نام دشتان تجا و ز کرده اند از قواعد فارسی که معنی مصدر اصلا در انداز
نیست و اگر مقصود این است که انداز حاصل بالمصدر انداختن است جادارد که ذکر این
بضمین معنی اول کرده ایم و همه معانی انداختن که بجایش گذشت این را حاصل بالمصدرش
دانیم (اردو) انداختن کا حاصل بالمصدر مختلف معانی کے لحاظ سے -

(۴) انداز - بقول برهان امر باین معنی - یعنی قصد کن و میل نمای و بقول ناصری امر
بانداختن و بقول سروری امر بانگدن و بقول رشیدی امر بانداختن - و بقول جامع
امر - قصد و حمله کردن و انداختن - و بقول (خان آرزو و در سراج) امر بانداختن هم او فرماید که
انچه برهان یعنی قصد کن و حمله نما آورده محل نظر است زیرا که بدین معنی جاد است چنانکه گویند
که فلان چیز را انداختم یعنی حمله کردم و وجه غلط آنست که لفظ قصد چنانکه در عربی به معنی آهنگ
است فارسیان به معنی اراده جنگ و قتل استعمال کنند چنانکه گویند فلانی را قصد فلانی است

یعنی اراده کشتن و قتل او دارد و از اینجا بمعنی حمله فعیده اند و آن خطاست بلکه به معنی آشنگ است مطلقاً مؤلف عرض کند که خان آرزو آنچه انداز را بمعنی قصد کن و حمله نما اسم جا گرفته و به همین معنی امر نه گرفته در غلط افتاده زیرا که انداز بمعنی حمله نیست که و نیا مد و ما بر معنی دویم صراحت این کرده ایم حقیقت اینست که انداختن بمعنی مجازی زدن بجایش گذاشت - چون انداختن خنجر به معنی زدن خنجر پس اگر حاصل بالمصدر این مصدر مرکب گیریم - انداز خنجر باشد و مجرد انداز به معنی حمله نباشد - پس باید که انداز را امر انداختن به همه معانی آن گیریم که بجایش گذاشتن و معانی مجازیش که درای معنی حقیقی گذشته است بهتر کیب باشد چنانکه در لطحات انداختن ذکرش کرده ایم (ار دو) مصدر انداختن کا امر حاضر تمام مضمون بین -

(۵) انداز - بقول برهان تصد کننده - و بقول سروری انگننده و بقول رشیدی معنی انداز و بقول جامع اسم فاعل قصد و حمله کردن و انداختن و بقول نظام آرزو در سراج بمعنی انداز (ظهوری) رسیدنهای آه و چشم شیر انداز را لازم بکه کرد آردم از هستی نگاه لغت افزایش (صائب) از قضا چشم سیاه تو بیادم آمده قدر انداز نگاه تو بیادم آمده مؤلف عرض کند که این همان تسامح محققان نازک خیال است که ذکرش بر اکثر لغات کرده و حیف است که خان آرزو هم هم زبان شان - ایشان می دانند که معنی فاعلی یا مفعولی در امرشان وقت پیدای شود که امر با اسمی مرکب کنیم و اسم فاعل و مفعول ترکیبی نام همین مرکب است چون شیر انداز بمعنی اندازنده شیر و قدر انداز بمعنی نشانه باز و میشود که درین مرکب - مجرد انداز را بمعنی اندازیم و تخصیص با معانی خاص هم درست نیست - بلکه انداز به همه معانی انداختن بحالت ترکیب

افادہ معنی فاعلی یا مفعولی کند پس (ارو و) بحالت ترکیب انداختن کا اسم فاعل ترکیبی۔

(۶) انداز۔ بقول برهان قیاس و اندازہ و قیاس و مقدار چیری۔ صاحب ناصری فرماید کہ مقدار چیری و اندازہ و قیاس و قیاس (قرخی ۵) جاودان شاد و یاد آن ملک کامروانہ لشکرش بی عدو و ملکتش بی اندازہ صاحب جهانگیری بر قیاس قانع و صاحب سرور بر مقدار و قیاس و بقول صاحب رشیدی مرادف اندازہ بمعنی مقدار۔ و بقول جامع قیاس و مقدار۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ انداز بمعنی قیاس و تخمین است و لهذا قیاس را اندازہ گویند و ارشاد کند کہ صاحب رشیدی بمعنی مقدار گفته و انداز و اندازہ بایکی گمان برده و آن خطاست مؤلف عرض کند کہ خان آرزو بر اصول رفته است و درست گوید کہ انداز بمعنی قیاس باشد و لحق این اسم جا مد فارسی باشد و اندازہ بر یا بای نسبت بمعنی قیاس پس آنچه فارسیان انداز و اندازہ را بمعنی قیاس و قیاس مرادف یک گیرانسته اند غور نکرده اند و اصراحت کامل و حقیقت این بر اندازہ بیان کنیم حکیم اسدی گوید (۵) تو بہتی زن و مروت پس نخست زنمین باید انداز و رنگ جست (ارو و) انداز۔ بقول میر قیاس الکل۔ تخمینہ (نقصرہ مراة العروس) پہلا اندازہ ستیبا تو یہ کتنے کا مال ہے۔

(۷) اندازہ بقول بہار بمعنی جستن و این مجاز باشد (غیاثی حلوانی ۵) اگرچہ دور کا زوریش داشت پس یاز مرا شوق افگند و ران کو بیک انداز مرا خان آرزو در چراغ پسندہمین شعر فرماید کہ بمعنی جستن و قصد مؤلف گوید کہ چراغی گوید کہ بمعنی جست عامل بالمصدر

مجاز از معنی حقیقی (ار دو) جست - بقول آصفیه (موت) چهلانگ - چهلانگ -
 (۸) انداز - به تحقیق ماضی طرز هم آمده که مجاز است از معنی حقیقی آهنگ - چنانکه ظهوری
 گوید (۵) انداز بزرگ همنان است به هر چیز خراست مختصر گیرند (ار دو) انداز -
 بقول امیر طرز - ژینگ - طور (قلق ۵) ساکن شهر کایه تها اندازند و غ افست تها
 دل کا محرم رازند (آتش ۵) گرمی جوش محبت کا دوی اندازند به دو غ دل سے ربط
 سوز جگر سے سازند

(۹) انداز - بقول ناصری به معنی قدر و مرتبه - دیگر کسی از محققین فرس با او نیت و سندی
 پیش نشد محقق اصفهان از اهل زبان است (ار دو) قدر و مرتبه - مذکر -

انداز داشتن | استعمال - صاحب آصفی کثیده فراق به همه انداز آشتادار وند (ار دو)

ذکر این کرده که به معنی (۱) آهنگ داشتن است (۱) قصد رکنا - (۲) انداز اختیار کرنا -

متعلق به معنی اول انداز (ظهوری ۵) گریه انداز کردن | استعمال - به معنی

راه بردیوم طلب در پیش است به قطره بردن آهنگ و اراده کردن است متعلق

انداز و دیدن دارد (وله ۵) چند در کام به معنی اول انداز (ظهوری ۵) بدو

وزبان ناله نهم بر سر هم به لب تنگ آمده اند اول بخوری می دهد بال و پر خود را به اگر

فانی دارد (۲) معنی طرز داشتن هم یافته پر وانه گاهی می کند انداز آغوشی به (ار دو)

متعلق به معنی ششم انداز (وله ۵) تیغ بیکار قصد کرنا - اراده کرنا -

اندازه | بقول برهان و ناصری و جهانگیری و جامع بر وزن خمیازه (۱) به معنی پنا

ہر چیز۔ صاحب نامصری صراحت کند کہ بمعنی پیوند زمین و پیمان یا چیز دیگر۔ صاحب وزن
بحوالہ سفرنامہ ناصرین شاہ قاجار فرماید کہ معاصرین عجم ذریعہ اندازہ گویند مؤلف
عرض کند کہ نمیدانیم کہ محقق اصفہانی بطور معنی مصدری بہ تخصیص زمین و پیمان نوشتہ
ہر گاہ اندازہ بطور عام بمعنی پیمانہ ہر چیز است برای پیمایش زمین ہم استعمالش توان کرد
و این مجاز باشد از معنی دوم کہ حقیقی است (اردو) پیمانہ - بقول آصفیہ (فارسی) منکر۔
مشروبات یا مائعات کے ناپنے کا ظرف۔ جام شراب۔ وائن گلاس۔ ناپ۔ ناپنے
کا آکہ مؤلف عرض کرتا ہو کہ جریب بھی اور دورہ بمعنی گز بھی۔ اندازہ کا ترجمہ ہے
امیر نے اندازہ کے چوتھے معنی پر لکھا ہے۔ ناپ۔ پیمانہ (فقیر امیر) درزی کو چکن اگر کھا
کچھ دید و تو کمر کا اندازہ ہو جائے۔“

(۲) اندازہ۔ بقول برہان اندازہ گرفتن و قیاس کردن۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ
معنی قیاس است و اندازہ گرفتن بمعنی قیاس کردن و بقول صاحب جامع قیاس کردن
مؤلف گوید کہ صاحبان برہان و جامع در غلط افتادہ اند و معنی بیان کردہ جہانگیری
درست است کہ محض قیاس باشد و صاحب نامصری کہ بمعنی مقدار و مقیاس چیز
آوردہ متعلق بہ پیمان است۔ صاحب رشیدی انداز و اندازہ را یکجا نوشتہ فرماید کہ بمعنی
مقدار چیز و خان آرزو در سراج بر او اعتراض کند و گوید کہ ہر دو بدین معنی نباشد
بلکہ انداز بمعنی قیاس و تخمین است و اندازہ بمعنی مقیاس مؤلف عرض کند کہ جاداد
کہ اندازہ وضع شد از انداز زیادت ہای نسبت یعنی منسوب بہ قیاس و قیاس کردہ

نه بمعنی مقیاس و اگر مقیاس را بقول محققین درین معنی صحیح بپنداریم از قبیل مقدار باشد که استعاش هم به معنی مفعولی است یعنی قیاس کرده شده و تخمین و مقداری که در قیاس قائم شود یعنی کیفیت هر شی (سعدی ۵) باندازه بود باید نمود: بحالت نبرد آنکه نمود و بود و با بافتنی ۵) طرح این مجلس برون ز اندازه و هم است و عقل: آفرین برداشتن است و کین اندازه بست: (انوری ۵) به نعت هر که سخن راندم فزون آمد: به هم تکیه ز اندازه هم طمع ز عطا: (دوله ۵) جایش نه باندازه بالا و نشیب است: به خودش نه بیجا قلیل است و کثیر است: (عرفی ۵) حد حسن تو بادیراک شاید دانست: این سخن نیز نه اندازه ادراک من است: به خیال ما همین است معنی حقیقی اندازه: فادگر معانی مجاز این (اردو) اندازه - بقول امیر قیاس الکل - تخمین - (فقره امیر) بهمار اندازه من یه کپڑا کے گز ہوگا - بے دیکھے ہوئے قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) اندازه - بقول برهان و جهانگیری و جامع معنی قوت و قدرت و بقول ناصر قدرت و مرتبه (نظامی ۵) پڑ و سنده را یا وده شد ان کلید: که اندازه خوشین در تودیش بهار گوید که در مقامی که اقتضای معنی جبروت و یار کند استعمال این کنند چنانکه گویند: فلان اندازه این کار ندارد: یا اندازه اونست: (ظهوری ۵) ساها عال دیوان خوشی بودم: بهیچکس را بمن اندازه تقریر نبود: قدرتی سحر تو در کشتن من بود بکلر: که شفاعت گری اندازه تقدیر نبود: صاحب رشیدی فرماید که به معنی یار و جبروت استعمال کنند

چنانکہ گویند "فلانی اندازہ ندارد" مؤلف عرض کند کہ اینہم مجاہد معنی حقیقی دوم است کہ گذشت (ظہوری ۵) وصل اندازہ مانیت ظہوری می سوزہ شعلہ کی تگ بہم آخوشی خس برتا بدہ (دولہ ۵) اندازہ کہ باشد پا در طلب نہادون نہدہ اگر نشانش تن سیرا مردم (ارو ۵) قوت - قدرت - قدر مونت - مرتبہ - مذکر -

(۴) اندازہ - بقول بہا بمعنی نمونہ - فرماید کہ مجاز است مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی پیش نکرد - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان اند اگر از کلام نظامی کہ بر (اندازہ انگشت) می آید سندان گیرم جادارد (ارو ۵) نمونہ - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - وہ چیز جو دہانے کے واسطے آئے - انموذج -

(۵) اندازہ - بقول بہا ربہ بمعنی نشانہ - فرماید کہ مجاز است - مؤلف گوید کہ حیف است سندی پیش نشد - دیگر محققین ازین معنی ساکت اند طالب سند با شیم (ارو ۵) نشانہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - ہدف - وہ علامت جو خاک تودہ پرتیر مارنے کی واسطہ بناوین - چاند ماری - گولی یا تیر مارنے کی جگہ -

(۶) اندازہ - بقول خان آرزو در سرنج بمعنی مقصود آہنگ ہم آمدہ - دیگر کسی ذکر این نکرد و نہ سندی پیش شد - اگر سند استعمال بدست آید فرید علیہ اندازہ انیم زیادت ہای ہوز (ارو ۵) دیکھو اندانے کے پہلے معنی -

(۷) اندازہ - بحقیق ما بمعنی اعتدال متصل چنانکہ معاصرین عجم گویند "در ہر کار اندازہ بکند" (ارو ۵) اندازہ - بقول امیر بمعنی حد اعتدال جیسے (نقرہ) اندازے سے زیادہ بوجہ ہوگا

تو کشتی ژوب جانیگی -

(۸) اندازه به معنی شمار هم آمده صاحب ناصری فرماید که اندازه گیر معنی شمارنده که درین باب
به هندس مشهور است و علم حساب که هندسه گویند مبدل و معرب اندازه باشد بطوری
(۹) برگرفتن پرده زان رخسار خدا نیست بنگاه گاهای صرصر آه مر اندازه باد بیخیال
اصطلاحی است در سیاق عجم هم که فارسیان رقی را گویند که قائم شود بدون شرکت جزو حقیقی
و آنچه بشیرت جزو حقیقی قائم شود آن را با اصطلاح سیاق عجم تخمینه نام است مثلاً اگر محاصل
سال آینده یا مخارج آنرا صرف بر قیاس و توقع مفصل درم قائم کنیم این اندازه باشد
و اگر همین رقم را بر قیاس مقدار معین سال گذشته یا جزو آن قائم کنیم این تخمینه باشد چنانکه
صراحت آن در نقشه ذیل کرده ایم -

(الف) مدخل سلسله				(ب) مخارج سلسله			
بواب	مجموعه ششامی اول مخارج	بواب	مجموعه ششامی اول مخارج	بواب	مجموعه ششامی اول مخارج	بواب	مجموعه ششامی اول مخارج
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
زراعت	صا	کما	الا	مخرج عمال نظامی	مامه	مال	مامه

این تخمینه مدخل و مخارج سلسله فعلی است که بر (الف) و (ب) بیان کرده ایم که شامل
است بر حقیقی ششامی اول و اندازه ششامی دوم و مجموعه آن که در خانه چهارم مذکور شد تخمینه
نام دارد پس اگر برای موازنه مدخل و مخارج سلسله فعلی رقی معین مجرد بر قیاس قائم کنیم

وکار از حقیقی ششماہ اول و اندازہ ششماہ دوم گیریم آن رقم قیاسی را اندازہ نام
 باشد (اردو) شمار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ گنتی۔ اندازہ۔ حساب (داغ)
 شمار اپنی خطاؤں کا بتا دین پتہ بین شاید حساب آئے نہ آئے یہ (فقہہ مؤلف) اب
 اس محفل میں ہمارا بھی شمار ہونے لگا یعنی ہم بھی اہل مجلس میں سمجھے جانے لگے۔ فن
 سیاق میں اندازہ اس مشخصہ رقم کا نام ہے جو سال آئندہ کے مدخل یا خارج کے لئے
 اٹھل پر قائم کی جائے جس میں حقیقی کا دخل نہ ہو۔

اندازہ آمدن استعمال۔ بقول معاصر ہندسی پانچویں مباد کہ چار گوشہ کنایتہ تخت و
 عجم یعنی درست و موافق قیاس آمدن و مواتا بوتا را گویند۔ مقصود آنست کہ خطا طوسی
 مقصد بودن صاحب لکھنؤ کوید "عیب از ہر چار گوشہ یعنی تخت نمونہ حساب یا عرض و
 مدار و قدری کشاد و بلند بد و زنداگر اندازہ طول را ظاہر می کرد یعنی عرض و طول آن تھا
 نیامد اینجا درست می کنند و این متعلق است حساب درست بود و جادارو کہ این متعلق
 با معنی دوم اندازہ (اردو) برابر ہونا۔ یعنی دوم گیریم اندرین صورت معنی این ظاہر
 درست ہونا۔ موافق قیاس ہونا۔ کردن اندازہ باشد (اردو) نمونہ دکھلانا
 اندازہ کیجیختن استعمال۔ صاحب صفی اندازہ ظاہر کرنا۔

ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم کردن نمونہ باشد و اندازہ او نیست | مقولہ من فارسی
 متعلق بمعنی چہارم اندازہ (نظامی گنجوی) چون یا رامی کاری در کسی نہ بیند این مقولہ
 بدان چار گوشہ خطا طوسی پیرنگیخت اندازہ بحق اوزند مقصود آنست کہ این کار و

<p>او نباشد - صاحب جهانگیری در خاتمه کتاب طاقت اور قدرت هونا - رهنا -</p>	<p>او نباشد - صاحب جهانگیری در خاتمه کتاب طاقت اور قدرت هونا - رهنا -</p>
<p>بذیل دستور اول و صاحب شمس هم ذکر این کرده اندازہ دادن استعمال صاحب آصفی</p>	<p>بذیل دستور اول و صاحب شمس هم ذکر این کرده اندازہ دادن استعمال صاحب آصفی</p>
<p>و این متعلق است بمعنی سوم اندازہ (ارو) ذکر این کرده که بمعنی اندازہ کردن است متعلق</p>	<p>و این متعلق است بمعنی سوم اندازہ (ارو) ذکر این کرده که بمعنی اندازہ کردن است متعلق</p>
<p>اسکے اختیار میں نہیں ہے - ایک طاقت سو باہر بمعنی دوم اندازہ (طفرای شہدی ۵)</p>	<p>اسکے اختیار میں نہیں ہے - ایک طاقت سو باہر بمعنی دوم اندازہ (طفرای شہدی ۵)</p>
<p>اندازہ برداشتن استعمال - صاحب آصفی کسی کز ورق داده اندازہ اش پرتازگاہ</p>	<p>اندازہ برداشتن استعمال - صاحب آصفی کسی کز ورق داده اندازہ اش پرتازگاہ</p>
<p>ذکر این کرده که بمعنی قیاس کردن است و این شیرازہ اش پرتازگاہ (ارو) اندازہ کرنا -</p>	<p>ذکر این کرده که بمعنی قیاس کردن است و این شیرازہ اش پرتازگاہ (ارو) اندازہ کرنا -</p>
<p>متعلق بمعنی دوم اندازہ باشد (ظہوری تشریح) اندازہ داشتن استعمال - صاحب</p>	<p>متعلق بمعنی دوم اندازہ باشد (ظہوری تشریح) اندازہ داشتن استعمال - صاحب</p>
<p>(۵) چوار و یکجوری شبہای ہجران حال می پرآید صنفی ذکر این کرده که بمعنی دانستن کمیت و</p>	<p>(۵) چوار و یکجوری شبہای ہجران حال می پرآید صنفی ذکر این کرده که بمعنی دانستن کمیت و</p>
<p>توان اندازہ برداشت از روز سیاہ من پرتازگاہ (ارو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا -</p>	<p>توان اندازہ برداشت از روز سیاہ من پرتازگاہ (ارو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا -</p>
<p>اندازہ بستن استعمال - صاحب آصفی و قلم را گذاشت پرتازگاہ (ارو) مقدار سو واقف ہونا</p>	<p>اندازہ بستن استعمال - صاحب آصفی و قلم را گذاشت پرتازگاہ (ارو) مقدار سو واقف ہونا</p>
<p>ذکر این کرده که بمعنی اندازہ کردن و قیاسی قائم اندازہ گرفتن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>ذکر این کرده که بمعنی اندازہ کردن و قیاسی قائم اندازہ گرفتن استعمال - صاحب آصفی</p>
<p>کردن است سند این از کلام فغانی بر معنی دوم ذکر این کرده کہ بمعنی مجازی مقابلہ کردن است</p>	<p>کردن است سند این از کلام فغانی بر معنی دوم ذکر این کرده کہ بمعنی مجازی مقابلہ کردن است</p>
<p>اندازہ گذشت (ارو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا و این متعلق باشد بمعنی دوم کہ بمعنی حقیقی اندازہ</p>	<p>اندازہ گذشت (ارو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا و این متعلق باشد بمعنی دوم کہ بمعنی حقیقی اندازہ</p>
<p>اندازہ بودن استعمال - بمعنی طاقت و گرفتن - قیاس کردن است نظامی گنجوی (۵)</p>	<p>اندازہ بودن استعمال - بمعنی طاقت و گرفتن - قیاس کردن است نظامی گنجوی (۵)</p>
<p>قدرت بودن است متعلق بمعنی سوم اندازہ چو اندازہ زخم خوش گیر دہ بر آہوئی صد ہونا</p>	<p>قدرت بودن است متعلق بمعنی سوم اندازہ چو اندازہ زخم خوش گیر دہ بر آہوئی صد ہونا</p>
<p>سند این از کلام ظہودی بر معنی سوم گذشت (ارو) بیش گیر دہ (ارو) اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -</p>	<p>سند این از کلام ظہودی بر معنی سوم گذشت (ارو) بیش گیر دہ (ارو) اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -</p>

اندازہ ہندی

اصطلاح - بقول صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی کمیت معلوم ہفت و مؤید یعنی طول و عرض معنی لفظی این قیاس کردن است (خان آرزو ۵) قماش و حسابی سند این بر اندازہ انجمن گذشت کار از پشت می گرد و عیان لیکن نہ توان از (اردو) عرض و طول - مذکر - ریش را ہدیافتن اندازہ فرش را (اردو)

اندازہ یافتن | استعمال - صاحب اندازہ معلوم کرنا -

انداس

بقول صاحب ضمیمہ برہان ترجمہ قیاس است دیگر کسی از متحققین فارسی ذکر این نکرد و خیال ما این مبتدل اندازہ باشد بمعنی ششمش کہ گذشت - زامی ہوز بہ سین مہلہ بدل ہجوں آیاز و ایاس و ہر فر و ہرس و دیگر مع (اردو) و کہہ اندانہ کے چٹے معنی -

اندیش گر

استعمال - بقول صاحب ضمیمہ برہان و شمس و مؤید مخفف اندیش گر کہ می آید کہ کاہگل و گلابہ بر دیوار و بام مالندہ باشد و حقیقت این بر اندیش گریان می شود (اردو) گلابہ اور کاہگل کرنے والا - مذکر -

اندام

بقول برہان و نامری و سرور می و جامع بر وزن انجام (۱) معروفست کہ بدن و عضو آدمی باشد (سعدی ۵) اندام تو چون حویہ چین است و دیگر چہ کنی قبای طلس خان آرزو در سراج گوید کہ بہ معنی عضو ظاہری آدمی و فرماید کہ اگر چہ اعضای ادبی است و لیکن ہفت اندام شہرت دارد و مجازاً تمام بدن آدمی را نیز گویند چنانکہ توسی تصریح نمود بہار اتفاق خان آرزو گوید کہ سینہ داخل ہمین اعضاست و تفصیل آن در (ہفت اعضا) باید و مجاز تمام بدن بلکہ مطلق جسم را گویند - لہذا - اندام آفتاب و اندام کوہ و اندام گل

هم آمده (خواجہ جمال الدین سلمان) آن کر نہیب بخرش اندام آفتاب بی پیوسته
می جہد چو دل برق درین بی (وله) عکس تیغ تو اگر کوہ بہ بیند بر عکس بی کوہ رالزہ از
بیم قد بر اندام (میر خسرو) خشک شد اندام گل از رنج باد و باد و اندام کسی را میان
و صراحت فرید کند کہ بمعنی قامت ہم استعمال یافته (صائب) نیست ہر خند از لب
گل جدائی رنگ را بی جامہ گل رنگ بر اندام او ز میندہ است بی و فرماید کہ بمعنی سینہ - حرکہ
زخم آزمای - زیبا - سیم رنگ - لطیف - نازک - یاسمین از صفات و تشبیہات اوست
مولف عرض کند کہ خیال ماصل این ہمان انداست کہ بمعنی گلابہ و کاہگل گذشت
فاریان بزیاوت سیم تخصیص در آخرش اندام کردہ بمعنی گلابہ مخصوص همچون ہنم و دہم
و برای بدن انسان استعمال ساختہ کہ سیئت مجموعی بدن ہم دیواری را ماند کہ نشیب و فراز ہا
از گلابہ و کاہگل درست کردہ باشند و آنچه حضورا گفتہ اند همچون ہفت اندام و اندام ہائی بسیل
جاز است کہ عضو جزو بدن است و ہر قدر اسناد کہ بالا گذشت ہمہ مفید و موید خیال ماست و نتیجہ
بعض محققین بمعنی قامت ہم نوشتہ اند آنہم جاز است و سند بہا را از کلام صائب کہ برای قامت
بالا مذکور شد در ان ہم معنی بدن و جسم زیبا تر است و جادارو کہ ماخذ این ندای باشد کہ بقول
نقشب در عربی زبان جمع ندیم است بمعنی ہنشینان - فاریان سخانی آخرہ را حذف کردہ
وصلی در اولش زیادہ کردہ اند اندام شد بمعنی حقیقی این ہنشینان و کنایہ از جمیع اعضا کہ ہم نشین اند
و مراد از مجموعہ آن بدن و جسم است و جادارو کہ ماخذ این ہنام باشد کہ بقول برہان بلغت ثرند
و پازند اندام را گویند - ہای ہوز بدل شد بہ الف همچون اپیون و پیپیون و دال مملکہ زائد

بعدن آرد و ندکه زیادت دال در اکثر الفاظ یافته می شود همچون پیرهن و پیر بند صاحب
 که نکر محقق ترکی زبان است بر اندام گوید که لغت فارسی است و در عربی زبان تعریف کند
 که ترجمه این قد و قوالم و هندام و فرماید که هندی به معنی شکیل از همین هندام است
 صاحب محیط محیط فرماید که هندی مصدر است و در عربی معنی راست کردن و اصلاح کردن
 پس هندی به معنی راست کرده شده و اصلاح کرده باشد و هندام معرب است
 اندام فارسی (انتهی) فارسیان بر بیل مجاز اندام را که واحد است به معنی جمع یعنی اعضا
 استعمال کرده اند و سندی بر اندام داشتن می آید (اردو) اندام - بقول امیر (فارسی)
 نکر - بدن (آتش) رنگ طلائی را که تا به اندام یا رکانه موی کمر کور تبه به سبک
 آرد کاید (وزیر) به سبب شمع کا احوال همین اندام سفید بگوئی و بگوئی ساعد کلام
 (۲) اندام - بقول برهان و ناصری و سروری هر کاری که آراسته و بنظام و باصول بود
 و بقول جهانگیری و رشیدی و جامع معنی نظام - صاحب سروری فرماید که نظام و آراستگی
 عضو هم - خان آرزو در سراج بذکر معنی بیان کرده برهان گوید که خطاست و فرماید که
 آنچه در رساله اسدی واقع شده که اندام کار بنظام باشد عبارت اندام کابنیها
 نیست - بلکه با عنایت است و بنظام باشد - خبر اندام کار - است و ظاهر همین عبارت
 موجب غلط صاحب برهان است مؤلف عرض کند که معنی اندام مجاز نظام باشد و بس
 (اندام گرفتن کار) که در مطقات این می آید از همین معنی است و این متعلق است به معنی
 اول که بدن منظم است از اینجا است که مجازاً به معنی نظام مستعمل شد (خواجہ حافظ شیرازی)

ہرچہ بہت اڑھا ست ناساز و بی اندام ماست نہ ورنہ تشریف تو بر بالائی کس کو تاہ نیست
(۱۱ دو) نظام - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ترتیب - انتظام - آراستگی -

(۳) اندام - بقول برہان و جامع بمعنی زیبا و زیبائی و بقول جہانگیری آراستگی - خان آرزو
در سراج گوید کہ این معنی یعنی مجاز است و فرماید کہ از کلام بعض متاخرین چنان ظاہر شد
کہ بہ معنی موریت باشد - بہار گوید کہ بمعنی خوبی و زیبائی مجاز است و بہ معنی تقطیع و مونو
ماخوذ ازین (صائب ۵) قمریان پاس غلط کردہ خود می دارند نہ ورنہ یک سر و درین
بارغ با اندام تو نیست نہ بعض اہل تحقیق اندام را در مصرع ثانی بمعنی زیبائی گرفتہ اند و بخیا
ما بہ معنی قد و قامت ہم کہ متعلق باشد بہ معنی اول و راہی ما نیست کہ معنی زیبائی ہم تعلق دار
با نظام کہ بہ معنی دوم گذشت و سدا این بر اندام گرفتن قدمی آید (اردو) زیبائی نہوت
زیبا - بقول آصفیہ زیب دینے والا - پہلا - خوشنما - آراستہ - موزون -

(۴) اندام - بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع و بہار و (خان آرزو در سراج)
معنی ادب و آداب و بقول ناصر بن معنی ادب (جمال الدین عبدالرزاق ۵) سرکونہ
با اندام کند بندگی تو نہ آرنبد بان سرسہ طلاقی لبش اندام نہ و این ہم مجاز است از معنی دوم
کہ مجاز مجاز باشد (اردو) ادب - بقول امیر (عربی) مذکر - ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھتا -
تہذیب - شائستگی (ظفر ۵) نہ محفل ہر اک کو بگینہ دشنام دیتے ہیں نہ ادب چہا سکھا
اے ظفر اُن کو ا دیون نے نہ (سحر ۵) خاطر عشق ہے اب خاطر احباب کہان نہ
جوش و خروش دشت میں کسی کا ادب آداب کہان نہ

(۵) اندام - بقول برهان و ناصری و سروری و جامع و (خان آرزو و در سراج) بمعنی قاعده و روش - صاحب جهانگیری بر روش قانع و این را داخل معنی چهارم پندارد - و بقول بهار بمعنی وضع و اسلوب و بنیال ماد داخل معنی دوم که نظام است (اردو) قاعده - مذکر - روش مؤنث -

(۶) اندام - بقول برهان و ناصری و سروری و جامع بمعنی فضایی خانه - خان آرزو و در سراج فرماید که این معنی غلط است بلکه همان وضع خوش و اسلوب خوش خانه باشد مؤلف عرض کند که اگر بر آنند که به معنی گلاب و کاهگل گذشت - زیادتیم تخصیص گیریم به معنی گلاب خاص باشد و مجازاً به معنی خوش اسلوبی خانه توان گرفت - طالب سند استعمال باشیم (اردو) گهر کی خوش و در خوش اسلوبی - مؤنث -

(۷) اندام - بقول ناصری - به معنی بے نظام و نامناسب - بنیال یا محقق زبان دان تسامح کرده است سندی می خواهیم - معاصرین عجم بابا همزبانند (اردو) غیر مرتب - بے انتظام -

اندام آوردن | استعمال - به معنی نظام و سرتاپا باشد - این معنی پیدا شد از تکرار لفظ آوردن و با قاعده کردن (حکیم سوزنی ۵) ندارد (حکیم سوزنی ۵) چون سخن در نظر از لطف ایام تراش و عدیل اندر شرع و که حسام شده تواند گرفت و بعد از آن بجزم تواند اندام اندام را باز نیار و اندام به صاحب جهانگیری این را (اردو) سرتاپا - سرست پاؤن تک -

سند معنی دوم اندام قرار داده (اردو) با قاعده اندام پیچیدن | استعمال - صاحب معنی کرنا - انتظام کرنا - مهذب بنانا - درست کرنا و ذکر این کرده که به معنی آماده و مستعد شدن باشد و اندام اندام | اصطلاح - به معنی همه تن متعلق به معنی دوم اندام که آمادگی هم مترنم نظام است

<p>(نظامی گنجوی ۵) چو در زور پیچیدی اندام را گره برزدی گوش ضرغام را (۱) (ار و و) آماده اول متعلق است به معنی دوام اندام و معنی دوم متعلق به معنی چهارم و معنی سوم و چهارم مجاز اور مستعد هونا -</p>	<p>اندام دادن استعمال - بقول صاحب معنی پنجم آن (۱) (ار و و) (۱) خوش اسلوب کتاب بحر (۱) معنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن و (۲) ادب کردن و (۳) قاعده و روش استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی اعضا داشتن است (کلمه همدانی ۵) فی تاب کردار دنی کوه سرخی شمع است و همین قاعده اندام ندارد و (۱) (ار و و) اعضا که تا - مرکب به اعضا هونا - اندام در دیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی جسم بخود است که چون دست اغیار جسم نه بس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و متعلق به معنی اول اندام باشد (خسرو ۵) گر برم در برشان دست بزدند اندام و نیم دزدی عجبی نیست زسیم اندامان (۱) (ار و و)</p>
<p>اندام دادن استعمال - بقول صاحب معنی پنجم آن (۱) (ار و و) (۱) خوش اسلوب کتاب بحر (۱) معنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن و (۲) ادب کردن و (۳) قاعده و روش استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی اعضا داشتن است (کلمه همدانی ۵) فی تاب کردار دنی کوه سرخی شمع است و همین قاعده اندام ندارد و (۱) (ار و و) اعضا که تا - مرکب به اعضا هونا - اندام در دیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی جسم بخود است که چون دست اغیار جسم نه بس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و متعلق به معنی اول اندام باشد (خسرو ۵) گر برم در برشان دست بزدند اندام و نیم دزدی عجبی نیست زسیم اندامان (۱) (ار و و)</p>	<p>اندام دادن استعمال - بقول صاحب معنی پنجم آن (۱) (ار و و) (۱) خوش اسلوب کتاب بحر (۱) معنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن و (۲) ادب کردن و (۳) قاعده و روش استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی اعضا داشتن است (کلمه همدانی ۵) فی تاب کردار دنی کوه سرخی شمع است و همین قاعده اندام ندارد و (۱) (ار و و) اعضا که تا - مرکب به اعضا هونا - اندام در دیدن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی جسم بخود است که چون دست اغیار جسم نه بس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و متعلق به معنی اول اندام باشد (خسرو ۵) گر برم در برشان دست بزدند اندام و نیم دزدی عجبی نیست زسیم اندامان (۱) (ار و و)</p>

و جالی و در بول و مفت سنگ و مولد منی و محرک جماع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب
برہان برترہ تنک ذکر این کرده و برترہ میرہ ذکر اہتقان و برگثر و گلش ہم۔ صاحب انند
صرحت کند کہ انداد اسم جامد زبان فارسی است (اردو) ترماہ۔ بقول صاحب جامع الادب
جرجیر۔ ایک درخت ہے جس کے پتے مولی کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں۔ سہی ہے۔

اندادہ | بقول برہان و جامع و سراج بفتح دا و مالہ بنایان۔ و آن افزارست کہ بدان
گل و گچ برہام و دیوار انداد (۲) شکوہ و شکایت و غیبت را نیز گفته اند۔ صاحب ناصری
فرماید کہ انداد و اندادہ بدل یکدیگر نسبت معنی دوم فرماید کہ کنایہ باشد۔ صاحب جہانگیری
فرماید کہ اندایہ و اندادہ مراد فیکدیگر و آزمائش گویند و ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض
کند کہ انداہ معنی کاہگل و گلابہ گذشت و بر معنی سوش معنی دوم این ہم مذکور شد۔ بخیاں ما فارسیا
ہمان اندار از یادت یابی تھانی درآ فرماید کہ بہین معنی می آید و پس از ان ہامی نسبت
بر آ فرش آوردہ اندایہ ساختند کہ منسوب بہ اندا باشد و کنایہ از آئکہ کہ بوسیلہ این کاہگل
و گلابہ و گچ بر دیوار کنند و حقیقت اندادہ این است کہ بر انداد و زیادہ کردند کہ بعض
کلمات فارسی می شود همچون افتادن و افتادن و پس از ان ہامی نسبت پر زیادہ کردند
(اندادہ) شد و جادار و کہ دا و نسبت گیریم و ہامی زائد و آخرو معنی دوم در اینجا کنایہ است کہ
غیبت ہم منسوب بہ کاہگل و گلابہ باشد کہ غیبت کنندہ می خواہد کہ محاسن را بجنبش خود
کاہگل کند و پنهان نماید پس انچہ اند بہین معنی دوم گذشت مخفف این باشد (اردو) (۱) تھانی
و کنین معماروں کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے گچ یا مٹی کا گلابہ و دیوار یا چھت پر کرتے ہیں۔

یہ پتے کی شکل میں لوہے یا لکڑی سے بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ایک دستہ بھی لگایا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے تھاپی پر کھار کا اوزار لکھا ہے جس سے وہ برتن گھڑتا ہے۔ ہماری رائے میں رکن کا محاورہ صحیح ہے۔ صاحب ساطع نے تھاپی پر لکھا ہے کہ مالہ اور گلاگون کا اوزار جس کے ذریعے سے کاہگل اور گچ دیوار پر کرتے ہیں حضرت جلیل فرماتے ہیں کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے جس کو گلابہ کو دیوار پر لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور تھاپی وہ ہے جس سے استرکاری کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے کرنی پر فرمایا ہے کہ ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا۔ چونہ وغیرہ پھیلاتے اور کھل کرتے ہیں۔ گل مالہ۔ اندایہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت جلیل کے ارشاد اور صاحب آصفیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے نہ تھاپی ہم نے کرنی اور تھاپی دونوں کو دیکھا ہے یہ دونوں لفظ زبان ہندی کے ہیں گلابہ یا کاہگل یا گچ کو دیوار پر پھیلانے والا اصلی آکہ تھاپی ہے اسی سے اصل یا گچ اٹھاتے ہیں اور دیوار پر لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور جب اصل یا گچ دیوار پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر کرنی سے اسکو ہوا کرتے ہیں بہر حال یہ اختلاف وہی اور لکھنؤ کی بول چال کا ہے معتبر وہی ہے جس کو حضرت جلیل نے فرمایا ہے اور تھاپی پر جو صراحت صاحب آصفیہ نے کی ہے وہ ناکافی ہے (۲) دیکھو اندا کے تیسرے معنی۔

اندای | بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) کاہگل مالندہ و (۲) امر باین معنی ہم۔ صاحب اند بکر معنی دوم فرماید کہ (۳) بمعنی گلابہ و کھگل الیدن نیز و (۴) بمعنی غیبت و سعایت چنانکہ سعدی گفتہ کہ بر معنی سوم انداد کو رشتہ و (۵) بمعنی خواب صلحا یعنی رویا می صالحہ۔

و جالی و مدربول و مفت سنگ و مولد منی و محرک جماع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب
 برہان برترہ تنک ذکر این کرده و برترہ میرہ ذکر اہتقان و برکثر و گلش ہم۔ صاحب انند
 صراحت کند کہ انداد اسم جامد زبان فارسی است (اردو) ترماہ۔ بقول صاحب جامع الادب
 جرجیر۔ ایک درخت ہے جس کے پتے مولی کے پتوں کے برابر ہوتے ہیں۔ سہی ہے۔
 اندادہ | بقول برہان و جامع و سراج نفع دا و مالہ بنایان۔ و آن افزایست کہ بدان
 گل و گچ برہام و دیوار انداد (۲) شکوہ و شکایت و غیبت را نیز گفتہ اند۔ صاحب ناصری
 فرماید کہ انداد و اندادہ بدل یکدیگر نسبت معنی دوم فرماید کہ کنایہ باشد۔ صاحب جہانگیری
 فرماید کہ اندایہ و اندادہ مراد فیکدیگر و آزمائش گویند و ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض
 کند کہ انداہ معنی کاہگل و گلابہ گذشت و بر معنی سونش معنی دوم این ہم مذکور شد۔ بخیاں ما فارسیا
 جان اندازا بزیادت یا می تخانی در آفراندای کردند کہ بہین معنی می آید و پس از ان ہامی نسبت
 بر آفرش آورده اندایہ ساختند کہ منسوب بہ اندا باشد و کنایہ از آئکہ کہ بوسیلہ آہن کا
 و گلابہ و گچ بر دیوار کنند و حقیقت اندادہ این است کہ بر انداد و زیادہ کردند کہ بعض
 کلمات فارسی می شود همچون افتادن و افتادن و پس از ان ہامی نسبت پر زیادہ کردند
 (اندادہ) شد و جادار و کہ دا و نسبت گیریم و ہامی زائد و آخرو معنی دوم در اینجا کنایہ است کہ
 غیبت ہم منسوب بہ کاہگل و گلابہ باشد کہ غیبت کنندہ می خواہد کہ محاسن را بجنبش خود
 کاہگل کند و پنهان نماید پس انچہ اند بہین معنی دوم گذشت مخفف این باشد (اردو) (۱) بچھا
 و کنین معمارون کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے گچ یا مٹی کا گلابہ دیوار یا چھت پر کرتے ہیں۔

یہ پتے کی شکل میں لوہے یا لکڑی سے بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ایک دستہ ہی لگایا جاتا ہے۔ صاحب
 آصفیہ نے تھاپی پر کمار کا اوزار لکھا ہے جس سے وہ برتن گھڑتا ہے۔ ہماری راسے میں رکن
 کا محاورہ صحیح ہے۔ صاحب ساطع نے تھاپی پر لکھا ہے کہ مالہ اور گلا گار دن کا اوزار جس کے دو تہے
 سے کاہگل اور گچ دیوار پر کرتے ہیں حضرت جلیل فرماتے ہیں کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے جس سے
 گلابہ کو دیوار پر لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور تھاپی وہ ہے جس سے استرکاری کو پیٹ کر مضبوط
 کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے کرنی پر فرمایا ہے کہ ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا۔ چونہ
 وغیرہ پھیلاتے اور کھل کرتے ہیں۔ گل مالہ۔ اندایہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ حضرت جلیل کے
 ارشاد اور صاحب آصفیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے نہ تھاپی ہم نے
 کرنی اور تھاپی دونوں کو دیکھا ہے یہ دونوں لفظ زبان ہندی کے ہیں گلابے یا کاہگل یا
 گچ کو دیوار پر پھیلانے والا اصلی آہ تھاپی ہے اسی سے اصل یا گچ اٹھاتے ہیں اور دیوار پر
 لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور جب اصل یا گچ دیوار پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر کرنی سے
 اسکو ہوا کرتے ہیں بہر حال یہ اختلاف دہلی اور لکھنؤ کی بول چال کا ہے معتبر وہی ہے
 جس کو حضرت جلیل نے فرمایا ہے اور تھاپی پر جو صراحت صاحب آصفیہ نے کی ہے وہ
 ناکافی ہے (۲) دیکھو اندا کے تیسرے معنی۔

اندای | بقول صاحب ضخیمہ برہان (۱) کاہگل مالندہ و (۲) امر باین معنی ہم۔ صاحب
 اند بکر معنی دوم فرماید کہ (۳) معنی گلابہ و کھگل مالیدن نیز و (۴) بمعنی غیبت و سعایت
 چنانکہ سعدی گفتہ کہ بر معنی سوم انداد کو رشد و (۵) معنی خواب صلیحا یعنی رویا می صالحہ۔

مؤلف عرض کند که چیزی نیست جزین که فارسیان بر اندای می زائد آورده اند و فرید علی
 اندا باشد به معانی آن و معنی اول نتیجه کم غوری اهل تحقیق است که بدون ترکیب با همی
 یعنی فاعلی پیدا کرده اند و سندی پیش نه کردند و آنچه معنی سوم را بشکل مصدر بیان کرده اند تسامح
 شان است که مجرد کاهگل و گلابه باشد پس همین اسم جامد است که مصدر اندا میدن ازین
 وضع شده می آید (ارو) و بگو اندا -

اندایش | بقول برهان بر وزن افزایش به معنی کاهگل کردن و گلابه ریج مالیدن حساب
 سروری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی درست گوید که به معنی گل مالی و اندودگی است
 مؤلف عرض کند که گلابه سازی و ریج کاری هم - حاصل بالمصدر اندا پسین که می آید مختصتر
 بالا و اما در اسم مصدر و حاصل بالمصدر فرقی نمی کنند و معنی حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان
 می کنند و این تسامح شان است (ارو) کاهگل مالی - گلابه سازی - ریج کاری (حاصل مصدر)

اندایشگر | استعمال - بقول رشیدی به معنی هر قدر معانی که بر اندایش گذشت فاعل آن همه
 گل مال و بقول برهان بفتح کاف فارسی و سکنه معانی را اندایشگر نام است که گر - بقول برهان
 رای قرشت کاهگل و گل آیه بوبام و دیوار کلمه است که بجالت ترکیب افاده معنی فاعلی کند
 مانده و بقول بحر کاهگل کننده و گلابه بر همچون درودگر - و آهن گر (ارو) گلابه کریو
 بام و دیوار مانده - مؤلف عرض کند که کاهگل کریو - ریج کریو -

اندایه | بقول برهان و رشیدی و جامع همان اندا که گذشت - ما از ماخذ این مهور انجا ذکر
 کرده ایم - صاحب جهانگیری بذیل این از حکیم سوزنی سزا آورده (ه) با ریج اندودم کس را بزرگ

خواستن زمن عاریه اندایه کیره (ارود) و کیهو انداره -

<p>و علامت مصدر و ن بر اندای زیاد کرده مصدر می ساختند و معنی حقیقی این بجا معنی اسم مصدر آنچه بر نمبر (۱) مذکور شد و معنی دوم و تعمیم معنی سوم مجاز آن - صاحب موارد غلط کرده که اندازا حاصل بالمصدر گفته و صاحب نوادر غور زکرده که اندایش را اسم مصدر گفته هر دو محققین بر نزاکت معنی اسم مصدر و حاصل غور زکرده اند - معنی اندا که اسم مصدر است مطلق گلابه و گاهگل باشد و معنی اندایش که حاصل بالمصدر است - گلابه و گاهگل سازی صاحب موارد آنچه اندازا امر این گفته نه چنین باشد بلکه امر این اندای و اندا مخفف آن (ظهوری) بر طرف شد صدای زهد و ورع پو بهیه شیخ و شاب لای اندا است پو بخیا لای این مصدر اصلی است که وضع شد از اسم جامد فارسی زیبا و تعمیم معنی سوم برشتاق سند با شیم - حیف است</p>	<p>اندا میدن بقول بحر بر وزن افزانیدن به معنی (۱) گاهگل و گلابه الیدن بر دیوار و غیره (کامل انصریف) و مضارع این اندایه خدا سروری فرماید که (۲) ملحق کردن هم و فرماید که مرادف اندودن باشد و هم او اندایده هم که اسم مفعول همین مصدر باشد - مرادف اندود گفته - صاحب موارد و بذکر معنی دوم فرماید که (۳) پوشیده کردن چیزی بچیزی است - اندا و اندایش حاصل بالمصدر این و صراحت کند که اندودن هم به همین معنی آمده و فرماید که اندا امر این باشد (انوری ۵) اگر فاد و هستی لکل بر اندایه تر اچه باک نه ذات تو مستعد فناست پو صاحب نوادر اندایش و اندا - را اسم مصدر گفته - صاحب رشدی بر معنی اول قانع و بهار هم زبان موارد مؤلف عرض کند که این مصدریت قیاسی وضع شد از اندای که گذشت یعنی بای معروف</p>
---	---

که در میان این معنی سندی پیش نکرده و از این بنا کرنا - (۲) طبع کرنا - گشت کرنا - (۳) ایک چیز کو هم نبوده اند (اردو) (۱) گلابه کرنا - گنگل و دوسری چیزین چپانا -

اندخس | بقول برهان فتح اول و سکون ثانی و دال بی نقطه مفتوح سجای نقطه دار و وسین بی نقطه زده - حمایت کننده و پشت پناه و بقول ناصری پناه و پشتی و حامی صاحبان جهانگیری و سروری و جامع بر پناه و پشتی قانیه مؤلف عرض کند که اصل این اندخس باشد که گذشت آنچه بعضی محققین معنی این حامی و پشت پناه نوشته اند - چنانچه بر اندخس هم ذکرش رفته تسامع ایشان است - بخيال ما این مرکب است از اندا و خس و اندا به معنی گلابه گذشت و خس به معنی دوست یعنی خاشه و خلاشه و خاشاک - پس معنی لفظی اندخس گلابه به خس و خاشاک که پشت و پناه دیوار و بام می باشد - ما هرین فن تعمیر بر اندک گلابه که بشیرت خس و خاشاک کرده می شود مستحکم ترمی باشد از گلابه مجرد - باقی حال معنی حمایت و پناه به مجاز باشد و الف چهارم بکثرت استعمال حذف شده اندخس شد آنانکه این را به معنی فاعلی نوشته اند وجه آن آنست که اندخس از مصدر اندخیدن که مرکب از همین اسم جاد می آید - امر هم هست و محققین سلف بخيال اسم فاعل ترکیبی هر امر را به معنی فاعلی دانند و بر قواعد فارسی اعتنا نکنند - و غور نمی توانید که معنی فاعلی یا مفعولی نتیجه ترکیب امر با اسمی است - از اینجا است که بعضی محققین اندخس را به معنی حمایت کننده نوشته اند تسامع شان پیش نیست بالجملة معنی این محض حمایت و پناه باشد و بس (سراج الدراجی ۵) چرا رالی کسی را از بر خویش بزد که اندخسش نباشد جز در توبه (اردو) حمایت - پناه - مؤنث -

<p>مستفق با برهان خان آرزو در سراج بر (ب)</p>	<p>اندر خسو صاحب مؤید بحواله قنیه فرماید که</p>
<p>به معنی پناه باشد. دیگر کسی از محققین ذکر این گوید که جای پناه و امن که قلعه و حصار باشد و</p>	<p>نه کرد بخیاں ما موافق قیاس است اما معنی قی</p>
<p>فرماید که بعضی پشتیبان نیز گفته اند صاحب سر (بی)</p>	<p>اندر خس بجای خودش نوشته ایم چون و او نسبت</p>
<p>از استاد لیبی سندی آورده (هـ) زختم این</p>	<p>بر آخرش زیاده کرد و نه همچون هندو - اندخسو -</p>
<p>کهن گرگ ز کاره بنذارم جز دلت اندخسواره</p>	<p>به معنی منسوب به گلابه کا هی شد و مجازاً به معنی</p>
<p>مؤلف عرض کند که داده به دال ممله سوم</p>	<p>پناه پس گلابه کا هی را اندخس گفتن استعاره</p>
<p>بقول برهان معنی اصل و بنا و ماده هر چیز و داده</p>	<p>باشد و اندخسو بدینین کنایه - و جا دارد که اندخس را</p>
<p>به رای ممله سوم بقولش به معنی خداوند و صاحب</p>	<p>به معنی پناه مخفف این گیریم (اردو) دیگر اندخس -</p>
<p>پس معنی لفظی (الف) اصل پناه باشد و کنایه از</p>	<p>(الف) اندخسواده استعمال - به دال ممله</p>
<p>جای پناه و پناه گاه و معنی لفظی (ب) صاحب</p>	<p>دشتم - بقول صاحب ناصری که بر اندخس نوشته</p>
<p>پناه و کنایه از پناه دهنده و قلعه و حصار (اری)</p>	<p>جای پناه بردن را گویند و بقول برهان - - -</p>
<p>(الف) پناه گاه - بقول آصفیه - اسم مذکر - جا</p>	<p>(ب) اندخسواره به رای ممله هشتم بقول</p>
<p>پناه - امن کا ٹھکانا - امن - (ب) دیگر مؤلف</p>	<p>دال ممله معنی جایگاه و پناه و تکیه گاه و پناه دهنده</p>
<p>قلعه - حصار - مذکر - پشتیبان - بقول آصفیه اسم</p>	<p>دشتمی بان و قلعه و حصار - و صاحب ناصری</p>
<p>مذکر - سهارا دینے والا - مددگار - معاون -</p>	<p>هم بر اندخس ذکر این کرده به معنی پناه دهنده و</p>
<p>اندر خسیدن بقول برهان بر وزن کم تھیندن</p>	<p>کنایه از قلعه و حصار - صاحب بحر عجم نسبت (ب)</p>
<p>معنی (ا) حمایت نمودن و پشتیبان کردن و پناه داده</p>	

<p>د (۲) پناه گرفتن - صاحب بجز با اتفاق برهان گوید که کامل التصریف است و مضارع این که برین قیاس است اندخس بمعنی پناه مؤلف اندخسد - صاحب موارد فرماید که اندخس محال است عرض کند که خیال با عکس است یعنی این مصدر مر این باشد و خیال ما اندخس اسم مصدر است که شد تبرکب اندخس و یای معروف و علامت گذشت - اگر سند استعمال این به معنی حاصل لمصدر مصدر دن - صاحب سروری و رشیدی بر معنی دوم بدست آید تو انیم قیاس کرده که بروزن امر آمده قلع (ارو) (۱) پناه دنیا - حایت کر (نادر) پناه</p>	<p>اندر بقول برهان بروزن بندر (۱) بمعنی در و عبرتی فی گویند - همچنانکه اندران و اندر خا یعنی درون خانه و در خانه و فرماید که (۲) افاده معنی غیرت نیز کند چون با مادر و پدر و خواهر و برادر ترکیب کنند همچون مادر اندر و پدر اندر و خواهر اندر و برادر اندر - صاحب ناصر بذکر معنی اول نسبت معنی دوم صراحت کند که دختر اندر بمعنی نادر و مخفف این است دختر و پسر اندر بمعنی ناپسر و مخففش پسند و خان آرزو و سرسراج فرماید که مادر اندر و پدر اندر بمعنی مادری و پدری است که غیر حقیقی باشد مؤلف عرض کند که پسر و معنی مبدل آنکه در سنکرت بقول صاحب ساطع بمعنی اندرون و در میان و سوای آمده و از همین است آنتر و بیان بمعنی غائب و پوشیده از نظر - فارسیان بقاعده خود تازی فوقانی را به دال مهمل بدل کرده اند و همچون تتر و بدتر و توت و تود و زرتشت و زردشت پس اندر بمعنی اول مرادف در باشد و بمعنی دوم - سوا و غیر - چنانکه گویند "هنده مادر اندر زید است" یعنی سوای مادر زید یعنی مادر او غیر از مادر حقیقی است - کنایه از مادر علانی (ظهوری) گریه شادانی بکام برم پنخنده</p>
---	---

اندر وہان بنی گنجدہ (اردو) (۱) مین - بقول آصفیہ حرف جر و ظرف یعنی در پیچ - اندر - بہیتر -

فی - (۲) سوا - غیر -

استعمال - بقول برہان و جامع بروزن منجلا ب شہریت از قلات

(الف) اندراب

بخشان مابین ہندوستان و غزنین - صاحب ناصری صراحت کند

(ب) اندراب

کہ نزدیک کتل ہندو کش واقع و بجوالہ ریاض السیاحہ گوید کہ در شمال کابل مسافت شش مرحلہ

کوہستان واقع و از قلعیم چارم بسیار خوش آب و ہوا و بسر دی مائل است و نمک اندرابی را

از بلور در صافی فرقی نباشد و برای نمایش ظروف بلور نما سازند - صاحب سرور می فرماید کہ اندراب

ہم نام ہمین شہر است - خان آرزو در سراج فرماید کہ اگر مابین غزنین و ہندوستان دانیم

کہ بخشان مابین غزنی و ہندوستان باشد و آن خطاست و ہمین شہر را اندراب ہم گویند کہ بہ

اندراب است (فردوسی ۵) ز غزنین سو اندراب آدم نو ز آسایش اندر شتاب آمد

مؤلف عرض کند کہ از وجہ تسمیہ این ظاہر است کہ خیرہ باشد و آب و در (ب) ہای نسبت

زائد باشد (اردو) اندراب اندرابہ یک شہر کا نام ہے جو ولایت بخشان مین واقع ہے -

اندرابای (اصطلاح) بقول برہان بابای ابجد بروزن صندل سائی (۱) یعنی ضروری

و حاجت و محتاج الیہ و در بابیت باشد و (۲) نگون و سرسبز و آویختہ را نیز گویند و صاحب

ناصری فرماید کہ اندرابی مبتدل این و دروای نیز بہمین معنی آمدہ - صاحب سرور می فرماید

معنی اول از قریب ہند آورہ (۵) ز ہی تن نہر و چشم نیکنای را بہ چور و رخ و میچون

و ویدہ اندرابی بخان آرزو در سراج فرماید کہ اندراب و اندراب و ہر دو مختلف اندراب است

باشد که مبدل آن اندروایت به معنی اقل و بقول سامانی به معنی دوم نفی است و در
دوم یعنی نگونسار و آنچه مرکب از اندر که مرادف در است و وای یعنی مطلوب و با
و تحقیق آنست که اندروا مخفف اندروا است بریادت زای معجم به معنی نگونسار و در و
اندروا این تمام یک کلمه و مرکب نیست زیرا که برین تقدیر عجب معنی مهمل ازین ترکیب مستفاد
می شود که هیچ طفل بدان وضع تکلم نه نماید و این معنی از و باعث تعجب (انتهی) مؤلف
عرض کند که محقق نازک خیال غلط کرده که اندروا و اندر با هر دو در مخفف اندر بایست
گفته باید که اندروا را مخفف اندروا است گیریم و اندر بار را مخفف اندر بایست و شک
نیست که اندروایت مبدل اندر بایست باشد که بای مؤخره با و ا بدل شود همچون
آب و آ و معنی نفی این (در ضرورت) و متعلق به معنی حاجت و ضرورت و آنچه محقق
تحقیق پسند و ماخذ جو نسبت ماخذ این به معنی دوم بر سامانی اعتراض کرده و در طفل کتب
قراری و بدکم فوری خودش باشد آنچه می گوید که اندروا به معنی دوم مخفف اندر است
بریادت زای معجم و در آخردست است ولیکن درست نیست که اندروا را از یک کلمه
گیریم و مرکب ندانیم زیرا که اندروا از مبدل (اندروا ژ - برای فارسی) است که می آید
همچون آژیر و آژیر و آژیر و آژیر معنی عکس و قلب آمده چنانکه صاحب کنز ذکر این کرده پس اندروا
معنی نفی (در عکس و در قلب) باشد یعنی آنچه و سرگون و اندر یا از مبدل آن پس چه
خطا شد که سامانی این را مرکب و متعلق به در و گفت الحق در و اب همین معنی می آید و صا
برهان ذکرش کرده و خود خان آوز و بر و روی فریاد که به معنی آنچه و سرگون و به معنی

ضروری مبتدل در باو مخفف در بایست (الحکم) ہر گاہ (در ضرورت) را بمعنی ضرورت و ضروری استعمال کنند
 و خان آرزو مقرر است پس چہ خطا شد اگر (در عکس) را بمعنی نگوں سرو او بختہ استعمال کنند حیف است کہ
 پیرن ماخوہ بزرگان نازک خیال را طفل مکتب گویند۔ بیچارہ سامانی خیالی نازک داشت کہ تحقیق
 ما را بدین درجہ رساند و خان آرزو ذوق اعتراض دارد و بس مخفی مباد کہ یاے تحتانی بلحاظ معنی
 اول اصلی است و بلحاظ معنی دوم مبتدل راے ہوز ہچون آوآے و آواز و نسبت معنی اول نتیجہ تحقیق
 مانست کہ ضرورت و حاجت باشد نہ ضروری۔ ازینکہ اصل این معنی اول اندر بایست باشد (ارو)
 (۱) ضرورت مؤنث (۲) نگوں بقول آصفیہ فارسی) او نہ ہا لٹکا ہوا۔

اندر بایست | اصطلاح بقول برہان جامع کہ سر تحتانی و سکون سین و فوقانی معنی اول اندر بایست
 صاحب بحر ہم این را بمعنی ضروری و محتاج الیہ گفتہ و صاحب رشیدی فرماید کہ اندر بایست مراد
 این مؤلف عرض کند اندر فرید علیہ در کہ گذشت و بایست اسم مصدر بایستن کہ بقول برہان
 بمعنی ضروری و محتاج الیہ باشد پس معنی لفظی این (در ضرورت) باشد و مراد از ضروری و ناگزیر
 و محتاج الیہ و ضرورت و ما ذکر این بر (اندر بایست) کردہ ایم کہ مخفف این گذشت (ارو) و کمیو
 اندر بایست کی پہلے معنی۔

اندر پوست سکت داری | مقولہ بقول کہ آنچہ ہر دو محققین کنایہ نوشتہ اند ما در مقولہ ہا کہ
 شمس و اند و تن نفس اتارہ داری و قیل نفس عجم این را بنیافتیم و نہ این را بمعنی حقیقی من وجہ
 پروری و این کنایہ از مرده دلت دیگر کسی از تعلقہ است و حالا این مقولہ بر زبان معاصرین تہرہ
 محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند است (ارو) نفس پروری کرتا ہے۔

مطیع نفس ہے۔ نفسانی خواہشات کا مرید ہے۔

اندر خسوارہ بقول صاحب شمس بفتح کیم و سوم باشین پناہ و حصار و جاسے استوار کہ بدان گناہ
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نشد خیال ما نیست کہ ہمان (اندر خسوارہ) را کہ بہمین معنی
گذشت بہ زیادت رائے محکمہ چارم و شین بمعجزہ بعض سین مہملہ نوشتہ است و غیر از تسامح نباشد
(اردو) دیکھو اند خسوارہ۔

اندر خور بقول صاحب شمس بفتح معنی در خور و سزاوار۔ دیگر محققین ازین ساکت اند و سزا استعمال
ہم پیش نشد۔ اگر سہلے بدست آید تو انیم عرض کرد کہ مخفف اندر خور باشد کہ بہمین معنی می آید و صراحت
ماخذش ہم ہمدرا بنجا کینم (اردو) دیکھو اندر خور۔

(الف) اندر خور	(الف) بفتح خائے نقطہ دار کہ تحقیق آنست کہ این لفظ مرکب است از اندر بمعنی
(ب) اندر خورا	و سکون و او معدولہ و رائے معروف و خور بمعنی خوراک مخفف خور یعنی چیزی کہ
(ج) اندر خورو	بے نقطہ بقول صاحب بحر از جملہ خوراک کسی باشد و چون خوراک بہ چیز موافق و
(د) اندر خورند	لائق آن چیز باشد کہ غذا بمثل است۔ اندر خور بمعنی نثار

و جامع بمعنی لائق و سزاوار و (ب) بزیادت الف و لائق مستعمل شد و این مجاز بود و فرماید کہ در (ب)	
در آخر مرادف (الف)۔ و (ج) بسکون و ال بجد	الف آخر بقول رشیدی افادہ تعظیم کند و بقول
ہم مرادفش و بفتح رائے دوم بمعنی زید و (د) بسکون	سامانی بجائے نون ٹکن است و لغت عرب و بخیاں
نون و و ال ابجد بمعنی (الف) صاحب سروری بر	خان آرزو (ب) مخفف (اندر خوراک) است یعنی
ذکر (ج) قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) فقر	کاف حذف شد و در (د) نون زائد در آخر

بر یک نطق اگر خواهند الف زیاده کنند، همچون گیر	(رکن الدین کبرانی - از سروری (ج) نیست
و گیر و او دال مملو در (ج) هم زائد چنانکه شفتا	هر کس در محبت مراد و نیست اندر خور و بهر دل
و شفتا و و نون در (د) هم زائد است چنانکه	در او و (قطران (د) (ه) اگر بهمش اندر خور
گذارش و گذارش و گیک پیچ - آنچه برهان بر (ج) خور در	بودی جاے پنهانش مجلس بودی سپهرش در وان
بفتح راء مملو گرفته معنی زبید نوشت بخمال یا معنی پیدا	مؤلف عرض کند که خور در فارسی زبان معنی ذوق
نشود تا آنکه (اندر خورون) را معنی سزاوار و زیبا شدن	و لذت آمده - کذا فی البیان و سراج پس معنی لفظی
و تکمیل و استعمال این بنظر نیامده اگر چه توافق قیاس باشد	این (در ذوق) و کنایه از توافق ذوق و لائق و
(ار دو) لائق - سزاوار -	الف در (ب) زائد بقاعده عام فارسی که در آخر

اندر خون استعمال - بقول جامع بروزن غنبرگون رستنی باشد سطر و خا رنگ و این همانست که بر (اندر خون) بیاید (ار دو) و مکیو اندر خون -

اندر ز بقول برهان بازاء بروزن کم عرض معنی (۱) پند و نصیحت و (۲) حکایت و (۳) وصیت و (۴) کتاب باشد و صاحب ناصری بر وصیت و نصیحت قانع و هم او فرماید که (اندر ز نامه) و نصیحت را گویند - صاحب سروری و جهانگیری هم بر معنی اول و سوم قانع و صاحب رشیدی بر معنی اول و آخر فرماید که بضم دال مملو معنی نصیحت است و معانی دیگر اگر به ثبوت رسد مجاز باشد - صاحب جامع ذکر معنی اول و سوم و چهارم کرده (حکیم سنائی (ه) همه اندر زمین توانستند که که تو طفلی و خانه رنگین است (حکیم خاقانی (ه) مرا طبیب دل اندر گویند که دست پاکترین سواد بر سر از حوادث سودا و با برش و تلخ رضاده بخوان گیتی بر پاکنیشتر خوری ایشتر خوری حلو و (مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است

صاحبان نوید و اند صراحت این کرده اند و از کلام فنی که صاحب اند نقلش کرده فتح دال مہلت ثابت است
چنانکہ صاحب برہان گفتہ (۵) آنگاہ کہ شود لب باند زہد آنگیخت سخن بلند نشین طرزہ (اردو)
(۱) نصیحت مؤنث (۲) حکایت مؤنث (۳) وصیت مؤنث (۴) تحریر کتابت - مؤنث -

اندر زرا بقول صاحبان برہان و ناصری و سراج و سروری بروزن مندل ساگاوزہرہ را گویند
و آن سنگی بود کہ در میان زہرہ گا و یا شیردان متکون شود و بتازی حجر البقر گویند۔ صاحب محیط بر اندر زرا
بزائے تخم فرماید کہ حجر البقر است و بر حجر البقر گوید کہ در اندس سوارس و بشیرازی اندر زرا و بفارسے
گا و دار و گویند و در ہند بہ گا و در ہن محروف و در صید نہ جا و در ہن معرب گا و در ہن نوشتہ و گویند
بہ فارسی مہر و زہرہ و گا و زہرہ نامند۔ گاہی در شیردان مادہ گا و یافتہ میشود۔ قائم مقام فا و زہرہ باشد۔
گرم و خشک و در آخر دوم۔ محلل۔ یسمن و مدر بول و حیض و جالی و مفتت سنگ و جہتہ برقان و مرض
ڈبہ اطفال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) بخیاں ما۔ اندر زرا مرگب باشد از اندر کہ مرید علیہ و
باشد و زرا مخفف زہرہ بہ تبدیل ہائے تہوز با الف یا اسم فاعل ترکیبی باشد یعنی پیدا شونده در داخل
کہ زرا امر است از زرایدن و خان آرزو و در سراج ہم اشارہ این باہام کردہ یا اسم جابد باشد و اعظم
(اردو) گا و ہن بقول صاحب جامع الادویہ۔ سنگ گا و حجر البقر۔ گاہے کہ پتہ میں ایک تہری
ہوتی ہے مشہور۔ زردی مائل -

اندر رفت بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی شلم سرخ و سفید کہ اور اکجندہ گویند۔ دیگر
کسی ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت و در معرف شلم سرخ و سفید ہم نشان این یافتہ نمیشود
و کجندہ و رائے شلم است کہ بر اگر وہک ذکرش کردہ ایم خیال ما نیست کہ در اسم بیان کردہ صاحب

تحریف راه یافت و کاتب چابک دست آنرزوت را که معنی کنجده باشد آنزوت نوشت و ننیدانیم که شلم سرخ و سفید را مرادف کنجده چه طور قرار داده باجمله این لغتی است که تحقیق نشد. و معاصرین عجم هم ازین خبر ندارند.

<p>اندر و ا بقول برهان بروزن اندرزا (۱) معنی نون و فتح دال و سکون راء جمله و واد بالف کشیده آرزو و حاجتمندی و (۲) سرنگون و آویخته و حیر و پریشان. صاحبان سروری و جهانگیری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول می فرمایند که معنی حاجت و مراد باشد و بابا ایشان اتفاق داریم زیرا که بتعنی اصل این اندر و ایست باشد مبدل اندر کبایت و خیال خان آرزو همانست که براندر بانه کرش کرده ایم و حقیقت هر دو معنی و ما خذ را هم بحدرا بجا نوشته ایم باجمله اندر و ا بمعنی اول مخفف اندر و ا که می آید و اندر و ا سے مخفف اندر و ایست. باشد و بمعنی دوم مخفف اندر و ا که می آید (کمال اسمعیل</p>	<p>نون و فتح دال و سکون راء جمله و واد بالف کشیده و جیم زده یعنی اندر و است که (۱) آرزو و حاجتمندی و (۲) سرنگون و آویخته و واثراگون باشد دیگر کسی فکر این نکرد مؤلف عرض کند که مبدل اندر و ا اثر مراد باشد و بابا ایشان اتفاق داریم زیرا که بتعنی اصل این اندر و ایست باشد مبدل اندر کبایت و خیال خان آرزو همانست که براندر بانه کرش کرده ایم و حقیقت هر دو معنی و ما خذ را هم بحدرا بجا نوشته ایم باجمله اندر و ا بمعنی اول مخفف اندر و ا که می آید و اندر و ا سے مخفف اندر و ایست. باشد و بمعنی دوم مخفف اندر و ا که می آید (کمال اسمعیل</p>
<p>اندر و ا بقول برهان بروزن چنبر باز بمعنی گونار و آویخته صاحب برهان گوید که مرادف اندر و ا که (۱) آرزو و حاجتمندی و (۲) سرگشته و حیران و سرنگون و آویخته باشد صاحب</p>	<p>اندر و ا بقول صاحب هفت بفتح اول و سکون</p>

ناصری فرماید که مرادف اندر و اسے و اندر وائی تمہ
 ایک معنی۔ صاحب جامع ہم انیر اہرہ و معنی مرادف
 اندر و اگفتہ۔ مؤلف عرض کند کہ باخان آرزو
 اتفاق داریم کہ صرف یکہ معنی نگونسار و آویختہ
 دارد و معنی حاجت مندی نیست و نہ باشد زیرا کہ
 ماخذین را بر اندر باے بیان کردہ ایم کہ مرگب
 است از اندر و واثر و (واثر بزائے فارسی) تبدیل
 (واثر بزائے عربی است) بمعنی عکس و قلب۔ کذا
 فی الکثر۔ پس معنی لفظی (اندر و اثر) چیزی کہ در عکس
 و قلب باشد کنایہ از آویختہ و نگونسار۔ و معنی
 حاجت و حاجتمندی را ازین ہیج تعلق نیست زیرا کہ
 ما بر اندر باے بیان کردہ ایم و بعض محققین ہم ذکر
 کردہ اند کہ اندر باے بمعنی حاجت مخفف (اندر باست)
 باشد و بایست اسم مصدر بایستن است پس معنی
 حاجت در اندر باے بہین وجہ پیدا شد۔ اندر و اثر
 معنی مذکور را از اندر و اثر پیدا کردن خلاف
 و تسامح اہل تحقیق است فتاقل۔ آنچه صاحب ناصر
 این را مرادف اندر وائی نوشتہ است غلط کردہ است
 کہ اندر وائی معنی حاجت مندی و سنگونی است کہ آری
 ویلے مصدری در وجود است پس اندر و اثر را
 بمعنی اندر وائی گفتن غلط محض است (اندر و)
 ویکو اندر باے کے دوسرے معنی۔
 اندر و اوہ بقول برہان بروزن لنگر گاہ بمعنی اندر
 است کہ گشتہ و جیران و سنگون و آویختہ (احتیاج)
 باشد۔ صاحب جہانگیری این را مرادف اندر و
 و اندر و اثر گفتہ و صاحب جامع ہم بر معنی دوم
 آرزو مندر را اضافہ کردہ مؤلف عرض کند کہ
 اگر باے ہوز آخرہ را زائد گوئیم و این را ہرید علیہ
 اندر و ادانیم، همچون خوشخوار و خوشخوارہ یا باے ہوز
 را تبدیل یاے تحتانی گرفته این را تبدیل اندر و
 قرار دہیم همچون شایگان و شاہگان البدیہ و آنصورت
 ہر دو معنی این درست باشد چنانکہ صرح این بر
 اندر و اثر گذشت و لیکن این درست نیست کہ
 بہر دو معنی مرادف اندر و اثر و ادانیم زیرا کہ بر اندر و اثر

از تسامح اهل تحقیق خبر داده ایم (ارو) دیکھو اندر با
اندر وائی بقول برهان بروزن کم پروا الی یعنی
 (۱) حاجت مندی و (۲) سزگونی و گشتگی صاحب
 معنی اندر واه باشد مؤلف عرض کند که اندر واه
 مخفف اینست و ماصراحت ماخذ و تعریف این بر آونگیکی و صاحب جامع بذیل اندر واه فرماید که
 اندر باء کرده ایم و این مبدل آنست که باء موحده اندر وائی مصدر آنست - مؤلف عرض کند
 به و او بدل شود همچون آب و آو (ارو) دیکھو اندر باء که باء مصدری بر اندر واه زیاد شد از اینجا
اندر وایست بقول رشیدی مرادف اندر باء است که معنی مصدری پیدا کرده است ولیکن نتوان گفت که این
 که گذشت به باء موحده به و او بدل شود همچون آب مصدر اندر واه است (ارو) (۱) حاجت مندی نوشت
 و آو (ارو) دیکھو اندر باء است - (۲) سزگونی و گشتگی - نوشت -

اندر واپ بقول برهان و جامع بفتح اولی رضم ثانی است بروزن کندوب نام نوعی از جوشش
 که پوست بدن را سیاه و خش گرداند و باخارش باشد و آنرا بشری قوی با گویند صاحب ناصری فرماید
 که اندوب و آنروج مرادف این است که می آید - صاحب جهانگیری گوید که همین را بر این و آنروج
 هم نام است و بهندی داد گویند - خان آرزو در سراج - آنروب و آنروب را مخفف این گفته
 صاحب اند صراحت فرماید که این لغت فارسی است - بعضی محققین این را به باء فارسی نوشته
 بعوض باء عربی در آخر (ارو) داد - مذکر - دیکھو ادر فن -

اندر ووج بفتح اول و جیم عربی در آخر بقول صاحب انند همان اندر واپ باشد که گذشت مؤلف
 عرض کند که مبدل آن - که باء فارسی بجیم عربی بدل شود همچون پالیز و جالیز (ارو) دیکھو ادر فن -

اندر و خون | بقول برهان و بهفت و اند بضم خاے نقطه دار و سکون و او و لون - چوب و از شمع
و آن رستنی سطر خارناک باشد - ماذکر این بر اشتلا بوس کرده ایم و این را بیونانی اندر و خوشون نام
است و جادار که این مخفف آن باشد (اردو) و کیهو اشتلا بوس -

<p>اندر و ن بقول صاحب اند بالفتح و ضم همه (۱) بمعنی اندر که ترجمه فی است و (۲) بمعنی دل وروده و (۳) باطن مؤلف عرض کند که (۱) مزید علییه اندر و مسبدل اندران که الف بواو بدل شده اندرون شد همچون تاغ و قوغ (انوری ۵) گر حرم را چون حریم خرمست بودی شکوه اندر بواو کعبه بر گز آمدی غری ولات (انوری ۵) بکف ذوالفقار مرقضوی (۱) که بحرب اندرون چو شیر و (۲) مجاز باشد که دل از اعضاے داخلی است و بمعنی شکم و غیر آن هم آمده و تشخیص باروده ندارد (سعدی ۵) توانم آنکه نیازم اندرون کسی حسود را چه کنم کوز خود برنج در است (اوله ۵) اندر و ن از طعام خالی دار که تا در و نور معرفت نی و (۳) هم مجاز معنی اول است که ظاهر و باطن</p>	<p>بیرون و اندرون گویند (ظهوری ۵) تف داغ برون و اندرون دستی بهم دادست (۱) نفس هم شعله شد خواهیم که خوش بر یکدگر چشم (اردو ۱) دیکهو اندر (۲) دل پیٹ - نکر (۳) باطن نکر اندر و نی بقول صاحب اند بجاو له فرننگ (۱) بمعنی باطن و درون و (۲) بمعنی کتان بهتر دیگر کسی از محققین فکر این نکرد و بخیاں ما معنی اول متعلق به اندرون است نه اندرونی که در اندرونی یاے نسبت باشد و معنی آن باطنی و درونی محققین بالا از غور کار گرفته اند همچون داغ اندرونی و مرض اندرونی و حال اندرونی و نسبت معنی دوم عرض میشود که معاصر بعم سکت اند اگر سندی پیش شود - اسم جامد توان گرفت که لباس کتان را در بلاد سرد اکثر داخل لباس می پوشند جادار که بهمین وجه کتان موسوم شد</p>
--	--

بہ اندرونی (اردو) (۱) اندر کا جیسے ۷ اندر کا
 حال خدا ہی جانے ۷ (۲) عمدہ قسم کا کتان۔ حصہ
 آصفیہ نے کتان پر فرمایا ہے کہ ایک قسم کا باریک
 کپڑا جو علف یعنی گھاس سے تیار کیا جاتا ہے اس
 کا پہنا بدن کی رطوبت و عرق کو جذب کرتا ہے کہتے
 ہیں کہ اگر کوئی فربہ اندام دہا ہونا چاہے تو جاڑے کے
 موسم میں کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی میں دہا ہوا
 اور اگر لاغر ہونا منظور نہ ہو تو اس کے برعکس کرے
 شاعروں نے اسکی نسبت یہ خیال کیا ہے کہ وہ
 چاندنی میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں
 نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کہتے ہیں بغض
 کہتے ہیں کہ یہ کپڑا اسی کے دخت کی چھال سے کپڑے کی طرح
 تیار کیا جاتا ہے اور نور ماہ کے سامنے اسے تھپہنے کی آیت
 نہیں۔ تا رتا رنگ ہو جاتا ہے (تجل ۷) باغ میں
 گلگشت کو آیا ہے کیا وہ رشک ماہ ۷ دامن گل ٹکڑے
 ٹکڑے جون کتان ہونے لگا ۷

اند جوست | بقول صاحب اند جو الہ فرنگ بالفتح و فتح ہا ہے ہوز و سکون سین مہملہ و
 ناے ثنات لغت فارسی است بمعنی زعفران و شتی۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ صاحب محیط ذکر کیا
 نفوذ و بر زعفران فرمایا کہ اسم عربی است و بیونانی قزو قس و بسیرانی کر کم و بغارسی کیاس و در انگریزی
 بنا قران و ہندی کیمر کم و کنکم و کنکون و آن تا رہاست شبیہ بعصفرو سیا خوشبودار و تیرہ رنگ
 نائل بسرخ گرم در دوم و خشک در اول۔ قابض و محلل و منضج و مفتح و منافع بسیار دار و وجہ تسمیہ آن
 ہیچ معلوم نشد (اردو) کیسر بقول آصفیہ اسم یونانی۔ زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد
 پھول۔ ہماری رائے میں اس کا ترجمہ جنگلی زعفران ہے اور مدراس میں کیسر کا پھول مشہور ہے اور
 خود ہمارے باغ میں ہے اس کا رنگ سفید اور دندیان سرخ مثل زعفران کے خوشبو جس سے کپڑے
 رنگتے ہیں اور زرد رنگ خوشبودار کپڑوں پر آجاتا ہے اہل دکن اسی کیسر کو ہارنگار کہتے ہیں غالباً

جنگلی زعفران یہی ہے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اندر ہندسی | بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح۔ بمعنی طول و عرض۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده و بخیاں مابین ہمان اندازہ ہندسی است کہ بہین یعنی گذشت۔ بہ تسامح صاحب شمس اندازہ صوت اندر گرفت یا کاتبین مطابع تصرف کرده اند۔ واسے بر حال محققین کہ تحقیق نشان از دست اہل مطابع بر باد میرود و واسے بر محققینی کہ سلسلہ ردیف در حروف لغت قائم ندارند و مورد تصرف اہل مطابع می شوند (اردو) دیکھو اندازہ ہندسی۔

اندرین باغ چوطاوس بکار آگس | آنت کہ چنانکہ وجود طائوس زینت باغ و بہار افراہم چنانکہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند و وجود خال ہم بر روی محبوب باعث زیب و زینت است از محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان و روی محبوب را استعارہ کردہ اند از باغ (اردو) بصفت خال رخسارہ محبوب استعمال این کنند مقصود ع۔ گس خال ہے طائوس ترے گلشن کا ہے

اندرستین | بقول شمس بالفتح بمعنی آستین برزردہ و درمالیدہ۔ فرماید کہ لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده و معاصرین عجم ہم ساکت اند و سند استعمال این پیش نشد۔ مؤلف گوید کہ اگر سند استعمال بہت آید تو انیم قیاس کرد کہ مخفف اندر آستین است همچون پسند و دخترند کہ مخفف پسند و دختر اند کہ اشارہ اش بر کلمہ اندر کردہ ایم و معنی لفظی اندر آستین غیر از آستین باشد متعلق بہ معنی دوم لفظ اندر و کنایہ از کسی کہ آستین برزردہ و آستین درمالیدہ و آستین بلند کردہ و مراد از شخص آمادہ و مستعد بکاری کہ در ہموچہ حالت عادت است کہ آستین را بسوی مرفق بلند کنند و برزند و حصہ ابتدائی دست بی آستین و برہنہ میشود۔ (اردو) آستین چڑھایا ہوا۔ مستعد۔ آمادہ۔

(الف) اند شمار بقول صاحب اند (الف) بفتح اول و سکون شین معجمہ و رائے حملہ

(ب) اند شمال بمعنی (۲) گفتار و (ب) بقولش بفتح اول و سکون شین بمعجمہ

و (۳) بمعنی آواز بلند نیز برائے ہر دو لغت استناد کنند از فرہنگ فرنگ و فرمایند کہ ہر دو لغت فارسی

است حیث است کہ صاحبان تحقیق ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سنا استعمال

پیش نشد۔ اگر شایدے بدست آید تو انیم عرض کرد کہ (الف) مخفف اندیشہ مادر است و اندشما مخفف

آن و معنی لفظی اندیشہ مادر بہ قلب اضافت مادر اندیشہ و ظاہر است کہ از گفتار خیال و فکر و اندیشہ

انسان می تراود و پیدای شود از اینجا است کہ اورا مادر اندیشہ گفتند و (ب) مبدل آن همچون چنار چنار

و معانی دیگر مجاز گفتار (اردو) الف (۱) سبق مذکور گفتار بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث۔ سخن

گویائی۔ کلام۔ تقریر۔ ب (۱) و (۲) و کیو الف و (۳) بلند آواز۔ مؤنث۔

اندک بقول برہان بسکون کاف تصغیر اند باشد (کہ گذشت) بہار گوید کہ مقابل بسیار و بیش و گاہی

مقابل فراوان نیز آید اگرچہ ہر کہ ام مرادف ہم است و بحوالہ خان آرزو گوید کہ گاہی در مقام معدوم و

نفی مطلق ہم استعمال کنند مثل کم چنانچہ گویند: زید کم مرکب این کاری شود؟ و غرض عدم انتخاب

وے باشد (نظامی ۵) پس و بیش چون آقا ہم کی است با فروغم فراوان فریب اندکیست با و فرمایند

درین شعر غرض نہ آنست کہ من فی الجملہ فریب ہم دارم بلکہ مدعا آنست کہ فریب اصلانیت چنانکہ ناہمی

کسی گوید کہ: دروغ کمتر گوید و غرض آن نبی باشد کہ من رخصت داده ام کہ اندک دروغ خود می گفتم

باشی لیکن اختیار مانند این کلام عجبت آنست کہ آدمی بمقتضای بشریت از اقسام چنین قبایح بالکلیہ

پاک نمی تواند ماند پس اگر باین طور امرے کند ممکن الاتیان باشد و اگر خبری دہد محمول بر صدق تواند شد و

ازین قبیل است در این بیت (ب) مراد لکی بود و پیمان لکی ہد رستی فراوان فریب اندکی ہد (اردو)
تھوڑا بہت تھوڑا۔

اندکان | بقول برہان و جامع و سراج بروزن بندگان نام شہر و ولایت مابین ہرمقند و چین و قتل
ناصری شہر است در ترکستان۔ معرب این اندجان است وجہ تسمیہ این متحقق نشد (اردو) اندکان
ایک شہر اور ولایت کا نام ہے جو ہرمقند اور چین کے درمیان واقع ہے اسی کا معرب اندجان ہے۔

اندک اندک | ہمیشہ باریاں | مثل۔ صاحب | **اندک سال** | استعمال۔ | بقول بہار معنی خور
محبوب الاشمال ذکر این کردہ از محل استعمال است
بخیال مابین مثل مرادف (قطرہ قطرہ سیلہ و اندک
اندک خیلہ) است کہ فارسیان بجائی زندہ کہ مقصود
بہ بیان این باشد کہ ہر چیز و ہر کار قلیل ہم چون سلسلہ کم سن صغیر سن بچہ۔

آن جاری باشد بصورت بسیار ظاہر شود و نتیجہ خوبی
اندکی جمال | بہ از بسیاری مال | مثل صاحب
پیدامی کند (اردو) پھوئیون پھوئیون تال بھرتا
بونڈ کاچو کاگھڑا و ڈھکا وے صاحب محبوب الاشمال
نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں کہ کچھ
آخر میں سب کچھ مطلب یہ ہے کہ انسان اگر کسی
کام کو کم کم اور مسلسل کرتا جائے تو آخر پر وہ نتیجہ بخش
ہوتا ہے اور بہت بھاری حشمت پیدا کرتا ہے۔

و مرتج بر دولت مندی اوست حسن و جمال باشد اگر بر آن (اردو) دکن میں کہتے ہیں، جب صورت	زنی بسیار دولت مند است و زن دیگر دولت
ندارد و لیکن اندکی جمال دارد۔ این ترجیح است	مطلب یہ ہے کہ حسن زن کو دولت مندی پر ترجیح

اندلس | بقول برہان بضم اول و ثالت و لام و سکون ثانی و سین بے نقطہ نام شہریت در حدود مغرب و نام جزیرہ ہم ہست در بالائے کوہی و بہر دو معنی بفتح اول و ثالت و رابع ہم آمدہ۔ صاحب ناصری در دیباچہ کتاب بذیل آرایش چارم گوید کہ صاحب برہان در تحقیق لغت مساحۃ تمام کردہ است و در مقامش فرماید کہ نام الکدایت از مضافات اسپانیول و اسپانیول سلطنتی است از سلطنت ہائے مستقلہ فرنگستان و مورخین عرب تمام اسپانیول را اندلس دانند و حقیقت نہست کہ چون در سنہ ہفتاد و شش از ہجرت سپاہ اسلام از جانب عبدالملک مروان تہ تیغ آن ملک ناموس شد اول ولایتی کہ فتح شد ملک اندلس بود و باین نام مشہور شد پس مبرور ممالک دیگر مفتوح گردید و نیز از تواریخ و کتب معلوم می شود کہ لفظ اندلس و انداؤلوس در زبان اہل اسپانیول نام طائفہ است کہ مولد و موطن آنها قریب بحد و دروس بود و در سنہ چار صد و نہ ہجریہ ولایت و ستیرہ سال قبل آغاز سنہ ہجری بر ممالک اسپانیول ستولی گشتہ لیکن چون مورخین عرب ماخذ اصلی لفظ اندلس را در قیامت چنانکہ رسم ایشان است نوشتند کہ یکی از فرزندان یافث بن نوح کہ اندلس نام داشت یکی از جزائر مستقلہ بارض اسپانیول بطریق میراث یافتہ در آن شہرے ساختہ باسم خود موسوم کرد و صاحب تقویم البلدان (ابوالفدا) بفتح اول و منہم ششم ضبط کردہ است (الخ) (اردو) اندلس۔ اسپین ہسپانیہ (دیکھو اسپانیول)

اندرم بقول برهان و ناصری و سروری و سراج و جامع و رشیدی بروزن سردمه بیا د آوردن غمها
گذشته (رو کی س) بهترین یاران و نزدیکان همه پانزدیشان دارم سرکایت اندمه پان بعضی محققین در
اصح ثانی (شریک اندمه) نوشته اند صاحبان اندر و شمس صراحت کنند که لغت فارسی است - مؤلف
عرض کند که از سرور و کی می کشاید که اندمه یا د و ذکر و بیان غمها س گذشته باشد و غیر این نباشد که
این اسم جامد است و حالاً بر زبان معاصرین عجم تروک (ار و و) گزشته عمنون کی یاد -

اندر بقول برهان بروزن انجودا بمعنی اندرون باشد که مقابل بیرون است صاحب جهانگیری از
حکیم فردوسی سداورده (سه) از ان جایگاه شد باندو س شهر پد که بردار داز روز شادیش بهر پد
صاحب ناصری فرماید که مخفف اندرون باشد - مؤلف عرض کند که چرا نگوییم که سبیل آندر باشد
که رے محمله بواو بدل شود همچون کلار و کلار و استعمال این که ببلے موحده شده است غیر ازین نباشد
که بابے زائد است و به تحقیق ما (۲) بمعنی گلاب و کاهگل که صراحت کامل این براند و می آید (ار و و)
(۱) دیکهو آندر کے پہلے معنی (۲) دیکهو اندود -

اندروب بقول برهان و جهانگیری و ناصری و جامع بروزن منکوب مرادف اندروب (افضل الدین
کرمانی س) تراره کے بود و پریش محبوب پد که داری در همه اندام اندوب پد ما ذکر این بر اندروب هم
کرده ایم و غیر این نباشد که این مخفف اندروب است و بعضی محققین اندروب را بابے فارسی گفته
(ار و و) دیکهو اورفن -

اندر و ت بقول صاحب ناصری که بذیل اند و ضن آورده مخفف اند و خته که اسم مفعول اند و ضن است
فرماید که پارسی دری است که اهل کوہستانات بیشتر آن متکلم بوده اند خاصه اهل تبرستان و رے و تواج

ابا باطهر بهانی (نوا) ناله غم اندوخته و نو نو یک عیار ز رخا ص لوبه و نو نو فریاد که و نو یعنی دانند باشد (اردو) اندوخته - اندوختن کا اسم مفعول جمع کیا ہوا -

اندوج بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع مرادف اندوب کہ گذشت - بخمال ماسبدل اندوب است یعنی بعض محققان اندوب را بای فارسی گفته اند اندرین صورت اندوب ہم بک فارسی باشد و فارسیان بای فارسی را جیم بدل کرده اندوج کردند همچون پالیز و جالیز (اردو) و کیمواد رفن -

اندوختن بقول برہان بر وزن افروختن بمعنی (۱) جمع کردن و فراہم آوردن و (۲) بمعنی قرض و پس دادن ہم صاحب بحر بزرگہر دو معنی این را کامل التصریف گفته و مضارع این اندوز و صاحبان موارد و نواد و جامع ہم ذکر این کرده اند - صاحبان سروری و جہانگیری بر معنی اول قانع مؤلف عرض کنند کہ ماخذ این اندوز باشد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم مہین مصدر است کہ بمعنی فراہم و جمع آمدہ و تسامح اہل تحقیق است کہ اندوز را بمعنی جمع کردہ شدہ نوشتہ اند بجمہ فارسیان زائے ہوز را بخائے عجمہ بدل کردند کہ عادت ایشان در اکثر افعال مہین است و پس از ان علامت مصدر تن براوز زیادہ کردہ مصدری ساختند - و معنی دوم مجاز آنست کہ ادای قرض ہم مائل اندوختن است کہ پول قرض گرفتہ شدہ داخل مدخل شدہ است پس ادائی آن خرج حقیقی نیست بخمال ما این مصدر اصلی است کہ وضع شد از اسم جامد فارسی زبان و بخمال مقننین فارسی اصلی و سماعی - و بتحقیق سماعی نیست زیرا کہ ثابت کردہ ایم کہ وضع شدہ است و جا دارد کہ ماخذ این اندوختن گیریم کہ بمعنی نفع و سود می آید شین معجمہ آخر حذف کردہ بریادت علامت مصدر اندوختن کردند

که معنی تحقیق این نفع و سود کردن است و مجاز آن جمع کردن و فراهم آوردن و معنی دوم مجاز حجاز و انهد
اعلم (ارود) (۱) جمع کرنا (۲) قرض ادا کرنا -

اند و خش بقول صاحب انندجواله فرزند گت فرنگ بفتح اول و ضم ثالت و کسر خائے منقوط و

سکون شین معجریفت فارسی زبان است بمعنی نفع و سود - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد -
اسم جامد است و جادارو که اسم مصدر اند و ختن گیریم بحدف شین معجبه آخر (ارود) فائده - مذکر -

(الف) **اند و** (الف) بقول برهان و جامع بروزن مقصود کاه گل و گلابه را گویند که بر بام و

(ب) **اند و دن** دیوار کرده باشند و بقول ناصری بمعنی کاه گل مالیدن فرماید که آنرا اند و دن

گویند و سیم اند و دن و ز راند و د و د و اند و د و امثال آن از ان برخیزد و (ب) بقول برهان کاه گل

و گلابه مالیدن و (۲) مطلقاً و ملحق کردن - صاحب بحر فرماید که کامل التصریف و مضارع این انداید و

بقول بهار و سراج و سروری و موارد مرادف اند آیدن همه معانی که گذشت مؤلف عرض کند که

(الف) به فتح و او از روی قواعد فارسی مضارع (ب) ولیکن استعمال این نیست بلکه بجایش انداید

مستعمل که مضارع اند آیدن است آنچه صاحب بحر انداید را مضارع اند و دن گفته درست نکرده می باشد

که صراحت می کرد که مضارع اند و دن مستعمل نیست به تحقیق ما اند و دن (۱) ماضی اند و دن به سکون واو - و

(۲) مخفف اند و ده که اسم مفعول اند و دن است (جمال الدین عبدالرزاق ۵) درین تهرنس

ز تخار خور و د و اند و د که مرابکام بدانیش چند باید بود که حیث است که صاحب برهان و جامع

این را بمعنی کاه گل و گلابه نوشت و سندی پیش نکرد و به تحقیق ما مجرد اند و بدون دال جمله آخر بمعنی کاه گل

و گلابه باشد که سبیل اند است - الف پوا و بدل شد همچو تاغ و قوغ و از همین اند و مصدر اند و دن

یعنی (ب) وضع شد بزیادت علامت مصدر (دون) در آخرش۔ و آنچه صاحب ناصری (الف) را بمعنی
 کما بهکل الییدن گفته غلط محض است بابت محقق شد که (ب) مصدر است مرکب از آند و معنی حقیقی آن
 (۱) گلابه کردن است و (۲) مجازاً بمعنی تلخ کردن و نهفتن و پرشدن چیزی بچیزی و در استعمال فرس بمعنی
 لازم هم آمده چنانکه در ملحقات می آید (اردو) (الف) (۱) لیپا گلابه کیا۔ اندودن کا ماضی کل معنون
 کے لئے۔ (۲) لیپا ہوا۔ گلابه کیا ہوا۔ اندودن کا اسم مفعول تمام معنون میں (ب) (۱) گلابه کرنا لیپا
 (۲) تلخ کرنا۔ ایک چیز کو دوسری چیز میں چھپانا۔ بھر جانا۔

اندودن آتش استعمال بمعنی پرا ز آتش شود و رون و برون شب آفتاب اندودن مخفی ماند
 و آتشین شدن است از همین مصدر است آتش اندودن که آفتاب اندودن درین شعر مخفف آفتاب اندوده
 مخفف آتش اندوده بمعنی آتشین چنانکه صائب گوید (۵) نہ شد روشن چراغم از عذار آتش اندودن
 بمعنی لازم متعل شد (اردو) روشن ہونا۔
اندودن پوست بشیرینی استعمال بمعنی پرا ز بشیرینی بودن (شیخ شیراز ۵) چو زما
 بشیرینی اندوده پوست پو چو بارش کنی استخوانی درو
 بمعنی نباد که استعمال اندودن درین شعر بمعنی لازم است
 (اردو) آتشین ہونا۔

اندودن آفتاب استعمال بمعنی پرا ز آفتاب شدن که کنایه باشد از روشن شدن چنانکه ظہوری
 گوید (۵) ز شمع رایت اگر سایہ بر بہا افتد
اندودن چاک استعمال بمعنی چاک دشتن و چاک دار بودن است چنانکه والدہ ہروی گفته (۵)

ضعف وآله را و بجز زخمها بے خویش دید و از تعجب	اندودن که گذشت و استعمال اندودن درین شعر
بخیه زو آن تار چاک اندود را و مخفی مباد که چاک اندود	معنی لازم آمده (اردو) خرقه کا دھوین سے بھنا
درینجا مخفف چاک اندوده یعنی چاک دار و پر از چاک	اندودن دیوار از طلا استعمال - معنی
است و اندودن درین شعر معنی لازم متعل و متعلق	قطع کردن از طلا است و متعلق معنی مجازش که
معنی مجازش که گذشت - (اردو) چاکدار ہونا -	گذشت (ملاقات سم شدی ۵) خانہ مارا بھو
اندودن چمن استعمال - معنی چمن داشتن است	محل از خون دل رنگین کند و آنکه دیوار خزان را
و سر سبز و پر بہار بودن چنانکہ میرزا بیدل فرماید (۵)	از طلا اندوده است و (اردو) دیوار پر
شوق موسی نگہم رام تسلی نشود و تا دو عالم چمن اندود	طلا کاری کرنا -
تجلی نشود و مخفی مباد کہ چمن اندود درینجا معنی لازم	اندودن صبح استعمال - پر از صبح و کنایہ از
است و متعلق معنی مجازش کہ گذشت (اردو)	روشن شدن چنانکہ ملا علی رضا تجلی گوید (۵)
پر بہار ہونا - سر سبز ہونا -	نقاش از صفا چہرہ صبح اندود می گردود و گل
اندودن خرقہ از دود استعمال - معنی رشید	رخسارش از متاب گرد آلود می گردود و مخفی مباد
خرقہ از دھان است چنانکہ عرفی گوید (۵) ہمیشہ	کہ اندودن درینجا متعلق معنی مجاز و است کہ گذشت
شید اینک بدوش انداختیم و خرقہ از دود آتش خانہ	و استعمالش درین شعر معنی لازم (اردو)
اندوده را و مخفی مباد کہ این متعلق است معنی مجاز	روشن ہونا -

اندوزن بقول برہان و ناصری بروزن سردوز معنی (۱) فرایم آورده و جمع کرده شدہ باشد و	
(۲) امر باہمی صیاحبان سروری و رشیدی نسبت معنی اول گویند کہ معنی جمع کنندہ و جمع کن (خضر	

(۱۵) نقد بقاراعل اندوز کن به قیمت فروای خود امر وز کن به (بدرا الدین ماجر می ۱۵) گنجیا گیر و سائلان را بخش به دوست اندوز و دشمنان را سوز به مؤلف عرض کند که معنی اول بیان کرده محققین بالا هم از اینکه فاعلی باشد یا مفعولی متعلق با اسم فاعل و مفعول ترکیبی است که بجای ترکیب امر با اسمی پیدا شود و معنی دوم متعلق است از مصدر اندوزیدن که نمی آید و فارسیان براسه مصدر انداختن هم همین اندوز را بعضی امر استعمال کرده اند ولیکن به تحقیق ما اندوز (۱۶) بمعنی مطلق فراهم و جمع باشد چنانکه ذکرش بر مصدر انداختن گذشت همین است اسم مصدر انداختن بقاعده تبدیل یعنی (اندوخ) و اسم مصدر اندوزیدن بدون تبدیل معاصرین عجم با اتفاق دارند (اردو) (۱۷) جمع کیا هوا - (۲) جمع کر (۳) جمع - اندخته -

<p>اندوزانیدن بقول صاحب موار متعذی باید که اندوزانیدن را متعذی بد و مفعول دانیم که</p>	<p>اندوختن است که گذشت مؤلف گوید که چه انگویم معنی این جمع و فراهم کنانیدن است - دیگر کسی از</p>
<p>که متعذی اندوزیدن که کار از اصل گرفتن بهتر است محققین مصدر ذکر این مصدر نکرد و لیکن از مبدل و این هم درست نباشد که متعذی اندوزیدن موافق قواعد فارسی و مطابق قیاس است -</p>	<p>یا اندوختن گوئیم زیرا که اندوختن هم متعذی است بلکه (اردو) جمع کرانا -</p>

اندوزه بقول اندجوازه فرهنگ فرنگ لغت فارسی است و بافتح بعضی بنفشه باشد - حساب محیط ذکر این نکرد و بنفشه فرماید که اسم فارسی است و معرب آن بنفش و بفارسی کاوش هم گویند و بعربی فریر و برومی اثر و هو و بیومانی ابرو و بیریانی میناس میرد و تر و اول شمیدن آن مسکن صداع حار و در آن رطوبت فضلیه و تلخین و حرارت اندک و لطافت و لزوجت و از لاق و جذب اهل

است و منافع بسیار دارد و حیف است کہ محققین فرس از اندوزہ ساکت اند و خیال باجز این نیست کہ
ہاے لیاقت بر لفظ اندوز زیادہ کردہ نام این نبات نہادہ اند کہ لائق جمع کردن است نظر بر منافع
آن کہ متاع قیمتی را ماند (اردو) بنفشہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک بوٹی کا نام ہے جو
اکثر بر فانی پہاڑوں پر یا لب دریا پیدا ہوتی ہے۔

اندوزیدن بقول ہارود (۱) بمعنی جمع کردن	از اسم جامد اندوز و یا سے معروف و علامت مصدر
و فرہم آوردن و (۲) قرض واپس دادن۔ طرف	و ن و بقول مقتنین فارسی مصدر جعلی و ما اصلی کو نیم
اندوختن۔ صاحبان صہبہ بر بان و نوادر ہم ذکر آن	از انکہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و صرحت
کردہ اند و بقول بکامل التصریف و مضارع این	کامل ہر دو معنی این بر اندوختن گذشت (اردو)
اندوزد۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب است	دیکھو اندوختن۔

اندوشہ | بقول صاحب اندجوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث و فتح شین بمعنی لغت فارسی
است نام کلی است و ہیج صرحت فرید کرد و محققین فرس و مفردات طب ازین ساکت اند حیف
است کہ بیان محل افادہ نہ بخشید و معلوم نشد کہ کدام محل است و در السنہ غیر حیہ نام دارد (اردو)
اندوشہ فارسی میں ایک پھول کا نام ہے۔

اندوک | بقول صاحب اندجوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث لغت فارسی است و بمعنی
سختی و رنج باشد۔ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند مؤلف گوید کہ خبرین نیست کہ مبدل اندوہ
باشد کہ می آید فارسیان ہاے ہوز را بہ کاف عربی بدل کنند ہچون پروانہ و پروانک (اردو)
سختی۔ مؤنث۔ رنج۔ مذکر۔

اندول | بقول برهان و ناصری و جامع بروزن معقول - گلیمی باشد که آنرا بر چارچوب با پنجاه محکم گفتند و بجهت استراحت بر آن نشینند و این در ملک و نگار معمول است - صاحب سروری بجواله نسخه الحلیمی گوید که نشستگاه و حکام باشد چنانکه سدی گوید (۵) نشسته ناز داند و کام یار در آن بوش اندول خوانند نام خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ غیر فارسی باشد و عجب است که صاحب فرنگها از آن غافل مانده اند و صاحب اند صراحت کند که لغت فارسی است - مؤلف گوید که جادارد که فارسیان لغت فرنگبار را استعمال کرده باشند (ار دو) و چهارپای حسن پر کمبل بجای نوازشند با هم -

اندون | بقول صاحب اند بجواله فرنگ بفتح اول و ضم ثالث لغت فارسی است و کتب دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سده هم پیش نشد و ظاهر غلطی کتابت باشد که بر آند و نون زیاد کرده اند اگر سده بیست آید توانیم گفت که نون زائد است بر آند و که بهمین معنی گذشت همچون گذارش و گذارش (ار دو) و کیهو اندو -

اندوندا | بقول برهان و ناصری و جامع بفتح رابع و سکون نون و دال ابجد از اتباع معنی تار و مار که زیر وزیر شده و از هم پاشیده خان آرزو در سراج به دو و او (اندو و ند) آورده مؤلف عرض کند که حیف است که سدی پیش نشد و بخیاں ماقول خان آرزو بهم صحیح باشد که (تار مار) و (تار و مار) هر دو آمده و به تحقیق ما این مرادف تار مار و زیر وزیر نباشد بلکه معنی این محض آوده و ملوث که ماخذ این همان اند است که معنی کاگل گذشت و آند درینجا مخفف آن که اصل این (اندو و ند) بود و الف چارم و هشتم حذف شده (اندو و ند) باقی ماند و اگر بقول خان آرزو دو و او گیریم - و او دوم برابر عطف باشد (ار دو) لته پته - بقول آصفیه آوده - ملوث - بهر امو - شور بور - شر بور - خسته حال -

اندوہ بقول برہان بروزن انبوه گرفتگی دل و دلگیری را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بجز او مخفف آن و اندہان جمع این (کہ ذکرش بجای خودش آید) بہار گوید کہ اندوہ بمعنی غم و ملال و فرماید کہ بالفظ غور و نداشتن و کشیدن و گفتن مستعمل نجبال ما انحصار این مصادر خوب نیست چنانکہ از لطافت ظاہر شود و بقول صاحب کثر کہ محقق ترکی زبان است و ہم بقول اندہان اسم جامد فارسی است بمعنی غم و ہم مؤلف عرض کند کہ ہمین است اسم مصدر اندوہیدن کہ می آید (عربی ۵) راحت آمد تا کشاید فضل اندوہ از دلم پوز کلید و دست خود میشت خاکستر گذاشت پ (ار و و) اندوہ بقول امیر (فارسی) - مذکر - رنج و غم (آتش) طفلی سے سامنا غم و اندوہ کار ہا پ کیا کیا نہاؤ ہوے ہم پر قدیم سے پ

اندوہ آمدن استعمال بمعنی واقع شدن رنج و غم باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (لفظی گنجوی ۵) چو اندوہ آید شونا سپاس پ نہ محکم تر اندوہ اندر ہراس پ (ار و و) مبتلا سے رنج و غم ہوا - رنج پہنچیا - بذیل اندوہ فرماید کہ درین مآل است چر کہ درختان و نہالان و اجروان و چشمان بسیار آمدہ و حق آنت کہ قیاسی بدو وجہ است یکی آنکہ وجہ صحت لفظ تواند شد چنانکہ ہر جا با و لون جمع شوند و اول ساکن بود جائز است کہ ہر دو ہمیم بدل شوند چنانکہ خنب و خم و دنب و دم و چنانکہ الف در اعلی کلمات بیابد بر خلاف قیاس و صاحب برہان بر اندہان نوشتہ کہ جمع اندوہ باشد بر خلاف قیاس چہ بغیر از جانورا بالف و نون جمع نتوان کرد - خان آرزو در سراج

جمع غیر ذوی الارواح هم یافته شده که تخصیص با در	جمع الف و نون - غیر جاندار را درست نیست و
یافته نشد چنانکه بعضی محققین و متقدمین انسان را	نفی چیزی که بر نفسی محمول نشود به کلیه نادرست نیست
انسان با و شیران را شیر با هم آورده اند و این هم	و مراد از این آنست که هر چنانچه کلمه واقع شود بی مثلث
استثنا باشد در استعمال و جادارد که این قسم استثنا	و لحاظ روزمره چنان اهل آرنه پس آنچه در بیابان
بضرورت شعر گیریم بهر حال قاعده که مقتضای فرس	باشد بر همانقدر که مسموع و آوده باشد اقصا نماید
لحاظ کثرت استعمال قائم کرده اند قیاسی است و	و بیدان و چنانرا نگویند چنانکه درختان و نهالان
خطا استعمال که برخلاف آن یافته شد سماعی است	و همچنین بجای ناکام - ناقص و نیز نگویند (انتهی)
و آنچه خان آرزو فرماید که اتباع سماعی در همان	مؤلف عرض کند که خان آرزو بطور اقراض
الفاظ مخصوص که سماعت یافته شد عیبی ندارد و	بر برهان کجی که کرده است و تصفیه که در آخر بحث
برخلاف آن درست نیست نسبت این عرض می شود	خود فرموده از آن تردید قول برهان نمی شود و حق نیست
که پابندی ما را بر استعمال پیشینیان مخصوص کردن مرده	که قاعده جمع که صاحب برهان ذکرش فرموده و
پسند نیست و استعمال معاصرین عجم را اندر مخصوص	الف و نون را با جانوران مخصوص کرده مقصود عجم
فائق تر دانیم از متقدمین و متأخرین زیرا که در هر زبان	از جانداران است یعنی مطلق حیوان که انسان هم
اصلاح زبان می شود و آنچه حالا در روزمره فارسیان	در آن شامل باشد و بقول متقدمین فارسی هم جمع با الف
اهل زبان است بحق ما بهتر و موافق محاوره باشد بر	و نون مخصوص است با ذوی الارواح و آنچه بر فحل
خلاف محاوره پیشینیان و همین اصول در هر یک	این کلیه برای غیر ذوی الارواح هم استعمال این یافته
زبان اولی - قاتل (ار دو) رنج - غم - بحالت جمع	شدستنی باشد همچو درختان و همین قسم استثنا در

<p>اندوہ بردن استعمال - دفع کردن رنج و غم است</p>	<p>استعمال این کرده اند یعنی کسی که پیشه او اندوہ و غم است</p>
<p>صاحب آصفی ذکر این کرده (تاثير مصفہانی) برد اندوہ زد دل تہمت زرداری ہم ہوا داغ بردل نبود لالہ عباسی را ہوا (اردو) رنج و غم مٹانا - دفع کرنا - (اردو) مہبتلای رنج و غم -</p>	<p>و بہت لای رنج و غم می ماند (عربی) ہوا ریم ہچیم اود اندوہ پیشہ را ہوا غافل کہ مست می شکند زو دیشہ را ہوا (اردو) مہبتلای رنج و غم -</p>
<p>اندوہ بودن در دل استعمال - بمعنی بودن</p>	<p>اندوہ داشتن استعمال - بمعنی رنج و غم داشتن</p>
<p>رنج و غم است کہ حاصل آن مہبتلای رنج و غم بودن باشد صاحب آصفی ذکر اندوہ بودن کردہ (وہشی یاغی) (اردو) پیری کہ صد غم حاصل ہو ہوا ہمان اندوہ یوسف در دلش بود ہوا (اردو) غم رہنا غم ہونا - مہبتلای رنج و غم ہو نا رہنا -</p>	<p>و مہبتلای رنج و غم بودن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (فغانی شیرازی) دلم ز روز بد خوش ماتی دارد ہوا چہ ماتم است کہ اندوہ عالمی دارد ہوا - (اردو) رنج و غم رکھنا - مہبتلای رنج و غم ہونا -</p>
<p>اندوہ رسیدن استعمال - استفسار رنج</p>	<p>اندوہ دانستن استعمال - صاحب آصفی</p>
<p>و غم کسی کردن و رنج و غم کسی را دریافت کردن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو) اندوہ جدائی ز کسی پرس کہ کیچند ہوا دور فلک از صحبت پار جداداشت ہوا (اردو) رنج و غم کی حالت دریا کرنا - پوچھنا -</p>	<p>ذکر این کردہ کہ بمعنی واقف بودن از رنج و غم است (خسرو) تو سہل می شماری اندوہ خسرو آرا آنکو ندیدہ رنجی اندوہ کس چہ داند ہوا (اردو) رنج و غم و اندوہ سے واقف ہونا -</p>
<p>اندوہ پیشہ استعمال - فارسیان ب صفت دل</p>	<p>اندوہ رسیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم رسیدن باشد و مہبتلای رنج و غم شدن (ظہیری نیشاپوری) زربن بود</p>

<p>دل خود کام و ناسپاس مرا در ز روی هم رسد اندوه</p>	<p>شام سے کس طرح صبح تک پڑ در کار مجھ بے مرض کو پہن</p>
<p>بقیاس مرا (اردو) رنج پہنچا جیسے "بہرے"</p>	<p>نگسار دو پڑ</p>
<p>ولکواس واقعہ سے رنج پہنچا ہے "بہرے" رنج و غم</p>	<p>اندوہ کشیدن استعمال صحاب آصفی ذکر</p>
<p>اندوہ کا ستین استعمال صحاب آصفی ذکر</p>	<p>این کردہ کہ بمعنی رنج و غم کشیدن و بستلای رنج و غم</p>
<p>این کردہ کہ بمعنی کم کردن و شدن اندوہ باشد۔</p>	<p>شدن است (فخری صفا فی ۵) ازان پس کہ</p>
<p>(خسرو ۵) کہ بہ نجات تر و اندوہ کاہ پڑ یافتہ در</p>	<p>کشیم ز تب بسی اندوہ پڑ ز فرط خواب ملاست زوم</p>
<p>عصہ با خزر راہ پڑ (اردو) رنج و غم گھٹنا گھٹنا</p>	<p>بسی آسا پڑ (اردو) رنج کھینچنا۔ رنج و غم مین گھٹنا</p>
<p>اندوہ کشاد استعمال بقول صاحب شمس بمعنی</p>	<p>اندوہ گسار استعمال بقول بہار شکندہ اندوہ</p>
<p>نگسار مؤلف عرض کند کہ اگر معنی بیان کردہ</p>	<p>باشد و سنا این بر (اندوہ گسار) می آید کہ مخفف این است</p>
<p>را تسلیم کنیم متعلق باشد باندوہ کشاد و ن دان کلمہ</p>	<p>و کنایہ باشد از غمخوار و متعلق باشد از (اندوہ گسار)</p>
<p>در آخر کہ اسم فاعل ترکیبی باشد از اندوہ کشاد۔</p>	<p>کہ بمعنی اندوہ خوردن است و کنایہ از غمخواری کردن</p>
<p>اندوہ کشاد بدل جملہ در آخر بمعنی غلط است دیگر</p>	<p>و غمخوار شدن (اردو) نگسار و گھو اندوہ کشاد۔</p>
<p>کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ شک نیست کہ</p>	<p>اندوہ گمین استعمال بقول بہار بمعنی گمین</p>
<p>فارسیان (یا کرد) را بمعنی یادگار استعمال کردہ اند</p>	<p>بنا سنا این از کلام مہوری یافتہ ایم (۵) اندام شکوہ</p>
<p>ولیکن اندوہ کشاد را بغیر وجود سنا استعمال تسلیم کنیم</p>	<p>گر خاطر اندوہ گمین باشد پڑ دل دلداری خواہ چنان</p>
<p>(اردو) نگسار بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر</p>	<p>باشد چنین باشد پڑ مخفی مباد کہ گمین بقول بران بمعنی</p>
<p>غمخوار۔ ہمدرد و سوز (عارف ۵) جاگے گا ایک</p>	<p>و خداوند آمدہ چون با کلمہ ترکیب کنند همچون نگمین و</p>

<p>شکرین و معنی صفت هم هست هرگاه با وصف مرکب سازند و بعضی گویند معنی پر است که در مقابل خالی باشد چه گین در اصل آگین بود (الخ) مؤلف عرض کند که توجیه آخرین الفوی (ارو) اندوگین بقول امیرنگین - بنجیده (وزیر) برابر است دشمنون کا چاهست مین پد مین خوش هون جب سے دل اندوگین ہے یا</p>	<p>برهان لفظی است که بحجت بیان انصاف موصوف برهان و بعضی در آخر کلمات می آورند زیرا که دلالت میکند بر داشتن چیزی همچون طربناک و غمناک و مانند آن عرض کند که توجیه آخرین الفوی (ارو) اندوگین بقول امیرنگین - بنجیده (وزیر) برابر است و دیگر شاد و (ارو) اندوگینا بقول امیر معنی اندوگین (بحر) مکتور سے بات بات مین مین خوبے یار کی یا کیا غم ہے کوئی خوش ہو که اندوگینا ہو -</p>
<p>بودن است سندان بر اندوگین گذشت (ارو) اندوگینا استعمال - معنی نگین</p>	<p>اندوگینا بهمانند است معنی نگین شدن</p>
<p>اندوگین - مؤلف عرض کند که ناگ بقول</p>	<p>اندوگینا بهمانند است معنی نگین شدن</p>

<p>(الف) انده (ب) اندهان</p> <p>سوز بر طرف شد و آن اندهان نمائند (اردو) (الف و ب) دیکھو اندوہ اور اندھیاں۔</p>	<p>(الف) بقول برہان و جامع (ب) اندھیاں</p> <p>و ناصر می مختلف اندوہ باشد و بقولش جمع آندہ و ماصراحت کامل (ب) بر</p>
<p>انده خورون استعمال - صاحب آصفی انده کو اے پندگو انده خوب سپودہ چندین پچہ خار از پاشی آنرا کہ پیکان در دلش باشد پ۔ (اردو) غم کھانا۔ بقول آصفیہ رنج اٹھانا۔ (ع) غم کھانا ہوں لیکن مری نیت نہیں بھرتی پ۔</p>	<p>انده خورون استعمال - صاحب آصفی انده کو اے پندگو انده خوب سپودہ چندین پچہ خار از پاشی آنرا کہ پیکان در دلش باشد پ۔ (اردو) غم کھانا۔ بقول آصفیہ رنج اٹھانا۔ (ع) غم کھانا ہوں لیکن مری نیت نہیں بھرتی پ۔</p>
<p>انده قوقو بقول برہان بضم دو قاف و سکون دو واو۔ دو ایت کہ آنرا حذ قوقی خوانند۔ کلف را مانع است و ما ذکر این بر آ زور د کردہ ایم و صاحب برہان بر آ زور و صراحت کردہ است کہ آندہ قوقو لغت فارسی است و ما خد این جز این نباشد کہ معنی حقیقی این تیکہ رنج و غم باشد۔ بقول محیط کہ بر آ زور د مذکور شد مولد خون عکس غلط است و مضار این زائد از منافع و جادار د کہ این نام را بطحاظ منافعتش گیریم کہ تیکہ پیرہن محافظت جسم کند و پیرہن را بر بدن انسان چیست درست میکنند پس اندرین صورت معنی این بند و اصلاح کنندہ رنج و غم باشد کہ گنایہ ایت ولیس (اردو) دیکھو ازورد۔</p>	<p>انده قوقو بقول برہان بضم دو قاف و سکون دو واو۔ دو ایت کہ آنرا حذ قوقی خوانند۔ کلف را مانع است و ما ذکر این بر آ زور د کردہ ایم و صاحب برہان بر آ زور و صراحت کردہ است کہ آندہ قوقو لغت فارسی است و ما خد این جز این نباشد کہ معنی حقیقی این تیکہ رنج و غم باشد۔ بقول محیط کہ بر آ زور د مذکور شد مولد خون عکس غلط است و مضار این زائد از منافع و جادار د کہ این نام را بطحاظ منافعتش گیریم کہ تیکہ پیرہن محافظت جسم کند و پیرہن را بر بدن انسان چیست درست میکنند پس اندرین صورت معنی این بند و اصلاح کنندہ رنج و غم باشد کہ گنایہ ایت ولیس (اردو) دیکھو ازورد۔</p>
<p>انده گذاشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ (خاقانی) انده گسار من شدہ اندہ گینا</p>	<p>انده گذاشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ (خاقانی) انده گسار من شدہ اندہ گینا</p>

وامق چه کرد از غم عذر امن آن کنم؟ (ار و و)
 این هم کرده که بمعنی شکستن اندوه باشد (اشرفی سمرقندی)
 ریج و غم من مبتلا کرنا - ریج و غم کا دفعیہ کرنا -
 خند خندان بستد و بر لب نهاد و جام می آن بچومی اندوه گسار
 (الف) اندوه گسار استعمال - صاحب آصفی (ار و و) (الف) غم گھسانے والا - اندوه گسار (ب) غم گھسانا
 ذکر این کرده مرادف و مخفف اندوه گسار است
 (الف) اندوه گفتن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که
 که گذشت و سزاین بر اندوه گذشتن مذکور شد
 بمعنی بیان ریج و غم کردن است (سعدی شیرازی) گو
 و این متعلق است با مصدر -----
 اندوه خویش با دشمنان بیکه لاجول گویند شادی کنان
 (ب) اندوه گسار و ن صاحب آصفی ذکر (ار و و) ریج و غم کی حالت بیان کرنا -

(الف) اندی (الف) بقول برهان و هفت بروزن لندی (الف) بمعنی خاصه باشد که در مقابل
 (ب) اندیلن خرجی است و (۲) بمعنی امیدواری هم و (۳) بجای لفظ بود که باشد که هم تنها
 کنند و (۴) بمعنی آن لحظه هم که ایام گذشته باشد و (۵) تعجب رانیز گویند و (۶) بمعنی نیز هم آمده که
 بحر بی ایضا خوانند و نسبت (ب) فرماید که بروزن خندیدن (۱) بمعنی تعجب کردن و (۲) سخنی
 رانیز گویند که از روی شک و ریب و آهستگی گفته میشود - صاحب نواد نسبت معنی سوم (الف)
 فرماید که بمعنی بیکه و باشد که و نسبت (ب) فرماید که بمعنی بیکان بردن و سخن بیکان گفتن - و صاحب جا
 نسبت (الف) باتفاق معانی برهان نسبت معنی سوم گوید که کلمه تنی و آرزو باشد - صاحب بحر
 نسبت (ب) با برهان متفق و فرماید که سالم التصریف است - و بقول ناصری سخنی که از روی
 شک و ریب و آهستگی و حیرت و تعجب گفته شود و بقول موار تعجب کردن و سخن بیکان و شک
 گفتن و فرماید که حاصل بالمصدر این آند و مضارع این آند - خان آرزو سرانج بر معنی دوم

(ب) مشتق بابرهان و معنی آتش را غلط دانند و صاحبان سروری و جهانگیری هم بر معنی دوش قانع که سخن بشک گفتن باشد بخيال ما (الف) اسم جامد و اسم مصدر (ب) باشد و ترکیب (الف) بجز نباشد که لفظ آنرا بایسته نسبت مرکب کرده اندی کردند و معنی حقیقی آن منوب به چند و نوبه مقدار غیر معین و حاصل آن مشتبه و شاید که آنهم بجز از معنی شک و گمان بر معنی چارش گذشت پس معنی سوم (الف) اصل است یعنی باشد و بود و شاید که اظهار شک کند و یقین ندارد چنانکه خان آرزو آورده (س) گر روی باغ زرد شد از فصل دے چه باک پاندی که سرخ باشد روی خدایگان پ و معنی دوم بیان کرده برهان تعلق است با معنی ششم آمد که گذشت و زیادت تحتانی مصدری یا نسبت معنی امیدواری پیدا کند و نسبت معنی اول حیف است که سندی پیش نشد مشتاق آن باشیم که خصوصیت و خاصه قبائل است از ماخذ و چاره نیست بدین معنی اسم جامد گیریم حالاً عرض میشود نسبت معنی چارم الف که بخيال ما مرکب است با آن (اسم اشاره) و دومی معنی روزگرفته و مجازاً بمعنی آن لحظه گذشته که فارسیان در استعمال خود ممدو را بمقصوده مضموم خوانند و حقیقت معنی پنجم و ششم خراب نیست که اندی اسم جامد فارسی زبان است - و مصدر (ب) وضع شد از (الف) زیادت علامت مصدر (دون) و معنی (۱) تعجب کردن و (۲) سخن بشک و گمان گفتن پیدا شد از معنی پنجم و سوم اسم جامد که تعریفش بالا گذشت خان آرزو (الف) را ترک کرد و بر اندیک که می آید بحث کرده است و ما هم بعد از آنجا ذوقی برادر (ارو) (الف) (۱) خاص بقول آصفیه مضموم - عمده - منتخب - چیده (۲) امیدواری - نوبه (۳) شاید بکلمه شک - (۴) اس لحظه - اس وقت (۵) تعجب - عجب - (۶) بھی - نیز - ایضا

(ب) (۱) تعجب کرنا (۲) کسی بات کو شک اور گمان سے کہنا۔

(الف) اندیش

(د) بقول برہان و نامری و جامع بروزن ہم پیشہ (۱) بمعنی فکر و خیال (۲)

(ب) اندیشمند

بمعنی ترس و بیم آمده (نامری ۵) اندیشہ کس راہ بکنہ تو نازد و پیر

(ج) اندیشک

کہ بہت از تو نشان ست و نشان نیست پان آرزو و چراغ فرماید کہ معنی

(د) اندیشہ

اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (سلیم ۵) از آہ خفتہ و ردول

من از دہا سلیم پسیلاب ازین خرابہ باندیشہ بگذرد پابہار گوید کہ تباہ و خام و رہ لوزد

از صفات اوست و بالفظ انداختن و بردن و بستن و خوردن و داشتن و دانستن و گردن

مستعمل مؤلف عرض کند کہ بخیاں ما اندیش کہ حاصل بالمصدر اندیشیدن بمعنی کاہگل

مالی و گلابہ سازی و گچ کاری گذشت ما خداین است فارسیان ہاے نسبت در آخرش نیاؤ

کردند کہ بمعنی منسوب بہ گاہگل مالی و گلابہ سازی و گچ کاری است و کنایہ از فکر و خیال کہ چون

فکر و خیال بردل و دماغ مستولی شود گلابہ سازی و گچ کاری را ماند کہ غلبہ آن گوید دل و دماغ را

پوشد و فارسیان کنایتہ بمعنی فکر و خیال و مجازاً بمعنی ترس و بیم استعمالش کردند و الف چہارم

بکثرت استعمال حذف شدہ اندیشہ شد و الف بجذف ہاے ہوز آخرہ (۱) مخفف (د) و ہم

مصدر اندیشیدن کہ می آید ہمین است و (۲) امر از مصدر اندیشیدن ہم آنچہ صاحب شیدا

(الف) را اسم فاعل اندیشیدن ہم گفتہ تسامح اوست کہ از خیر اندیش و بد اندیش بمعنی پیدا

کردہ باشد و ابن اسم فاعل ترکیبی است کہ بدون ترکیب امر با اسمی این معنی پیدا نمیشود (نوری

۵) گردش بہتان نہد خصم بد اندیش پوزرش عصیان کند چرخ سنگر پوز (ب) و (ج) از قبیل

فکر مند و خوفناک است و استعمال این به تحقیق مخصوص باشد با معنی دوم (د) (نظامی ۵) در آن
 برگزیده های اندیشه پاک پیرا گنده شد در سرم مغر پاک (ا) (ارو) (الف) (۱) و کیو (د) (۲) اندیشه
 سوچ - ژر - (ب) (د ج) بقول امیر اندیشه پاک - پر خطر - خوفناک - (د) (۱) فکر - مونت خیال
 مذکر (۲) اندیشه و کیو اسکال -

اندیشه آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر
 این کرده که بمعنی پیداشدن فکر و خیال و خوف باشد (ارو) فکر کرنا - خیال کرنا - اندیشه کرنا -
 (بدیع سهراری ۵) دو شتم اندیشه مرگ آمد و پشیا
اندیشه باشیدن استعمال - بمعنی فکر و خیال
 ماندن و بودن است (جامی ۵) باشد پی هر در
 (ارو) خیال کرنا - فکر پونا - خوف پیدامونا - اندیشه
 پیدامونا -
 (ارو) فکر و خیال پونا - پونا -

اندیشه افتادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
 این کرده که مرادف اندیشه آمدن باشد (ملاحامی ۵) گرفتت که گبی اندیشه اش پ کوش که چون
 من نکی پیشه اش پ (ارو) و کیو اندیشه آمدن
اندیشه انداختن استعمال - بمعنی فکر و خیال
 و خوف کردن است - صاحب آصفی ذکر این کرده (فرخی ۵) شاه را گو تو بشادی و طرب دل
 مصد مرکب کرده است (فردوسی طوسی ۵) نه و بس پ از پی ساختن مملکت اندیشه مبر پ

(۱۸۸۶)

(اردو) (۱) فکر و خیال سے مستغنی کرنا۔ خوفِ ناشا اندیشہ پیش نہادون استعمال۔ بمعنی مبتلا

بے خوف کرنا۔ (۲) فکر و تامل کرنا۔ فکر و خیال و خوف کردن است (ظہوری ۵)

اندیشہ بستن استعمال صاحب آصفی ذکر یادش اندیشہ سوداے دگر پیش نہاد و غم مجبور

این کرده که معنی فکر و خیال کردن و قائم کردن خیال وصل فراموشش باد و (اردو) فکرین مبتلا کرنا

است (حافظ شیرازی ۵) هر چه اندیشه دران بنده خوف زده کرنا و

بیابی از خدا سے ہر آنکہ تدبیر تو بتقدیر او یکسان بود اندیشہ خوردون استعمال۔ بہار و آصفی ذکر

این کرده۔ وسند استعمال پیش نشد بمعصین عجم (اردو) فکر و خیال کرنا۔ خیال قائم کرنا۔

اندیشہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر البتہ بر زبان دارند کہ معنی خوف خوردون است

این کرده کہ معنی خوف بودن و خیال داشتن و مبتلائے فکر و خوف شدن (اردو) خوف کھا

فکر و خیال بودن است (عرفی ۵) از اب ہر فکرین مبتلا ہونا۔

ڈرہ ام خون اناحتی می چکد طغنه نامحرم و اندیشہ اندیشہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی

واری نبود و (ظہوری ۵) در آن صحرای میگردند و ذکر این کرده کہ معنی فکر و خیال و خوف داشتن است

سمند رشت خاکستر و مباد اندیشہ پرواز بال و (والہی قمی ۵) گنم آرزوی بوس و گمی میل کنا

پیر پرستان را کہ (نظامی گنجوی ۵) شنیدم کہ یک کف خاک و صد اندیشہ باطل دارم و (حافظ

دولت پیشہ بود کہ با یوسف بخش اندیشہ بود و شیرازی ۵) بایار کجاشیند آن کو کہ اندیشہ مخاص

(اردو) خوف ہونا فکر و خیال ہونا۔ ڈرنا و عام دارد و (ظہوری ۵) چہ باک از سوختن

اندیشہ و سوختن دارم و نمیدانم چہ خواہد شد برا

فکر ہونا۔

(ارو) فکر و خیال دور کرنا۔	خود کباب من پ (صائب ۵) اندیشہ چر عشق ز
کس داشته باشد پ پروانه چہ پرواے غش داشته باشد	کس داشته باشد پ پرواے غش داشته باشد
(ارو) فکر و خیال اور خوف رکھنا پ	(ارو) فکر و خیال اور خوف رکھنا پ
اندریشہ رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی	اندریشہ دانستن استعمال۔ صاحب آصفی
دریخا اندیشہ مجازاً بمعنی بلند پروازی مستعمل	این کرده کہ دریخا اندیشہ بمعنی فکر و خوف و منصوبہ باشد
کمال اصفہانی ۵) امید آدمی بوجالت	و دانستن بمعنی خودش یعنی خیال کردن چنانکہ حافظ
نمی رسد پ اندیشہ خود بکالت نمی رسد پ (ارو)	شیرازی ۵) بکوے میکده ہر سالگی کہ رہد نیست
فکر و خیال کا پہنچنا۔	پ در و گذردن اندیشہ تہہ دانست پ یعنی منصوبہ تہا
اندریشہ رفتن استعمال۔ صاحب آصفی	و خوف تہا ہی خیال کرد (ارو) خوف از خیال کرنا۔
نکر این کرده کہ بمعنی دفع شدن فکر و خیال است	اندریشہ در دل گردیدن استعمال۔ بمعنی
(ہلالی سنواری ۵) روز ہجر از خاطر اندیشہ	خیال در دل پیدا شدن (صائب ۵) نیست
وصلت زلفت پ آرزوی صحت از دل کے	در خیز زمین چون گرد بادم ریشہ پ خبر سفر در دل
رو بیمار را پ (ارو) فکر دفع ہونا۔ خیال	نمی گردد مرا اندیشہ پ (ارو) خیال دل
جاندار ہونا۔	مین پیدا ہونا۔
اندریشہ سرعت نشان استعمال بمعنی	اندریشہ رائدان استعمال۔ بمعنی دور کرنا
فکر و خیال سریع السیر و زود رسندہ باشد چنانکہ	فکر و خیال است (طہوری ۵) از فی تو ز دل
عرفی گوید ۵) یک نفس اندیشہ سرعت نشان	اندریشہ مرہم رائد ہر کہ زہر تو خورد کہے شکر پروا

(۵۰۰)

(۵۰۰)

(۱۸۹۷)

(۱۸۹۳)	اسم فاعل ترکیبی است که صفت اندیشه واقع شد (اردو) خیال دفع کرنا - خیال دور کرنا -
(۱۸۹۴)	(اردو) خیال بلند - بلند خیال - اندیشه فراز آمدن استعمال - قریب آمدن
(۱۸۹۵)	اندیشه سنجیدن استعمال - صاحب آصفی خوف است (عربی ۵) باز آ که فراق جانگداز
(۱۸۹۶)	ذکر این کرده که معنی فکر و خیال کردن است و آمده است ۲ اندیشه مردغم فراز آمده است ۲
(۱۸۹۷)	اندیشه سنج از قبیل سخن سنج اسم فاعل ترکیبی این (اردو) اندیشه قریب الوقوع ہونا -
(۱۸۹۸)	که معنی فکر و خیال کننده و صاحب فکر و خیال باشد اندیشه کردن استعمال - صاحب آصفی
(۱۸۹۹)	بہار ذکر اندیشه سنج کرده (خسرو ۵) چہ رون ذکر این کرده که معنی (۱) خوف کردن است -
(۱۹۰۰)	دلی باشد اندیشه سنج پکڑین در کلیدی رساند (خرین اصفہانی ۵) چومرودین نہ از نفس کافر
(۱۹۰۱)	بگنج ۲ (اردو) سوچنا - فکر و خیال کرنا - برہنی آئی ۲ سکندر نیستی اندیشه از نیروی دارا
(۱۹۰۲)	فکر و خیال کو اندیشه سنج کہہ سکتے ہین ۲ کن ۲ و (۲) فکر و خیال کردن (ظہوری ۵)
(۱۹۰۳)	اندیشه سوختن استعمال - معنی بیکار شدن تراچہ رتبہ کہ اندیشہ وصال کنی ۲ ادب خوشست
(۱۹۰۴)	فکر و خیال است (عربی ۵) حیرت زہم آغوشی ظہوری چندین ظہور مکن ۲ (ولہ ۵) از اشک
(۱۹۰۵)	من می نالد ۲ اندیشہ ز آرزوی من می سوزد ۲ صبح و شام ظہور نیست ہجہ ساز ۲ اندیشہ طراوت
(۱۹۰۶)	(اردو) فکر و خیال بے کار ہونا - اوراد کردہ ایم ۲ (اردو) (۱) اندیشہ کرنا -
(۱۹۰۷)	اندیشہ شستن استعمال - معنی دور و دفع خوف کرنا - (۲) فکر و خیال کرنا -
(۱۹۰۸)	کردن خیال است (عربی ۵) آسودہ تر حسود اندیشہ گذشتن بخاطر استعمال - معنی خیال
(۱۹۰۹)	کہ ما از ضمیر دل ۲ اندیشہ ز زبان و غم سو دشمن ایم ۲ پیداشدن در دل (ظہوری ۵) گاہی گاہ جوئی

<p>انديشه نما داشت ؛ صاحب آصفی ذکر</p> <p>(ب) انديشه نمودن کرده و سنده از</p>	<p>سوی گناه کاران ؛ گر بگذرد بخاطر انديشه ثوابی ؛</p> <p>(ارو) خیال هونا - خیال دل میں پیدا هونا -</p>
<p>خرین اصفهانی آورده (نشر) چون دیده کشاید</p> <p>و انديشه نماید و اندک شهرستان نظم سواد اعظم عالم</p> <p>معنی است مؤلف عرض کند که (ب) معنی</p> <p>حقیقی خود است یعنی ظاهر کردن و شدن فکر و نیل</p> <p>و (الف) اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و بخیا</p>	<p>انديشه گرفتن استعمال - بمعنی فکر و خوف کردن</p> <p>است - صاحب آصفی ذکر این کرده (خرین اصفهانی)</p> <p>(ه) نذر در هر دو دارالامان خامشی گفت ؛</p> <p>صدف انديشه از تلخی دریایی گیرد ؛ (ارو)</p> <p>خوف کرنا - انديشه کرنا -</p>
<p>و (الف) هیچ ادعا بمبالغه نیست - عادت است که از</p> <p>چهره و قیافه بعض انسانان انديشه و فکر در دل شان</p>	<p>(۱) انديشه مند استعمال بهار ذکر هر دو کرد</p> <p>(۲) انديشه ناک از معنی ساکت مؤلف</p>
<p>باشد ظاهر می شود و چهره انديشه نما معنی چهره ایست که</p> <p>فکر و تروند از آن ظاهر شود و هیچ ضرورت نیست که</p> <p>از این مضمون غایت صفائی و پاکیزگی چهره ظاهر</p> <p>شود و البته این مضمون پیدای شد اگر صائب مصرع</p>	<p>گوید که معنی فکر مند و خوف ناک است که کلمه مند و</p> <p>ناک هر دو افاده معنی فاعلی کند (عرفی) ه گاه</p> <p>انديشه مند و حیران و ش ؛ که عبارت نور و نورتر</p> <p>ناک ؛ (ارو) (۱) فکر مند (۲) خوف ناک -</p>
<p>ثانی را چنین می گفت (ع) انديشه ز آئینه انديشه</p> <p>داشت ؛ و اندرین صورت از آئینه استعاره چهر</p> <p>صاف مقصودی بوده (ارو) (الف) فکر مند</p> <p>(ب) انديشه او و خوف او و فکر و خیال ظاهر کرنا -</p>	<p>(الف) انديشه نما استعمال - بقول بهار کنایه از</p> <p>چهره بغایت صاف و پاکیزه که انديشه در آن بتأ</p> <p>و این ادعا بمبالغه باشد (صائب) ه گرد</p> <p>دل من گر هوس بوسه نگردد ؛ انديشه از آن چهره</p>

انديشه نهادن استعمال - صاحب آصفی يائے معروف و علامت مصدر دن و معنی فکرو
 ذکر این کرده که بمعنی فکر کردن است (فردوسی) خیال و خوف در لفظ اندیش و اندیشه موجود است
 طوسی (۵) شب تیره کرد از جهان داریا دپس و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد و بس که
 اندیشه بر آب حیوان نهاد (۱) (اردو) فکر کرنا - هر که می ترسد - غم می خورد (انوری ۱۵)
اندیشیدن بقول بحر (۱) فکر و تامل کردن رو بیندیش که از بهر توأم تخریدی و مثل
 و خیال و اندیشه و غور نمودن در هر کار و هر چیز و قیمت من گر بگذشتی ز هزار پڑ (صاب
 (۲) ترسیدن و بیم برون و (۳) غم خوردن و غمنا (۴) نمی اندیشد از زخم زبان چون عشق
 که کامل التصریف است و مضارع این اندیشد صاوق شد و بدندان صبح گیر و تیغ خورشید
 صاحب موارد و نوادر بر معنی اول و دوم قانع قیامت را (۱) (اردو) فکر و خیال
 مؤلف عرض کند که این مصدر رست که کرنا - تامل کرنا - غور کرنا (۲) درنا - اندیشه کرنا -
 وضع شد از اندیش که مخفف اندیشه گذشت و خوف کرنا - (۳) غم کھانا -

اندیکت بقول برهان و جامع بروزن نزدیک لفظی است از کلمات متنی که در عربی است
 و فعل و عسی گویند بمعنی باشد که دبود که د باید که وزیر که و از بر لے آن و ازین جهت صاحبان
 سروری و رشیدی می فرمایند که بمعنی لوگ و بجواله ادات الفضلا و فرسنگ گوید که بمعنی باید که
 و چرا که هم آمده و بقول صاحب جهانگیری بمعنی بود که و باشد که و چرا که وزیر که - خان آرزو در
 سراج اللغات گوید که بمعنی لوگ و باشد که و فرماید که بقول بعضی بمعنی باید که و بقول بعضی زیرا
 و بجواله قوسی گوید که مرکب از اندی و کاف صله و اندی بمعنی خاصه و راسه خود طاهر فرماید که هان

معنی اول مناسب است و آنچه بتحقیق پیوسته آنست که این لفظ مأخوذ است از اندیدن بمعنی نگاه
 بری و مجازاً بمعنی توبه و باشد که مستعمل و معانی دیگر سندی خواهد (انتهی) مؤلف این کتاب
 عرض کند که تحقیق خان آرزو معکوس است که اندیک مأخوذ از اندیدن نیست بلکه اندیدن مأخوذ
 از اندی باشد که اصل اندیک است و اندیک مخفف اندیکه از قبیل زیر که مخفف زیر که باشد
 و ما تحقیق بمعنی اندی بجایش کرده ایم و ما خدش را هم مبدل را بجایان کرده ایم پس (۱) معنی حقیقی اندیک
 شاید که و باشد که و جادارد که و گیریم معانی که بر لفظ اندی گذشت زیادت کاف صده در
 اندیکت هم باشد (حکیم قطران ۵) گریارند اندی خطر و قدر تو شاید اندیک فلک و اندی قدر
 خطر تو و مخفی مباد که لفظ شاید در مصرع اول بمعنی (چنانکه باید و شاید) است و (۲) استعمال
 این بمعنی زیر که بنظر آمده و بدین معنی اسم جامد باشد (نخستینی ۵) با آنکه من از عشق تو رسوا
 جهانم و هم را ضمیم اندیکت تو زیبا و جانی و (۳) بمعنی باید که هم (استاد عماره ۵) اگر
 خوار شدم پیش بت خویش رو بود و اندیک بر مهر خود خوار نباشم و جادارد که از همین شعر
 معنی اول هم گیریم و (۴) بمعنی تعجب که و این همان است که بر معنی پنجم اندی گذشت (رشید الدین
 و طواط ۵) هر چند که بودیم ز هجران تو غمگین و اندیک ز هجران تو شادیم و گر بار و (۵) بمعنی بوی
 یعنی امید که و این تعلق دارد با معنی دوم اندی (حکیم خاقانی ۵) اگر حله حیات مظر آنه گرد دت
 اندیک در نمائی ازین کسوت از بها و (ار و و) (۱) شاید که ممکن ہے که - (۲) است که (۳)
 چای ہے که (۴) تعجب ہے که (۵) امید ہے که -

اندیکه | بقول اندی بحواله فرنگت فرنگت بفتح اول و کسر ثالث و فتح نون لغت فارسی است بمعنی

تربز دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم این اسم را ترک کرد و بر تربز ہم ذکر آئینہ نکرد
و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم ساکت (ارو) تربوز - مذکر - بقول آصفیہ اس کی
فارسی تربز - ہم اس کا کامل بیان تربز پر کریں گے -

اندر | بقول بان و سروری و ہفت و جامع با ذال نقطہ دار و راسے بے نقطہ بروزن اسلبو - پازہر شا
و آن را فاذر ہم گویند و فرماید کہ بجائے ذال نقطہ دار راسے ہوز ہم آمدہ - خان آرزو بازے ہوز
فرماید کہ محقق آنر و ت باشد و ذکر این با ذال معجزہ نکرد بخیاں با غلطی کتابت و تسامح محققین است کہ ایسا
را بذال معجزہ قائم کردند و ماصراحت کامل آنر و بزاسے معجزہ بجایش کنیم (ارو) دیکھو آنر و -
انر | بقول برہان و نامری و جامع و سروری و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون راسے قرشت
ہر چیز زشت و بد را گویند (محتشم کاشانی ۵) چہ در کشت با چہ گل اناری پازپے عاشقان انر
کلمہ کلمہ پاز خان آرزو در سراج بذکر این فرماید کہ بقول بعض ہمان است کہ آنر محقق آنر مؤلف
عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ آنر کہ بمعنی زشت و نامہوار آمدہ - محقق نیست - بخیاں با آنر محقق
نہ کہ اسم جامد فارسی است بمعنی گریہ و نامہوار و آنر فرید علی بنہ زیادت الف وصلی در اولش دیگر بیج
(ارو) زشت - بصورت -

انر | بقول صاحب ہفت بضم اول و سکون نون و ضم راسے عہدہ و لام زدہ بمعنی دروغ و کذب
آمدہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و تحقیق نشد کہ لغت کدام زبان است و سندی پیش نشد و معاصرین
عجم ازین ساکت و ناخذین ہم متحقق نیست - اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد گوئیم (ارو) جھوٹ -
انروپ | بقول برہان بروزن منکوب (۱) جوششی است با خارش کہ عبری قوبا خوانند و (۲) بعضی

گویند که جوشنی که آنرا ایتھاسی گرد و بتازی قزب گویند و باز آن نقطه دار هم گفته اند - صاحبان نیش
و ناصری و جامع و جهانگیری هم ذکر این معنی اول الذکر کرده اند و ما اشاره این بر آن در وب کرده ایم
که آن در وب بخند دال مهمله مخفف آن در وب باشد صاحب سروری فرماید که این مرادف قزب است
که بیون و گوآرون هم نام دارد - صاحب بهمان برگوآرون و بیون فرماید که همان قوبا است و صنا
نخبات قزب مطلق خارش را گفته بخیاں ما معنی دوم مجاز باشد که هر دو از امراض پوست و خارش
است (ارو) (۱) دیکھو اندروب (۲) خارش یا خارش (فارسی) اسم مؤنث - کھجلی - اکت
سوداوی مرض کا نام جس سے تمام جسم پھل جاتا او کھجلا تا ہے -

انتر بقول اندجواله فرنگ فرنگ بالفتح و سکون نون و زائے ہوز در آخر لغت فارسی است
معنی عدس - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرده - صاحب محیط بعد اس فرماید کہ درین ملبس و بہ
فارسی نشک و مرقوبک و بنو سرخ و ہندی مسور گویند و آن غلہ ایست از ماکولات - ما صحت
کامل این بر استرا کرده ایم و حیف است کہ تائید قول اند از محقق دیگر نشد جا دارد کہ این را بسند
و مخفف آنزہ گیریم کہ بہین معنی می آید ہاے ہوز آخرہ حذف شد و زائے فارسی عبری بدل شد چنانکہ
آزیر و آزیر (ارو) دیکھو استرار -

انتر ارہ بقول اندجواله فرنگ فرنگ بالکسر معنی کھجلی کہ از دیو ابرہیت - دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکرده و بخیاں یا این فرس باشد فارسیان از لغت عربی آنرا بزبانت ہاے نسبت ساخته اند و
آنرا بقول صاحب اندجواله منتهی الارب معنی کم گردانیدن است (ارو) و پتھر گردہ کا بگل
انزال بقول بہار معنی فرو فرستادن و فرو آوردن و آب از مرد جدا شدن - فرماید کہ فارسیان

بمعنی مطلق آب خواه از مرد باشد یا از زن و بالفعل دادن و زدن و کردن استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است با لکسر صاحب فتنه ذکر این کرده استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر است و برای معنی مصدری با مصدر و فرس مرکب کنند که در ملحقات آید (ارو) انزال بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر لغوی معنی اترنا - اترنا - اصطلاحی معنی منی نکلنا - جھڑنا -

(۱) انزال دادن استعمال - صاحب آصفی انزال هونا - جھڑنا - منی نکلنا (۲) قلم سے سیاهی ٹپکنا	ذکر این کرده و سندے کہ پیش کرده از ان ---
(۲) انزال دادن قلم پیدا است بمعنی ریختن کرده که بمعنی انزال دادن است (فوقی یزدی) (۳)	آب قلم کنایه از ریختن مدادش (زلالی خانساری)
منم آن زند و انشور که هر که گیر اورا کم پزند انزال معنی عقل سازد جهان بقربانش (۴) حکیم زلالی و در تعریف	در وصف دختر پیر زال (۵) بوصف غنچه اش
را ندم قلم پیش (۶) قلم انزال داد و رفت از خویش (۷) خلوت (۸) ز انگیز قلم و حسن تمثال (۹) بمثل	مؤلف عرض کند که معنی (۱) منزل شدن خویش میسر و صورت انزال (۲) (ارو) است و بس (ارو) (۱) منزل هونا بقول آصفیه و کیفیو انزال دادن -

انزرو بقول برهان و ناصری و جهانگیری لفتح اول و ز راے هوز و راے قرشت بواور سیده بمعنی پازهر است و فاذر نیز گویند - خان آرزو در سراج فرماید که ظاہر مخفف انزروت که بنیادت فوقانی بمعنی دوائی است که در مرهم بکار آید - مؤلف گوید که خیال خان آرزو صحیح باشد که محققین مفردات طب ذکر این نکرده اند و بر انزروت قناعت کرده اند که می آید و فاذر دوائی خاص نیست بلکه مطلق وافع اثر سموم را گویند و هر گاه این صمغ را که صراحتش بر

اگر و بک کرده ایم داخل مرجم ها کنند و دفع اثر شستی کنند فاذر بهر گفتند و الله اعلم (ارو و) دیکھو
انزروت اور اگر و بک -

انزروت بقول برهان و ناصری بنزدن و معنی عنزروت است و آن صمغی باشد تلخ که بیشتر در
مرجم ها بکار برند و عنزروت عرب است و در مؤید الغضائا این معنی با ذال نقطه دار و باے ابجد عجم
که اندروب باشد - خان آرزو بذیل انزرو ذکر این کرده و انزرو را مخفف این گفته - صاحب
مبیط این را نوشت و ماصراحت کامل این بر اگر و بک کرده ایم - اسم جامد فارسی زبان است -
(ارو و) دیکھو اگر و بک -

انزن بالفتح و فتح ز اسمی مؤنث بقول صاحب ضمیمه برهان ترجمه عرض است مؤلف عرض
کند که محققین دیگر ازین ساکت اند و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند - اگر سند استیصال پیش می شد قیاس
می کردیم که اسم جامد فارسی قدیم است از شان لغت معلوم می شود که این لغت ترکی باشد چنانکه صاحب
لغات ترکی آن زن معنی دراز گفته ولیکن محققین لغات ترکی هم ذکر انزن نکرده اند (ارو و) عرض
بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - چوران - چورائی - پهنائی - پنا - پاٹ - لعل کا فیض -

انزوا بقول بهار معنی گوشه گرفتن - مؤلف عرض کند که لغت عرب است کبیر اقل - صاحب
منتخب گوید که معنی کیوشدن از خلق است - فارسیان استعمال این معنی میسوی و گوشه نشینی و عزلت کنند
و بهای معنی مصدری با مصداق فارسی مرکب سازند که در طحقات آید (ارو و) گوشه نشینی -
بقول آصفیه فارسی - انهم مؤنث - عزلت - خلوت نشینی -

انزو اگر فتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی گوشه نشین شدن و عزلت نریدن

است (مغزی نیشاپوری) صحراے دولت تو **آنرواگریدن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده کہ خوش و سبز و خرم است یا نتوان گرفت بپہ در مرادف آنرواگرفتن است (نثر حسنین اصفہانی) در خانہ آنروا (اردو) گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ نشینی کی از جہاں کہ پناہی و آبی داشتہ باشد آنروا اگرینیم اختیار کرنا۔ (اردو) دیکھو آنرواگرفتن۔

آنرہ بقول برہان باز اسے فارسی بروزن غمزہ مرکب باشد کہ آنرا البعرب عدس گویند۔ صاحبان مصری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اندہ تحقیق ما اسم جلد فارسی زبان باشد و این همان است کہ تعریف این براستہ از کردہ ایم (اردو) دیکھو استرار۔

انس بقول بہار بالضم معنی خوگرفتن بچیزی۔ فرماید کہ بالفظ گرفتن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ لغت عرب است و بقول صاحب منتخب آرام گرفتن ہم۔ فارسیان این بمعنی دوستی و محبت استعمال کنند و بر اسے معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند (انوری) روضہ خلکہ بود مجلس انش ز خواص پاقوت حشر بود در گہ بارش ز عوام (اردو) انس بقول امیر محبت (سحر) دودن کی زندگی تھی کس لطف سے گزرتی؟ تم مجھ سے انس کتے میں نکو پیار کرتا؟

انسان عین استعمال۔ بقول صاحب بحر و انس مرد مک کہ بہندی پتلی نامند مؤلف عرض کند کہ مرکب اصنافی است بمعنی انسانی کہ چشم است (اردو) آنکھوں کی پتلی بقول امیر آنکھوں کی سیاہی (رند) گئیں جو حسرت دیدار ایکے دنیا سے پاک رنگی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد پتلی بقول آصفی مرد مک چشم۔ سیاہی چشم۔ (مونث)

انستہ بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون سین بے نقطہ و فتح فوقانی مقصور آنستہ و آن بفتح

گیا ہی باشد خوشبوی کہ عبری سعد گویند مؤلف گوید کہ تعریف کامل این در محدوده گذشت۔ صاحب جامع و ناصری ہم ذکر این کرده اند (ارو) دیکھو آنتہ۔

النسی نقول استعمال۔ معاصرین عجم برے محاسنی استعمال این کنند کہ خاص است برے نشر علوم صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کرده صاحب بول چال فرماید درست فرماید کہ نغز است از انسٹیٹیوٹ کہ لغت انگلیسی زبان است بہ ہر تاسہ ہندی (ارو) انسٹیٹیوٹ قبول امیر (انگریزی) مؤنث۔ افادہ عام کی کمیٹی۔ ترقی علوم و فنون کی انجمن۔

انس و اشتن استعمال بمعنی محبت و اشتن ہا از طب و عیش روزگار رسیدند (الوری) اندر محرم صاحب آصفی ذکر این کرده (ترخیز اصفہانی) حرمت تو دیدہ چشم خلق ہا انسی گرفتہ فوج غم مرغ ذائب ہا بانس و الفتی کبلاو الدین خاک را داشت پیوستہ بنبر (ارو) انس حاصل کرنا۔ محبت پیدا کرنا۔

ایشان رسیدہ (ارو) انس و محبت رکھنا۔ **انس مامدن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محبت مامدن است (خان آرزو) **انس گرفتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ بمعنی محبت و اشتن است (وحشی یا فقی) مارا کہ بیچ انس دو دو دام ہم نہاند ہا گویا جنون مات نوید آشنائی می دہ چشم خنگویت ہا گرفتہ انس گویا برجا ز مجنون زیادہ تر ہا (ارو) انس رہنا۔ تندی خویت ہا (الوری) انس گرفتہ باغی چو پھول ہا محبت رہنا۔

الشی نقول بہار بالکسر (۱) باصطلاح اطباء طرف درون عضو خلاف وحشی۔ صاحب بحر الجواهر ذکر این کردہ و (۲) باصطلاح خطاطان طرف راست قلم النسی است و طرف چپ وحشی (نعت خان عالی) زد و کاتب صنع از پی ایجاد رقم را ہا این ہر دو جهان النسی و وحشی ست قلم را ہا وارستہ ہم

ذکر این کرده مؤلف عرض کند کہ (۳) فارسیان این را بمعنی انسانی استعمال کنند بزیادت تحتانی مصداق
(انوری ۵) از پے کثرت خدام تو بختند و قوی با لطف تصور است انسی همه اند را رحام پد (ارو)
(۱) ہر عضو کا اندرونی حصہ۔ مذکر (۲) نوک قلم کا سید ہارخ۔ مذکر۔ (۳) انسانی۔ انسان کا۔ انسانی
کے جیسے صفات انسانی۔ امیر نے لفظ انسانیت پر اس کا ذکر کیا ہے۔

انشا بقول بہار آفریدن و آغاز کردن و از خود چیزی گفتن و فرماید کہ بالفظ کردن استعمال مؤلف
عرض کند کہ بالکسر لغت عربست و صاحب منتخب ہم ذکر این کرده۔ فارسیان این را بمعنی عبارت و
طرز تحریر استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در مطہات آید و در کلام
استادان سخن انشا کردن بمعنی پیدا کردن ہم آمدہ (انوری ۵) قلم در پیش انشاء محبت نامہ
دارد کہ مضمونش بخون در پرچہ تحریر می غلطد پد (انوری ۵) چوروز جلوہ انشاء راوی حجت و
بہار گاہ در آرد و سوس انشا را پد (ارو) انشا بقول امیر (عربی) مؤنث۔ دل سے کوئی بات
پیدا کرنا۔ عبارت۔ طرز تحریر۔ (رشت ۵) نامہ جانان ہے کیا لکھا مری تھیر کا پ خط کی
انشا اور ہے لکھنے کی ادا اور ہے پد

انشا ثانی بقول بہان و مہفت بفتح اہل و سکون ثانی و شین قرشت و ثلثہ ہر دو بالف کشیدہ
بسیرانی دوائست کہ آنرا بالفاسی موزیک و عبری زبیب البجل خوانند صاحب محیط بر انشا ثانی گوید کہ موزیک
است و ہر موزیک فرماید کہ مغرب موزیک فارسی و عبری زبیب البجل و زبیب البسیر و ہونیانی انشا
اغریا و بقول ویاستقوریدس اسطافیس و بقول اسطافیدسا اغریا نامند یعنی موزیک صحرائی نبات آن شبیہ
بہ نبات کرم و از آن کوچک و ضعیف۔ یکے مثلث شکل و آن موزیک شامی است و دوم طولانی

و آن را موینج مغربی و حب الزاسن نامند۔ مزاج آن گرم و خشک و آخر سوم دوران جلا سے شدید و

آقطیج و تحیل و صرافت قوی و حدت است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اجنگلی منقی۔

انشاد | بقول بہار بدال مہملہ شعر خواندن و تعریف گم شدہ کردن و فرمایکہ بالفظ کردن مستعمل ہو

گوید کہ بالکسر لغت عرب است۔ صاحب اندہم ذکر این کردہ فرمایکہ انشا دوسرے معنی شعر خوان است و بعضی ہجو کردن ہم آمدہ و این از لغات اصداو است بہ تحقیق ما فارسیان استعمال این معنی مطلق شعر خوانی کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و برائے معنی مصدری با مصدر فرس آورده اند کہ دلچسقات آید

(انوری ۵) وین خدمت شاہ است کہ در جلوہ انشا د و شیرین شیرین حرکات و سکات است

(ولہ ۵) آن شتری تھا کہ در انشا د این غزل پکا راوی بزم او منظر سہرہ باریافت پکا (اردو) شعر خوانی

انشاد کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ معنی خواندن چیزے است ولیکن مخصوص است و خطبہ ایست کہ در جلوس شاہ سلیمان و شاہ سلطان

باشعرو سخن (نثر خرو) این شعر بطریق تفاخر انشا کرد

۵ (اردو) شعر پڑھنا۔

انشا شدن | استعمال۔ معنی نوشتہ شدن است

کردہ کہ (۱) معنی مطلق نوشتن است (اثر شیرازی ۵)

(ظہوری ۵) صبر دل جہوری درسی نمی توان کرد

بر لوح مصلحت شد انشاے افرائی پکا (اردو) را شود دستان سرا پکا (صائب ۵) ہجو ہامی فکری

جمع در بحر وجود پکا بہ قتل خویش انشاے محض کرد پکا

انشا فرمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

و (۲) معنی نوشتن احوال ہم آمدہ (صائب ۵)

(اردو) (۱) لکھنا۔ (۲) کسی احوال کا تحریر کرنا۔ (۳) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔	در سینه آتش نفسان دود بر آید؛ چون خامه صائب کند انشاے قیامت؛ و (۳) بمعنی پیدا کردن و قائم
انشامودن استعمال۔ صاحب آصفی می کند؛ ورنہ آن رویای رحمت بی کنار افتاده است؛ حاصل نیست کہ ----- (تشریف بخشانی) بعضی اوقات بتقریب خطابی و بہانہ جوابی ابداع نامہ و انشاے مکتوبی نمودند؛ (اردو) انشا کردن قیامت متعلق است بمعنی دوم و سوم شد؛ کربالا لکھنا۔	کردن ہم (صائب ۵) گوہر از گریتمی ساحل انشا انشا کردن ساحل متعلق است بمعنی انشا کردن قیامت

(۱۰۹۷۱)

انصاف | بقول بہار داد و ادون و راستی کردن و نیمہ رسیدن و فرماید کہ بعضی قید روز نیز کردہ است
و بمعنی اول یا لفظ دادون و دیدن و شدن و کردن و کشیدن متعل (الخ) مؤلف عرض کند کہ لغت
عرب است بہ کسر اول و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی داد
و راستی استعمال کنند و برائے معنی مصدری یا بمصادر فرس مرکب سازند کہ در محققات آید (صائب ۵)
آن را کہ بانگشت توان عیب شمردن؛ و در عالم انصاف ز مردان حساب است؛ (ظہوری ۵) بخونم کرد
رشتک غیر نگین تیغ غیرت را؛ و بانصاف آشنائی با دشوخت بیروت را؛ (سیح کاشی ۵) این چیست
و چہ انصاف کہ این چرخ پلید؛ و حیف مستان ہمہ از مردم ہشیار گرفت؛ (اردو) انصاف بقول
امیر (عربی) مذکور۔ داد۔ نیاؤ۔ احقاق حق (زندہ ۵) روز اقبال جرم محبت کی لاش کو؛ انصاف
ترک شوخ کے رموار نے کیا؛

انصاف بالائے طاعت مثل صاحب بحر و بہار ذکر این کردہ و برائے محل استعمال	
---	--

<p>از لڑکا تہی سندی آورده (۵) من کہیتم کہ سجدہ برم پیش ابروش پڑ انصاف گفتہ اند کہ بالائے طاقت ہونا۔ انصاف کرنا۔</p>	<p>گر بودیمہ در وادی من است پڑ (اردو) انصاف</p>
<p>مؤلف گوید کہ فارسیان استعمال این برے لہجہ مرتبہ بلند انصاف کنند کہ بہترین طاعت و عبادت باشد (اردو) دکن میں کہتے ہیں، انصاف کا بول بالا، اس کا مطلب یہی ہے کہ کل صفات و عبادات سے انصاف کا رتبہ بلند ہے۔</p>	<p>انصاف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی داد خواستن است و طلب انصاف کردن (شفائی اصفہانی ۵) سوالی می کنم اے خضر و انصاف از تومی خواہم پڑ حیات جاوداں بہ یا رغبت جان خدا کردن (انوری ۵) ازو این ظلم را انصاف خواہم پڑ اگر او ہم نخواہد داد او را انصاف چاہنا۔</p>
<p>انصاف بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ودیعت و عطا کردن صفت و مخلوق کردن بصفت عدل باشد (صائب ۵) خدا بان لب جان بخش بخش انصافی پڑ کہ بوسہ نہ ہوتا مرا بجان آرد پڑ (اردو) انصاف عطا کرنا۔ انصاف کی توفیق دینا۔</p>	<p>انصاف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی انصاف کردن است فیزی (۵) انصاف بدہ کہ نیت بازی ہا بریکت سرود و پڑ تازی پڑ (عرفی ۵) عرفی انصاف وہم آنچہ کہ کردی</p>
<p>انصاف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیش نظر بودن انصاف و عدل و انصاف کردن و عدل ساختن است (شانی شندی) (۵) این زرق و شید و حیلہ کہ نسبت کنم بغیر انصاف اول فریبان را پڑ چہ عشوہ ہا کہ ندادندنا شکیبان را پڑ</p>	<p>انصاف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیش نظر بودن انصاف و عدل و انصاف کردن و عدل ساختن است (شانی شندی) (۵) این زرق و شید و حیلہ کہ نسبت کنم بغیر انصاف اول فریبان را پڑ چہ عشوہ ہا کہ ندادندنا شکیبان را پڑ</p>

(اردو) (۱) انصاف کرنا۔ (۲) دیکھو انصاف | انصاف دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی

بخشیدن۔

ذکر این کرده کہ بمعنی انصاف کسی دیدن باشد۔

انصاف داشتن | استعمال۔ بمعنی صاحب | (قدسی شہدی ۵) انصاف بین کہ ساتی مجلس

عدل و داد و منصف بودن است (ظہوری ۵) بکام ماہمی آئندہ بکام نیز دے کہ بکنندہ بخیال ما

بہجہ و بر نشینیم بعمرویش از تو پڑے مر و ت و بگردن درینجا بمعنی سر راخم دادن بشکرانہ است

انصاف تا کجا دارد؟ (اردو) منصف ہونا چنانکہ اہل ولایت کنند و صراحت کامل این شجائش

انصاف کرنا۔ انصاف کا خیال رکھنا۔ آید۔ (اردو) انصاف دیکھنا جیسے، انکا

انصاف دانستن | استعمال۔ صاحب | انصاف دیکھو کہ کھوکھوئی صلہ نہیں دیاے

آصفی ذکر این کرده کہ بجات انصاف قرار یافتن | انصاف رسانیدن | استعمال۔ بمعنی

و معلوم شدن امرے (نثر خزین اصغہانی) دین رسانیدن بالانصاف و انصاف کردن و دادخوا

ارخے طبع و ارتحال و تفرقہ بال۔ انصاف را بدوش رساندن اہمت (النوری ۵) و تنو

دانند کہ مساعدت حافظہ چہ مقدار تواند بود؟ جمال الوز را کردہ عالیشان و انصاف رسانند ہر

مقصود ایست کہ اگر تو انصاف کنی دانی یعنی انصاف رسان را پ (اردو) انصاف کرنا۔

انصاف تو داند۔ (اردو) انصاف جاننا۔ دادخوا کھواد دینا اور اُس کے ساتھ انصاف کرنا۔

جیسے تیر انصاف اس بات کو جانے گا کہ تیر انصاف ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی

بقصور ہون یا قصور وارے یعنی اگر تو انصاف ذکر این کرده کہ بمعنی انصاف کردن است (لفظی

مکمل ۵) کجا آن عدل و آئی انصاف سازی؟ مگر لگا تو جمع کو معلوم ہوگا۔

کہ بافرزند زین سان کرد بازی؟ (اردو) **انصاف طرازی دین** استعمال - صاحب

انصاف کرنا - عدل کرنا - آصفی ذکر این کرده کہ معنی انصاف کردن است

انصاف شدن استعمال - صاحب ورقم انصاف کردن و فیصلہ منصفانہ نوشتن -

آصفی ذکر این کرده کہ معنی بے اختیار کردن و (شرابو الفضل) اے نفس معرکہ اگر آنگاہ انصاف

حکومت گرفتن و بر مرتبہ نظامت و فصل خصوصاً طرازی درست ہست الخ؟ (اردو) انصاف

قائم نہداشتن و انصاف کردن و معاوضہ گرفتن کرنا - انصاف سے لکھنا -

و بیادش رساندن ہم بطریق مجاز (خسرو) **انصاف کردن** استعمال - صاحب

آصفی و بہار ذکر این کرده کہ معنی عدل کردن است یارب کہ از ان خداے مانرس؟ انصاف من

شکستہ بتان؟ (اردو) انصاف کرنا - معاصرین عجم ہم بر زبان دارند و گویند؟ نصف

بے اختیار کردینا - حکومت باقی نہ رکھنا - بدینا است و خیلی عدل و انصاف میکند؟ (اردو)

انصاف شیوہ ایست مثل - صاحب انصاف کرنا -

کہ بالائے طاعتت خرنیہ و امثال **انصاف کشیدن** استعمال - صاحب

فارسی ذکر این کرده اند و از صراحت محل استعمال آصفی ذکر این کرده کہ مرادف انصاف شدن

ساکت مؤلف عرض کند کہ این ہمان (انصاف) باشد کہ گذشت - (حافظ شیرازی) کریمہ

بالائے طاعتت است) باشد کہ گذشت و ہمین خلق جہان برین توحیف خوردند؟ بکشند از ہمہ انصاف

راموزون کرده اند و این مرادف آنست (ارغی) ستم داورا؟ (اردو) دیکھو انصاف شدن

دیکھو انصاف بالائے طاعتت - (الف) انصاف گذاردن استعمال -

<p>الفضل (ب) انصاف گذاشتن صاحب آصفی گفته و صاحب انصاف (واسم فاعل ترکیبی) (الف) انصاف ذکر (ب) کرده که (۱) معنی اجازت دادن انصاف است و بخیا با اولی تر است که سپیش کرده اش کرنا صاحب انصاف هونا -</p>	<p>را متعلق به (الف) کنیم به همین معنی و (۲) بصورتی که انصاف را مفعول گیریم معنی انصاف از دست دادن است و ما انصاف شدن (حزین المصفا فی له) گذاروم انصاف که من نالم و گویم بآبادل شدگان یا رجفایشه جفا کرد؛ (ار و و) دالف (ب) (۱) انصاف کا اجازت دینا جیسے بیچھو انصاف اجازت نہیں دیتا کہ میں اسکو بغیر سزا کے چھوڑ دوں؛ (۲) انصاف کو چھوڑ دینا ہا انصافی کرنا -</p>
<p>انصاف ماندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده است که معنی انصاف باقی ماندن است و بودن عدل و معذلت در کسی و چیزی (صائب ۵) امر و ز قدر نکتہ موزون نامده است؛ انصاف قدم و گردون نامده است؛ (ار و و) انصاف ہونا -</p>	<p>جمیے؛ افسوس ہے کہ فرانس میں انصاف نہیں انصاف اجازت نہیں دیتا کہ میں اسکو بغیر سزا کے چھوڑ دوں؛ (۲) انصاف کو چھوڑ دینا ہا انصافی کرنا -</p>
<p>انصاف یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی حاصل کردن انصاف و داد باشد (مجدد مگر شیرازی ۵) انصاف چون نیافت گروہ از در گروہ؛ من بندہ را گزید نظر نشان بد او رمی؛ (ار و و) انصاف و از بین است انصاف گزین معنی انصاف قبول پانا - داد کو پہچنا -</p>	<p>انصاف گزیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که معنی صاحب انصاف بودن است و از بین است انصاف گزین معنی انصاف قبول پانا - داد کو پہچنا -</p>
<p>الطیلون قبول برهان و ہجائگیری در دستور پنجم خاتمہ بذیل لغات عربیہ) باطای حطی و لام و تحتانی بروزن غیر گون ملغت یونانی قوس قمرح را گویند و صاحب سروری این را بزیادت</p>	

سین مہلہ بعد تختانی انطلیسوں نوشتہ و این همان است کہ ماتعریفش بر اغلیسون کردہ ایم (ارو)
دکھو اغلیسون۔

انطونیا بقول برہان بروزن افونیا لغت یونانی است۔ کاسنی شامی را گویند و آن سردتر
باشد و جگر گرم رافع۔ صاحب محیط بر انطونیا۔ حوالہ کاسنی بستانی کردہ فرماید کہ ہند باے بلخی است
و بر کاسنی شامی گوید کہ همان کاسنی بستانی و بر کاسنی نوشتہ کہ اسم فارسی است و در ہندی نیز ہمین
لغت مشہور و بہ عربی ہند با و بفارسی کساج و میونانی سارس و سیرس و انطونیا و برومی اندیقیا و
آن بباتی است معروف۔ بری و بستانی و بقول شیخ کاسنی تر و تازہ سرد در اول و تر در آخر اول و بستانی
ا برد و اربط۔ مفتوح سد و احشا و عروق و مصفی رنگ و خون و موسع مجاری و مسکن حرارت خون و
حدت صفرا و تشنگی است و منافع بیشمار دارد (الخ) (ارو) کاسنی بقول آصفیہ (فارسی) اسم
مؤنث۔ ایک دو اکا نام جسے عربی میں ہند با کہتے ہیں۔

العام بقول بہار نعمت دادن فرماید کہ بصلہ باستعمل مؤلف عرض کند کہ بالکہ لغت عرب
است و بقول منتخب نعمت دادن و نازک کردن و چشم روشن گردانیدن و زیادہ شدن۔ فارسیان
این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی نعمت و عطا استعمال کنند و برے معنی مصدری با مصداق فرس
مرکب سازند کہ در ملحقات آید (الوزی ۵) تا در العام تو بر آفرینش باز شد؛ آزر اپوستہ دریا
نیاز در ہم است؛ (ولہ ۵) العام تو بر اہل ہنر گرچہ بحدیثیت؛ در شکر تو کام ہمہ شان چون
شکر آمد؛ (ارو) العام بقول امیر (عربی) مذکر عطیہ بخشش۔ کسی بات کا صلہ (نہیر ۵) کہ
لئے میں شعر کہوں کون ہے ایسا؛ العام دے جو گو بہر دحت کے برابر؛ (فقہ) جو انھوں نے العام و

مین دیدیا وہ تعین نصیب بھی ہوگا۔

انعام دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر

این کرده کہ معنی نعمت دادن است۔ مؤلف

گوید کہ معاصرین عجم معنی صلہ دادن استعمال می کنند؛ (عربی ۵) ناصیہ رالوح ادب نام کر دہ
و بیشتر بامصد کردن مستعمل (فقہ) برائے ہر کار

انعامی تازہ می دہد؛ (اردو) انعام دینا۔

انعام رفتن استعمال - بمعنی عطا شدن انعام

است چنانکہ انوری گوید (۵) گرچہ از تاثیر گذشت

بدست روزگار ہا ساکنان چرخ را انعام بخشد

؛ (اردو) انعام ملنا۔ انعام دیا جانا عطا ہونا

انعام فرمودن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده کہ بمعنی حکم انعام دادن و انعام دادن و کردن

رسعدی شیرازی ۵ اگر من بنالیدم از درد

خویش ہا وے انعام فرمود در جور خویش

(اردو) انعام کا حکم دینا۔ انعام دینا۔

نعمت عطا کرنا۔

انعام کردن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده کہ بمعنی عطا کردن است (نظام

استرا با دی ۵) وعدہ بوسہ نمودی و لغزنی

لطف ہا در امیب کشودی و نکردی انعام

بوس زین خودش انعام کرد؛ (اردو) عطا کرنا۔

انعام گردانیدن دیہہ استعمال - صاحب

آصفی ذکر انعام گردانیدن کرده و از سند پیش کشدہ

انعام گردانیدن دیہہ بمعنی عطا کردن دیہہ جانہ می

و خصوصیت ندارد و دیہہ جا دارد کہ اراضی و امثال

آن را ہم بجای دیہہ استعمال کنیم (نثر خسرو

۵ دیہہ پرپ سوز را اعمال مہر از استقبال نظیف

انعام گردانیدیم؛ (اردو) موضع کا بطریق

انعام عطا کرنا۔ یعنی اوس کے محاصل کو معطی

کے لئے معاف کر دینا۔

انعام نمودن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کرده بخیاں مامردان انعام گردانیدن

است (برندق سمرقندی ۵) پس بوزالتون

مرامود انعام پد لطف سلطان به بنده بسیار است؛ (ار دو) دکیهو انعام گردانیدن دیبه -

انفاس مسیحا اصطلاح - فارسیان این را بمعنی دم مسیحا و اعجاز مسیح استعمال کنند اگرچه انفاس جمع نفس است ولیکن استعمال بمعنی واحد می شود و کنایه از قم باذن الله است که عیسی علیه السلام بوسیله آن مرده را زنده میکرد (لهواری ۵) شد عبث سعی طبیبان دل بهیار غمت پد شکر شد که بانفاس مسیحا نشکفت؛ (ار دو) دکیهو اعجاز مسیح -

انفاق بقول برهان و جامع و هفت کبر اول و سکون ثانی و فای بالف کشیده و بقاف زده روغن زیتون تازه را گویند و صاحب محیط فرماید که روغن زیتون ناریسیده و برزیت فرماید که غنی است و یونانی الآد و سلیط و در انگلیزی آولیو آئل نامند و آنچه از زیتون بچته بگیرند آنرا زیت عذب نام است و از مطلق زیت مراد همین است و آنچه از خام بستانند زیت انفاق نام دارد گرم در دوم و بایوبست و قبض و گویند سرد و خشک در اول و متوی بدن و منشط حرکت مصطفی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** گوید که انفاق در زبان عرب بقول صراح بمعنی روزیه متعمر کردن و خرج کردن است و جا دارد که فارسیان بمعنی مطلق روزی استعمال کرده باشند و برای روغن زیتون نام نهاده اند که در ولایت هاجرو اعظم اغذیه باشد که بعض روغن زر در استعمال این می شود و بقول فتی الارب انفاق جمع نفقه آمده پس عجیبی نیست که فارسیان الف وصلی در اولش زیاده کرده روغن زیتون را نام نهاده باشند که خبر اعظم غذای اهل ولایت است (ار دو) زیتون کاتیل بزرگ

انفت بقول برهان و جامع و جهانگیری و هفت و ناصری و سراج بروزن رحمت بمعنی نقصان و خسارت و زریان و غبن و در عربی بمعنی تنگ و عار آمده (مختاری ۵) به آینه انفت کرده باشد

از دانش پاکسی که غریبه شناسے تو باشدش مخفی صاحب اند صراحت کند که لغت فارسی است **مؤلف**
 عرض کند که از سند مختاری مصدر -----

الف لغت کردن | یعنی نقصان کردن پیدا است و بفتح اول و دوم و سوم درست معلوم
 می شود - معاصرین عجم بر زبان ندارند - اسم جامد فارسی قدیم باشد و معنی دوم مجاز معنی اول
 (ارو) نقصان - غبن - مذکر - صاحب آصفیه نے غبن پر لکھا ہے (عربی) خرید و فروخت میں
 نقصان دینا - تغلب و تصرف بجا - خورد و برد و بیانت -

(الف) الفخت	(الف) بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) یعنی سرمایہ - محققین مصادر ذکر در
(ب) الفختن	نکرده اند ولیکن وجود ماضیش کہ بر (الف) گذشت تصدیق وجود مصدر
(ج) الفخذ	می کند و (ج) بقول ضمیمہ برہان مرادف (الف) یعنی سرمایہ و (د) یعنی اند
(د) الفخذین	و حاصل کردن مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر

(ب) باشد یعنی سرمایہ و (۲) ماضی (ب) ہم و (ب) وضع شد تکریب (الف) با علامت مصدر
 تن و با اجتماع دو تاء فوقانی یکی از آن حذف شدہ الفختن شد و (ج) بدل و مرادف (الف)
 کہ تاء فوقانی با دال مملکہ بدل شود همچون توت و آوود (۲) ماضی مطلق مضارع (د) ہم و (د) مصدر (ج)
 باشد یعنی فارسیان از الفخذ دال مملکہ آخر را حذف کرده بنیاد یاے معروف و علامت مصدر
 و تن - مصدر جعلی وضع کردند - محققین مصادر یعنی صاحبان بحر و موارد و نوادر (ب) و (د) هر دو
 را ترک کرده اند - آنچه بنیال نامیر بدانست کہ مصادر (الفختن بہ لام دوم و الفختن - بنون دوم)
 از عدم تحقیق صاحبان تحقیق اشتباہ ہے پیدا کرده و بعض محققین بہ غلطی کتابت نون دوم را لام

خیال کروند و بعض بالعکس آن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بدین وجہ کہ ماہر و دراور ذخیرہ تحقیقات شان یافتیم باخذش را بیان کردیم۔ معاصرین عجم ہر دور را بر زبان ندارند و استعمال متاخرین و متقدمین در معرض شبہی است کہ ذکرش بالا مذکور شد (ار دو) (الف) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا (ب) جمع کرنا (ج) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا۔ جمع کرے۔ (د) جمع کرنا۔

الفست | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و سراج و رشیدی و جامع بروزن بدست پردہ و تیندہ عنکبوت را گویند (شمس فخری ۵) شہنشاہی کہ خبط شمس گردون ہا بود بر طاق ایوان وی الفست ہا صاحب اند صراحت فرمود کہ لغت فارسی است۔ (ار دو) جالا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ وہ سفید اور کاغذ سی جھلی جو مکڑی اپنے لعاب دہن سے بناتی یا وہ چند تار جو عنکبوت بنتی ہے (ذوق ۵) مہین کہان جو تاب رخ سیمین مین ہے ہا جالا عنکبوت کا سقف کہن مین ہے ہا

الفست بر تنیدن | استعمال یعنی قائم عنکبوت بلاش بر دل من کو گرد بر گرد و تنید الفست گردن عنکبوت پردہ و تیندہ را (خرو ۵) ہا (ار دو) مکڑی کا جالا بنانا۔

الفعال | بقول بہار شرمندہ شدن و اثر پذیرفتن از چیزی و فرماید کہ بالفاظ برون و وادان و داشتن و کشیدن متعل۔ مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عربست۔ صاحب منتخب ہم نوکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بخت و شرمساری و شرم استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصداق فرس مرکب سازند کہ در مطقات می آید (ظہوری ۵) چون ظہوری در گذار افعال ناکی ہا چون نباشم نیکنامی چون تو بدنام من است ہا (ظہوری ۵) گوش ما از

الفعال این سخن پ بازخو ایہا لسانی تعال پ (اردو) (الفعال - بقول امیر - عربی) مذکر شیرینہ
ندامت (سحر) نگاہ تیر ہے ڈریے تمہارے دیدے سے پ شہید کر کے مجھے الفعال بھی ہوا

الفعال آمدن استعمال - صاحب آصفی شیرازی (۵) کہ نام قدمصری برد آج پ کہ شیرینان

ذکر این کردہ کہ معنی شرم آمدن و منفعل شدن مذاد الفاعل پ (اردو) شرمندہ کرنا - منفعل کرنا

باشد (خرین اصفہانی ۵) شب زلف تودر الفعال داشتن استعمال - صاحب آصفی

خیال آمد پ از بخت خود الفاعل آمد پ (اردو) ذکر این کردہ کہ معنی منفعل بودن و شرمساری داشتن

شرم آنا - شرمندہ ہونا - منفعل ہونا - است (میلی ہروی ۵) بزرگیم آستین از شرم

الفعال برون استعمال - صاحب آصفی گریان همچو شمع پ بسکہ دارم الفعال از

ذکر این کردہ کہ معنی منفعل شدن باشد (سلطان) می گساری ہاے خویش پ (اردو) منفعل

ساوجبی (۵) می شود از روی تو ماہ فلک منفعل ہونا - شرمندہ ہونا -

می برد از راے تو شاہ فلک الفعال پ (اردو) الفعال کشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ

منفعل ہونا - شرمندہ ہونا - کہ معنی منفعل شدن است (باقر کاشی ۵) باقر

الفعال وادون استعمال - صاحب آصفی رسید و یار تغافل کنان گذشت پ شرمندہ ہونا

ذکر این کردہ کہ معنی منفعل کردن است (حافظ) کہ کشید الفعال ہا پ (اردو) منفعل ہونا -

(الف) الفقدن صاحب درسی و پہلوی (الف) را بمعنی اندوختن و حاصل کردن آورد

(ب) الفقدہ از نا ضرر و سند دہد (۵) تو بی تمیز بر الفقدن ثواب مرا پ اگر بدانی

مزدور را یگان شد پ و بر (ب) فرماید کہ مرادف اندوختہ باشد و از کلام شمس فخری استناد کند

(۵) ابواسحاق شاہی کہ جنابش پے سلاطین سلطنت الفقہ باشند پے دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر
 این نکرد۔ مؤلف عرض کند کہ جادارد کہ (الف) را مرکب از انفقہ و علامت مصدر ردن گیریم
 و انفقہ مبتدال انفقہ باشد کہ بہ خائے مجہد یعنی سرمایہ گذشت۔ خائے مجہد بہ قاف بدل شود همچون چاق
 و حقا ق و (ب) اسم مفعول سپن مصدر و از انفقہ دن یک وال مہملہ حذف شدہ انفقہ شد لیکن
 سند (الف) را محققین فرس بر انفقہ دن نقل کردہ اند کہ بالام دوم و غین مجہد چارم گذشت و جادارد
 کہ سپن فتم تحریف و متصرف در سند (ب) ہم شدہ باشد کہ لام دوم را کاتبین بنون بدل کردند و ج
 غین مجہد قاف نوشتند و اللہ اعلم۔ باقی حال این مصدریست کہ حالاً بر زبان معاصرین عجم استعمالش
 متروک است و صراحت ماخذ این بر انفقہ مذکور شد (اردو) (الف) جمع کرنا (ب) جمع کیا ہوا اللہ
 القہر دیا بقول برہان و ہفت بفتح اول و قاف و سکون ثانی و را و دال بے نقطہ و تحتانی بالف کشیدہ
 لغتی است۔ رومی و بقول بعض یونانی و معنی آن مانند دل و آن چیز نیست کہ آنرا بلا در گویند و بہترین و
 آنست کہ فریہ و سیاہ باشد و چون بگنجد پر شیرہ بود گرم و خشک است در چہارم۔ قوت حافظہ دہد و
 ذہن را تیز کند و در عربی ثمرۃ البلاء در خوانند و بہندی بلاوہ۔ صاحب محیط بر بلا در فرماید کہ لغت
 فارسی است و ما خود از بھلا نوہ ہندی و گویند معرب بھلاوہ ہندی و یونانی یا رومی القہر دیا
 و آن ثمر شجریست کہ در بلا دہند و چین یافتہ می شود۔ عمل آن گرم و خشک در چہارم و پوست آن در
 سوم و مغز آن گرم در سوم و خشک در اول و غسل آن مفرح و نورم۔ سخن و محل و لطف و مفرح
 جلد و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بھلاوان بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم نکر
 ۔ ایک پھل کا نام ہے جو اکثر دوا میں پڑتا ہے۔ بلا در۔

القطعاع | بقول بہار بریدہ شدن۔ مؤلف عرض کند کہ مکبر اول وسوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قطع کنند و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در لطیحات می آید (اردو) قطع۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیوت۔

القطعاع پذیرفتن استعمال۔ صاحب	القطعاع داشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی قطع شدن است (نثر خسرو) در علم لفظ متصرفش بخیریت کہ اگر در عرب رو و ذراع کوفیان و بصریان پیش او لفظ پذیرد (اردو) قطع ہونا۔	ذکر این کرده کہ بمعنی منقطع شدن است (اسیری لاجبی ۵) گرشدی عاشق و لاطع نظر کن از بدو کو (غیبی محرم بہ عشقش گزندی انقطاع) (اردو) جدا ہونا۔ ٹوٹ جانا۔ منقطع ہونا۔

الغلاب | بقول بہار بمعنی واژگون شدن۔ فرماید کہ بالفاظ افتادن و گرفتن بمعنی منقلب شدن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ مکبر اول وسوم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی واگردیدن فارسیان این را بمعنی واژگونی و تغیر و تبدیل استعمال کنند و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند کہ در لطیحات می آید (صائب ۵) زخون شکفته شود چون شراب شیشہ ماہ شکستہ دل نشود ز انقلب شیشہ ماہ (ولہ ۵) عالمی بے انقلابی ہست اگر زیر فلک پیش از باب نظر دار الامان حیرت است (اردو) انقلاب بقول امیر (عربی) مذکر۔ تغیر و تبدیل۔ الٹ پلٹ۔ نیز گ زمانہ (ہلالی ۵) انقلاب الفت میں یہ کیسا ہے اے گردون دون (دوست ہم جس کے ہوے وہ صاف دشمن ہو گیا) (رشدک ۵) طرح طرح کے دکھاتے ہو عالم

رخ و زلف پڑھما سے گھر شب و روز انقلاب رہتا ہے پڑ

انقلاب افتادون استعمال - صاحب

پیدا کرنا - برہمی پیدا کرنا - تہ و بالا کرنا -

آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفرقہ افتادون وزیر و وزیر و

برہم شدن است (ظہوری ۵) انگینت شون ذکر این کردہ کہ بمعنی تہ و بالائی بودن و واقع شدن

لشکر از دست فتح ایدل پڑ کو زود تحویل افتادہ انقلاب

پڑ (اردو) انقلاب واقع ہونا -

انقلاب انداختن استعمال - صاحب

انقلاب بود پڑ (اردو) تہ و بالائی ہونا -

آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہم وزیر و وزیر کردن

و تفرقہ انداختن است (طبعی قزوینی ۵) غارتگر

بملک دلم تاد آمدی پڑ انداختی مکشور جان انقلاب

پڑ (اردو) تفرقہ ڈالنا - انقلاب پیدا کرنا -

انقلاب انگیختن استعمال - صاحب

یا قوت شد تہی پڑ این انقلاب رفت و بدریا و

آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہمی قائم کردن و برہم

کردن و تہ و بالا کردن و تفرقہ پیدا کردن است - منتقل ہونا -

(نشر طغرائے شہدی) گل کاری تہ سبکہ انقلاب

انقلاب قتادون استعمال - بہان انقلاب

در مزاج خویش انگینت - خون و سفرائے زرد

آب معصومین کی گیارہ گینت پڑ (اردو) انقلاب

این بر انقلاب افتادون آورده و ہا نقلش بر انقلاب

<p>کرده ایم (ظہوری ع) قدر و جهان شکیب انقلاب (اردو) دیکھو انقلاب افتادن۔ انقلاب گرفتن از کسی استعمال۔</p>	<p>ہستی انقلاب از من گرفت پڑ (اردو) انقلاب حاصل کرنا کسی شخص سے۔ انقلاب نہادوں استعمال بمعنی انقلاب و تبدیلی</p>
<p>صاحب آصفی ذکر انقلاب گرفتن کردہ و از سندش انقلاب حاصل کردن از کسی و انقلاب پذیرفتن از کسی پیدا است (صائب ع) شور سن آورد صائب آسمانہا را بوجد پڑ بھر لنگر دار</p>	<p>پیدا کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (بدر چاچے) شرکت حلم تو خوف کس نشان نہد پڑ و شیک غم تو در قطب انقلاب نہد (اردو) انقلاب پیدا کرنا پڑ</p>
<p>القنیا بقول برہان و ہفت دانند کبر اول وقاف و سکون ثانی و لام و تحتانی بالف کشید بلغت اہل مغرب دوائی است کہ اور بالفارسی شہنکار گویند و عبری شجرۃ الدّم خوانند و آن نوعی از سرخ مرواست۔ برگ آن سرخ و سیاہی مائل می باشد۔ پاسبہ بزکوبی برخنا زیر نہند نافع بود۔ بعضی گویند کہ لغت رومی است و ما صراحت کامل این برانجی و انجوسا کردہ ایم (اردو) دیکھو انجوسا۔</p>	<p>القون بقول برہان و ہفت باقاف بروزن میمون بلغت یونانی کل کنندہ را گوشتان نوعی از کھاۃ باشد و آن را بجستہ فرہبی حلو کردہ خورد و عبری ورد المنتن خوانند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ فرماید کہ اسم ورد منتن و دریاس باشد و بردریاس گوید کہ معرب از دروس فارسی و یونانی القون نوعی از ورد منتن گرم و خشک در سوم۔ مرکب القوی از جزو ناری وارضی۔ گیلانی نوشتہ کہ این نبات بجلکہ اجزائے خود مرکب از حرارت و برودت و تازہ آن مسکوقی و محتل بلغم و سودا و منافع بسیار دارد (الح) (اردو) صاحب محیط نے ورد منتن پر فرمایا ہے کہ اسکو ہندی میں</p>

بجائش اور سد گلاب کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے سد گلاب پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے بھولا رہتا ہے۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہے کہتے ہیں کہ یہ گلاب چین سے آیا۔
انکار | بقول بہار لکسر باورنداشتن و فرمایکہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل۔ مؤلف عن
 کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول فتحب یعنی نہ شناختن و ناپسندید و داشتن ہم۔ فارسیان این
 بمعنی ضد اقرار استعمال کنند و برائے معنی مصدری با سہما در فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید
 (ظہوری ص ۵۵) بیج حسنی رد مکن نقد قبولت در کف است؛ صد زیان بہتر ز یک انکار۔ اقراری
 بخر؛ (ولہ ص ۵۵) قبولم ہست او بہرچہ باشم؛ باہر انکار اقراری در آرم؛ (اردو) انکار
 بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جان صاحب ص ۵) تم جھوٹ کے پتلے ہوتے ہیں سمجھ
 سے ہے کیا کام؛ انکار سے بدترین سب اقراء تمھارے؛

انکار آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکرین؛ کا بجا کہ ارادت بود انکار نباشد؛ (اردو)
 کہ بوقوع آمدن انکار باشد (کتابتی نیا پوری ص ۵) انکار ہونا۔
 از کتابتی نیاید انکار روی نیکو؛ مومن کجا تو اند منکر **انکار توانستن** | استعمال۔ یعنی منکر شدن
 شدن تقاربا؛ (اردو) انکار واقع ہونا۔ توانستن و انکار کردن توانستن کہ لفظ انکار و
 (۱) **انکار باشیدن** | استعمال صاحب آصفی ذکر (۲) مصدر مرکب بمعنی مصدر راست (خرین آصفیانی)
 (۲) **انکار بودن** | کردہ و از نداشتن (۵) گریبان پارہ می آیم کہ بکویت ہر سحر ترسم
 پیدامی شود بمعنی بودن انکار و ماندن انکار است کہ مستم محتجب پذیرد و انکار نتوانم؛ (اردو)
 شیرازی ص ۵) گردست بشمشیر بری عشق ہانت انکار کر سکنا۔

<p>انکار و اشتقاق استعمال - بمعنی منکر بودن</p>	<p>راجائز داشتن است (سعدی شیرازی ۵)</p>
<p>صاحب آصفی ذکر این کرده (طالب آملی ۵)</p>	<p>وگر مگوے که من ترک عشق خواهم گفت ؟ که</p>
<p>یکی عارف ناز پرورده مشرب ؟ که از قید هر بند</p>	<p>قاضی از پس اقرار نشود انکار ؟ (اردو)</p>
<p>انکار دارم ؟ (اردو) انکار رکھنا - منکر ہونا -</p>	<p>انکار کو جائز رکھنا - انکار کی سماعت کرنا -</p>
<p>انکار رسیدن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>انکار کردن استعمال بمعنی منکر شدن است -</p>
<p>ذکر این کرده که بمعنی حق انکار بودن و جائز بودن</p>	<p>صاحب آصفی ذکر این کرده (صائب ۵) شرمندہ ہستی</p>
<p>انکار باشد (حافظ شیرازی ۵) بحسن خلق</p>	<p>کہ بدین دشتگاہ حسن ؟ دل می بری ز مردم و انکار</p>
<p>و وفا کس بیار ما نرسد ؟ ترا درین سخن انکار</p>	<p>می کنی ؟ (اردو) انکار کرنا - مکر جانا -</p>
<p>کار ما نرسد ؟ (اردو) انکار کا حق ہونا - انکار جائز ہونا</p>	<p>انکار نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده</p>
<p>انکار شنیدن استعمال - صاحب آصفی</p>	<p>کہ بمعنی انکار کردن است (نثر خسرو) اگر انکار نمود</p>
<p>ذکر این کرده کہ بمعنی سماعت انکار کردن و انکار</p>	<p>ہاں مصرع انکار کا رتش تمام کند (اردو) انکار کرنا یا منکر ہونا</p>
<p>انگ بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول و سکون فون و کاف فارسی (۱) مہر آب را گویند کہ گورہ</p>	<p>از سفال سازند و چہتہ مرور کردن آب بہم وصل کنند و (۲) نام ولایت در ہندوستان صاحب</p>
<p>ناصری بیکہر و معنی نسبت معنی اول گوید کہ این را انگت و منگت ہم گویند خان آرزو در سراج بزرگ</p>	<p>معنی اول نسبت دوم فرماید کہ ظاہر انگ را کہ بتلے ہندی است انگ خوانندہ اند و آن جانی است</p>
<p>کہ برب وریے سندہ در را مکابل واقع و در چراغ فرماید کہ (۳) بفتح اول و سکون فون و کاف</p>	<p>فارسی نشانی کہ بزاہن در پارچہ ہا کنند بربے حسابی کہ پیش ایشان مقرر باشد (تاثیر ۵) از سخن</p>

تأثیر باز از نقطه هاء انتخاب پابسته هاء خوش قاشی پیرانگ آورده است و فرماید که قافیه نغزل رنگ
و خنگ است و بخاطر می رسد که این همان انگ است که در هندی بجاف تازی است بمعنی رقوم غلظت
و ترازان هند موافق قرار داد خود یک چیزی مقرر نمایند و موافق آن حساب کنند و آن گاهی نقاط باشد
و چون قافیه صرف تازی با فارسی صحیح است چنانچه شک و سگ شاعر مذکور در ذیل قوافی کاف فارسی
آورده پس مغرس باشد و ظاهر توافق لسانین نباشد چه اگر در کلام قدما بدین معنی مطلقاً بنظر نیامده (نمی)
و هم او بذیل همین لغت شش صور اشتراک لغات در فارسی و هندی آورده و باینش را در اینجا بجای محل
و انیم زیرا که در تحقیق ناخذ هر یک لغت خوش صراحتی می کنیم پس انحصار این شش صور بذیل یک لغت
افاده نذاریم. چهار بمعنی سوم قانع گوید که ظاهر همان انگ است که بالمد و کاف تانی باشد مؤلف
عرض کند که (۱) اسم جامد فارسی زبان است و صاحب اند صراحت کرده و نسبت (۲) را که
خان آرزو درست است که انگ را که بتاء هندی بود و فارسیان انگ بتای عربی و کاف فارسی
نوشته باشند و غلطی کتابت بخذف یک نقطه صورت انگ گرفت. نسبت (۳) عرض می شود که
انگ به ممد و وه و انگ بمقصوره هر دو کاف عربی لغت سنسکرت است بقول صاحب ساطع
بفتح اول و سکون فن و کاف نشان و شکل و عدد و حرفی از حروف تهجی و نشانی که بر اقمشه کنند تا بهای
آن معلوم شود و جسم و تن و معانقه را نیز گویند پس جادارد که فارسیان کاف عربی را بفارسی بدل
کردند همچون کند و گند پس بمعنی سوم مغرس است و جادارد که فارسیان (۱) را از لغت سنسکرت
نقل ساخته باشند که فی میان خالی را نام است و در هندی آنرا نیز نقل و تلوا گویند که کوزه گر
از سفال سازند باغراض ساختن راه آب نهر پس لام بجاف بدل شد همچون الماک و الکماک و

کاف عربی بفارسی همچون کند و کند و الف وصلی و راولش آوردند و الله اعلم بحقیقۃ الحال و درم بمعنی
 حلیت کہ صاحب رشیدی بر انگندان صراحت این کرده کہ می آید و این اسم جامد فارسی زبان
 باشد (ار و و) (۱) نل بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر میثی کا خالی ملو اجویانی کے واسطے موری
 کی بجائے لکایا جاتا ہے۔ موٹی نئی (۲) اکٹ ایک مقام کا نام ہے جس کا دریا۔ دریائے اکٹ سے
 مشہور ہے (۳) اکٹ طرف لغرہ کمان جاے ہے دریائے اکٹ کا اک طرف دیکھئے
 تو پل پہ ہے آلی خلیل (۴) اکٹ بقول امیر (ہندی) مونٹ۔ وہ علامت یا ہندسہ جو کپڑے
 کے نقصان وغیرہ پر کڑھا ہوتا ہے یا بیچنے والے کسی رنگ سے ڈال دیتے ہیں (۵) دیکھو اکثر د۔

الف) انگار	بر چہار لغت متحقق کجاف فارسی است۔ (الف) بقول برہان بروزن
ب) انگارون	زنگار (۱) بمعنی تصویر و پندار باشد و (۲) تصور کنندہ را نیز گویند و (۳)
ج) انگاروہ	امر باین معنی ہم ہست و (۴) بمعنی انگارہ نیز آئدہ۔ صاحب جامع
د) انگارش	معنی اول وسوم و چارم کردہ (سیر خسرو) نصیحت کردن مردان

بنامردان چنان ماند پد کہ بر آب روان صورت نگار و مردم انگاری پد و (ب) بقول برہان بمعنی
 (۱) پنداشتن و تصور کردن و گمان بردن صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع
 این انگار و خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بمعنی نقش کردن و تصویر نمودن ہم و گوید کہ تحقیق
 مؤلف آست کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن چو کہ گمان بردن نیز نقش کردن است
 بخاطر و نگار کردن مخفف آن۔ صاحب موار د بذکر معنی اول نسبت معنی دوم نقش بستن و تصور کردن
 گفتہ و فرماید کہ (الف) و (د) حاصل بالمصدر انیت و بقول صاحب نوادر نقش بستن و

تصویر کردن و پنداشتن و گمان بردن یعنی متفق است با خان آرزو و صاحبان جهانگیری و جامع و
 سروری را با صاحب بحر اتفاق و رج (بقول برهان و ناصری یعنی افسانه و سرگذشت و (د) بقول
 مرادف (ج) (حکیم سنائی سه) خواست از پیش درم بگذرد و از نجبری چون چنان دید شد عزم
 دل من زیر و زبرینا باگ برداشتم از غایت نومیدی عشق پگنتم ای عشوه فرو شده انگار ده خنجر
 (مسعود سعدی) رور و که همه عشوه و انگار ده و صاحب جامع نسبت (ج) و (د) فراموش
 که به معنی سرگذشت و شهرت مؤلف عرض کند که (الف) اسم جامد و اسم مصدر است که (ب) وضع
 شد از همین و امر حاضر (ب) هم - و از هر دو معانی (ب) معنی اول اصل باشد که موافق با خدایت
 و معنی دوم را اگر سندی بدست آید تو انیم عرض کرد که مجاز معنی اول است و بدون وجود سند محمل
 نظر باشد که با ما خدایت هیچ تعلق ندارد و معلوم می شود که محققین غور نفرموده اند و تصور را تصویر خیال
 کرده اند و (ج) اسم مفعول (ب) باشد و برای معنی افسانه و سرگذشت هم طالب سند استعمال
 باشیم که معنی حقیقی این تصور کرده شد و پنداشته یا نقش کرده شده و (د) حاصل بالمصدر (ب) معنی
 لغتی این گمان بری و تصور سازی یا نقاشی و مصوری و من وجه جاد دارد که معنی تصور و پندار هم
 گیریم که این معنی ازین پیدا می شود ولیکن برای معنی افسانه و سرگذشت شتاق سند استعمال باشیم و
 سندی که از کلام حکیم سنائی و مسعود سعدی بالا گذشت مفید او عانیت اگر سند استعمال بدست آید تو
 قیاس کرد که بدین معنی مبتدا نگاره باشد که فارسیان بای هوز را به شین محجه بدل کنند و ذکر این
 بر انگاره می آید - آنچه صاحب موارد (الف) حاصل بالمصدر (ب) گفته زاکت خیالش امتیاز
 اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچه صاحب برهان (الف) را به معنی دوم آورده تسامح است

که فاده اسم فاعل ترکیبی از مجرد اسمی پیدانی شود و سهل انگار است و همین سهل انگار را اند دعوی
خود قرار می دهد و نمی داند که لفظ انگار تا آنکه با کلمه سهل مرکب نشد فاده معنی فاعلی نکرد - تا قتل -
(ار و و) (الف) (۱) تصور - بقول آصفیه (عربی) اسم مذکر - کسی شمی کی صورت دل مین باند هیا -
تا قتل - غور - و هیان - خیال - (۲) تصور کرنے والا (۳) تصور کر (۴) و بگو انگاره (ب) (۱)
سمجنا - تصور کرنا - گمان کرنا - خیال کرنا (۲) نقش کرنا - تصویر امارنا (ج) سرگذشت - موت
هماری را اے کے موافق تصور کیا ہوا - سمجھا ہوا - خیال کیا ہوا - نقش کیا ہوا (د) سرگذشت -
موت - ہماری را اے کے مطابق - تصور - خیال - مذکر - نقاشی - مصوری - موت -

<p>انگارہ بقول برهان و جامع بر وزن ہوا (۱) یعنی ہر چیز نام تمام باشد - صاحب جہانگیری بر معروف قانع - خان آرزو و سراج فرماید کہ نقش نام تمام خواہ نقش سایہ دار باشد یا بی سایہ چنانکہ تصویر - بخیال یا مقصودش خبر این نہ باشد کہ نقش نام تمام تصویر قلمی بود یا ثبت - صاحب زہما بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار نقش نام تمام را گفته و حالا بر زبان معاصرین مستعمل است ہوا برای این معنی از نصیرای بدخانی سندی آورده (۲) در انجمن عشق اویسی لقب ماست</p>	<p>نزدہ پچکس انگارہ مارا اذہ مؤلف عرض کند کہ تخصیص این بانقش و تصویر یا ثبت ہم و نیست و تمیمی کہ در قول محققین اول الذکر گذشت همان درست باشد چنانکہ حکیم زلالی گفته (۳) چو این صندوق شد انگارہ علاج بہ قسم تفل شکر خندہ تاراج نہ بہ تحقیق ما این محقق باشد از انگارہ کہ اسم مفعول انگارون گذشت یا ہای نسبت بر انگار زیادہ کردہ انگارہ ساختند و اقل الذکر تو است کہ انگارون یعنی نقش کردن ہم آمدہ پس معنی لفظی این نقش کردہ شدہ و انجہ ہر چیز نام تمام</p>
--	---

انگار گفته اند مجاز است (ارو) دکن میں انگارہ فسانہ و سرگذشت و آنچه انگارش را به همین معنی
 اُس نقش یا اور کسی کام کہ کہتے ہیں جو صفائی اور آروہ اندک گذشت مبدل این باشد چنانکہ پا
 نوک پلک میں کتل نہ ہوا ہو۔ موٹا کام۔ ابتدائی کام۔ ریا شک کردند حاصل انیت کہ معنی این مجرد
 اور اصطلاح معماران میں وہ گج جو دیوار پر تھوپا فسانہ باشد و سرگذشت مجاز آن و صراحت
 دی گئی ہو اور صاف نہ کی گئی ہو۔

(۲) انگارہ - بقول برہان و ناصری و جهانگیر انگارہ کردن کمی آید پیدا کرده اند (ارو)
 و جامع ورشیدی و سراج و (وری و پہلوی) معنی سرگذشت - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
 فسانہ و سرگذشت کہ مرادف انگارش باشد کہ گذشت ذکر حال - احوال - حکایت - داستان - روایت
 صاحبان برہان و ناصری صراحت کنند کہ یاد تفتہ - کہانی - سوانح عمری -

گذشتہ کارون و از سر گرفتن سرگذشت و فسانہ (۳) انگارہ - بقول برہان و ناصری و سراج
 بطریق کنایہ چنانکہ اگر کسی بسیار و مکر را گذشتہ بگوید پس پس خرنده از شرم و حیا را نیز گفته اند - صاحب جامع
 گویند کہ انگارہ می کنند معنی باز از سر می گیرند - صاحب ضروری بحوالہ شرفاسہ ذکر این معنی کرده از شمس
 غزنی سند دہ (۵) ہر کجا مجموعی بود ز شہان ہنر شد و بدست نیامد و معاصرین عجم بدین معنی بزبان
 از وی کنند انگارہ و مؤلف گوید کہ ہاں نسبت ندارد و اگر سندی پیش شود خیال کنیم کہ اسم جادہ
 بر لغت انگارہ زیادہ کردہ بدین معنی استعمال کردہ باشد ما خود از بہان انگارہ کہ معنی تصور و خیال گذشت
 و معنی حقیقی این منسوب بہ تصور و خیال و کنایہ از معنی منسوب بہ تصور و خیال شرم یعنی شرمندہ لارڈ

شرمندہ۔ یعنی وہ شخص جو شرم و حیا سے چپا چپا ہے قاعد نے رقابت کا خطر ٹھہرا دین اپنے

(۴) انگارہ۔ بقول برہان معنی دفتر حساب ہم نامہ اعمال کا خود نامہ برٹھہرا پڑا

آمدہ صاحبان سران و نامری و (دوری و پہلوی) (۵) انگارہ۔ بقول صاحب سخندان و فارسی

و چہا گیری بدون واد عطف و دفتر حساب گویند۔ زبان پارہ آتش را گویند و فرماید کہ انگار لغت سنکرت

صاحبان نامری و برہان ہمین را نامہ اعمال ہم است بہ ہمین معنی مؤلف گوید کہ محققین فرس ازین

گفتہ اند و از کلام استاد بیسی سند گرفته و صاحب چہا گیری معنی ساکت و معاصرین عجم دست بردہاں کنند۔

برای معنی بیان کردہ خود ہم از ہمین سند استناد کردہ نمیدانیم کہ صاحب سخندان پارس استعمال این

(۶) زن پیش کہ پیش آمدیت آن روز پر از ہو از کجا پیدا کرد۔ معلوم مشیو کہ ہامی نسبت اوراد

نشین و تن اندر وہ و انگارہ بہ پیش آردہ صاحبان سماع انداخت و در سنکرت این لفظ بہ ہمین معنی

جامع و سروری ہم ذکر ہر دو معنی بالا بطور مرادف کردہ اند بالف آخر است یعنی انگارا (ارو و) انگارا۔ بقول

و صاحب رشیدی بر جریدہ حساب قانع مؤلف عرض کنند ساطع۔ زبان سنکرت میں انگر۔ جبرہ۔ اور بقول

کاخذ انہم ہان انگار کہ معنی تصور و خیال گذشت و زیادت ہا سیر مذکر۔ پارہ آتش۔ آگ کا دہکتا ہوا بڑا ٹکڑا

نسبت بمعنی منسوب بہ تصور و خیال و کنایہ از نامہ اعمال کہ ہم (بحرہ) میں نے کہی جو داغ جگر کا کیا ہے و کث

تصور و خیال عامل است محققین اول الذکر در تعریف انگارا کہہ دیا ہے کسی نے زبان پر پڑا

نامہ اعمال دفتر حساب را آورده اند و گیریم (ارو و) انگارہ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

نامہ اعمال۔ بقول آصفیہ (اسم مذکر) اعمال نامہ چا این کردہ کہ معنی آمدن بحالت ناصاف کہ بدون

چلن کا جبرٹر خطہ گذشت (نسیم ۵) کمر باندھا اصلاح و درستی باشد و این متعلق است بہ معنی

اول

لفظ انگارہ (صائب ۵) آمدی انگارہ انگارہ توپ یعنی غیر مکمل۔	
رقعی از جہان پ باد و صد سواہان نکردی خویش را انگارہ رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	
ہمو ا حیف پ (اردو) ناصاف آنا۔ بغیر اصلاح کے	
انما۔ ناقص حالت میں آنا۔	
انگارہ بودن استعمال۔ یعنی ناصاف و بدون	
اصلاح سجاوٹ ابتدائی بودن است (ظہوری) ناصاف غیر اصلاح حالت میں جانا۔	
ب (بصد امید دل انگارہ بود غم خانہ پ باندہ آہ انگارہ رنجین استعمال۔ صاحب آصفی	
فغان نا تمام حیف چہ حیف پ (اردو) ابتدائی حالت	
میں رہنا۔ نا تمام رہنا۔ بدون اصلاح رہنا۔	
انگارہ توپ استعمال۔ مرکب اضافی۔	
معاصرین عجم استعمال این کردہ اند و صاحب ہما	
بحوالہ سفر نامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ	
و صاحب بول چال ہم آورده کہ معنی حالت ابتدائی	
و نا تمام توپ است کہ ناصاف و نامکمل باشد۔ و تیار کرنا۔ خاکہ بنانا۔ ڈھانچہ قائم کرنا۔	
این متعلق است بہ معنی اول انگارہ (اردو) بقول انگارہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی	
صاحب رہنا و بول چال توپ کا ڈھانچہ یعنی	
ابتدائی حالت جو بعد ڈھانچے کے ہو۔ ناصاف	

<p>که بعد نختن در قالب پیدایمی شود متعلق است به معنی اول انگاره (کلیم همدانی) عمر آخر شد و انگاره آدم نشدیم نه گرچه زیست قضایا این همه سومان مارا به (اردو) دُبالا جانا خاکا انگاره کرده استعمال به معنی افسانه و</p>	<p>ذکر این کرده اند (مولوی معنوی) زشت باید دید و انگارید خوب نیز هر باید خورد و قند به مؤلف گوید که این مصدر وضع شد از اسم جامد و اسم مصدر انگار نیاید و یای معروف و علامت مصدر رون بقاعده مصا جعی و باصول ما مصدر اصلی است که وضع</p>
<p>سرگذشت بیان کردن است و این متعلق است به معنی دوم انگاره و سند این بر معنی دو انگاره از کلام شمس فخری گذشت که صاحب سروری ذکرش کرده (اردو) سرگذشت بیان کرنا-</p>	<p>شد از اسم جامد فارسی زبان بعضی بر آنند که انگارون که گذشت مخفف همین است و ما برخلاف ایشانیم و حقیقت وضع انگارون بجایش ذکر کرده ایم- بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این</p>
<p>بقول صاحب بحر مرادف انگارون که گذشت - صاحبان برهان و موارد و نوادر و ناصری و سراج و جامع هم</p>	<p>انگاریدین انگار و بقرول صاحب موارد حاصل بالمصدر این انگارش (اردو) و یکپوز انگارون-</p>
<p>استحقاق به کاف فارسی است بقول برهان بازاری هنوز بزبون پرواز افزار پیشیه و ران را گویند و عبری ادوات خوانند که جمع آن ادوات است - صاحبان سروری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی) گرم در آگرم که آن گرم کار به صنعت نودار و انگاز نو به (وله) او کند انداخت مارا او کشید نه مابست صانع انگاز آید نه</p>	<p>انگار استحقاق به کاف فارسی است بقول برهان بازاری هنوز بزبون پرواز افزار پیشیه و ران را گویند و عبری ادوات خوانند که جمع آن ادوات است - صاحبان سروری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی) گرم در آگرم که آن گرم کار به صنعت نودار و انگاز نو به (وله) او کند انداخت مارا او کشید نه مابست صانع انگاز آید نه</p>

صاحب اند صراحت فرموده که این لغت فارسی است - اسم جاد باشد (اردو) پیشه و
آله - اوزار - مذکر -

انگاشتن | بقول بحر مرادف انگاردن - کامل التصریف مضارع این انگارده صاحب
برهان و جهانگیری و موارد و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند و صاحب سروری ذکر
ماضی این کرده (شیخ سعدی) من آنگاه انگاشتم و شمنش بکه خسرو فرو تر نشاند از ش
مؤلف عرض کند که این مبدل انگاردن است که فارسیان را می همل را به شین معجمه
بدل کنند و این عمل از بعض مصادر دیگر هم پیدا است همچون آفاردن و آفاشتن و انبارد
و انباشتن که گذشت و در امر کار از اصل گرفته اند و تبدیل دران راه نیافت و بحال خود است
صاحب از اخذ الاغلاط صراحت کند که آنرا که این را بحاف تازی گیرند از صحت و درست
(اردو) و یکجه و انگاردن -

انگام | بقول برهان و هفت و ناصری و سروری و سراج بر وزن و معنی بهنگام است
صاحب جامع صراحت کاف فارسی کرده و سکوت و دیگر اهل تحقیق ناقابل لحاظ که اصل
این بهنگام است و این مبدلش که فارسیان الف را به های هوز بدل کنند همچون بیون - و
هپیون (مطلق المعانی و تعریف دندان) همه ثابت قدم انگام کوشش به همه و
وقت راحت لذت افزای (کمال اسمعیل) چه انگام سرسبزی تست و شهری به سیه
گشته زین ماتم ناگهانی به صاحب برهان به بهنگام صراحت کند که (۱) مبنی وقت و زبان و گنگ
باشد و (۲) معنی موسم و فصل و (۳) به معنی بهنگامه که معرکه و مجمع و انجمن باشد مؤلف عرض کند

که به معنی سوم مخفف انگامه که می آید و اگر در حقیقت انگام پی بریم جا دارد که این را مبتدل
 (آن گاه) گیریم فارسیان الف مدوده را به مقصوره بدل کردند چنانکه اکثر عادات ایشان
 است و هائی هنوز را به میم همچون باسره و یا سهرم که معنی حقیقی این آن وقت باشد و آن در
 فارسی زبان همچون الف و لام عربی آید برای تخصیص و مجازا بمعنی مطلق وقت مستعمل شدند
 صورت باید که انگام را اصل گیریم و هنگام را مبتدلش و الله اعلم (۱) و (۲) هنگام (۱) بقول
 آصفیه فارسی - اسم مذکر - وقت - زمانه - (۲) موسم - مذکر - فصل - موقت - (۳) به معنی هنگام
 مجمع - اجوم - مذکر -

انگامه | بقول برهان و جامع بر وزن معنی هنگامه که مجمع و انجمن بازگیران و قصه خوانان
 باشند و بقول جانتگیری به معنی هنگامه (کمال تحصیل) انگامه است گرم ز شکر عوفت
 هر کوی و بر زنی که من آنجا فرستم صاحب ناصری فرماید که هائی هنوز بالف بدل شد
 بمعنی هر جا که محل اجتماع باشد و بر محل جنگ هم مستعمل بخيال ما هائی نسبت در آخر انگام
 زیاده کردند به معنی منسوب به وقت یعنی چیزی که واقع شد و در آن وقت و مجازا به معنی
 مجمع - مخفی میاد که هنگام و فارسی زبان به معنی قصد و زور و قوت و بیار و فراوان و سپاه
 و فوج و ضرب و صدمه و آسیب و آزار آمده (کذا فی البرهان) و تبدیل هائی هنوز بالف
 موافق قیاس همچون هباز و اباز و تمه - بقول برهان معنی بزرگ که مهتر از همین است
 الحاصل لانگ و مه) بمعنی فوج و صدمه و آزار بسیار باشد - کنایه از مجمع و جا دارد که به معنی
 بسیار و بزرگ هم گیریم و کنایه از مجمع - و او بدل شد بالف همچون درج و آرج پس (لانگ و

(سر) (انگامه) شد و جادو دارد که الف دوم را زانم گیریم که میان انگ و سه آمده و الله اعلم -
(ار دو) (نگامه) - مذکر - و یکپهونگام کے تیسرے معنی -

انگبان | بقول رشیدی مرادف انگوان و رختی است که انگزد یعنی حلیت صمغ آنست
صاحب محیط بر انگزد حواله حلیت کند و بر حلیت گوید که صمغ انجدان باشد و انجدان معرب
انگدان بجایش گذشت - و رتقا عد فارسی تبدیل دال مہلہ بہ بای موحده آید چنانکہ دالان
و بالان پس جادو کہ انگبان را مبتدل انگدان گیریم و انگوان ہم بہ ہمین معنی می آید و مکن است
کہ این را مبتدش ہم گیریم کہ داو بہ بای موحده بدل شود همچون آو و آب صاحب رشیدی
ذکر این بذیل انگدان کرده و صاحب محیط ذکر این نکرد (ار دو) و یکپهونجدان -

انگبین | بقول برهان و جامع و سروری و رشیدی بایابی ابجد بر وزن غبرین (۱) عسل و شہد را
گویند - صاحب ناصری فرماید کہ (۲) مجازاً بہر چیز شیرین اطلاق کنند مانند تر انگبین و کن
و سنگبین کہ معروف است و سنگ بمعنی سرکہ و آتش سرکہ را سببا گویند و سرکہ و انگبین را
چون مخلوط سازند سنگبین گویند و کنجین معرب آنست خان آرزو در سراج بذکر معنی اول
گوید کہ مشہور بنیم کاف است و صاحب ہفت صراحت کاف فارسی کردہ و بفتح اول نوشتہ
(شیخ سعدی ۵) شکر خندہ انگبین می فروخت پند کہ دہا ز شیرینیش می بسوخت و صاحب محیط
فرماید کہ اسم مشہور شہد است و بر شہد گوید کہ بیونانی مآلی و القولیس و سربایانی و سیا و بترکی
بال و عبری عسل و در انگریزی ہنی و ہندی تده و پتپ رس و مہیر گویند و مراد از مطلق آن عسل
نخل و آن شبنمی است کہ بر گلہا می افتد و نخل آنرا می چیند و در خانہ خود ذخیرہ می کند - تازہ آن

گرم درووم و خشک دراول - توت جلا و تفتیح سد و افواہ عروق و جذب رطوبات از قعر بدن و فضول و ملغ از منافع اوست و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب کثر کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ این لغت فارسی است - ہمہ محققین این را بفتح کاف گفتہ اند بجز صاحبان مؤید و خان آرزو کہ بضم کاف نوشتہ اند و صاحب مؤید ذکر فتح آن ہم کردہ و نسبت معنی دوم کسی بجز صاحب ناصر ی ذکر ی نکرد و از گز انگبین اینقدر ثابت نمی شود کہ نام حلوائیت مطلقاً و اہل تحقیق صراحت نکردہ اند کہ از انگبین ساخته می شود مگر خیال ما اینست کہ در نسخہ او شہد دخل باشد و جا دارد کہ از شکر ہم درست کنند و نامش گز انگبین باقی ماند و از کلام پھوری من و جبر سند این ہم میرسد (۵) تا نباشند تلخ گوی تبان پی می زنج لب انگبین روید: (اردو) (۱) انگبین - بقول امیر فارسی) شہد (ناسخ ۵) میرے مولے کو امیر انجل ملنا تھا خطاب خانہ زنبورین تب انگبین پیدا ہوا: (۲) ہر مٹی خیر کو فارسیوں نے مجازاً انگبین کہا ہے۔

انگبین خانہ	اصطلاح - بقول بحر و ضمیمہ زنبور - دیکھو آشیانہ زنبور۔
برہان و مؤید خانہ زنبور است مولف گوید کہ انگبین خشک استعمال - مرکب توصیفی است قلب اصفاف باشد و بس و خانہ شہد کنایہ باشد بقول صاحب محیط بنجین باشد و بر بنجین فرما۔ از خانہ زنبور کہ زنبور شہد را در خانہ خود جمع کند کہ مرکب انگبین خشک است و از ابرق علی عمل مراد آشیانہ زنبور کہ در مدودہ گذشت یا بس گویند و آن علی است بغایت خشک و (اردو) چہتا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم است بکہ از جبال فارس و حدود کازرون می آید و مذکر - ہمال کی کہیون یا ہٹرون کا گہر - خانہ و گویند شبنمی کہ بر اشجار افتد و سبز و زرد و سفید و	

سیاہ و سرخ می باشد و در تنکابن شکری و در بر وزن شنبلیله نام حلوائیت و آن عملی باشد که
 وایلم و طبرستان اسپ دندان می نامند شربت نیک بقوام آورده باشند و بر طبقی زیر دندان سخت
 آن بسیار گرم از غسل زیر آن بسیار گرم است و گویند شود و دندان گیر گردد و مؤلف گوید که با
 گرم و خشک و در دوم و در غایت جلا و تقطیع و تحلیل نسبت در آخر انگبین زیاده کرده نام
 لزوجات و سرخ آن قوی تر از سپید و سبز آن این حلوائنها ده اند و دیگر هیچ (ارو)
 بسیار گرم مائل به بلخی و سیاه آن قریب به بلبل ملا و فارسی مین انگبینه ایک حلوائے کا نام می
 (دارد) خشک شہد ایک خاص قسم ہے شہد کی جو شہد سے بنایا جاتا ہے جو خشک ہونے پر
 جبکہ فارسیوں نے انگبین خشک کہا ہے جو خاص چبانے میں و انتون کو پکڑتا ہے جیسے کن
 پہاڑوں سے دستیاب ہوتا ہے۔ مذکر۔ مین لٹری۔ یا مالک مغربی و شمالی و او
 انگبینہ اصطلاح بقول برہان و ناصری و جامع مین حلوائسوپن کی ایک قسم۔

انگختن | بفتح اول و کسر کاف فارسی و فتح تائی و قافانی مخفف انگختن کہ می آید صناع
 جامع بذیل انگختن ذکر این کرده صاحب انذبحوالہ فرهنگ فرنگ این را آورده (ارو)
 و یکہوا نگینختن۔

انگدان | بقول برہان و ناصری و سراج بضم ثالت و دال بالف کشیدہ بر وزن مردمان
 (۱) فناس را گویند یعنی دیو مردم و آن جانوری باشد وحشی شبیہ بہ آدمی و بحوالہ مؤید گوید
 کہ (۲) بمعنی سبّاس آید کہ ہندی جاو تری گویند و اللہ اعلم و (۳) نام و خفی ہم ہست کہ
 صمغ آراب عربی حلیت خوانند و معرب آن انجدان باشد و باین معنی باو ال نقطہ دار ہم آید

(۴) نام قریه است از قرامی کاشان که بانگوان شهر دارد - صاحب جهانگیری بذکر
 معنی اول و سوم و چهارم برای معنی سوم از فلکی شروانی شده آورده (۵) تا بخداق انس و
 جان نهد و نادر جهان پنجمت گل ز انگدان لذت مل ز آمله صاحب سروری بر معنی اول
 و سوم قانع و فرماید که این را انگبان هم گویند (لامعی جرجانی ۵) پنجاه روزه و دغی صد ساله
 انگدانی نابی دانه آسیائی بی گوشت استخوانی صاحب جامع متفق با جهانگیری - صاحب شیبی
 نسبت معنی سوم فرماید که این مرکب است از انگ و دان - انگ بمعنی خلطیت و دان بمعنی
 جامی پس انگدان بمعنی جامی خلطیت است و کنایه از درخت خلطیت و انگبان و انگوان مراد
 این و انجندان بضم جیم و ذال محجه معریش مؤلف عرض کند که ماصراحت معنی اول و سوم و چهارم
 بر انجندان کرده ایم - حالا نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحب محیط بر بسا سه فرماید که اسم
 عربی است که یونانی ماتن و الماتن و الا تن و برومی قوسی و قوسی و بفارسی بزبان و
 چارکون و بهندی جا و تری گویند و آن پوستی است که بالای جوز بو اچیده می باشد - گرم و خشک
 در دو دم با قوت قابضه و حرارت ملطفه و جوهر ارضیه غالیه - خوشبو کننده بوی دبان - مفروح و
 باضم و منفیع سد و محقق رطوبات و محلل ریاح و منافع بسیار دارد (۶) صاحب محیط از اسم
 انگدان ساکت است و باتفاق محققین فرس اسم جاد زبان فارسی است و وجه تسمیه (۱) هیچ
 بضم یا نیامده جزین که اسم جاد و نیم یا نظر بر شیا است این وحشی در صفات یا زنگ با درخت
 خلطیت این را به انگدان موسوم کرده باشند و وجه تسمیه (۲) جزین نباشد که در آن قریه و خیمه
 انگدان بکثرت باشد و آن قریه بنام درختان مذکور موسوم شد و الله اعلم (۱) و (۲) و (۳)

انجمن کے دوسرے معنی (۲) جو تری - بقول آصفیہ ہندی - اسم مؤنث - جزو یا جائیفل کا پہلا
(۳) دیکھو انجمن کے پہلے معنی (۴) دیکھو انجمن کے تیسرے معنی -

انگراں | بقول صاحب انند جوالہ فرنگ فرنگ کہ بانگوران نوشتہ لغت فارسی و نام
بستنی است - دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت - ترک این بہ
بیانش تفوق داشت کہ ابہام تعریفش ہیچ اطمینان بخش نیست اگر مقصودش این باشد کہ نگر
بالضم مخفف انگور است و انگران جمع آن می بایست کہ صراحت دسند استعمال پیش می کرد -
(اردو) انگران - ایک پودے کا نام ہے جس کو صاحب فرنگ فرنگ اور اسند کے سوا
اور کوئی نہیں جانتا -

انگروہ | بقول برہان و جامع و ہفت بصم ثالث بر وزن افسردہ دانہ انگور کہ از خوشہ
جداشدہ باشد - صاحب ناصر فرماید کہ در فرنگہا نیافتیم - ہانا انگورہ را انگروہ خواندہ اند
صاحب سروری جوالہ صید نہ الی ریحان ذکر این کردہ فرماید کہ حرکتش ظاہر شدہ خان آرزو
سراج متفق با برہان مؤلف گوید کہ صاحب ناصر می کہ از اہل زبان است این لغت را در
فرنگہا نیافت و ما در ہر قدر فرنگہا کہ یافتیم ذکر آن کردہ ایم و صاحبان جامع و سروری ہم از اہل زبان
و تصدیق این ہر دو کافی است - بخیاں ما اصل این انگورہ باشد بزبادت ہای زائد بآخر لفظ
انگورہ بمعنی دانہ انگور همچون خوشخوار و خوشخوارہ و بقلب بعض انگروہ شد کہ را می ہلہ مقدم
و و او نوخر شد همچون اسطرخ و اسطرخ و غلغدہ و غلغدہ و این قسم تقدیم و تاخیر و لغات
فارسی و اسنہ دیگر ہم بنظر آمدہ ولیکن حیف است برین کہ صاحبان مطابع و آو را درین لغت

وال مهله نوشته اند و این تصرف و تحریف شان است و بیچاره صاحب هفت که از ماخذ
 خبر ندارد صراحت کرد که بجای حرف پنجم دال باشد (ارو) انگور کا دانه جو خوشه سیلابه بود که
 انگریز | بقول برهان بسکون ثالث بر وزن زنگریز (۱) رستنی باشد و گل آن مانند گل
 زرد می شود و اطرافش خار دارد و آنرا بعر بی قرطم بری خوانند و بیونانی طریفان گویند و (۲)
 نوعی از مردم فرنگ صاحب نامصری بر معنی اول قانع - صاحب جامع نسبت معنی دوم
 صراحت کند که بالکسر است - خان آرزو در سراج بزرگ هر دو معنی نسبت معنی دوم فرماید
 که ظاهر فارسی نباشد - صاحب محیط بر قرطم بری فرماید که در عصفربری مذکور شد و بر عصفربری
 نوشته که صاحب اختیار است قرطم بری را طریفان گفته و شیخ الرئیس غیر آن دانسته و بجوالمحمد
 بن احمد گوید که گل خار دار است و آن را شتران می خورند و آن فاذر هر برای سم و فرج
 گرم در دوم خشک و رسوم و بر عصفربری که اسم هندی این کسم و کسبه که از آن پارچه
 رنگین می سازند و بر قرطم هم فرماید که بهندی تخم کسبه نام دارد - نافع قولنج و سهل شکم و مخرج
 بلغم و منافع بسیار دارد (انج) بخمال ما انگریز مبدل زنگریز باشد و بدین وجه که رنگی سرخ
 ازین حاصل می شود بدین نام موسوم شد که اسم فاعل ترکیبی است و با استعمال عوام برخلاف
 قیاس رای مهله بالف بدل شده انگریز شد و الله اعلم و نسبت معنی دوم عرض میشود که فارسیان
 قدیم نصارای ولایت زارا که بوجه میخواری و کثرت خون سرخ رنگ می باشند نظریه معنی اول
 بهین نام موسوم کرده باشند و اصل آن هم زنگریز باشد ولیکن معاصرین عجم از لغت انگلیسی
 (انگلش) حالا این قوم را انگلیس بسین مهله نامند و این مفرس باشد (ارو) (۱) کسم یا کسبه

بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو احریض۔ (۲) انگریز بقول امیر گلشن۔ فرنگی (ناخ سہ)
 دل ملک انگریزین جینے سے تنگ ہے پتہ حیات ہی مجھے قید فرنگ ہے پتہ
انگریک | بقول ناصری و اندبفتح اول و ثانی و کسر زبانی زده و سکون کاف و در آخر
 کاف اول فارسی و دویم عربی نام باغی است از باغهای خوارزم کہ در خارج شهر خوق خج
 فواکہ نیکو دارد۔ خاصہ انگری کہ بس ممتاز است و در اصل۔ باغ انگریک نام داشته چنانکہ
 سابقاً بالفاظ فارسی متکلم بوده اند و خوارزم از اجزای ایران بود و انگریک محقق انگریک
 است و همچنین باغی دیگر است در آن شهر و آزار فینک گویند و تحقیق معلوم شد کہ رینک
 در اصل راہ پی نیک بود یعنی مبارک پی (سہ) بوده چون این باغ را انگریک پنام
 کردند ترکان انگریک پ (اردو) انگریک ایک باغ کا نام ہے جو خوارزم میں واقع ہے
 جس کے انگریز ہایت ممتاز ہیں۔

انگری | بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی و ضم ثالث و زای نقطہ دار سکون
 بلی باشد کہ بآن زمین را ہموار سازند۔ صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ (۴) اتیت
 کہ بدان پیل را رام کنند (شاعر ۵) تو گوئی کہ طور است و موسیٰ مہابت پتہ بجای عصا انگ
 مار پیکر پتہ صاحب ناصری ہمین شعر را بند انگڑا آورده کہ بہ زای فارسی می آید۔ صاحب جامع
 بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ صحیح بہ زای تازی است و در اصل بین جملہ بود
 و در ہندی ہم بین جملہ آمدہ۔ چون پیل ہندی الاصل است آلات راندنش نیز ہندی الاصل
 باشد پس از عالم توافق زبان نبودہ و فارسی این کجاک و اگر گویند تبدیل ز او سین دلالت دارد

کہ فارسی باشد گوئیم نہ ازان جهت بلکہ در فارسی تلفظ آنکس فحش بود لہذا بحر فی کہ مبتدل اوسین
 بود تبدیل کرد مذموم لفظ عرض کند کہ شک نیست کہ آنکس بہ کاف عربی وسین مہملہ در آخر
 لغت سنکرت است بمعنی دوم چنانکہ صاحب ساطع ذکرش کردہ فارسیان کاف عربی
 را بکاف فارسی بدل کردند همچون کند و کند وسین مہملہ را بہ زای ہوزر همچون سمار و غ و زمار و غ
 پس انگز را بمعنی دوم مفرس گوئیم ومعنی اول مجاز باشد نظر بہ شباهتی کہ آلہ ہمواری زمین را با
 آنکس است (اردو) (۱) آہنی آلہ جس سے زمین ہموار کرتے ہیں اس کا نام دکن میں پچاس
 ہے جو آنکس سے مشابہ ہوتا ہے (۲) آنکس - بقول امیر (ہندی) مذکر - اسکی فارسی کجک و
 آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ میں رکھتے ہیں اور اسی سے ہاتھی کو کوکھتو
 ہین (سودا ۵) ہے سر بلند اتنا یہ ہی عجب نہیں ہے یہ آنکس پہ ماہ نو کے گردست فیلبان
 ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ اصل میں بضم کاف ہے لیکن فصحی لفظ کی کراہت سے آنکس بفتح
 کاف بولتے ہیں -

<p>انکڑک بقول برہان و جامع و سراج بزرگ کاف زائد و آخر انگز زیادہ کردہ اندوس چنانکہ مرکب - کجک فیل را گویند (مراد ف معنی دوم پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو انگز کو دوسرے معنی انگز) فرماید کہ بہ زای فارسی ہم بنظر آدہ ملحق انگز بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و زای فارسی مرادف انگز کہ بہ زای تازی گذشت - صاحبان برہان و ہفت و جامع در کتابت بکاف عربی نوشتہ اند و صاحب</p>	<p>انکڑک بقول برہان و جامع و سراج بزرگ کاف زائد و آخر انگز زیادہ کردہ اندوس چنانکہ مرکب - کجک فیل را گویند (مراد ف معنی دوم پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو انگز کو دوسرے معنی انگز) فرماید کہ بہ زای فارسی ہم بنظر آدہ ملحق انگز بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و زای فارسی مرادف انگز کہ بہ زای تازی گذشت - صاحبان برہان و ہفت و جامع در کتابت بکاف عربی نوشتہ اند و صاحب</p>
---	---

جهانگیری صراحت کند که بجای عجمی مضموم است که کاف فارسی است و زای عجمی مفتوح
 (حکیم خاقانی) پیل مسم مغرم از انگریش (۵) خواجہ چین چو مشک بار کند پیشک
 از آنکه گر بیاسیم دمی هندوستان یاد آورم
 بمؤلف عرض کند که مبتدل انگری یعنی دوم است
 که برای هوز گذشت فارسیان زای هوز را بزا
 فارسی بدل کنند همچون آزیرو و آزیروب کاف
 سوم عربی هم غلط باشد زیرا که در ماخذ این کاف
 عربی است که ذکرش بر انگری گذشت (ارو) و
 دیگر انگری که دوسری معنی -
 انگری [بقول برهان لفتح اول و ضم ثالث که مخفف انگدان بضم کاف بود زیرا که انگدان
 و سکون ثانی و زای فارسی و دال ابجد ساکن
 مطلقاً صمغها و صمغی باشد بغایت بد بوی و آنرا ذکر کردیم و انگ به معنی حلیت آمده که هند
 معرب حلیت خوانند و وجه تسمیه این است که آنرا بنگ گویند پس اگر انگ را مخفف انگدان
 صمغ وخت انگدان است و اصل آن انگدان ذکر کردیم معنی انگری وخت انگ باشد و گاه
 باشد و نیز وخت فرس معنی صمغ است و آن را داخل این لغت نگیریم معنی لغتی انگری
 ناصری هم ذکر همین وجه تسمیه کرده صاحب
 جهانگیری از نظامی سند آورده و صراحت کرده
 مخفف انگدان گیریم و ضم کاف دلالت دارد
 که مخفف انگدان بضم کاف بود زیرا که انگدان
 معنی درخت حلیت است چنانکه بجایش
 ذکر کردیم و انگ به معنی حلیت آمده که هند
 معرب حلیت خوانند و وجه تسمیه این است که آنرا بنگ گویند پس اگر انگ را مخفف انگدان
 صمغ وخت انگدان است و اصل آن انگدان ذکر کردیم معنی انگری وخت انگ باشد و گاه
 باشد و نیز وخت فرس معنی صمغ است و آن را داخل این لغت نگیریم معنی لغتی انگری
 ناصری هم ذکر همین وجه تسمیه کرده صاحب
 جهانگیری از نظامی سند آورده و صراحت کرده
 مخفف انگدان گیریم و ضم کاف دلالت دارد
 که مخفف انگدان بضم کاف بود زیرا که انگدان
 معنی درخت حلیت است چنانکه بجایش
 ذکر کردیم و انگ به معنی حلیت آمده که هند
 معرب حلیت خوانند و وجه تسمیه این است که آنرا بنگ گویند پس اگر انگ را مخفف انگدان
 صمغ وخت انگدان است و اصل آن انگدان ذکر کردیم معنی انگری وخت انگ باشد و گاه
 باشد و نیز وخت فرس معنی صمغ است و آن را داخل این لغت نگیریم معنی لغتی انگری
 ناصری هم ذکر همین وجه تسمیه کرده صاحب
 جهانگیری از نظامی سند آورده و صراحت کرده

چه حاجت است که انگ را مخفف انگدان بنویسد فارسی صحیح باشد - صاحب محیط هم ذکر این ضرورت گیریم - بنجیال ما - انگز و قلب افت کرده گوید که اسم فارسی حلیت باشد و ما لفظ (نژد انگ) است به معنی صمغ حلیت و از سند کامل این بر انگدان کرده ایم (اردو) و یهو پیش شده تصدیق این می شود که بفتح زای انگدان -

(۱) انگز و ۱ | بقول برهان کبسر ثالث و سکون زای فارسی و و او بالف کشیده بر وزن منزها جایی را گویند که شبها گوسفندان را در اینجا نگاه دارند و ۲) گوسفندان را نیز گفته اند و (۳) خسته میوه ها هم - صاحب ناصری به معنی اول قانع - صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم صحر است کاف فارسی کرده و صاحب رشیدی بذکر معنی اول کاف فارسی را اکسور نوشته فرماید که برای فارسی و بعد و او و الف - صاحب جامع بحاف عربی آورده بر معنی اول و سوم اکتفا کرده خان آرزو و سراج این را بحاف فارسی آورده ذکر معنی اول کند و فرماید که معنی دوم و سوم خطاست نیز فرماید که بجای زای فارسی را می موله هم گفته اند و یکی ازین دو تصحیف است (استی) مولف عرض کند که حیف است که برای یک معنی هم سه استعمال پیش نشد و خان آرزو و سراج محققین زبانندان آنچه معنی دوم و سوم را تسلیم نمی کنند حتی بران ندارد - بنجیال ما اسم جامد فارسی قدیم است برای هرسه معنی و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) راتین بکرون کے قیام کی جگہ - مونث (۲) بکرے - مذکر - (۳) میوے کا تخم مذکر - یا میوے کی گٹھلی - مونث

انگزه | بقول برهان بازای فارسی مفتوح انگدان باشد و عبری حلیت و شیرازیان انگزده بر وزن خزیه مخفف انگزده که صمغ درخت خوانند بازای هوز نیز آمده - صاحب ناصری

سندی آورده (انوری ۵) بنده را شاگرد خوانند
 باشد مؤلف عرض کند که مبتدل انگزد که دال جمله به
 شیطان پیچی به کان چنان بکسل نه در کوه و نه در هامون
 بوز بدل شود همچون تبرزد و تبرزه و دیگر پیچ و آنچه صاحب
 کند به یکدم ارفالی شود و حلقش که زهرش باد و مارین
 برهان این را مخفف انگوزه گفته درست نیست خیال ما
 راست چون دیوی بود کش انگزه در کون کند به صفا
 نیست که او در انگوزه زائد است برای اظهار ضمت
 جهانگیری و سروری صراحت کند که بحاف فارسی موم
 بقاعده ترکیان (اردو) دیکهو انگزود

(الف) انگشبه | بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و سین بی نقطه و فتح بای ابجد
 بزرگتر را گویند که صاحب سامان و کارکنان و زراعت کار بسیار داشته باشد و ---
 (ب) انگشبه | به نشین معجمه مرادف الف است که صاحب سامان و سوداگر صاحب ماله
 باشد - صاحب ناصری ذکر الف بحواله برهان کرده و بذیل آن (ب) را هم نوشته فرماید که
 در فرنگها نیافتیم - صاحب سروری بر (ب) فرماید که بزرگتری بوده که او را سرمایه نیک بود
 و کارکنان بسی دارد و بسین مهله هم آمده و به بای فارسی هم آید و فرماید که در فرنگ به نامی فر
 آمده بر وزن سرگشته (استاد رودکی ب ۵) در راه نشاپور دهمی دیدم بس خوب به انگشته او
 نه عدد بودند مژه به صاحب جامع هم ذکر (الف) کرده و صاحب رشیدی بر (ب) ذکر الف
 هم کرده فرماید که به بای فارسی نیز خوانده اند و بذکر انگشته به نامی پنجم هر سه - مرادف یکدیگر
 داند و سند رودکی را که بالا گذشت بذیل (انگشته به فوقانی پنجم) آورده و بر صرع ثانی آن
 همین لغت را نقل کرده و به استاد کسائی منسوب کرده مؤلف عرض کند که انگشته به فوقانی
 پنجم معنی آتی است که فراز عان بدان خرمن را بباد دهند و شکل پنجه باشد - فارسیان

برزگر صاحب ثروت را کہ کارکنان بسیار داشتہ باشد مجازاً بہ ہمین نام موسوم کردہ اند کہ چنانکہ انگشتہ شکل پنجہ دارد و انگشت ہای متعددہ ہیچان مزارع صاحب ثروت کارکنان متعددہ دارد و پنجہ فارسیان شین معجمہ را بہ سین مہملہ بدل کردہ انگشتہ کرد و مذہوافق قیاس است کہ تخمین بہ سین بدل شود ہیچون گشتی و گشتی و تبدیل بای موحہ بابای فارسی ہم آمدہ چنانکہ تب و تب البتہ تبدیل فوقانی بہ بای موحہ خلاف قیاس است و خیال با غلطی کتابت و تصحیف مطلق است از عدم و قوف ماخذ۔ از پنجاست کہ بعضی کلام رو دکی را بسند (انگشتہ بہ موحہ پنجم) گرفتہ اند و بعضی ہمین شعر اسند (انگشتہ بہ فوقانی پنجم) قرار دادہ اند (ارو و) (الف و ب) نمبر وار۔ مزارع جس کے تحت میں متعدد کاشتکار ہوں و کت میں اسی کو پٹہ دار بھی کہتے ہیں جو صاحب ثروت ہو اور اپنے ملازمین اور شکاری دارون کے ذریعے زراعت کا انتظام کرتا ہو دولت مند مزارع۔

انگشت | بقول برہان لضم ثالث (۱) معروف است کہ ہر یک از انگشتان دست و پامی باشد و (۲) بکسر ثالث زغال را گویند کہ انگشتہ شدہ است۔ صاحب ناصری بذکر نمبر اول نسبت معنی دوم فرماید کہ آتش زغال را گویند۔ صاحب جہانگیری این را بکسر کاف عجبی نوشتہ بذکر معنی دوم فرماید کہ (۳) خستہ میوہ را ہم گویند و صاحب جامع ذکر ہر سہ معنی کردہ و صاحب رشیدی بر ہر دو معنی اول قلع و نسبت معنی دوم گوید کہ زکال و فروختہ باشد۔ خان آرزو در سراج متقی بارشیدی و فرماید کہ قوسی نسبت معنی دوم مطلق زغال آوردہ و قید فروختن نکردہ و اعتماد بر ہمین قول بہت و شہرت نیز ہمین دارد۔ بہار گوید کہ بہ معنی اول بلورین بہ بخا گرفتہ۔ کتابت

ختام لیدہ فذق بند از صفات و جدول و دم قائم و شیشہ و ماہی از شبیہات دوست (کلی
 از شعر ۱۵) با نگشت بلورین زلف را از ہم چو بکشدوی نیزہر سوما سیان سیم را در دام میدیم
 (ابو طالب کلیم ۱۵) جدول انگشت را آب روانی خشک شد: تا بان غایت که ناخن نگشت
 نو مید از نما: (خواجہ نظامی ۱۵) بلورین تن و قاقین پست او: بشکل دم قائم انگشت او
 (ول ۱۵) آن دلارام دارد از زری: سر انگشت چون دم قائم: (حسین ثانی ۱۵) گوش کو کز شیشہ
 انگشت می: بربل شوق خروشان می زخم: (عسجدی ۱۵) اگر دست بدل پنجم از سوختن دل
 انگشت شود در دم و دست من انگشت: موقوف عرض کند کہ (۱) بہ تائی ہندی در آخر
 لغت سنکرت است صاحب سخندان ذکر این کردہ - فارسیان تائی ہندی را بہ ثنناہ فوقانی
 بدل کردہ مفرس کردہ اند و معنی دوم مجاز است کہ زغال ہم نظر بہ درازی و طوالت مشابہ است
 باشد و کسر سوم تصرف فارسیان است و استعمال بہ معنی مطلق زغال و قیافہ فروختہ نیست و لیکن
 استعمال انگشت بمعنی زغال فروختہ ہم یافتہ شد چنانکہ در کلام عسجدی گذشت و نسبت بمعنی سوم
 عرض می شود کہ استعمال این را یافتہ ایم اگر سندی بدست آید تو انہم عرض کرد کہ مخصوص باشد
 بخشہ خرمایا ماشل آن کہ درازی داشتہ باشد کہ تقاضای ماخذ ہمین است (۱۷ و ۱۸) انگلی -
 بقول امیر (سنکرت) مونت - انگشت (در شک ۱۵) کہان یہ لطف چیتے نے کمر بائی اگر
 پتلی نہ تمہارے ہو ٹھ پتے انگلیان پتلی کمر پتلی: اردو میں انگشت بھی متصل ہے - مونت (ظفر)
 جبکہ ناخن کو تراشا اس کے لال انگشت پر: دست بوسی کے لئے اترا ہلال انگشت پر: (۲) کوئیلا -
 بقول اصفیہ (ہندی) اسم مذکر - انگشت - زغال - جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا ٹکرا - دیکھو اشتو -

اور الجاظ استعمال بعض فارسیان) سلگا ہوا کو سیلا۔ روشن کو سیلا۔ (۳) گٹھلی (اسم مونث) دیکھو است

انگشت آسیا | اصطلاح - مرکب اضافی است گوید کہ انگشتی باشد کہ بدان اشارہ کنند بطریق غیر

بقول بحر و بہار و انند یعنی میل آسیا است کہ بد و در محاورہ فرس انگشت اعراض ہم گویند کہ می آید

گرفتہ آس را بزور دست بدان گردانند حقیقت یعنی انگشت برداشتن و اشارہ کردن بسوی کسی

کہ ہندی پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مطعون و در معرض اعتراض باشد (صائب

و این کنایہ باشد کہ میل آسیا ہم انگشت را ماند (۵) گر بدست افتد چو ماہ نولب نانی مرا چلت

معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) کہوٹا انگشت اشارت تیر بار نام کنند (۶) (نوری)

بقول آصفیہ چلی کاٹا۔ اسم مذکر۔ انگشت اشارت بحالت نرسد زانکہ نیزایہ او

انگشت آفتاب | اصطلاح - بقول بہار ہر چیز قدر تو قصیر است (۷) (اردو) اشارے کی

کنایہ از خطوط شعاعی (سلیم ۵) شمار و فلک انگلی - اعتراض کی انگلی - ٹونٹ - یعنی وہ انگلی

از سلیم اگر پسی بچو آفتاب بانگشت خود حساب جس سے اشارہ کریں اور اعتراض کریں - اکثر

کند و مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد کہ خطوط رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارہ کرتے ہیں

شعاعی ہم درازی دار و مثل انگشت (۸) (اردو) اور انگلی اٹھاتے ہیں جیسے ۷۷ انکی رسوائی کا یہ حال

کرن - بقول آصفیہ - ہندی - اسم ٹونٹ - آفتاب ہے کہ جد ہر نکلتے ہیں لوگ انگلیان اٹھاتے ہیں

کے شعاعی خطوط - قرن اشمس - انگشت اشارت اسی مصدر پی استعمال کا حاصل

انگشت اشارت | اصطلاح - مرکب اضافی بالمصدر ہے -

است و بہار ذکر این کردہ از معنی سکت مؤلف انگشت اعراض | اصطلاح - مرکب اضافی

<p>است - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیاں ما مرادف انگشت اشارت است کہ گذشت و اشارت انگشت افشردن مصدر اصطلاحی - بقول</p>	<p>ار کہہ سکے نہ ہر خط پہ نکتہ چین کو ہے وہم و گمان</p>
<p>این ہمد را بجا کردہ ایم (مختتم کاشی ۵) بر حرف من قلم شود انگشت اعراض پیتغ و ترخ گریبان آورد کسی نہ (اردو) انگشت اعراض کہ سکتہ ہیں کسی باشد یاد رقت مصافحہ از برای یاد دہان یعنی وہ انگلی جو معترضانہ کسی پر اٹھائیں - دیکھو چیری یا واقعہ کہ مافی الضمیر ہر دو یا برای انہما انگشت اشارت -</p>	<p>بہار بہ معنی آگاہانیدن است - مؤلف عرض کند کہ رسم ولایت است کہ چون دست بست کسی باشد یاد رقت مصافحہ از برای یاد دہان چیری یا واقعہ کہ مافی الضمیر ہر دو یا برای انہما دست رومی افشردن و زو</p>
<p>انگشت اعراض نہا دن بر حرف (مصدر) انگشت اصطلاحی - معنی اعراض کردن است (صائب) برای آگاہانیدن (قدسی شہدی ۵) بچھو ع) بحرف بیچکل انگشت اعراض نہ (ذولع) طفلی کہ بود در کف استا و کفش نہ ادب انگشت</p>	<p>انگشت اعراض بقتار نہ (اردو) حرف پر انگشت من افشرد و خیر کرد مرا (اردو) دکن میں کہتی ہیں ہاتھ دہانا - یعنی مصافحہ کے وقت انہما گرم کرنا - یا اس اشارے کے ذریعے سے کسی دل کی بات</p>
<p>تار کہہ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت نہ (صحفی) یا وعدہ کو یاد دلانا - یا کسی اور کے قول و فعل کی نہ لکھ نہ پڑھ کہ زمانہ ہے عیب جوئی کا نہ جانب متوجہ کرنا -</p>	<p>لکھتا ہوں اسد سوزش دل سے سخن گرم کرنا - یا اس اشارے کے ذریعے سے کسی دل کی بات تار کہہ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت نہ (صحفی) یا وعدہ کو یاد دلانا - یا کسی اور کے قول و فعل کی</p>
<p>رکھے سے حرف پہ یاں سب کے روزگار انگشت (مومن ۵) کیا تاب میرے حرف پہ انگشت</p>	<p>رکھے سے حرف پہ یاں سب کے روزگار انگشت (مومن ۵) کیا تاب میرے حرف پہ انگشت</p>

(۳۵۹۱)

و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان
 این مثل را بطور موعظت و پند برای احترام از
 تسخر - زنند کہ تسخر خلاف تہذیب است و نتیجہ
 بد پیدا کند - رسم است کہ سویان فارس از برای
 تسخر با کسی انگشت در گوش کنند و نتیجہ قیاسی
 عمل است کہ انگشت در کون کسی کردن انگشت
 خود ناپاک کردن است - پس فارسیان بوسیله
 این مثل بلیغ از ان رسم مکروه خبری دهند و برای
 احترام از تسخر موعظت و پند کنند و گویند کہ اگر کسی
 انگشت در گوش کند یعنی بد گوئی و تسخر کسی را در
 گوش خود گیرد و خود در جواب تسخر کی نیاید نقصان
 نہ بردارد و انگشت خود را ناپاک نہ کند حاصل
 این مثل را بطور موعظت و پند برای احترام از
 تسخر - زنند کہ تسخر خلاف تہذیب است و نتیجہ
 بد پیدا کند - رسم است کہ سویان فارس از برای
 تسخر با کسی انگشت در گوش کنند و نتیجہ قیاسی
 عمل است کہ انگشت در کون کسی کردن انگشت
 خود ناپاک کردن است - پس فارسیان بوسیله
 این مثل بلیغ از ان رسم مکروه خبری دهند و برای
 احترام از تسخر موعظت و پند کنند و گویند کہ اگر کسی
 انگشت در گوش کند یعنی بد گوئی و تسخر کسی را در
 گوش خود گیرد و خود در جواب تسخر کی نیاید نقصان
 نہ بردارد و انگشت خود را ناپاک نہ کند حاصل

انگشتال | بقول برہان و جامع و سراج و رشیدی کبیر ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و لام ساکن
 مرد ضعیف و نحیف و علیل و بیمارناک و صاحب نقاہت را گویند - صاحب ناصری فرماید کہ بیمار
 و دردناک باشد و فرماید کہ این لغت و فرہنگہا است و در برہان ندیدہ ام مؤلف گوید کہ غالباً
 ندیدہ باشم اگر می دیدم برہان می یافت - صاحب جہانگیری بر بیمار و مرخص قانع (ابوالعباس
 ۵) ز خانان و مراتب بغیرت افتادم و ہمازدم اینجا بی برگ و ساز و انگشتال و مؤلف
 عرض کند کہ از قبیل چکال باشد - مابرا انگشت بیان کردہ ایم کہ این بہ تہذیب ہندی لغت سنسکرت

و در سکرنت لام و در خبر برای تانیث می آورند همچون انگل که موت انگشت است فارسیان انگشت را به
 تائی هندی به تائی فوقانی و ذریات الف بعد فوقانی انگشتال کرده باشند و بدین وجه که شخص بیمار و ضعیف
 و نحیف پوست و استخوان می باشد نظیر تشبیه انگشت اورا انگشتال گفته باشند و جا دارو که اصل این به
 جمله نسبت انگشت باشد به معنی منسوب به انگشت به سبب ضعف و نحافت و پس از ان رای جمله را
 به لام بدل کردند همچون چار و چنال که انگشت شد همچون چگل و بعد از ان الف را زد کرده انگشتال کردند
 چنانکه چگل را چنگال کردند و این اقوی است و الله اعلم بحقیقه الحال (ار دو) و کلا - پتلا - نحیف -
 ناتوان - بیمار - نقیصه -

<p>(الف) انگشت امان (الف) انگشت امان کا استعمال اردو میں اوس است - بقول بہار معروف - مؤلف گوید کہ در لغت انگلی کے لئے کر سکتے ہیں جو امان خواہی کے لئے بلند رسم است کہ چون لشکر مغلوب می شد لشکریان بتائی جائے (موت) اور اسی کا مصدر (ب) انگشت را بلند می کردند و این علامت امان خواہی بود - امان بلند کرنا - اٹھانا - فی زمانہ امان خواہی کو لٹو ازینجا است کہ انگشت امان محاورہ شد (میراجیب اللہ) ہندوستان میں سپید پھریرا یا بیرق بلند کرتے ہیں ابن میرزا شفیع مستوفی ایران (۵) از جفایت علم اور یہ افواج کی امان خواہی کی خاص علامت ہو نالہ برافراشتہ شد آہ انگشت امانیت کہ برود انگشتان صاحب ہفت ذکر این کردہ بانون دل و از ہمین سند استول ----- آخری یعنی مردم علیل و صاحب نقاہت است - (ب) انگشت امان برداشتن پیدا است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نہ کرد و نہ سندی پیش و صاحب آصفی بند ہمین شعر ذکر این کردہ (اردو) شد و او بسلسلہ رویف لغت انگشتال را ترک کرد</p>	<p>(الف) انگشت امان اصطلاح - مرکب انجانی است - بقول بہار معروف - مؤلف گوید کہ در لغت انگلی کے لئے کر سکتے ہیں جو امان خواہی کے لئے بلند رسم است کہ چون لشکر مغلوب می شد لشکریان بتائی جائے (موت) اور اسی کا مصدر (ب) انگشت را بلند می کردند و این علامت امان خواہی بود - امان بلند کرنا - اٹھانا - فی زمانہ امان خواہی کو لٹو ازینجا است کہ انگشت امان محاورہ شد (میراجیب اللہ) ہندوستان میں سپید پھریرا یا بیرق بلند کرتے ہیں ابن میرزا شفیع مستوفی ایران (۵) از جفایت علم اور یہ افواج کی امان خواہی کی خاص علامت ہو نالہ برافراشتہ شد آہ انگشت امانیت کہ برود انگشتان صاحب ہفت ذکر این کردہ بانون دل و از ہمین سند استول ----- آخری یعنی مردم علیل و صاحب نقاہت است - (ب) انگشت امان برداشتن پیدا است دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نہ کرد و نہ سندی پیش و صاحب آصفی بند ہمین شعر ذکر این کردہ (اردو) شد و او بسلسلہ رویف لغت انگشتال را ترک کرد</p>
--	--

کہ ذکرش برہمین معنی گذشت بخیاں ماتح اویش انگشت برہمین نمیتوان کرد | اصطلاح حنا
 نیست کہ لام آخرہ را نون خیال کرد و اگر سندی برا
 استعمال این گیر آید تو انیم قیاس کرد کہ الف و نون
 نسبت در آخر انگشت زیادہ کردہ اند همچون ایرا
 و توران کہ ذکر این بر کلمہ آن بجایش گذشت (ارم) کہ تسامح ہر دو است و این شکل مثل است و همچو
 و کچھو انگشتال۔
 مستعمل نیست و معنی کہ ہر دو متحققین بیان کردہ اند غیر

انگشتان کنیزکان | اصطلاح - مرتب اضافی متعلق و خلاف قیاس است اگر این را مثل میشدینان
 بقول صاحب ضمیمہ برہان و بحر انکور کوہی را گویند
 و عربان اصابع الجوارمی خوانند و ہم او بہمین معنی
 انگشت کنیزکان ہم گفتہ کہ می آید و حقیقت این جز
 نباشد کہ انکور سیاہ و دراز و نازک را کناستہ بدین
 نام موسوم کرد نہ چنانکہ انکور دور و سیاہ را خایہ غلام
 گفتند و حقیقت این است کہ انگشت کنیزکان را
 درینجا جمع آورده کہ انگشتان جمع انگشت است
 (ارو) انکور سیاہ کی ایک قسم ہے جس کا دانہ نازک
 اور دراز ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے انگشتان کنیزکان
 اور انگشت کنیزکان سے موسوم کیا ہے۔ مذکر۔
 نیز کہتے ہیں : اپنے ہاتھوں خطرے میں مت پڑو
 اگرچہ سوراخ دار و ولیکن این سوراخ برای آن
 نیست کہ در آن انگشت کنند زیرا کہ از روی حکمت
 انگشت در بیٹی کردن مرض ہا پیدا کند و نزلہ و زکام
 عارض شود و رعب بوقوع آید یعنی خون از بینی جاری
 شود (ارو) دکن میں کہتے ہیں ناک میں انگلی سے کڑا
 اسکا استعمال حقیقی مضمون میں ہے بطور مثل نہیں ہم
 نیز کہتے ہیں : اپنے ہاتھوں خطرے میں مت پڑو

بلا مول نہ لوئیہ دونون کہاوت میں اس کا مطلب
 کہ ہر کام دیکھ بھال کر دو۔ بے موقع اور بے غورگی
 ایسا کام نہ کرو کہ اُس سے نقصان پہنچے۔ جیسے ناک
 انکلی کرنے سے نکسیر پھوٹتی ہے۔

انگشت بجای حلق است | مثل - صاحبان انگلیوں ہی سودہ نکالی جاسکتی ہے۔ وکن میں یہ
 خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اندہ از معنی مثل خدائیوں کی ضرورت اور احتیاج کے
 استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود آفت کہ موقع پرستعل ہے۔

اگر دست و انگشت نباشد حلق بکار نہی خورد یعنی حکیم انگشت برچشم نہادون | مصدر اصطلاحی۔
 آتش و مان بہ حلق رساند انگشت است فارسیان خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مراد
 چون کسی را بکاری محتاج دیگری بنید کہ بی وسیلہ انگشت برچشم نہادون است کہ می آید (اردو)
 آن کار صورت نگیرد۔ این مثل رازند۔ معاصرین و یکھو انگشت برچشم نہادون۔

عجم حالا استعمال این نمی کنند (اردو) انگلیوں کے انگشت بحرف نہادون | مصدر اصطلاحی
 بغیر حلق بے کار ہے۔ انگلیوں ہی کی بدولت حلق خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مراد
 کا کام چلتا ہے۔ یہ صرف ترجمہ ہے فارسی مثل کا انگشت بحرف نہادون است کہ می آید (اردو)
 وکن میں کہتے ہیں "سر کے ساتھ دونون ہاتھ"۔

مقصد قریب قریب فارسی مثل کے ہے۔ یعنی دونون انگشت بدندان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
 ہاتھ سر کے لازمہ میں داخل ہیں۔ صرف سر سے کہ درخاتمہ کتا۔ یا نبیل دستور اول فرمایہ و بقول

<p>انگشت و این مصدر مرکب است از همان (اردو) انگشت</p>	<p>ناصری ورشیدی (۱) کنایہ از تعجب و تحیر و (۲)</p>
<p>کنایہ از حیرت و افسوس (سعدی ۵) اور من بدندان ہونا۔ بقول امیر (۱) و انتون تلے انگلی</p>	<p>من در وفادہ پہ خلقی تبرج اندخندان (۱) انگشت و بانا۔ تحیر کی جگہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (۲) حیرت</p>
<p>تعجب از جهانی (۱) انگشت و شد و من بدندان (۲) اور افسوس کرنا۔ ہماری راے میں انگشت بدندان</p>	<p>عرض کند کہ (۳) این اسم فاعل ترکیبی ہم باشد لغت</p>
<p>معنی تعجب (ب) افسوس ناک مخفی مباد کہ عادت کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ عادت ہے کہ جب کوئی</p>	<p>ہست کہ چون کسی تعجب یا افسوسناک شود انگشت</p>
<p>بدندان گیرد (اردو) (۱) تعجب اور تحیر مذکر۔</p>	<p>عالتون میں انگشت شہادت کو اپنے دانتوں پر پکڑتا ہے۔ امیر مقصور نے صرف معنی اول پر اس لئے</p>
<p>(۲) حسرت موت اور افسوس۔ مذکر۔ (۳)</p>	<p>فاعت فرمائی ہے کہ شاید یہ طرز عمل دہلی یا لکھنؤ میں نہ ہو گا لیکن دکن میں ہے۔</p>
<p>انگشت بدندان گزیدن مصدر صطلحی</p>	<p>بدندان کہ اسے کیا کہئے؟ ناطقہ سرگرم بیان کہ اسے</p>
<p>بقول بحر و جامع ورشیدی و (جہانگیری بذیل و ستون</p>	<p>انگشت بدندان گرفتن مصدر صطلحی</p>
<p>اول در خاتمہ کتاب) مرادف انگشت بدندان</p>	<p>بقول بحر و سران (۱) تعجب کردن و تحیر نمودن (۲)</p>
<p>گرفتند بہر دو معنی رخاں آرزو و سرسراج فرماید کہ</p>	<p>حسرت و افسوس خوردن مؤلف عرض کند انگشت گزیدن ہرگز معنی حیرانی و حسرت نیست</p>
<p>بلکہ انگشت حسرت بلب گویند یا انگشت طبر</p>	<p>کہ ما صراحت این بزرگشت بدندان) کردہ ایم</p>

<p>بمعنی نداشت و پشیمانی انگشت گزین است بمعنی (اردو) دیکھو انگشت بندان گرفتن -</p>	<p>بمعنی نداشت و پشیمانی انگشت گزین است بمعنی (اردو) دیکھو انگشت بندان گرفتن -</p>
<p>حیرت چرا که حیر از قدرت گزیدن انگشت معلوم</p>	<p>حیرت چرا که حیر از قدرت گزیدن انگشت معلوم</p>
<p>مؤلف عرض کند که محقق ہندی نژادی خواهد کہ</p>	<p>مؤلف عرض کند کہ محقق ہندی نژادی خواهد کہ</p>
<p>بر رسم و عادت و طرز و روش اہل زبان حرف</p>	<p>بر رسم و عادت و طرز و روش اہل زبان حرف</p>
<p>ہند - صاحب جامع از اہل تبریز است تصدیق</p>	<p>ہند - صاحب جامع از اہل تبریز است تصدیق</p>
<p>او برای ما کافی و سہ باشد ما را با ہر دو معنی بیان</p>	<p>او برای ما کافی و سہ باشد ما را با ہر دو معنی بیان</p>
<p>کرده تحقیقین اول الذکر اتفاق کلی است و عجیب</p>	<p>کرده تحقیقین اول الذکر اتفاق کلی است و عجیب</p>
<p>خان آرزو ہست کہ در گرفتن و گزیدن فرقی نازک</p>	<p>خان آرزو ہست کہ در گرفتن و گزیدن فرقی نازک</p>
<p>پیدا کردہ معنی دانند کہ مقصود ہر دو مصدر و رینجا</p>	<p>پیدا کردہ معنی دانند کہ مقصود ہر دو مصدر و رینجا</p>
<p>کلی است (اردو) دیکھو انگشت بندان گرفتن</p>	<p>کلی است (اردو) دیکھو انگشت بندان گرفتن</p>
<p>انگشت بندان ہنادن مصدر صطلاحتی</p>	<p>انگشت بندان ہنادن مصدر صطلاحتی</p>
<p>بقول صاحب بحر بمعنی تعجب کردن - صاحب رشیدی</p>	<p>بقول صاحب بحر بمعنی تعجب کردن - صاحب رشیدی</p>
<p>این را بہر دو معنی مرادف انگشت بندان گزیدن</p>	<p>این را بہر دو معنی مرادف انگشت بندان گزیدن</p>
<p>گفتہ و خان آرزو در سراج پذیر قول رشیدی</p>	<p>گفتہ و خان آرزو در سراج پذیر قول رشیدی</p>
<p>ساکت مؤلف گوید کہ قول صاحب رشیدی</p>	<p>ساکت مؤلف گوید کہ قول صاحب رشیدی</p>
<p>قابل تسلیم و موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر</p>	<p>قابل تسلیم و موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بر</p>
<p>زبان دارند و تخصیص صاحب بحر بایک معنی غیر</p>	<p>زبان دارند و تخصیص صاحب بحر بایک معنی غیر</p>

<p>حیف است که نقل سند این نکرد و لیکن موافق قیاس است (اردو) عقل کے خلاف کام کرنا۔ انگشت بر آوردن مصدر صطلحی با تھ صریح کہتا۔ بقول آصفیہ۔ سلام کرنا۔</p>	<p>بقول بحر و خان آرزو و حیران از ستم نہند و فریادی شدن۔ صاحب آصفی۔۔۔۔۔</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>
<p>انگشت بر چین نہادن مصدر صطلحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب پیل دستور اول فرماید کنایہ از قبول کردن و تسلیم</p>	<p>انگشت بر آوردن از ستم قائم کرد و از رکنای مسیح سند آورده (۵) بر آورد ستم آن شمرہ ستم انگشت پذیرند خنجر مژگان او</p>

انگشت بر چیزی نهادن بقول صاحب	ذکر (ب) کرده اند و این مرادف (انگشت
بجروخل و اعتراض کردن دیگر کسی از محققین	اعتراض نهادن بر حرف) است که گذشت
فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند که این تعمیم	(ظهوری ۵) در دل زحداش زربشت
آور غلط اندازد زیرا که (انگشت بر شتم نهادن)	منه به انصاف خوشست روی بر پشت نش
و (انگشت بر جبین نهادن) هم که گذشت داخل	در دست شکستن تو فرست درست پزنها
این می شود و معنی آن دخل و اعتراض کردن	بجرف کسی انگشت منه (ارو و) و بگو انگشت
بنیت و صاحب بحر این تعمیم از مصادر مرکبه	اعتراض نهادن بر حرف -
(انگشت بر حرف نهادن) و (انگشت اعتراض	انگشت بر در زون مصدر اصطلاحی
نهادن بر حرف) و مائل آن قائم کرده است	بقول بحر و بهار استجازات باز خواستن و بقول
و ما ازین تعمیم اختلاف کلی داریم (ارو و)	و ارسته استجازات باز کردن (ظهوری
اعتراض کرنا - و بگو انگشت اعتراض نهادن بر حرف	در صفت نورس پور ۵) بجاشانه باو اگر
اورا انگشت بر حرف نهادن -	سبز نند پی رخصت انگشت بر در زند چلا
(الف) انگشت بر حرف زون مصادر	گو اژ کله کثانا - بقول آصفیه زنجیر و کله کثانا
(ب) انگشت بر حرف نهادن اصطلاحی	کنڈی مارنا -
صاحب هفت ذکر (الف) کرده که کنایه از تکه گیری	(الف) انگشت بر دیان گذاشتن مصداق
و عیب گرفتن است و صاحب بحر بر (ب) ذکر همین	(ب) انگشت بر دیان نهادن اصطلاحی
منی فرموده و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع	(الف) بقول بر دیان و بحر (ا) کنایه از حیرت

<p>و تعجب و (۲) حسرت و انوس و (۳) شاره کردن کتاب بامعنی اول متفق و صاحب رشیدی هم بخیر بنجاموشی هم و صاحبان بحر و جامع (ب) را مراد از این (الف) بمعنی قبول کردن بدل و جان و بسر و چشم با بهر معنی بالا و صاحب جهانگیری نسبت (ب) بر معنی و معنی دوم پیدا کرده بهر است و هیچ ضرورت ندارد اول و سوم قانع حیف است که سندی پیش نشود لکن که معنی اول در هر دو اسناد بالا خیلی لطیف و نازک است موافق قیاس است و معاصرین عجم با هر معنی هر دو و اتفاق محققین هم بر مجرد معنی اول (ار دو) مرکب متفق (ار دو) (الف و ب) ۲۱ و یکوا نگشت قبول کرنا تسلیم کرنا - صاحب امیر اللغات نے فرمایا بدندان گرفتن (۳) انگشت بلب ہونا - بقول میر انکھون سے بجا لانا - نہایت خوشی و حکم کی تعمیل کرنا - ہونٹوں پر انگلی رکھنا خوش رہنے کا اشارہ کر سکی گئی (کیف ۵) غیر ڈر تو میں ڈرین خون جگر و نمونہ ہمتو (مومن ۵) چپ خاشی کی یہ جا ہے مومن ۶ انگشت انکھو نسو بجا لائیں جو ارشاد کرو و ہذا (۵) بجا لاتا نہیں بلب جیا ہے مومن ۶ (الف) انگشت برودیدہ گذشتن مصداق اصطلاحی خوش بین گردیدہ جاری و دو تو بان بہرہ جہ ہم بجا لائیں گے (ب) انگشت برودیدہ نہادون بقول بحر (۱) انکھو نسو جو کچھ فرمائیں گوز آپ ہی فرمایا جو انکھون و مراد و نہ انگشت بر چشم نہادون و بقول بہار (۲) چشم بہتر کوئی کام کرنا بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا و صاحب حکیم نزاری (تانی ۵) خود از روی تو انگشت ہند بر (۵) جان جان پیش نظر حسن کی روداد و وہ انکھو نسو دیدہ عقل در کوی تو خاک ہندیشانی (ملاحظہ فرمائی) کی فردیدہ تم صداد کرو و (سحر ۵) وہ بلا تو میں اگر حلقہ کو انکھو میکنم ہر گاہ از جانان نگاہی تھاس پی می ہند برودیدہ چلون ہندہ پیچو چکا کرنا در جانان کیو مکر بہر چشم قبول کرنا ہی انگشت اتفاتش را بین بہ صاحب جهانگیری و خاتمہ کہ سکتو ہیں صاحب اصفیہ و بسر و چشم کا ذکر فرمایا و حسن نے</p>	<p>و تعجب و (۲) حسرت و انوس و (۳) شاره کردن کتاب بامعنی اول متفق و صاحب رشیدی هم بخیر بنجاموشی هم و صاحبان بحر و جامع (ب) را مراد از این (الف) بمعنی قبول کردن بدل و جان و بسر و چشم با بهر معنی بالا و صاحب جهانگیری نسبت (ب) بر معنی و معنی دوم پیدا کرده بهر است و هیچ ضرورت ندارد اول و سوم قانع حیف است کہ سندی پیش نشود لکن کہ معنی اول در هر دو اسناد بالا خیلی لطیف و نازک است موافق قیاس است و معاصرین عجم با هر معنی هر دو و اتفاق محققین هم بر مجرد معنی اول (ار دو) مرکب متفق (ار دو) (الف و ب) ۲۱ و یکوا نگشت قبول کرنا تسلیم کرنا - صاحب امیر اللغات نے فرمایا بدندان گرفتن (۳) انگشت بلب ہونا - بقول میر انکھون سے بجا لانا - نہایت خوشی و حکم کی تعمیل کرنا - ہونٹوں پر انگلی رکھنا خوش رہنے کا اشارہ کر سکی گئی (کیف ۵) غیر ڈر تو میں ڈرین خون جگر و نمونہ ہمتو (مومن ۵) چپ خاشی کی یہ جا ہے مومن ۶ انگشت انکھو نسو بجا لائیں جو ارشاد کرو و ہذا (۵) بجا لاتا نہیں بلب جیا ہے مومن ۶ (الف) انگشت برودیدہ گذشتن مصداق اصطلاحی خوش بین گردیدہ جاری و دو تو بان بہرہ جہ ہم بجا لائیں گے (ب) انگشت برودیدہ نہادون بقول بحر (۱) انکھو نسو جو کچھ فرمائیں گوز آپ ہی فرمایا جو انکھون و مراد و نہ انگشت بر چشم نہادون و بقول بہار (۲) چشم بہتر کوئی کام کرنا بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا و صاحب حکیم نزاری (تانی ۵) خود از روی تو انگشت ہند بر (۵) جان جان پیش نظر حسن کی روداد و وہ انکھو نسو دیدہ عقل در کوی تو خاک ہندیشانی (ملاحظہ فرمائی) کی فردیدہ تم صداد کرو و (سحر ۵) وہ بلا تو میں اگر حلقہ کو انکھو میکنم ہر گاہ از جانان نگاہی تھاس پی می ہند برودیدہ چلون ہندہ پیچو چکا کرنا در جانان کیو مکر بہر چشم قبول کرنا ہی انگشت اتفاتش را بین بہ صاحب جهانگیری و خاتمہ کہ سکتو ہیں صاحب اصفیہ و بسر و چشم کا ذکر فرمایا و حسن نے</p>
--	--

اعلان وقف کتب

ہمارے تالیفات کی (۱۶) جلدیں جنکی تفصیل اس رسالہ کے صفحہ (۲۰) پر ہے قہتمی لہ ۵
 مختلف مواقع اور تقاریب پر ہندوستان کی کل پبلک لائبریریز اور مدارس خانگی کے لئے
 تحفہ اور اس وقت تک (۵۰) لائبریریوں اور مدارس پر حسب درخواست روانہ
 ہو چکی ہیں اور آئندہ بھی جس پبلک لائبریری اور مدرسہ غیر سرکاری سے اس کی درخواست
 پیش ہوگی اور ہر کو صاحب ضلع یا مشاہیر مقامی کی تصدیق سے اطمینان کرا دیا جائیگا اس
 کے سکرٹری کے نام یہ سنو لا جلدیں بلا معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹیپ کے ویالوپر جو مجموعی
 پارسل کے لئے (۱۵) مبلغ چار روپیہ ہے روانہ کی جائیگی۔ عام شائقین سے جن جہز
 کو یہ کتابیں بدون معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹیپ دلینا مقصود ہوا ان کو لازم ہے کہ محمد
 علی گڑھ کالج کو نسخہ چندہ ادا فرما کر اسکی رسید ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کی خدمت
 میں کل کتابیں صرف خرچ ٹیپ (۱۵) کے ویالوپر بھیجینگے اور آئندہ آصف اللغات کی
 ہر ایک جلد مطبوعہ وقت بوقت ان کی خدمت اور نیز پبلک لائبریریز اور مدارس مذکور
 پر صرف خرچ ٹیپ کے ویالوپر روانہ ہوا کرے گی۔ باشندگان کلکتہ بریدنی اگر پی رقم
 نسخہ کی انجمن مفید الاسلام کلکتہ کو عطا کر کے آنریری سکرٹری صاحب انجمن کی باضابطہ رسید
 ہمارے پاس بھیج دیں تو انکے ساتھ بھی رعایت بالا کی جائیگی۔

راقم۔ خاکسار عزیز جنک۔

